یونٹ: 1 تا 18 کوڈ: 4557

مطالعۂ نصوصِ حدیث

برائے ایم اے علوم اسلامیہ

(تخصص فی الحدیث)

www.KitaboSunnat.com

تالیف: پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

معین الدین ہاشمی

شعبہ حدیث و سیرت

کلیہ عربی و علوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم



قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ نصوص حدیث

برائے ایم اے علوم اسلامیہ

(تخصص فی الحدیث)

کوڈ نمبر ۴۵۵۷

یونٹ 1-18

www.kitabosunnat.com

LIBRARY
Lahore
Islamic
University
Book No. 03150
91-B, Block, Garden Town, Lahore

شعبہ حدیث و سیرت

کلیہ عربی و علوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

241.2
ح ش ت - م

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول ---------- 2001ء

سن اشاعت ---------- 2005ء

تعداد ---------- 1000

کمپوزنگ ---------- دارالعلوم، اسلام آباد

طابع ---------- نازکو آرٹ پرنٹرز، لیاقت روڈ راولپنڈی۔

فون: 03005803832_5553634

ناشر ---------- علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

قیمت ---------- 190روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورس ٹیم

چیئرمین:

ڈاکٹر علی اصغر چشتی

تحریر:

ڈاکٹر علی اصغر چشتی
معین الدین ہاشمی

نظر ثانی:

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

کورس رابطہ

معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورس کے مقاصد

مطالعہ زیر نظر کورس کے اس حصے کا مطالعہ کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔
- مسند امام احمد بن حنبل کی خصوصیات اور اسلوب پر بحث کر سکیں۔
- مشکاۃ المصابیح از مصابیح السنۃ مصنف عبدالرزاق اور معجم طبرانی کے اسلوب پر ان کی روایات کی روشنی میں تبصرہ کر سکیں۔
- سنن بیہقی اور سنن دار قطنی کے مؤلفین کی خدمات بیان کر سکیں۔
- مؤطا امام محمد اور معانی الآثار کی افادیت واضح کر سکیں۔
- مسند اسحاق بن راہویہ، سنن دارمی اور کنز العمال کی ترتیب و تبویب اور مصادر حدیث میں ان کے مقام و مرتبہ پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

موضوع		صفحہ نمبر
پیش لفظ		6
کورس کا تعارف		7
کورس کے مقاصد		17
یونٹ نمبر 1	موطا امام مالک	19
یونٹ نمبر 2	صحیح البخاری	53
یونٹ نمبر 3	صحیح مسلم	91
یونٹ نمبر 4	صحیح مسلم	119
یونٹ نمبر 5	سُنن ابوداؤد	151
یونٹ نمبر 6	سنن ترمذی	201
یونٹ نمبر 7	سُنن ابن ماجہ	239
یونٹ نمبر 8	مستدرک امام حاکم نیشاپوری	277
یونٹ نمبر 9	السنن للامام النسائی	321
یونٹ نمبر 10	مسند امام احمد بن حنبل	351
یونٹ نمبر 11	مشکوٰۃ المصابیح	379
یونٹ نمبر 12	الصحیح للامام ابن حبان الصحیح لابن خزیمہ	425
یونٹ نمبر 13	مسانید امام ابوحنیفہ مصنف عبدالرزاق، معجم الطبرانی	471
یونٹ نمبر 14	السنن الکبریٰ للبیہقی والسنن الامام الدارقطنی	521
یونٹ نمبر 15	معانی الآثار للطحاوی موطا امام محمد	559
یونٹ نمبر 16	مسند اسحٰق بن راہویہ سنن دارمی	595
یونٹ نمبر 17	جامع الاصول لابن اثیر کنز العمال لعلی المتقی الہندی	625
یونٹ نمبر 18	الادب المفرد للامام البخاری منتقی الاخبار لابن تیمیہ الجمع بین الصحیحین للصاغانی	675

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو ایسی نعمتیں دی ہیں جو دنیا میں کسی قوم کو حاصل نہیں۔ وہ نعمتیں ہیں قرآن حکیم اور ذات رسالت مآب ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ کا قول و فعل اور توثیق یعنی آپ ﷺ کی سنت کے بغیر قرآن حکیم کی درست تشریح و تعبیر ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ﴾

''ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے تا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کریں''۔

سنت نبوی ﷺ کی اسی اہمیت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے عہد ہی سے سنت کی حفاظت کا اہتمام شروع ہو گیا۔ اس طرح بہت کم عرصے میں ایسی جامع کتابیں تیار ہو گئیں جو سنت نبوی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں ان میں اہم ترین کتابیں صحاح ستہ ہیں۔ مختلف ضروریات کے پیش نظر محدثین نے کتبِ حدیث کی جمع و تدوین میں خاص ترتیب کو ملحوظ رکھا، جس کی بنا پر احادیث کے مجموعے جامع، سنن، مستدرک، مصنف اور معجم وغیرہ ناموں سے سامنے آئے۔

شعبہ حدیث و سیرت، ایم۔اے علوم اسلامیہ تخصص فی الحدیث میں مختلف اہم مصادر حدیث کے مطالعہ پر مشتمل کورس پیش کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ حدیث کے مشہور مصادر کے انداز تالیف اور ان کے متون سے متعارف ہو سکیں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کورس سے طلبہ کے لئے حدیث و سنت کے مطالعے کی راہیں ہموار ہوں گی۔

ڈاکٹر علی اصغر چشتی
ڈین کلیہ عربی و علوم اسلامیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورس کا تعارف

رسول اللہ ﷺ کی سنت، کلام اللہ کی تفہیم، تشریح، تبیین اور تعبیر کی بنیاد ہے اس لئے اللہ تعالی نے جہاں قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا وہاں اپنے رسول خاتم النبیین ﷺ کی سنت کی حفاظت بھی فرمائی۔

سنت رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے بنیادی ذرائع پر غور کیا جائے تو تین چیزوں کا پتہ چلتا ہے:

۱- تعامل امت علی سنۃ النبی ﷺ

۲- حفظ

۳- کتابت

۱- تعامل امت علی السنۃ (سنت نبوی پر امت کا عمل)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایسے مخلصین کی جماعت سے نوازا کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور پسند کو نہایت اہتمام سے دیکھا، سنا اور پھر مضبوطی سے اس پر کاربند ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگی کے اعمال میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنّت کو محفوظ کر لیا اور آپ ﷺ کے سامنے اس پر عمل بھی کیا جہاں غلطی ہوئی وہاں باقاعدہ اصلاح بھی ہوئی چنانچہ نہایت ثقہ اور معتبر آدمیوں کی جماعت سے رسول اللہ ﷺ کی سنت آگے چلی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی سنت تواتر عملی سے مسلمانان عالم میں قائم و پختہ ہو گئی۔ ہم پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ خدانخواستہ اگر سنّت نبوی کا تمام کتابی ذخیرہ (کتب احادیث) ختم ہو جائے تب بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت دنیا سے نہیں مٹے گی کیونکہ وہ تو تر سے امت کے تعامل میں آ چکی ہے۔

۲- حفظ

رسول اللہ ﷺ نے کیا کچھ کیا، کس طرح سے کیا اور کس چیز کو پسند کیا؟ ان تمام باتوں کو صحابہ کرام نے اپنے ذہنوں میں محفوظ کر لیا۔ اہل عرب کے اس دور کے حافظوں کی تصدیق کے لئے ہم یہاں مثالیں ذکر نہیں کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے البتہ ہم اس چیز کا ضرور ذکر کریں گے کہ آپ ﷺ نے اپنے قول وفعل کی فضیلت واہمیت کے پیش نظر اسے محفوظ رکھنے کے لئے امت کو ترغیب دلائی۔ چنانچہ اپنی سنّت کے فضائل وبرکات واضح کئے اور سنت کو یاد کرنے اور آگے پہنچانے والے کو اپنی دعاؤں سے نوازا مثلاً آپ ﷺ نے فرما: نَضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا ثُمَّ اَدَّاھا إلٰی مَنْ لَمْ یَسْمَعْھَا (بخاری، کتاب العلم) (ترجمہ) اللہ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد رکھا اور جس نے نہیں سنا اس تک پہنچایا۔

صحابہ کو اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے کے ساتھ ازحد محبت وعقیدت تو پہلے سے تھی اوپر سے آپ ﷺ کی زبان القدس سے ان بشارتوں اور نوازشوں کو دیکھ کر صحابہ کرام نے نہایت شوق، لگن اور ازحد احتیاط سے سنّت کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کر کے اگلی نسلوں تک پہنچایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کُنَّا نکونُ عِنْدَ النَّبِیّ ﷺ فنسمع مِنْهُ الحدیثَ فاذا قُمْنَا تَذَاکرْنَا بَیْنَنَا حَتّٰی نَحْفَظُه. "ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس ہوتے اور حدیث سنتے جب اٹھتے تو ایک دوسرے سے دہراتے حتی کہ ہم اس کو یاد کر لیتے ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "ہم وہ تمام حدیثیں یاد کرتے اور ایک دوسرے کو سناتے جو آپ ﷺ سے مجلس میں سن لی ہوتیں۔

۳- کتابت

تعامل امّت اور حفظ کے ساتھ ساتھ سنت نبوی علی صاحبہا السلام کی حفاظت کے لئے تیسرا بنیادی ذریعہ کتابت ٹھہرا جس کی ابتداء رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک سے ہوئی۔

عہد نبوی میں کتابت کی تفصیل سے پہلے ہم اس بات کا ذکر کرتے چلیں تو بہتر ہوگا کہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے بعد ابتدائی ایام میں حدیث کی کتابت سے منع کیا تھا۔ اور یہ ارشاد فرمایا تھا "لاتکتبُوْا عَنّی وَمَنْ کتب عَنّی غیرَ الْقُرآنَ فَلْیَمْحُه وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلاَ حَرَجَ" (مسلم بشرح نووی): [illegible] سے کچھ نہ لکھو اور جس نے مجھ سے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہے وہ اسے مٹا دے اور مجھ سے حدیثیں بیان کرو اس میں کوئی حرج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اگرچہ امام بخاری اس حدیث پر کلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے نہیں بلکہ خود ابوسعید خدریؓ کے ہیں جن کو غلطی سے راوی نے رسول اللہ ﷺ کے طرف منسوب کر دیا ہے (فتح الباری: ۱/۱۷۵) لیکن اگر بالفرض اس روایت کو مرفوع بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی یہ ممانعت وقتی تھی جو کہ بعد میں ختم کر دی گئی تھی خود رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کا احادیث لکھنا اس بات پر شاہد ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ کے ابتدائی دور کے فرمان کی حکمت یہ تھی کہ اسلام اپنے ابتدائی دور میں تھا اور اہل عرب کلام اللہ کے اسلوب سے واقف نہ تھے لہٰذا کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کے آپس میں اختلاط (گڈمڈ) ہونے کا اندیشہ ہو سکتا تھا..... قلیل عرصہ کے بعد جب آپ ﷺ نے محسوس کر لیا کہ لوگ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ﷺ کے اسلوب سے واقف ہو چکے ہیں اور اس میں اچھے طریقے سے فرق کر سکتے ہیں تو اس وقت آپ ﷺ نے احادیث قلمبند کی اجازت مرحمت فرمائی۔

یہاں ہم صرف ایک مثال پیش کرتے ہیں جس سے واضح پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو کتابت حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی.....

حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ إنا نسمع منک اشیاء فنکتبھا؟ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ کی زبانی باتیں سنتے ہیں اور انہیں لکھ لیتے ہیں تو اس کی نسبت کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لکھتے رہو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (مجمع الزوائد، ۱/۱۵۱، تدریب الراوی: ۲۷۴)..... حضرت رافع بن خدیجؓ کے بیان ''ہم لکھتے ہیں'' میں یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ یہ صرف ایک صحابی کا عمل نہیں تھا بلکہ متعدد صحابہ کا یہ دستور تھا کہ وہ حدیثیں سن کر لکھ لیتے تھے۔

عہد نبوی میں کتابت حدیث

گزشتہ بحث کے آخر میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتابت حدیث کی باقاعدہ اجازت مرحمت فرمائی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس دور میں اہل عرب میں کتابت کا رواج کم تھا لیکن اس بات میں بھی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صداقت نہیں آپ ﷺ کے عہد زریں میں آپ ﷺ کی سنت صفحۂ قرطاس پر منتقل نہیں ہوئی۔

عہد نبوی میں احادیث کے کتابی ذخیرے کی دو قسمیں ہیں:

الف- احادیث کا وہ ذخیرہ جو خود رسول اللہ ﷺ نے ضرورت کے بقدر ذاتی اہتمام سے کتابت کروایا۔

ب- وہ ذخیرہ جو صحابہ کرام نے ضرورت کے بقدر اپنے ذاتی اہتمام سے کتابت کیا یا کروایا۔

الف- رسول اللہ ﷺ نے ضرورت کے بقدر مختلف اشیاء کی کتابت کروائی۔ مثلا

۱) مسلمانوں کو لکھے جانے والے خطوط

آپ ﷺ اپنے مقرر کردہ عمال کو خطوط تحریر کرواتے تھے جن میں اسلامی احکام، عبادات ومعاملات، ذمیوں کے حقوق، جنگی ہدایات، حکومتی طور طریقے وغیرہ درج ہوتے تھے۔

۲) غیر مسلموں کی طرف دعوتی خطوط

مثلاً صلح حدیبیہ کے فوراً بعد آپ ﷺ قیصر روم، کسرائے ایران، شاہ حبشہ، رئیس یمامہ وغیرہ کی طرف مکتوب بھیجے۔ (ابن سعد، ۱/ ۲۵۸ دار صادر بیروت)

۳) معاہدات

رسول اللہ ﷺ نے اسلامی ریاست کے امیر کی حیثیت سے مختلف اقوام وقبائل سے معاہدات کیے۔ یہ معاہدات تحریری شکل میں لائے گئے۔ ان معاہدات میں دستور مدینہ، صلح حدیبیہ، مدینہ کے گردونواح کے قبائل سے دوستی کے معاہدات نیز روم وفارس کے باجگزار ان قبائل سے کیے گئے معاہدات مشہور ہیں (ڈاکٹر حمید اللہ نے الوثائق السیاسیہ میں ان تمام معاہدات کو جمع کیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴) امان نامے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف افراد واقوام کو امان نامے لکھوا کر عطا فرمائے کہ ان کے جان ومال اور عزت کی حفاظت کی جائے گی (ملاحظہ ہو، د/عون شریف قاسم کی کتاب نشأۃ الدولۃ الاسلامیہ دار الکتاب المصری قاہرہ ص : ۲۰۰)

۵) جاگیروں سے متعلق ملکیت کے خطوط:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف افراد کو مختلف اوقات میں کچھ زمینیں، باغات، کانیں وغیرہ عنایت فرمائیں، یہ اجازت نامے بھی تحریر شکل میں موجود ہیں۔ (نشأۃ الدولۃ الاسلامیہ: ۲۵۱)

۶) بیع وشرائط کے لئے تحریر دستاویزات

بعض روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرید وفروخت کے بعض اہم معاملات میں دستاویز تیار کرواتے تھے (ترمذی، کتاب البیوع باب جاء فی کتاب الشروط)..... یہ ایک اجمالی سا خاکہ تھا جسے ملاحظہ کر کے یقیناً اس نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف اوقات میں مختلف اشیاء تحریر کروانے کی کس طرح ضرورت پڑتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضرورت کے بقدر کیا کتابت کرواتے تھے۔

(ب) صحابہ کرامؓ کا تحریر کردہ حدیثی ذخیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتابت حدیث کی اجازت کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام نے اپنے لئے احادیث یا خود لکھیں یا لکھوائیں۔ اس دور میں صحابہ کے پاس حدیث کے جو صحیفے تھے ان میں معروف یہ تھے۔

صحیفہ الصادقۃ: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے تیار کیا۔

صحیفہ علیؓ: حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ وائل بن حجرؓ: حضرت وائل بن حجرؓ کا صحیفہ تھا جس میں مختلف احکام تھے، (طبرانی صغیر ۲۴۱) یہ صحیفہ آپ ﷺ نے انہیں مدینہ آمد پر حضرموت کے لوگوں کے لئے دیا تھا۔

صحیفہ عمر بن حزمؓ: رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت عمر بن حزم کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان کے لئے یہ صحیفہ تحریر کروایا اس میں طہارت، صلوۃ، حج، اور امارہ سے متعلق ہدایات تھیں۔ (الوثائق السیاسیہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ طبع قاہرہ: ۱۰۴)

صحیفہ انس بن مالکؓ: حضرت انس بن مالکؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی احادیث تحریری شکل میں محفوظ کی ہوئی تھیں۔ ان کے شاگردوں کا کہنا ہے کہ جب ہم انسؓ سے اصرار کرتے تو وہ بیاضیں نکال نکال کر لاتے اور ہمیں دکھا کر فرماتے کہ یہ وہ حدیثیں ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں۔ پھر وہ انہیں پڑھ کر سناتے (مسند دارمی، ۴۳، مستدرک حاکم)

علاوہ ازیں صحیفہ سعد بن عبادہؓ صحیفہ سمرہ بن جندبؓ، صحیفہ جابر، صحیفہ عبداللہ بن عمر، لوحات عبداللہ بن عباس وغیرہ معروف ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، ڈاکٹر خالد علوی کی کتاب، حفاظت حدیث المکتبۃ العلمیۃ لاہور ص: ۹۵ تا ۱۱۴)

عہد تابعین کی معروف مؤلفات حدیث

پہلی صدی ہجری کے اواخر اور دوسری صدی ہجری کے شروع سے ہی کتابت حدیث کا رواج عام ہو چکا تھا، تابعین میں حدیث کے صحیفے عام تھے چنانچہ مشہور تابعی حسن بصریؒ کا قول ہے "إن لنا كتبا كنا نتعاهدها (جامع بیان العلم، ۱/۷۳) ترجمہ: ہمارے پاس کتابیں ہیں جن کی ہم حفاظت کرتے ہیں۔

تابعین کے عہد میں معروف حدیثی صحف میں درج ذیل معروف ہیں:

۱- کتب حارث بن عبداللہ اعور (م ۶۵ھ)۔ ۲- کتب عروۃ بن زبیر (۹۳ھ) ان کا مکتوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردہ ذخیرہ حرہ کے موقع پر جل گیا تھا جس پر یہ نہایت افسوس کیا کرتے تھے۔ مغازی رسول پر ان کا روایت کا مجموعہ مغازی عروۃ بن زبیر کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ۳- کتب عامر بن شراحیل شعبی (م ۱۰۳ھ)۔ ۴- کتاب خالد بن معدان الکلاعی الحمصی (۱۰۴ھ)۔ ۵- ابو قلابہ عبداللہ بن زید الجرمی (۱۰۴ھ)۔ ۶- کتب حسن بصری (۱۱۰ھ)۔ ۷- کتب حسن بن یسار (م: ۱۱۰)۔ ۸- مکحول شامی (۱۱۲ھ)۔ ۹- کتب قتادہ بن دعامہ الدوسی (م: ۱۱۸ھ)۔ ۱۰- کتب ابن شہاب، زہری (۱۲۳ھ) انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم پر حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا۔ ابن حجر کی ان کے متعلق یہ رائے ہے کہ "اول من دون الحدیث بن شہاب" یعنی شہاب زہری وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حدیث کو باقاعدہ مدوّن کیا۔ ۱۱- کتب موسیٰ بن عقبہ (۱۴۱ھ)۔ ۱۲- صحیفہ ہمام بن منبہ (۱۳۱ھ) یہ حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد تھے۔ ان کا مجموعہ صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے معروف ہے جو طبع ہو چکا ہے۔ ۱۳- کتاب امام ابوحنیفہ (۱۵۰ھ) ان کا مجموعہ کتاب الآثار کے نام سے معروف ہے جسے امام ابو یوسف اور امام محمد کی روایت کے وجہ سے ان کی تالیف سمجھا جاتا ہے۔

تبع تابعین کی معروف مولفات حدیث

دوسری صدی ہجری میں مختلف علماء تبع تابعین نے کتب احادیث مرتب کیں جن میں چند معروف نام یہ ہیں۔

۱- کتب عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج مکی (م ۱۵۰ھ)۔ ۲- کتاب ابن اسحاق مدنی (م: ۱۵۱ھ) ۳- کتاب معمر بن راشد (م: ۱۵۱ھ)۔ ۴- کتاب سعید ابن ابی عروبہ بصری (م: ۱۲۶ھ) ۵- کتاب امام عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی شامی (م: ۱۵۸ھ)۔ ۶- مصنف شعبہ بن حجاج (م: ۱۶۰ھ)۔ ۷- کتاب سفیان ثوری کوفی (م: ۱۶۱ھ)۔ ۸- کتاب حماد بن سلمہ بصری (م: ۱۶۷ھ)۔ ۹- مصنف لیث بن سعد (م: ۱۷۵ھ)۔ ۱۰- مؤطا امام مالک (م: ۱۷۹ھ) ۱۱- کتاب عبداللہ بن المبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خراسانی (م:۱۸۱ھ)۔ ۱۲-مصنف سفیان بن عیینہ (م:۱۹۸ھ) ۱۳-مسند امام شافعی (۲۰۴ھ)۔
۱۴-مصنف عبدالرزاق (م:۲۱۱ھ)

تیسری صدی کی اہم مؤلفات حدیث: حدیث کی باقاعدہ تدوین میں تیسری صدی ہجری کو بہت اہمیت حاصل ہے۔اس صدی کی اہم مؤلفات حدیث یہ ہیں

۱-مسند دارمی (م:۲۰۵ھ)۔ ۲-مسند ابی اسحاق بن راہویہ (م:۲۱۹ھ)۔۳-مسند علی بن مدینی (م:۲۳۴ھ)۔ ۴-مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ (م:۲۳۵ھ)۔ ۵ مسند اسحاق بن راہویہ (م:۲۳۷ھ)۔ ۶-مصنف ابن ابی شیبہ کوفی (م:۲۳۹ھ)۔۷-مسند عبد بن حمید (م:۲۴۹ھ)۔ ۸-مسند امام احمد (م:۲۴۱ھ)۔ ۹-الجامع الصحیح (صحیح بخاری) (م:۲۵۱ھ)۔ المسند الکبیر للامام بخاری۔ ۱۰-الجامع الصحیح (صحیح مسلم) (م:۲۶۱ھ)۔ ۱۱-جامع ترمذی (م:۲۷۰ھ)۔۱۲-سنن ابن ماجہ (م:۲۷۳ھ)۔ ۱۳-مسند بزار (م:۲۹۲ھ)۔ ۱۲-سنن نسائی (م:۳۰۳ھ)۔

چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کی معروف مؤلفات حدیث

اس عہد کی معروف واہم مؤلفات حدیث یہ ہیں

۱-مسند الکبیر حسن بن صفیان (م:۳۰۳ھ)۔۲-المنتقی لابن جارود (م:۳۰۷)۔۳-مسند ابویعلی موصلی (م: ۳۰۷ھ)۔ ۴-مسند محمد بن اسحاق (م: ۳۱۳ھ)۔ ۵- صحیح ابی عوانہ یعقوب بن الحق (م:۳۱۶ھ)۔۶-مصنف طحاوی (م:۳۲۱ھ)۔۷-مسند خوارزمی (م:۴۳۵ھ)۔۸-مسند شاشی، ابوسعید ہیثم بن کلیب (م:۳۳۵ھ)۔۹- صحیح ابن حبان (م:۳۵۴ھ)۔۱۰-امام سلیمان بن احمد طبرانی (م:۳۶۰ھ) کی تین معاجم:۔ا) المعجم الکبیر۔ ب)المعجم الاوسط۔ ج)المعجم الصغیر۔۱۱- مسند ابن شاہین ابوحفص عمر بن احمد بغدادی (م:۳۸۵ھ)۔ ۱۲-سنن ابن شاہین (م:۳۸۵ھ)۔۱۳-سنن دارقطنی (م:۳۸۵ھ)۔۱۴- امام بیہقی (م:۴۵۸ھ) کی دو کتب (ا) السنن الکبریٰ (ب) السنن الصغریٰ۔

کتب حدیث کی تالیف وترتیب کا کام بعد میں بھی جاری رہا اب تک مختلف انداز وترتیب میں تالیفات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وشروحات لکھی جارہی ہیں ۔ بعد کے کام زیادہ تر مؤلفات حدیث پر طبعًا کیے گئے ہیں ۔مثلا کتب احادیث پر مستدرکات، مستخرجات ومختصرات ومرتبات وجوامع تحریر کئے گئے نیز مختلف کتب کی شروحات لکھی گئیں۔

مستدرکات میں مستدرک ابی الحسن دارقطنی ۳۸۵ھ۔ مستدرک حاکم علی الصحیحین (م: ۴۰۵ھ)۔

مستخرجات میں مستخرج ابی عوانہ (م: ۳۱۶ھ)۔ مستخرج ابی حامد ہروی (م: ۴۴۴ھ)۔ مستخرج ابونعیم اصبہانی (م: ۴۳۰ھ)۔

مختصرات میں حافظ منذری (م: ۷۴۸ھ) کی مختصر صحیح مسلم۔ مختصر سنن کبریٰ (بیہقی)۔ امام ذہبی (م: ۷۴۸ھ) کی اسی طرح ابن ملقن (م: ۸۰۵ھ) کی مختصر مسند امام احمد۔

مرتبات میں الکوکب الداری ترتیب مسند احمد علی ابواب البخاری از ابوالحسن بن زکوان (م: ۸۳۷ھ)۔ الفتح الربانی ترتیب مسند الامام احمد الشیبانی معروف ہیں۔

جوامع حدیث میں محمد بن ابی نصر حمیدی اندلسی (م: ۴۸۸ھ) امام بغوی (م: ۵۱۶ھ)، نیز امام صغانی لاہوری (م: ۶۵۰ھ) کے جوامع علی الصحیحین معروف ہیں ۔صحاح ستہ پر بھی جوامع تحریر کئے گئے جن میں ابن الاثیر کا مجموعہ جامع الاصول نہایت معروف ہے۔ جوامع حدیث میں ابن الجوزی (م: ۵۹۷ھ) کی جامع المسانید والسنن ہے جو صحاح ستہ، مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلی، معجم الکبیر للطبرانی پر مشتمل ہے۔ ابوالحسن ہیثمی (م: ۸۰۷ھ) کی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ہے جو مسند احمد، مسند بزار، مسند ابویعلی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ امام بغوی (م: ۵۱۶ھ) کی مصابیح السنۃ اسی طرح مصابیح السنہ پر اضافہ کی شکل میں خطیب تبریزی کی مشکاۃ المصابیح۔ امام سیوطی (م: ۹۱۱ھ) کی جمع الجوامع، علی متقی الہندی (م: ۹۷۵ھ) کی کنز العمال ایسی معروف جوامع ہیں جو سرمایہ حدیث ہیں ۔اسی سلسلہ کی کڑی عہد گزشتہ قریب میں مولانا ظفر احمد عثمانی کی تالیف اعلاء السنن بھی ہے۔ (ملاحظہ ہو الرسالۃ المستطرفۃ للکتانی۔ د/مصطفیٰ اعظمی، دراسات فی الحدیث النبوی)

تعارف

یہ کورس اٹھارہ حصوں (units) پر مشتمل ہے ان اٹھارہ حصوں میں صحاح ستہ سمیت اٹھائیس اہم مصادر حدیث ان کی شروح کا تعارف اور منتخب مطالعہ متن حدیث شامل ہے۔ چونکہ یہ کورس بنیادی طور پر دو حصوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتمل ہے جس کا ایک حصہ مصادر حدیث کے تعارف اور دوسرا حصہ مطالعہ متن حدیث پر مشتمل ہے لہذا یونٹوں کو بھی اسی مناسبت سے تقسیم کیا گیا ہے یعنی ہر یونٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک حصہ میں متعلقہ کتاب، اس کے مصنف کا تعارف اور دوسرے حصے میں اس کتاب کا منتخب متن شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ طلبہ کتاب کے اسلوب کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور ان میں حدیث کے متن سے استفادہ کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو۔ متن کے انتخاب میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ہر کتاب کے متن کا موضوع دوسری کتاب کے متن سے جدا ہو تاکہ طلبہ زیادہ سے زیادہ موضوعات کا مطالعہ کر سکیں۔

اس کورس کو مرتب کرنے میں حدیث کے بنیادی مصادر اور اہم شروح سے استفادہ کیا گیا ہے ہر یونٹ کے آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست دی گئی ہے تاکہ اگر کوئی اصل مصادر تک رسائی کرنا چاہے تو اس کے لئے آسانی ہو سکے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس کورس کے خاکے کی تیاری میں ہمیں ملک کے نامور سکالروں ڈاکٹر ایس ایم زمان چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، مولانا فضل الرحیم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی ڈاکٹر محمد میاں صدیقی ایسی شخصیات کا تعاون حاصل رہا۔ چیئرمین شعبہ حدیث و سیرت ڈاکٹر علی اصغر چشتی نے جہاں کورس کی تیاری میں حصہ لیا وہاں وہ قدم قدم پر میری راہنمائی کرتے رہے جس کے لئے میں ذاتی طور پر ان کا شکر گزار ہوں علاوہ ازیں کلیہ عربی و علوم اسلامیہ کے اساتذہ کا ممنون ہوں جن کا تعاون ہر موقع پر ہمارے ساتھ شامل رہا۔

کورس کی تیاری میں وقت کی قلت اور اپنی کم مائیگی کا شدید احساس ہوا ہے۔ اپنی طرف سے ممکنہ کوششوں کے باوجود اس کورس میں کئی تسامح ہوں گے جن کی اصلاح کے لئے ہم قارئین کی مثبت آراء کا خیر مقدم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور ہماری اس سعی کو نفع بخش اور زیادہ سے زیادہ کارآمد کر دے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معین الدین ہاشمی

کورس رابطہ کار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کورس کے مقاصد

اس کورس کے مطالعہ کے بعد آپ:

.....حدیث کی اٹھائیس اہم کتب اور ان کے مصنفین کے حالات سے واقف ہو جائیں گے۔

.....ان کتب کی اہم شروحات سے متعارف ہو سکیں گے۔

.....ان کتب کا اسلوب سمجھ سکیں گے۔

.....ان کتب میں مختلف موضوعات پر مشتمل منتخب احادیث پر بحث کر سکیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ نمبر ①

موطا امام مالکؒ

تحریر
معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف		22
یونٹ کے مقاصد		23
① امام مالک کا نام ونسب		24
1-1	امام مالک کے اساتذہ	24
1-2	امام مالک کے تلامذہ	24
② موطا امام مالک		25
2-1	المؤطا کی وجہ تسمیہ	25
2-2	المؤطا کے راوی اور روایات	25
2-3	المؤطا کی خصوصیات	26
2-4	المؤطا کا اسلوب	27
2-5	المؤطا کے نسخے	28
2-6	المؤطا کی شروح	28
خود آزمائی نمبر ا		31
③ مطالعہ متن		32
3-1	باب الدعآءِ للمدينة واهلها	33
3-2	باب ماجآء فی تحريم المدينة	34
3-3	باب ما جآء فی إجلاء اليهود من المدينة	35
3-4	باب جامع ما جآء فی اهل القَدر	37
3-5	باب ما جآء فی حُسن الخلق	39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3-6	باب ماجآء فی الغَضب	42
3-7	باب ماجآء فی المهاجَرة	43
3-8	باب ماجآء فی لُبسِ الثیاب للجمال بها	44
3-9	باب ما یُکرَه للنسآء لباسُه من الثیاب	45
3-10	باب النَّهی عن الأکل بالشمال	47
3-11	باب ماجآء فی المتحابین فی الله	48
	خودآزمائی نمبر۲	50
	حوالہ جات	51

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یُونٹ کا تعارف

پہلی صدی ہجری کی آخری دھائی (۹۳ھ) میں امام مالک جیسی نابغہ روزگار شخصیت پیدا ہوئی۔ آپ بالاتفاق فقہ وحدیث کے امام مانے جاتے ہیں۔ آپ نے ان اساتذہ سے کسب فیض کیا جو صحابہ وتابعین کی علمی میراث کے امین تصور کئے جاتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر (عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) امام زہری اور معروف تابعی سعید بن مسیّب جیسی شخصیات شامل ہیں۔

امام موصوف نے درس وتدریس کے لئے مدینہ منورہ کو اپنا مرکز بنایا چنانچہ اطراف واکناف عالم سے مدینہ آنے والے ہزاروں افراد نے آپ سے کسب فیض کیا۔ آپ کے شاگردوں میں کئی افراد اپنے وقت کے امام ہوئے جن میں امام سفیان ثوری، امام ابو یوسف، امام شافعی اور امام محمد الشیبانی شامل ہیں۔ امام مالک کی مرتب کردہ کتاب، المؤطا، دنیا بھر میں معروف ہوئی۔ اس کتاب کا اسلوب تدوین یہ ہے کہ آپ ایک مسئلہ ذکر کر کے اس پر صحیح احادیث نقل کرتے ہیں اس موضوع پر اگر صحابہ کے فیصلے اور فتاویٰ ہیں تو انہیں بھی نقل کرتے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں۔ المؤطا کی بنیاد ایسی احادیث پر رکھی گئی ہے جس کی سند میں نبی ﷺ تک تین سے زائد راوی نہیں۔ حتی کہ اس میں چالیس روایتیں ایسی بھی ہیں جن کی سند میں آپ ﷺ تک صرف دو راوی ہیں۔

اس یونٹ میں امام مالک اور ''المؤطا'' کا تفصلی تعارف کروایا گیا ہے۔ امام مالک کے اساتذہ آپ کے تلامذہ اور ''المؤطا'' کے راوی، مرویات مؤطا کی تفصیل دی گئی ہے۔ المؤطا کے نسخے اور اس کی شروح کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ المؤطا کی کتاب الجامع سے انیس روایتوں کا انتخاب کیا گیا ہے تا کہ آپ کتاب کے اسلوب اور اس کے چند مباحث سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

⇦ امام مالک کی شخصیت کا تعارف کروا سکیں۔

⇦ المؤطا کے راوی اور مرویات کی تعداد بتا سکیں۔

⇦ المؤطا کی خصوصیات اور اس کے اسلوب پر تبصرہ کر سکیں۔

⇦ المؤطا کی شروح کے نام گنوا سکیں۔

⇦ المؤطا کی ''کتاب الجامع'' کی چند اہم روایتوں پر علمی بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام مالک

1.1 نام ونسب

امام مالک نہایت بلند پایہ محدث، فقیہ اور مجتہد تھے۔ آپ کا نام مالک اور آپ کے والد کا نام انس تھا۔
آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب امام دار الھجرۃ ہے۔

ولادت اور وفات:

مشہور قول کے مطابق امام موصوف کی ولادت ۹۳ھ میں ہوئی اور وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی۔ (۱)

1.2 امام مالک کے اساتذہ:

امام مالک کے علمی استفادہ کے حوالے سے کئی باتیں نہایت اہم ہیں مثلا:

۱- آپ نے ایک ہزار کے قریب علوم وفنون کے ماہرین سے استفادہ کیا۔

۲- آپ کے اساتذہ میں وہ معروف تابعین اور تبع تابعین ہیں جنہوں نے صحابہ وتابعین کی علمی میراث کو سنبھالا اور آگے چلایا۔

۳- آپ کے اساتذہ میں زیادہ تر مدینہ طیبہ کے علماء شامل ہیں۔

امام موصوف کے اساتذہ میں نافع (عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) امام زہری، مشہور تابعی سعید بن مسیّب، امام جعفر صادق، عبداللہ بن دینار، یحییٰ بن سعید، سلمہ بن دینار، ہشام بن عروہ، ابوالزناد، ابن المنکدر، ایوب السختیانی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، محمد بن یحییٰ بن حبان جیسی نابغہ روزگار شخصیات کے نام سرفہرست ہیں۔ (۲)

1.3 امام مالک کے تلامذہ:

چونکہ امام مالک نے مستقل سکونت مدینہ طیبہ میں رکھی اس لئے اطراف واکناف عالم سے آنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شمار لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ سے علمی استفادہ کرنے والوں میں معروف فقہا ومحدثین شامل ہیں جن میں امام سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک امام اوزاعی، امام ابو یوسف، امام شافعی، امام محمد بن الحسن الشیبانی یحییٰ بنیحییٰ الاندلسی، سفیان ابن عیینه، یحیی بن سعید القطان، ابن وھب اور ابن جریج جیسی بلند پایہ شخصیات کے نام سرفہرست ہیں۔ (۳)

② مؤطا امام مالک

2.1 موطا کی وجہ تسمیہ

المؤطا عربی لفظ تواطوأ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے اتفاق، ہم آہنگی امام مالک نے اس کتاب کا نام المؤطا اسی لئے رکھا کہ اس پر سب کا اتفاق ہوا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو ترتیب وتکمیل کے بعد مدینہ کے ستر (۷۰) فقہاء اور محدثین کے سامنے پیش کیا۔ سب نے اس کی توثیق کی اور اس کے مضامین اور ترتیب سے اتفاق کیا اس بنا پر میں نے اس کا نام ''المؤطا'' تجویز کیا۔ (۴)

المؤطا کے دوسرے معنی ''روندے ہوئے'' یا ''چلے ہوئے'' یا ''نرم وسہل بنانے'' کے ہیں۔

ابو حاتم رازی نے مؤطا کی وجہ تسمیہ میں اسی معنی کا اعتبار کیا ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ امام مالک نے اس کتاب کا نام المؤطا اس لئے رکھا کہ یہ کتاب اس انداز سے مرتب کی گئی ہے جس پر عمل کرنا اسی طرح آسان ہے جیسے کہ ایک ہموار راستے پر چلنا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دونوں معنی جمع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''روندے ہوئے یا چلے ہوئے کے مجازی معنی یہ ہیں کہ جس پر علماء وائمہ چلے ہوں اور جس کو ان کی آراء نے روندا ہو۔ یعنی سب نے اس پر نقد وجرح کی ہو اور اس کے مضامین اور اسلوب سے اتفاق کیا ہو''۔ (۵)

2.2 المؤطا کے راوی اور مرویات:

مؤطا میں امام مالک نے جن راویوں سے روایات لی ہیں۔ ان میں صحابہ کی تعداد اٹھانوے (۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان راویوں میں پچاسی (۸۵) مرد اور تیرہ (۱۳) خواتین ہیں علاوہ ازیں المؤطا کے اڑتالیس (۴۸) راوی تابعین ہیں۔اس طرح المؤطا کے راویوں کی تعداد ایک سو چھیالیس (۱۴۶) بنتی ہے۔سات کے علاوہ باقی تمام راوی مدنی ہیں۔المؤطا کے سات غیر مدنی راوی یہ ہیں۔ابوالزبیر،حمید الطّویل،ایوب سختیانی۔عطاء بن عبداللہ خراسانی،عبدالکریم اور ابراہیم بن ابی عیلہ شامی۔(۶)

روایات کی تعداد:

سید سلیمان ندوی کی تفصیل کے مطابق المؤطا کی روایات کی تعداد ایک ہزار سات سو اڑتیس ہے۔یہ تفصیل کچھ یوں ہے:

مسند موفوع روایات	..... :	۶۰۰
مرسل روایات	..... :	۲۳۵
موقوف روایات	..... :	۶۱۳
تابعین کے آثار وفتاوی	..... :	۲۸۵
بلاغات مالک	..... :	۰۰۵
کل روایات	..... :	۱۷۳۸

2.3 المؤطا کی خصوصیات:

۱) المؤطا کے دور تدوین میں حدیث کے جو دیگر مجموعے مرتب تھے کئے گئے ان میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور صحابہ کرام کے آثار وفتاوی کو گڈمڈ کر دیا گیا تھا لیکن المؤطا میں امام مالک نے احادیث کو الگ کر کے انہیں اولین حیثیت دی اور صحابہ کے آثار وفتاوی کو تائید کے طور پر پیش کیا۔

۲) المؤطا میں صرف اسی حدیث یا فتوے کو جگہ دی گئی جس کی صحت شک وشبہ سے بالاتھی۔صحت احادیث کے بارے میں امام مالک کی حزم واحتیاط کا اعتراف اس دور اور بعد کے علماء جرح وتعدیل نے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے چنانچہ امام بخاری کے نزدیک امام مالک کی روایات کی حیثیت نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔انہیں جب کوئی حدیث متصل یا مرفوع بروایت مالک مل جاتی ہے تو وہ دوسری روایتوں سے قطع نظر کر لیتے ہیں اور صرف اسی روایت کو اختیار کرتے ہیں او ربہت سے مواقع پر المؤطا کی روایات کو ترجمۃ الباب (باب کا عنوان) بھی بناتے ہیں۔(۷)

۳) مؤطا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سات راویوں کے علاوہ اس کے تمام راوی مدنی ہیں اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ حجاز بالخصوص مدینہ کی حدیثیں صحت متن اور صحت سند کے اعتبار سے دوسری احادیث پر فوقیت رکھتی ہیں۔(۸)

۴) یہ بات مسلمہ ہے کہ مرتب حدیث (محدث) اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان واسطے جتنے کم ہوں گے اس کی تالیف اتنی ہی زیادہ مستند ہوگی۔صحیح بخاری کی روایتیں عام طور پر پانچ واسطوں سے حضور ﷺ تک پہنچتی ہیں اور صرف بیس احادیث ایسی ہیں جن میں تین واسطے ہیں اور ان کو ثلاثیات بخاری کہا جاتا ہے۔جبکہ المؤطا کی بنیاد ہی ثلاثیات (تین واسطوں سے نبی علیہ السلام تک پہنچنے والی احادیث) پر ہے حتی کہ اس میں چالس روایتیں ثنائیات (دو واسطوں سے نبی علیہ السلام تک پہنچنے والی احادیث) بھی موجود ہیں۔(۹)

2.4 المؤطا کا اسلوب:

۱) المؤطا نہایت خوبصورت اور منفرد اسلوب پر مبنی کتاب ہے۔امام مالک نے اس میں جو احادیث جمع کی ہیں ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان احادیث سے کوئی فقہی حکم مستنبط (اخذ) کیا جائے۔حدیث کے مقتضا (requirements) کے مطابق احکام کے فروع اور جزئیات اخذ کی جائیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر ابواب میں احادیث ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع سے متعلق صحابہ کی آراء اور ان کے فیصلے بھی نقل کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲) اجتہاد اور دلائل وقرائن کی رو سے جس رائے کو زیادہ مضبوط، مفید اور مصالح عامہ سے قریب تر سمجھتے ہیں اس کو ترجیح دیتے ہیں۔

۳) جس مسئلے میں فقہائے مدینہ کا اجماع ہو امام مالک مؤطا میں اس کا حوالہ دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک فقہائے مدینہ کا اجماع حجت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ المؤطا صرف احادیث کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ حدیث وفقہ کی مشترک کتاب ہے۔ المؤطا کو مالکی فقہ کی بنیاد واساس کی حیثیت بھی حاصل ہے۔

2.5 المؤطا کے نسخے

ابتدائی صدیوں میں عام طور پر صاحب تصنیف اساتذہ اپنی تالیفات شاگردوں کو املا کرایا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ اپنے نسخے میں حک واضافے کرتے رہتے تھے جس کی بنا پر مختلف شاگردوں کے پاس لکھے ہوئے ایک کتاب کے نسخوں میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ یہی صورت حال مؤطا امام مالک کی بھی رہی۔ کتاب کی اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ شاگرد ہی تھے اگرچہ ہزاروں لوگوں نے امام مالک سے استفادہ کیا لیکن ان کے سولہ معروف شاگردوں کے ذریعہ المؤطا کے نسخے رائج ہوئے جن میں باہمی معمولی اختلافات بھی ہیں۔

مؤطا کے مختلف نسخوں کی فہرست تیار کریں اور ان میں باہمی فرق کی نشاندہی کریں۔ (دیکھئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب بستان المحدثین)

المؤطا کے جو نسخے آج موجود ہیں وہ صرف دو روایتوں پر مبنی ہیں ان میں ایک امام محمد کا نسخہ ہے جو مؤطا امام محمد کے نام سے معروف ہے۔ دوسرا نسخہ یحییٰ بن یحییٰ مصمودی اندلسی (۲۳۴ھ) کا ہے اور یہی وہ نسخہ ہے جو آج مؤطا امام مالک کے نام سے معروف اور رائج ہے۔ (۱۰)

2.6 المؤطا کی شروح

المؤطا کی تدریس کا آغاز دوسری صدی ہجری سے ہو چکا تھا البتہ تیسری صدی ہجری میں اس کی شرحیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھنے کی ابتدا ہوئی اور محدثین کی ایک بڑی تعداد نے اس پر شروح وحواشی لکھے۔ المؤطا کی چند معروف شروح یہ ہیں۔

۱- تفسیر المؤطا: یہ سب سے پہلی شرح ہے اس کے مؤلف ابومروان بن عبدالملک بن حبیب مالکی (۲۹۳ھ) ہیں۔

۲- شرح المؤطا: ابوسلیمان الخطابی (۳۸۸ھ) کی تالیف ہے۔

۳- شرح المؤطا: ابن رشیق قیدوانی (۴۵۶ھ) کی تالیف ہے۔

۴- التمهيد في معاني المؤطا والاسانيد: یہ حافظ ابن عبدالبر القرطبی (۴۶۳ھ) کی شرح ہے۔ ان کا مکمل نام یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر ہے۔[11] آپ حافظ حدیث اور آثار وسنن میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔[12] اس شرح میں ابن عبدالبر نے امام مالک کے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب کے مطابق ان کی روایات جمع کردی ہیں اور ہر روایت کے مشکل مقام کی تشریح کی ہے اور روایت پر مفصل بحث کی ہے۔

۵- الاستذکار: یہ حافظ ابن عبدالبر قرطبی کی دوسری شرح ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ التمہید کا ہی اختصار ہے۔[13] لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک مستقل الگ شرح ہے اور اس کی الگ افادیت ہے۔[14]

۶- شرح المؤطا: یہ ابوالولید الباجی سلیمان بن خلف المالکی (۴۷۴ھ) کی تصنیف ہے۔

۷- المقتبس: قاضی ابوبکر محمد ابن العربی (۵۴۶ھ) کی تصنیف ہے۔

۸- کشف المغطا

۹- تنویر الحوالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰- اسعاف المؤطا في رجال المؤطا: مندرجہ بالا تینوں شروح حافظ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) نے تحریر کی ہیں۔ان میں پہلی دوشروح میں سند پر بحث کے ساتھ ساتھ حدیث کے مطالب کی تشریح بھی ہے البتہ آخرالذکر شرح میں آپ نے مؤطا کے رجال پر بحث کی ہے۔

۱۱- شرح مؤطا امام مالک: عبدالباقی بن یوسف مالکی الزرقانی (۱۱۲۲ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ شرح زرقانی کے نام سے معروف ہے۔مؤطا کی شروح میں یہ شرح ممتاز مقام رکھتی ہے۔مصر سے طبع ہوئی ہے۔

اس شرح کا اسلوب کچھ یوں ہے کہ مصنف:

- الفاظ کے حرکات کی وضاحت کرتے ہیں۔
- رواۃ کے ناموں اوران کے مرتبہ کی وضاحت کرتے ہیں۔
- زیر بحث حدیث سے متعلق دیگر کتب کی روایات بھی نقل کرتے ہیں اور حدیث کی شرح کرتے ہیں۔اس ضمن میں مختلف فقہا کے اقوال کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔

۱۲- المسوی من احادیث المؤطا: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شرح ہے جو عربی زبان میں ہے۔ یہ مختصر شرح ہے اس میں فقہائے احناف اور شوافع کے مذاہب بیان کئے ہیں۔

۱۳- المصفی: یہ شرح بھی شاہ ولی اللہؒ کی ہے۔ یہ فارسی زبان میں ہے۔

۱۴- کشف المغطا عن وجه المؤطا: یہ شرح مولنا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی (۱۹۵۶ھ) نے لکھی۔

۱۵- او جز المسالک: مولانا محمد زکریا کاندھلوی (۱۴۰۲ھ) کی شرح ہے۔ یہ نہایت مفصل ہے اور ایک مفید اور وقیع مقدمہ پر مشتمل ہے۔

۱۶- المؤطا کا اردو ترجمہ: المؤطا کا اردو ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے مختلف اشاعتی اداروں نے اسے شائع کیا ہے۔اردو خوان طبقہ کے لئے مفید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خودآزمائی نمبر ①

۱- امام مالکؒ کے اساتذہ میں سے معروف تابعی کا نام لکھیں۔

۲- حدیث پر امام مالک کی مرتبہ کتاب کو المؤطا کیوں کہا جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

۳- المؤطا کے راویوں میں خواتین کی کتنی تعداد تھی؟

۴- المؤطا میں کتنی روایتیں ہیں؟

۵- المؤطا کون سی خصوصیت میں امام بخاری کی الجامع سے افضل ہے؟

۶- امام مالک کے نزدیک فقہائے مدینہ کے اجماع کی کیا اہمیت ہے؟

۷- المؤطا پر ابن عبدالبر کی دو شرحوں کا تعارف کروائیے؟

۸- المؤطا کی کونسی شروح برصغیر پاک و ہند کے علماء نے تحریر کیں؟

۹- المؤطا کے کون سے نسخے اس وقت موجود ہیں؟

۱۰- عالم اسلام میں المؤطا کا کونسا نسخہ متداول ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

ازموطاامام مالکؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ کتاب الجامع

(مختلف ابواب)

3.1 باب الدعاء للمدينة وأهلها

(مدینہ اوراس کے رہنے والوں کے لئے دعا)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ أنَّه قَالَ كَانَ النَّاسُ إذَا ارَاَوْا أوَّلَ الثَّمَرَجَآءُ وْا بِه إلى رَسُوْلُ اللهﷺ فَإِذَا أَخَذَه رَسُوْلُ اللهﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِیْ ثَمَرَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فی صَاعِنَاوَبَارِكْ لَنَافِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إنَّ إبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإنَّه دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإنِّیْ أدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِه لِمَكَّةَ وَمِثْلَه مَعَه ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاه فَيُعْطِيْه ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

أَوَّلَ الثَّمَر : (موسم کا) پہلا پھل

صَاعِنَا : ہمارا صاع - صاع عرب میں رائج ماپنے تولنے کا ایک پیمانہ تھا

مد : مد بھی عرب میں ناپنے اور تولنے کا ایک پیمانہ تھا۔

ولید : چھوٹا بچہ

اہم نکات

⇦ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی موسم کا نیا پھل لایا جاتا تو آپ مدینہ اوراس کے رہنے والوں کے لئے وسعت رزق کی اسی طرح دعا فرماتے جیسی کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ اوراس کے مکینوں کے لئے فرمائی تھی اور پھر مجلس میں موجود یا آس پاس جو سب سے چھوٹا بچہ ہوتا سب سے پہلے اسے وہ پھل کھلاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.2 باب ماجاء فی تحریم المدینة

(مدینہ منورہ کی حرمت)

عن انس بن مالک أنَّ رسولَ اللهﷺ طَلَع لَه اُحَدٌ فقال هذا جبلٌ يُحبّناوَنُحِبُّه اللّٰهُمَّ إِنْ إبراهِيْمَ حَرَّمَ مكةَ وَإنّى اُحَرِّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيهَا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

طَلَع لَه اُحَد : انہیں احد (پہاڑ) نظر آیا۔

يُحبُّناوَنُحِبُّه : وہ ہمیں اور ہم اسے پسند کرتے ہیں۔

لَا بَتَيهَا : اس کے دونوں کنارے

اہم نکات

⇦ مکہ اور مدینہ دونوں حرم ہیں دونوں جگہوں کا احترام کرنا واجب ہے

⇦ مکہ معظّمہ قدیم ایام سے حرم کے طور پر معروف تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہﷺ نے مدینہ منورہ کو بھی حرم قرار دیا اگرچہ دونوں کے تفصیلی احکام میں فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.3 باب ماجآءَ فی إجلاءِ الیھودِ من المدینۃ

(مدینہ سے یہود کا انخلاء)

١ – وحدّثنی عَنْ مَالِکٍ، عَنْ إسْمَاعِیْلَ بْنَ أَبِیْ حَکِیْمٍ، أنّه سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ: کَانَ مِنْ آخِرِ مَا تَکَلّمَ بِه رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ أنْ قَالَ: "قَاتَلَ اللّٰه الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارَی، اتَّخَذُوْا قُبُورَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ، لاَیَبْقَیَن دِیْنَا نِ بِأَرْضِ الْعَرَبِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اتَّخَذُوْا قُبُورَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ : انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا

لاَیَبْقَیَنْ : باقی نہ رہیں گے

دِیْنَا ن : دو دین یعنی دو مذہب

وحدّثنی عَنْ مَالِکٍ عَن ابْنِ شِھَابٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ: "لَایَجْتَمِعُ دِیْنَانِ فِیْ جَزِیْرَ ةِ الْعَرَبِ" قَالَ مَالک: قال ابن شھاب ففحَصَ عَنْ ذَلِکَ عمربن الخطّابِ حَتَّی اَتَاہ الثَّلْجُ وَالیَقِینُ، أنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قال: "لایَجتَمِعَ دِیْنانِ فِی جَزِیْرَةِ الْعَرَب" فأجلَی یھودَ خیبر.

ترجمہ: امام مالک کہتے ہیں ابن شہاب نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس حدیث کی تحقیق کی جب انہیں اطمینان ہو گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں، تو آپ ﷺ نے یہود خیبر (جو کہ اس وقت تک وہیں مقیم تھے) کو خیبر سے نکال دیا۔

اسی باب میں امام مالک دوسرے علاقوں کے یہود کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ أجلَی عُمَرُ بْنَ الخَطَّابِ یَھُودَ نَجْرَانَ وَفَدَکَ. فَاَمَّا یَھُوْدُ خَیْبَرَ فَخَرَجُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا لَيْسَ لَهُمْ مِنْ الثَّمَرِ وَلامِنْ الارْضِ شَيْءٍ. وَأَمَّا يَهُوْدُ فَدَكَ فَكَانَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الأَرْضِ، لإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ كَانَ صَالَحَهُمْ عَلَى نِصْفِ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الأَرْضِ، فَاَقَامَ لَهُمْ عُمَرُ نِصْفَ الثَّمَرِ وَنِصْفَ الارْضِ، قِيمَةً مِنْ ذَهَبٍ وَوَرِقٍ وَإِبِلٍ وَحِبَالٍ وَأَقْتَابٍ، ثُمَّ أَعْطَاهُمْ الْقِيمَةَ وَ أَجْلاَهُمْ مِنْهَا.

ترجمہ: امام مالک کہتے ہیں کہ یہود نجران اور فدک کو بھی جزیرعرب سے نکال دیا تھا خیبر کے یہود کو جب نکالا گیا تو وہ اس وقت وہاں کی زمین اور باغات کے مالک نہ تھے جبکہ فدک کے یہود کے پاس باغات اور زمین کی آدھی ملکیت بھی تھی۔ کیونکہ اسی بات پر آنحضرت ﷺ نے ان سے صلح کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے آدھی زمین اور آدھے پھل کی قیمت لگا کر ان کے حوالے کردی اس کے علاوہ سونے چاندی، اونٹ، رسیاں، خیمے غرض ہر شے کی قیمت ادا کردی اور ان کو نکال دیا۔

اہم نکات:

⇦ یہود و نصاری انبیاء کی قبروں کو سجدے کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا البتہ قبرستان میں جانا تاکہ اپنی موت کا استحضار رہے اور اہل قبور کے لئے دعا کی جائے۔ سنت سے ثابت ہے۔

⇦ لایبقین دینان بارض العرب (یعنی دو دین عرب میں نہیں رہیں گے) مراد یہ ہے کہ صرف اسلام ہی عرب میں رہے گا۔

⇦ جزیرۃ العرب سے غیر مسلمانوں کے انخلاء کی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام مالک کے مذکورہ اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں جزیرۃ العرب سے تمام غیر مسلموں کا انخلاء ممکن ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.4 باب جامع ماجآء فی اهل القدر

(قدر کے بیان میں مختلف حدیث)

۱ – عَنْ اَبِیْ هُریرة اَنَّ رَسُوْلَ اللهﷺ قَالَ لَاتَسْاَلِ الْمَرْاَة طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرَغَ صَحْفَتَهَاوَلْتُنْكِحَ فَاِنَّمَا لَهَا قُدِّرَلَهَا

مشکل الفاظ کی وضاحت

لِتَسْتَفْرَغَ : تاکہ فارغ کردے

صَحْفَتَهَا : اس کا پیالہ

فَاِنَّمَا لَهَا قُدِّرَلَهَا : جواس کے مقدر میں ہے وہ اس کا ہے یعنی اس کو ملے گا

اہم نکات

⇦ اس حدیث میں ایک مثال کے ذریعے رسول اللہﷺ نے اپنے فائدے کے لیے دوسرے کی حق تلفی سے منع فرمایا یہ بتایا کہ ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اس کے لئے مقدر ہے ممکن ہے وہ اپنے مفاد کی خاطر کسی دوسرے کا حق چھیننے کی کوشش کرے لیکن انجام کار اسے مفاد حاصل نہ ہو۔ چنانچہ آپﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت کسی مرد سے نکاح کرنا چاہے اور اس مرد کی پہلے سے بیوی موجود ہو تو اس کی پہلی بیوی کو اس خیال سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کا حصہ بھی میں لے لوں گی۔

۲ – عَنْ محمَّد بن كعب القُرظيِّ أنَّه قَالَ معاوية بن اَبِیْ سُفْيَان وَهُوَ على المِنْبَر أَيهاَ ا لنَّاس إنه لاَمَانع لما أعْطَى الله وَلاَمُعْطِیْ لماَ منعَ اللهُ وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ يُّرِدِ الله بِه خَيْرًا يُفَقِّهُه فِیْ الدِّيْنِ ثُمّ قَالَ سَمِعْتُ هؤُلآءِ ا لْكَلِمَاتِ منْ رَسُوْلِ اللهﷺ عَلٰى هَذِهِ الاَعْوَادِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

لامَانع : نہیں روکنے والا

لما أعْطَی اللہ : جسے اللہ عطا کردے

لامُعْطِیْ : نہیں عطا کرنے والا

لما منع اللہُ : جس سے اللہ روک دے۔

الاَعْوَادِ : لکڑیاں (منبر رسول اللہ ﷺ مراد ہے۔)

اہم نکات

⇦ اگر اللہ تعالی نے کسی کی قسمت میں کوئی فائدہ رکھ دیا ہے تو دوسری تمام قوتیں اس فائدہ کو اس سے ختم نہیں کرسکتیں اور اگر کسی کی قسمت میں نقصان لکھ دیا تو کوئی اسے نفع نہیں دلا سکتا۔

⇦ ولاینفع ذا الجد منه الجد سے مراد یہ ہے کہ کسی طاقتور، صاحب مال، صاحب قبیلہ کی طاقت، مال اور قبیلہ وغیرہ اس کے کام آنے کی نہیں۔ اور اس سے اللہ کے عذاب کو نہیں روک سکتی۔ وہاں صرف اور صرف اچھے عمل ہی کارآمد ثابت ہوں گے۔

⇦ تفقة فی الدین سے مراد دین کی سمجھ بوجھ ہے۔ فقہ کا لفظ عام استعمال ہوتا ہے اس سے مراد قرآن وسنت سے سمجھ بوجھ کے ساتھ مسائل کا حل پیش کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.5 باب ماجآء فی حسن الخلق

(خوش خلقی)

۱- عَنْ عائشة زَوْجِ النَبِیّ ﷺ أَنَهَا قَالَتْ مَاخُیِّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ أَمْرَیْنَ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ إِثْمًا فَإِنْ کَانَ إِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَما انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِه إِلَّا اَنْ تُنْهَتَکَ حُرْمَةُ اللهِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَاخُیِّرَ	:	نہیں اختیار کیا
أَمْرَیْنَ	:	دو کام
قَطُّ	:	کبھی بھی
اَیْسَرَهُمَا	:	ان دونوں میں سے آسان
إِثْمًا	:	گناہ
وَما انْتَقَمَ	:	رسول اللہ ﷺ نے انتقام نہیں لیا

اہم نکات

⇦ اعتدال پسندی اس امت کی خصوصیت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی امت کو کٹھن اور مشکل امور کی طرف ترغیب نہیں دی بلکہ آپ ﷺ نے امت کے لئے ہمیشہ آسانی کا پہلو رکھا ہے بشرطیکہ اس میں اللہ کے حق میں کوتاہی (گناہ) نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی ذمہ داری دیتے ہوئے بھی یہی ارشاد فرمایا کہ اے معاذ آسانی پیدا کرنا مشکل نہیں۔ اور خوشخبری سنانا اور نفرت نہ دلانا۔

⇦ خوش اخلاقی کا ایک پہلو یہ ہے کہ اگر دوسرا برا سلوک کرے تو اسکے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے قرآن میں ارشاد ہے: ﴿ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی هی احسن﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حم السجدة– ۳۴) (۱۶) ''یعنی بھلائی اور برائی برابر نہیں اور برائی کرنے والے کو احسن طریقے سے رفع کرنا ہی بہتر ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کے اعمال سے بھی یہی سبق ملتا ہے چنانچہ مذکورہ روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی پر آپ ﷺ نے سزادی آج بدقسمتی سے ہمارے حالات اس سے یکسر مختلف ہیں کہ ہم اپنی ذات کے حوالے سے ضرور انتقام لیتے ہیں جبکہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی کو چنداں اہمیت نہیں دی جاتی۔

۲– عَنْ مَالِکٍ أَنَّهُ بَلَغَه عَنْ عآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَاقَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةَ وَأَنَا مَعَه فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْل اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ ابنُ العَشِیرَة ثُمَّ أذنَ قَالَت عآئشةُ فَلَمْ أنشَبْ اَنْ سِمِعْتُ ضِحْکَ رَسُوْلِ لله ﷺ مَعَه فَلَمَّاخَرَجَ الرَّجُلُ قُلْتُ یَا رَسُوْل اللهِ قُلْت فِیْهِ مَاقُلْتَ ثُمَّ لَمّ تَنْشَبْ أَنْ ضَحِکَ مَعَه فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاس لِشَرِّه.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ : ایک آدمی نے (اندر آنے کی) اجازت چاہی

بِئْسَ ابنُ العَشِیرَة : قوم کا برا آدمی

ضِحْکَ : ہنسی

قُلْت فِیْهِ مَاقُلْتَ : ابھی آپ نے اس بارے میں جو کہا

اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ : سب لوگوں میں سے برا آدمی وہ ہے کہ

اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّه. : جس کے شر سے بچنے کی خاطر لوگ اس سے ڈریں

اہم نکات

⇦ یہ آدمی عیینہ بن حصن فزاری تھا۔ سخت خو بدو تھا بظاہر مسلمان تھا لیکن دل سے مسلمان نہیں ہوا تھا بعد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرؓ کے دور میں تجدید اسلام کی۔ آپ ﷺ نے اس کے حال کی اس لئے وضاحت کی تا کہ لوگ اس کے شر سے واقف ہوں اور اس کے دام میں نہ آئیں۔

⇦ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ برے آدمی سے بھی اچھے انداز میں گفتگو کرنا چاہیے کیونکہ ایک طرف یہ حسن خلق کا عملی اظہار ہے تو دوسری طرف شریر آدمی کے شر سے محفوظ رہنے کا ایک طریقہ بھی۔

⇦ علماء، حدیث کے راویوں پر جرح وتعدیل کے لئے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیاوی امور میں لوگوں کو کسی کے شر سے بچانے کے لئے اس کے حال کی وضاحت جائز ہے تو دین کی اساس میں غلطی اور شر سے بچنے کے لئے کسی کے احوال ظاہر کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا۔

٣- عَن مَالک عَنْ يَحَى بِنْ سَعِيْدِ أنَّه قَالَ سَمعتُ عَنْ سَعِيْد بِنْ الْمُسَيَّبَ يَقُوْل الآ اُخبِرَكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيْرٍ مِنْ الصّلوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَإِيَّاكُمْ وَالبِغْضَةَ فَإِنَّهَا هِىَ الْحَالِقَةُ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

الآ اُخبِرَكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيْرٍ : کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں

مِنْ الصّلوةِ وَالصَّدَقَةِ : جو بہت سی نماز اور صدقہ سے بہتر ہے

اِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ : ایک دوسرے کے درمیان صلح کروانا

الْحَالِقَةُ : مونڈھنے والی

اہم نکات

⇦ یہ موقوف روایت ہے۔ سعید بن المسیب تابعی تھے۔

⇦ یہاں صلح کی اہمیت وفضیلت بتانی مقصود ہے۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ فرض نماز اور فرض صدقات سے یہ افضل ہے۔ صلح کے متعلق ارشاد ربانی ہے ((فاصلحوا بين اخويكم ..... الخ)) (٧) یعنی اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.6 باب ماجآء فی الغضب

(غصے کا بیان)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهﷺ "قَالَ لَیْسَ الشَّدِیْدَ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَه عِنْدَ الْغَضَبِ".

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَیْسَ الشَّدِیْدَ بِالصُّرْعَةِ : طاقتور وہ نہیں جو بچھاڑنے میں طاقتور ہو

إِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ : طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پائے۔

نَفْسَه عِنْدَ الْغَضَبِ

اہم نکات

⇦ غصہ ایک فطری امر ہے جب انسان کے مزاج کے خلاف کوئی کام ہو تو اسے عام طور پر اس امر (غصہ) سے واسطہ پڑتا ہے غصہ کے وقت انسان کے دو رویئے سامنے آتے ہیں ایک یہ کہ وہ اپنے آپ پر غصہ کے وقت قابو رکھتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ غصہ میں بے قابو ہو جاتا ہے۔ عام طور پر دوسری صورت میں وہ ظلم وزیادتی کرنے میں بہت بڑھ جاتا ہے اور معاشرے میں فتنہ وفساد اور تخریب کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ اول الذکر رویہ ایک بڑی خوبی کی بات ہے چنانچہ حدیث میں اسی خوبی کو اصل طاقت کی بنیاد بتایا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.7 باب ما جآء فی المهاجرة

(ملاقات ترک کرنا)

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَّھْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَ لَیَالٍ تَلْتَقِیَا نِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

یَّھْجُرَ أَخَاہُ فَوْقَ ثَلاثَ لَیَالٍ : اپنے بھائی سے تین دن سے زائد علیحدہ رہے۔یعنی کسی مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ رنجش رکھنا روانہیں

فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا : اعراض کرنے سے بے اتفاقی اور منہ موڑنا مراد ہے یعنی دو مسلمانوں کا ایک دوسرے سے منہ موڑنا

الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ : جو سلام میں ابتدا (پہل) کرے۔ یعنی ناراضگی کے بعد جو آدمی سلام میں پہل کرے وہ دوسرے سے بہتر ہے

اہم نکات

⇦ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿انما المومنون اخوة فاصلحو بین اخویکم﴾ یعنی ''مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں سوان میں صلح کروایا کرو''۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالی مومنین کے باہمی تعلق کو محبت اور امن وآشتی پر مبنی دیکھنا چاہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مومن سے تعلقات منقطع کرے اور ناراضگی رکھے۔اگر بتقاضائے بشریت غلطی ہو جائے تو ایک دوسرے کو معاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تین ایام سے زائد تعلقات منقطع کرنے یا ناراضگی برقرار رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.8 باب ما جآء فی لبس الثیاب للجمال بها

(زینت کے لیے لباس پہننا)

۱- عَنْ مَا لِکَ أنَّه بَلَغه أنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ قَالَ إِنِّیْ لَاُ حِبَّ أَنْ اَنْظُرَ اِلَی الْقَارِئِ اَبْیَضَ الْثِّیَابَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

إِنِّیْ لَاُحِبَّ : میں چاہتا ہوں یا مجھے پسند ہے

اَبْیَضَ الْثِّیَابَ : سفید کپڑے

۲- عَنْ ابْنِ سِیرِ یْنَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنَ الَخَطَّابَ إِذَا وَسّعَ اللهُ عَلَیْکُمْ فَاَوْسِعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْهِ ثِیَابَه.

مشکل الفاظ کی وضاحت:

إِذَ اوَسّعَ اللهُ عَلَیْکُمْ : جب اللہ تمہیں وسعت دے (یعنی مال واسباب میں فراوانی دے

فَاَوْ سِعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ : اپنے آپ پر بھی وسعت کرو (یعنی اپنے آپ پر بھی خرچ کرو

اہم نکات

⇦ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں اسلامی تعلیمات میں دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے آپ پر بھی خر
کرنے کی آزادی ہے۔ چنانچہ مندرجہ بلا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اللہ تعالی نے اچھے لبا
پہننے کی استطاعت دے رکھی ہو تو اسے زیب تن کرنا چاہیے۔ گندے مندے اور چیتھڑے پہننا اسلا
کی نظر میں نامناسب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.9 باب ما يُكرَهُ للنسآءِ لِباسُه من الثياب

(عورتوں کے لئے مکروہ لباس)

١ – عَنْ مُرْجَانَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحمٰنَ عَلٰى عآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلٰى حَفْصَةَ خِمَارٌ رَّقِيْقٌ فَشَقَّتْه عَآئِشَةُ وَكَسَتهَا خِمَارًا كَثِيْفًا.

مشکل الفاظ کی وضاحت:

خِمَارٌ رَّقِيْقٌ : باریک اوڑھنی (دوپٹہ)

شَقَّتْه : اسے پھاڑ دیا

كَسَتهَا : اسے اوڑھایا

خِمَارًا كَثِيْفًا : موٹا دوپٹہ

اہم نکات

- حفصہ حضرت عائشہؓ کی بھتیجی تھیں اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی بیٹی۔
- باریک اوڑھنی اور باریک لباس پہننا عوتوں کے لئے ناجائز ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جب اپنی بھتیجی کو باریک چادر اوڑھے ہوئے دیکھا تو بہت غصہ ہوئیں اور اس چادر کو پھاڑ ڈالا اور انہیں موٹی چادر اوڑھائی۔

٢ – عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّه قَالَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَّآئِلاَتٌ مُمَيِّلاَتٌ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَايَجِدْ نَ رِيْحَهَا وَرِ يْحُهَا يُوْجَدُ مَسِيْرَةَ خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

كَاسِيَاتٌ : لباس پہننے والی (عورتیں)

عَارِيَاتٌ : ننگی عورتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَآئِلَاتٌ	:	مائل ہونے والی
مُمَيِّلَاتٌ	:	مائل کرنے والی
لَايَجِدْنَ رِيْحَهَا	:	اس کی خوشبو نہیں پائیں گی
مَسِيْرَةَ	:	مسافت (دوری/ فاصلہ)
خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ	:	پانچ سو برس

اہم نکات

⇦ مسلم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

⇦ کاسیات عاریات یعنی باریک کپڑا (جس سے بدن نظر آئے) پہننے والی عورت جنت میں ہرگز نہیں داخل ہوگی۔ یہ الفاظ سخت تنبیہ کے لئے ہیں۔

⇦ مائلات ممیلات سے مراد یہ ہے کہ ایسی عورتیں خود دوسروں کی طرف کھنچتی ہیں اور دوسرں کو اپنے طرف مائل کرتی ہیں۔

⇦ ان احادیث سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے عورتوں کے لئے پہننا ناجائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.10 بَابُ النهی عَنِ الاکل بِالشمَال

(بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِه فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِه وَيَشْرَبُ بِشِمَالِه.

مشکل الفاظ کی وضاحت

فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِه : چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِه : کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے.

اہم نکات

⇦ اللہ تعالی نے انسان کو دو ہاتھ دیئے ہیں۔ انسان اپنے بے شمار کام ہاتھوں سے کرتا ہے ان میں کچھ پاکیزہ اور عمدہ کام ہوتے ہیں اور کچھ ایسے کہ جس میں آدمی کا نجاست اور گندگی سے سابقہ پڑتا ہے۔ سنت نبوی نے ہمیں یہ تلقین کی کہ کھانے پینے اور دیگر صاف ستھرے امور کے لئے دائیاں ہاتھ استعمال کریں اور طہارت وغیرہ کے لئے بایاں ہاتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.11 بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُتَحَآبِّیْنَ فِی اللّٰہِ

(اللہ کے لئے دوستی رکھنا)

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّه قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ إِنَّ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَآبُّوْنَ لِجَلَالِیَ الْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لاَظِلَّ إِلاَّ ظِلِّیْ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اَیْنَ الْمُتَحَآبُّوْنَ لِجَلَالِیَ : میری بزرگی کی خاطر دوستی ومحبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں۔

یَوْمَ اُظِلُّهُمْ : آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں رکھوں گا

یَوْمَ لاَظِلَّ إِلاَّ ظِلِّیْ. : جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

وضاحت:

یعنی سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی روز قیامت):

ایک: منصف حاکم۔

دوسرا: وہ جوان آدمی جو جوانی کی امنگ سے ہی اللہ کی بندگی میں مشغول ہو۔

تیسرا: وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہے (یعنی مسجد سے نکلنے سے پھر دوبارہ آنے تک مسجد کی طرف ہی دھیان رہے)۔

چوتھا: وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں اسی محبت کی بنا پر آپس میں ملتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں۔

پانچواں: وہ آدمی جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

چھٹا: وہ آدمی جس کو کسی بڑے اچھے خاندان کی خوبصورت عورت نے غلط کاری کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتواں: وہ آدمی جس نے صدقہ وخیرات خفیہ طریقے سے کیا ایسے کہ دائیں ہاتھ سے دیا بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی (یعنی نہایت خفیہ خیرات کی)۔

اہم نکات

⇦ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ دوستی اور محبت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات ہونی چاہئیے نہ کہ اپنے ذاتی اغراض ومقاصد۔ اس سے آج کل کے اس رجحان کی یکسر نفی ہوتی ہے کہ جس میں لوگ اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کی خاطر تعلقات بناتے اور بگاڑتے ہیں۔

٢— عَنْ اَبِیْ سَعِیْدَنِ الْخُدْرِیِّ اَوْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَبْعَةٌ یُظِلَّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّه یَوْمَ لاَظِلَّ إِلاَ ظِلُّه اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَآبٌّ نَّشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُه مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْه حَتَّی یَعُوْدَ اِلَیْه وَرَجُلَانِ تَحَآبَّا فِیْ اللهِ اِجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاه، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّیْ اَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتَّی لَاتَعْلَمُ شِمَالُه مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُه.

مشکل الفاظ کی وضاحت:

سَبْعَةٌ یُظِلَّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّه : سات آدمی (ایسے ہوں گے) جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا

شَآبٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ : وہ جوان جو جوانی سے ہی اللہ کی بندگی میں مشغول ہو

ذَکَرَ اللهَ خَالِیًا : تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا۔

فَفَاضَتْ عَیْنَاه : اس کی آنکھیں بہہ پڑیں یعنی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔

اَتَعْلَمُ شِمَالُه مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُه. : دائیں ہاتھ سے جو خرچ کیا بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی نمبر ②

۱- مکہ اور مدینہ کی حرمت سے کیا مراد ہے؟

۲- قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے کیا مراد ہے؟

۳- یہود اور نصاریٰ جن شخصیات کو پیغمبر مانتے ہیں ان کے نام تحریر کریں۔

۴- تفقه فی الدین سے کیا مراد ہے؟

۵- المتحابین فی اللہ سے کیا مراد ہے؟

۶- علماء و محدثین حدیث کے رواۃ پر جرح و تعدیل کو غیبت میں کیوں نہیں شمار کرتے؟

۷- کاسیات، عاریات، مائلات، ممیلات کے مختلف معانی لغت کی مدد سے تحریر کریں۔

۸- تحقیق کر کے بتائیں کہ کن صورتوں میں بائیں ہاتھ سے کھانا پینا جائز ہے؟

۹- قیامت کے روز کون سے سات آدمی عرش کے سائے تلے ہوں گے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- الذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد-۱/ ۲۰۸، ۲۱۲

۲- الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، شرح مؤطا، ۱/۲، نیز ملاحظہ ہو المؤطا طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت (مقدمہ)

۳- العسقلانی، شہاب الدین ابن حجر، تہذیب التہذیب ۱/ ۵۶

۴- شاہ ولی اللہ، المسوی (مقدمہ) ص ۶۱

۵- ایضاً

۶- المسوی ۱/ ۲۵ نیز ملاحظہ ہو محمد ابوزہرۃ، مالک: حیاتہ وعصرہ، دارالفکر العربی، قاہرہ، ۱۹۵۲ء ص ۹۸، ۱۹۲ تا ۱۹۴۔

۷- ایضاً

۸- ایضاً ص ۱۰۰

۹- ایضاً ص ۱۰۴

۱۰- ایضاً.....

نیز تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب ''بستان المحدثین''

طبع ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی ص: ۲۸ تا ۷۰

۱۱- ابن عبدالبر، التمہید، طبع لاہور (مقدمہ) ص ۱۳ تا ۲۳

۱۲- ابن خلکان، وفیات الاعیان، طبع قم، ج: ۷، ص: ۶۸

۱۳- حاجی خلیفہ، کشف الظنون، دارالفکر بیروت، ج: ۲، ص ۱۹۰۷

۱۴- ابن خلکان، ج: ۷، ص: ۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ نمبر ②

الجامع الصحیح

(صحیح بخاری)

تحریر

معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف		56
یونٹ کے مقاصد		57
① امام بخاری		58
1-1	امام بخاری کا نام ونسب	58
1-2	امام بخاری کے اساتذہ	58
1-3	امام بخاری کے تلامذہ	58
1-4	امام بخاری کی تالیفات	58
② الجامع الصحیح:		59
2-1	الجامع الصحیح میں احادیث کی تعداد	59
2-2	الجامع الصحیح کے نسخے	60
2-3	الجامع الصحیح کی شروح	60
خود آزمائی 1		65
③ مطالعہ متن (کتاب المناقب)		66
3-1	باب نزل القرآن بلسان قریش	67
3-2	باب مَا يُنْهىٰ من دعوة الجاهلية	68
3-3	باب كان النبى ﷺ تنام عينه ولا ينام قلبه	69
3-4	باب علامات النبوة فى السلام	70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3-5	باب سوال المشركين أن يريهم النبي ﷺ اية فَاَراهُم إنشقَاق القَمَر	71
3-6	باب فضائل اصحاب النبى ﷺ	72
3-7	باب مناقب المهاجرين وفضلهم	73
3-8	باب فضل ابى بكر بعد النبى ﷺ	74
3-9	باب مناقب عثمانؓ	75
3-10	باب مناقب علىؓ	76
3-11	باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ	77
3-12	باب مناقب سعد بن ابى وقاص	78
3-13	باب ذكر اسامة بن زيد	79
3-14	باب مناقب الحسنؓ والحسينؓ	80
3-15	باب مناقب عبد الله بن مسعود	80
3-15	باب فضل عائشهؓ	81
3-17	باب مناقب الانصار	82
3-18	باب تزويج النبى ﷺ خديجة وفضلها	84
3-19	باب ايام الجاهلية	85
3-20	باب التاريخ	87
	خودآزمائی 2	88
	حوالہ جات	89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

دوسری صدی ہجری کی آخری دہائی ۱۹۴ھ میں دنیائے اسلام کے عظیم محدث امام بخاری کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے اساتذہ میں علی بن مدینی امام احمد بن حنبل جیسی بلند پایہ شخصیات شامل ہیں۔ امام بخاری سے بہت بڑی تعداد میں شاگردوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی جیسی نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں امام بخاری کی، الجامع الصحیح، کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔

اس یونٹ میں امام بخاری اور ان کی کتاب، الجامع الصحیح کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے۔ امام بخاری کے اساتذہ اور تلامذہ کے نام دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری میں مرویات کی تعداد اور بخاری کے نسخوں کا تعارف کروایا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی شروح کا بالعموم اور اس کی دو معروف شروح فتح الباری اور عمدۃ القاری کا بالخصوص تعارف اور ان کے اسلوب کی وضاحت کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب المناقب کے بیس سے زائد ابواب کا تعارف اور ان کے ذیل میں اہم احادیث پر بحث کی گئی ہے۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے ایک طرف امام بخاری اور ان کی الجامع الصحیح کا تعارف ممکن ہوگا دوسری طرف الجامع الصحیح کے اسلوب اور اس کی شروح کا منہج واضح ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کی مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- الجامع الصحیح اور اس کے مصنف کا تعارف کرا سکیں۔
- صحیح بخاری کے نسخوں، اور اس کی روایات کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- الجامع الصحیح کی مشہور شروح کا بالعموم اور فتح الباری اور عمدہ القاری کا بالخصوص تعارف کروا سکیں اور ان کے اسلوب پر بحث کر سکیں۔
- الجامع الصحیح سے ''کتاب المناقب'' کے بیس سے زائد ابواب کا تعارف حاصل کر سکیں اور ذیل کی اہم روایات پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام بخاری

1.1 نام ونسب

صحیح بخاری کے مصنف کا نام محمد اور کنیت ابو عبد اللہ تھی آپ کے والد کا نام اسماعیل تھا۔ آپ کی ولادت ۱۹۴ھ میں وسطی ایشیاء کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی۔ آپ کو امیر المومنین فی الحدیث مانا جاتا ہے۔

1.2 امام بخاری کے اساتذہ

امام بخاری نے حصول علم کے لئے کئی ممالک کے سفر کئے اور علم وفن کے ماہرین سے استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں سعید قطانؒ، علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین حنفی، سلیمان بن داؤد طیالسی، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، مکی بن ابراہیم بلخی، قتیبہ بن سعید، جیسی بلند پایہ شخصیات کے نام سر فہرست ہیں۔

1.3 تلامذہ

امام بخاری سے بے شمار علماء ومحدثین نے سماع فرمایا جن کی تعداد نوے (۹۰) ہزار تک پہنچتی ہے آپ کے چند مشہور شاگردوں میں، امام مسلم بن حجاج القشیری امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابو زرعہ رازی، امام ابوعبدالرحمٰن النسائی، ابو حاتم رازی، یحییٰ بن آدم کوفی سرفہرست ہیں۔

1.4 تالیفات بخاری

امام بخاری کی معروف تالیفات درج ذیل ہیں:

۱- صحیح بخاری

۲- جزء رفع الیدین

۳- التاریخ الکبیر

۴- التاریخ الاوسط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- التاریخ الصغیر

۶- کتاب الضعفاء

۷- التفسیر الکبیر

۸- کتاب العلل

۹- کتاب الادب المفرد وغیرہ

② صحیح بخاری

صحیح بخاری کا مکمل نام، الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول ﷺ وَسُنَنِہ وَاَیَّامِہٖ ہے۔ امام بخاری نے اس کتاب کو سولہ سال کی طویل مدت میں سخت محنت و کوشش سے مکمل کیا آپ نے احادیث کے انتخاب میں نہایت درجہ اہتمام فرمایا تا کہ ضعیف احادیث کو اس کتاب سے الگ رکھا جا سکے۔

امام بخاری سے پہلے مصنفین کتب کا طرز یہ تھا کہ وہ عموماً ایک یا دو موضوعات پر احادیث جمع کرتے تھے مثلاً امام مالک نے احکام، ابن جریج نے تفسیر، عبد اللہ بن مبارک نے زہد اور مواعظ امام کسائی نے بدأ الخلق میں کتب مرتب کیں۔ امام بخاری نے بہت سے علوم پر مبنی صحیح احادیث کو جمع فرمایا اس لیے صحیح بخاری کو ''الجامع'' کا نام دیا۔ جس میں سیَر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط الساعۃ (قیامت) اور مناقب جیسے موضوعات شامل ہوتے ہیں۔

امام بخاری نے الجامع میں انتہائی دقیق استنباطات سے کام لیا ہے۔ ایک حدیث کے کئی حصے کر کے الگ الگ مقام پر بیان فرمائے تا کہ ہر جگہ موقع کی مناسبت سے استنباط کیا جا سکے۔

2.1 احادیث کی تعداد:

الجامع الصحیح کے کئی نسخے رائج ہیں جس کی وجہ سے احادیث کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں۔ حافظ ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجر عسقلانی کے مطابق، بخاری کی روایات اور اس کے ابواب کی تعداد اس طرح ہے۔

احادیث	:	۷۳۹۷
معلق روایات	:	۱۳۴۱
متابعات	:	۳۴۲
مکررات	:	۹۰۸۲
ابواب	:	۳۴۵۰

2.2 صحیح بخاری کے نسخے:

امام بخاریؒ سے نوے ہزار تلامذہ نے حدیث پڑھی ان میں چار شاگرد ایسے ہیں جن کے ذریعے صحیح بخاری آج ہم تک پہنچی۔

۱- ابوعبداللہ محمد بن یوسف الفربریؒ

۲- ابومحمد حماد بن ساکر الوراق (۲۹۰ھ)

۳- ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی (۲۹۴ھ)

۴- ابوطلحہ منصور بن محمد بن علی البرذدوی (۳۲۹ھ)

2.3 صحیح بخاری کی مشہور شروح:

صحیح بخاری کی اہمیت اور اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ کتب حدیث میں سب سے زیادہ شروح صحیح بخاری کی تحریر کی گئی ہیں کشف الظنون کے مصنف نے بخاری کی شروح کی تعداد بیاسی بتائی ہے۔[1] اس کے بعد بھی بخاری کی کئی شروح لکھی گئیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ چند مشہور معروف شروح یہ ہیں:

۱- علام السنن: ابوالحسن احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی المتوفی ۳۳۸ھ کی شرح ہے مؤلف، علامہ خطابی کے نام سے معروف ہیں۔ ان کی شرح کا شمار بخاری کی اولین شرح کے طور پر ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بهجة النفوس: اندلس کے مشہور محدث ابومحمد عبداللہ بن ابی حمزہ (۶۹۹ھ) کی شرح ہے مصر سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ شرح البخاری للزرکشي: اس کے مؤلف ابوعبداللہ بدرالدین زرکشی مصری ۷۴۵ھ ہیں۔ یہ کتاب چھ جلدوں میں مصر سے طبع ہوئی ہے۔

۴۔ الدراری في شرح البخاری: شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی (۷۸۶ھ) کی شرح ہے اس شرح میں الفاظ کی لغوی اور نحوی تشریح پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

۵۔ تلویح شرح مغلطائي: یہ حافظ علاءالدین مغلطائی حنفی (۷۹۲ھ) نے تالیف کی ہے۔

۶۔ عمدة القاری: یہ شرح علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی (۸۵۵ھ) نے تالیف کی ہے۔ آپ مسلکاً حنفی تھے۔ یہ شرح نہایت دقیق اور محققانہ ہے اور اس کا شمار صحیح بخاری کی بہترین شروح میں ہوتا ہے۔ مصر اور بیروت سے بارہا شائع ہو چکی ہے۔

علامہ بدرالدین عینی، علامہ ابن حجر عسقلانی کے ہم عصر ہیں، ابن حجر عسقلانیؒ نے بخاری پر شرح فتح الباری لکھی تو شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنے مسلک کے مستدلات کو ترجیح دی، علامہ عینی نے ان کی شرح حاصل کی اور ان کی بحثوں پر تبصرہ کیا اور احناف کے دلائل کو ترجیح دی اور اپنے اسلوب کے مطابق احادیث کی شرح کی۔

اسلوب کتاب:

حافظ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری میں حنفی مسلک کے اسلوب کا خاص خیال رکھا ہے چنانچہ وہ حدیث کی شرح کرتے وقت اولاً حدیث کی قرآنی نصوص سے مطابقت بیان کرتے ہیں۔ پھر کتاب کے ساتھ حدیث کی مناسبت ذکر کرتے ہیں۔ ترجمۃ الباب پر بحث کرتے ہیں اور حدیث کی باب کے ساتھ مناسبت ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بعد حدیث کے رجال (راوی) پر بحث کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کے درجات متعین کرتے ہیں۔ اہم رجال (راویوں) کے ترجمے (حالات) بھی تحریر کرتے ہیں۔ حدیث کی نوع کا تعین کرتے ہیں۔

علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ بخاری کی مکرر احادیث کا بھی حوالہ دیا جائے چنانچہ جن ابواب میں بخاری نے حدیث تکرار کے ساتھ بیان کی ہو اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں اور تکرار کی صورت میں پہلی مرتبہ مکمل تفصیل ذکر کرتے ہیں اور دوسری مرتبہ صرف گذشتہ تفصیل کا حوالہ دیتے ہیں اگر زیر بحث حدیث بخاری کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی روایت کی ہو تو اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ اور اگر روایت میں کہیں فرق ہو تو اس کو واضح کرتے ہیں۔ اس کے بعد حدیث سے اخذ شدہ مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔

۷- فتح الباری:

اس کے مؤلف حافظ ابوالفضل شہاب الدین ابن حجر ۷۷۳ھ مصر میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ آپ نہایت متقی اور متبحر عالم تھے آپ کی اس شرح کا شمار صحیح بخاری کی اعلیٰ ترین شروح میں ہوتا ہے۔ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف میں یہ شرح سب سے اعلیٰ مرتبہ پر ہے۔ اس کتاب (فتح الباری شرح البخاری) کی تکمیل کے بعد آپ نے اظہار مسرت کے طور پر تقریب منعقد کی جس پر پانچ سو دینار خرچ ہوئے۔ (۲)

حافظ ابن حجر نے سترہ جلدوں میں اس کتاب کی تکمیل کی شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ بھی ہے جو دو اجزاء اور دس فصلوں پر مشتمل ہے اس مقدمہ کا نام ''ہدی الساری'' ہے۔ فتح الباری کے مقدمہ میں امام بخاری کے مفصل حالاتِ زندگی، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر مفید مضامین بیان کیے گئے ہیں مثلاً آپ نے تعلیقات بخاری (معلق روایات بخاری) کو مقدمہ میں حروف تہجی کے مطابق جمع کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح الباری کا اسلوب:

اس شرح میں ابن حجر عسقلانی حدیث کی فنی حیثیت پر گفتگو کرتے ہیں اور حدیث کے راویوں پر تفصیل سے بحث کرتے ہیں ۔ حدیث میں مشکل الفاظ کا تلفظ (حرکات کی وضاحت) بتاتے ہیں ۔مشکل الفاظ کے معانی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ دیگر کتب کے حوالے سے بھی متعلقہ حدیث زیر بحث لاتے ہیں۔ متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں ۔بعض جگہوں پر روایات میں بخاری کے مختلف نسخوں کے اختلاف کو بھی واضح کرتے ہیں اور اس پر تفصیلی بحث بھی کرتے ہیں ۔امام بخاری کے قائم کردہ ترجمۃ الباب (عنوان) میں ان کی فقہی رائے پر بحث کرتے ہیں۔

احادیث کی شرح میں آپ کا طریق کار یہ ہے کہ جس باب میں حدیث کی دلالت واضح اور صراحتہً سے ہو وہاں اس کی تفصیلی شرح کرتے ہیں اور جن ابواب پر اس حدیث کی دلالت ضمنی ہو وہاں اختصار سے کام لیتے ہیں، حدیث سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں اور فقہ شافعی کو ترجیحاً بیان کرتے ہیں۔

۸- شرح ابن ملقن: سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی (۸۰۴ھ) کی شرح ہے۔

۹- ارشاد الساری : یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی (۹۲۳ھ) نے تالیف کی ہے مؤلف علامہ قسطلانی کے نام سے معروف ہیں ۔اس شرح میں بہت سی بحثیں فتح الباری کے اختصار کے طور پر سامنے آئی ہیں یہ دس جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۱۰- التوشیح علی الجامع الصحیح عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی کی شرح ہے طبع ہو چکی ہے۔

۱۱- تیسیر القاری : شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند علامہ نورالحق (۱۰۷۳ھ) کی تالیف ہے۔ فارسی زبان میں ہے۔

۱۲- فیض الباری :علامہ محمد سید انور شاہ کاشمیری کے افادات درس ہیں جو کہ ان کی شاگرد مولانا بدر عالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرٹھی مہاجر مدنی نے جمع کیئے عام فہم اور علمی اعتبار سے بلند پایہ شرح ہے۔ چار جلدوں میں مصر ہند اور پاکستان سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۳- عون الباری شرح تجرید البخاری : نواب صدیق حسن خان (۱۳۰۷ھ) نے تجرید البخاری للزبیدی کی شرح کی ہے مصر اور ہندوستان سے طبع ہو چکی ہے۔

۱۴- لامع الدراری : مولانا رشید احمد گنگوہی کے افادات درس ہیں۔ جنہیں مولانا محمد یحییٰ کاندہلوی نے مرتب کیا ہے اور اس کی تفصیل مولینا محمد زکریا کاندہلوی نے فرمائی۔

۱۵- فضل الباری: علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ) کی بخاری شریف کی تقریر ہے جس پر علامہ نے خود نظر ثانی کی ہے یہ شرح اردو میں ہے۔ طلبہ اور علماء ہر دو کے لئے نہایت مفید ہے اس کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے۔ یہ شرح مکمل طبع نہیں ہوئی۔

فضل الباری کا مطالعہ کیجئے۔ کتاب کے تعارف اور اسلوب پر چند صفحات تحریر کیجئے۔

۱۶- ھدایۃ الباری الی ترتیب احادیث البخاری : سید عبدالرحیم الطحطاوی کی شرح ہے۔ مصر دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۷- حاشیہ مولینا شیخ ابوالحسن السندھی ۱۱۹۳ھ۔ عربی زبان میں بخاری پر حاشیہ ہے

۱۸- حاشیہ مولانا احمد علی سہارنپوری ۱۲۹۷ھ برصغیر میں یہ حاشیہ نہایت مقبول ہے اس کے آخری پانچ پاروں کے حواشی مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبندی (۱۲۹۷ھ) نے تحریر کئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی نمبر ①

۱- امام بخاری کی ولادت کب اور کہاں ہوئی ؟

۲- امام بخاری کے اساتذہ اور تلامذہ میں مشہور شخصیات کے نام لکھیں۔

۳- الجامع الصحیح کا مکمل نام تحریر کریں۔

۴- الجامع میں کون سے آٹھ موضوعات شامل ہوتے ہیں۔

۵- امام بخاری ایک ہی حدیث کو مختلف حصوں میں بانٹ کر مختلف ابواب کے ذیل میں کیوں بیان کرتے ہیں۔

۶- صحیح بخاری کے کتنے نسخے رائج ہیں۔

۷- فتح الباری کے مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف کروائیں۔

۸- عمدہ القاری کے مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف کروائیں۔

۹- صحیح بخاری کی کوئی ایک معروف اردو شرح کا تعارف تحریر کریں۔

۱۰- صحیح بخاری کی اہم شروح کے نام گنوائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از صحیح بخاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ کتاب المناقب

3.1 باب نزل القرآن بلسان قریش

(قرآن مجید کا قریش کی زبان میں نازل ہونا)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثمانَ دَعَا زَيداً بنِ ثابتٍ وَعبداللّٰهِ بنِ الزُّبيرِ وَسعيد بن العاص وَعبدالرَّحمنِ بنِ الحَارثِ بنِ هشامٍ فَنَسَخُوها فِي الْمَصَاحِف وَقَالَ عُثمانُ للرَّهْطِ القرشِيِّينَ : اَلثَّلاثَةُ إذا اخْتَلَفْتُمْ أنتُمْ وَزَيدُ بْنُ ثابتٍ فِي شَيءٍ من القُرآن فاكْتُبُوه بِلسَانِ قُرَيشٍ فإنما نزل بِلسانِهِمْ ففَعلُوا ذلِكَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

فنسخوها : کسی کتاب سے دوسری جگہ بعینہ نقل کرنے کو نسخ کہتے ہیں۔ یہاں معنی یوں ہوں گے: 'تو اس کو بعینہ نقل کیا'۔

رهط : قبیلہ کے تین سے دس تک کے لوگوں پر رھط کا اطلاق ہوتا ہے۔ گویا رہط سے مراد قبیلہ کا چھوٹا جز، یعنی خاندان ہے

اہم نکات

⇦ اس باب سے قریش اور حضرت عثمان بن عفانؓ اور دیگر مذکورہ صحابہ کرامؓ کے مناقب بھی بتانے مقصود ہیں۔

⇦ ((فإنما نزل بلسانهم)) یعنی ''قرآن قریش کے لہجے پر نازل ہوا''. عرب میں مختلف بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے قبائل آباد تھے جن کی زبان اگرچہ عربی تھی لیکن تلفظ اور ادائیگی میں باہمی فرق تھا۔ قرآن مجید کو قریش کے تلفظ اور لہجے میں نازل کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا لہجہ وہی تھا اور وہی اہل عرب کا فصیح تر لہجہ تھا اور تمام عرب میں اس لہجے کو قبولیت عامہ حاصل تھی۔

⇦ اسلام جب عرب کے گرد ونواح میں دور تک پھیل گیا تو لوگوں نے اپنے اپنے تلفظ اور لہجوں میں قرآن پڑھنا شروع کیا جس سے باہمی اختلافات پیدا ہونے لگے۔ جب اس بات کی خبر حضرت عثمانؓ کو ہوئی تو انہوں نے دیگر مصاحف کو ختم کروا کے ایک ہی مصحف یعنی قریش کی زبان کے مطابق تحریر کروا کر مختلف جگہوں میں بھجوا دیا۔

3.2 باب ما ینهی من دعوة الجاهلية

(جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہیں ﷺ)

عن عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَيْسَ مِنَّا : ہم میں سے نہیں، مراد یہ ہے کہ امت محمد ﷺ سے نہیں۔

ضَرَبَ الخُدُودَ : خدود خد کی جمع ہے یعنی گال، رخسار۔ ضرب مارنے کو کہتے ہیں۔ مراد گالوں کو پیٹنا ہے۔

شَقَّ الْجُيُوب : شق: پھاڑا الجیوب جیب کی جمع یعنی گریبان۔ یعنی غم اور غصہ اور احتجاج میں گریبان پھاڑ ڈالنا

دَعْوى الجَاهلية : جاہلیت کی باتوں کو اجاگر کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ جاہلی دور میں ماتم کے وقت رخساروں پر تھپڑ مارنے، گریبان پھاڑنے اور اس نوعیت کی دوسری حرکتیں کرنے کا رواج تھا۔ اسلام نے خوشی اور رنج دونوں حالتوں میں وقار و عظمت کو برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ خوشی کے موقع پر شکر اور رنج و غم کی حالت میں صبر کرنے کی تعلیم دی۔

3.3 باب كَانَ النبيُّ صلی اللہ علیہ وسلم تَنَامُ عَيْنُه وَلا يَنَامُ قَلْبُه

(نبی ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا (یعنی دل غافل نہیں ہوتا تھا)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ نِمَرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَىَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَآءَ هُ ثَلاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُّوْحىٰ إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَم يَرَهُمْ حَتىٰ جَاءُ وآ لَيْلَةً أُخْرىٰ فِيْمَا يَرىٰ قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الأَنْبِيَآء تَنَامُ أَعْيُنهمْ وَلاَ تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلىٰ السَّمَآءِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَيْلَةِ أُسرى	:	شب معراج
تنام أعينهُمْ	:	نوم نیند اور اعین آنکھوں کو کہتے ہیں۔ یعنی ان کی آنکھیں سوتی ہیں۔
لاَ تَنَامُ قُلوبُهُم	:	یعنی ان (انبیاء) کے دل نہیں سوتے۔
عرَج	:	اوپر کی طرف چڑھنا
فتوَلَّاهُ	:	تو اس کو ساتھ لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توضیح

⇦ حضرت عبداللہ بن ابی نمر فرماتے ہیں میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے ہیں جس رات آنحضرت ﷺ کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے نزول نبی ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (اس وقت آپ ﷺ حمزہؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے تیسرے نے جو اخیر میں تھا کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو۔ اس رات اتنا ہی ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ ﷺ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا غرض جبریلؑ نے آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے۔

⇦ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام عام انسانوں کی طرح غفلت کی نیند نہیں سوتے۔

⇦ اس حدیث سے عام لوگوں پر انبیاء کی بالعموم اور خاتم النبین ﷺ کی بالخصوص فضیلت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

3.4 بابُ علاماتِ النُّبوةِ فی الإسلام

(اسلام میں نبوت کی نشانیاں)

عَنْ أنسٍ قَالَ أُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِی الإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَآءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

فوضع یدہ فی الإناء : انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الماء ينبع من بين أصابعه	:	پانی انگلیوں میں سے پھوٹنے لگا۔
ثلاثمائة	:	تین سو
زهاء ثلاثمائة	:	تین سو کے قریب

اہم نکات

- زوراء مدینہ میں ایک جگہ تھی۔
- مختلف انبیاء علیہم السلام کو مختلف معجزات عطا کئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی مختلف معجزات دیے گئے۔ مذکورہ حدیث میں بھی ایک معجزہ کی تفصیل ذکر کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا اور تین سو کے لگ بھگ صحابہؓ نے اس پانی سے وضو کیا۔

3.5 باب سؤال المشركين أن يريهم النبيّ صلى الله عليه وسلم آية فأراهم انشقاق القمر

(مشرکوں کا آنحضرت ﷺ سے نشانی طلب کرنا تو آپ کا ان کو شق القمر (چاند کے ٹکڑے ہونا) دکھانا)

عن عبدالله بن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ شقتين فقال النبي ﷺ اشهدوا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

انشق القمر	:	چاند ٹکڑے ہوگیا۔
شقتين	:	دو ٹکڑے
اشهدوا	:	گواہ رہنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ شق القمر: یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا۔ علماء کہتے ہیں کہ اتنا عظیم معجزہ کسی پیغمبر کو نہیں دیا گیا۔ علاوہ ازیں یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی تھی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (قیامت قریب آ چکی اور چاند پھٹ گیا)۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: معارف القرآن از مفتی محمد شفیع ..... سورۃ القمر: آیۃ ۱ تا ۳)

3.6 بابُ فَضَائِلِ أَصحابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَن صَحِبَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَورَآهُ مِنَ المُسلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهٖ

(آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاریؒ فرماتے ہیں) جس نے نبی ﷺ کی صحبت پائی ہو یا نبی ﷺ کو دیکھا ہو بشرطیکہ وہ مسلمان ہو تو وہ صحابی ہے)

عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلاَ أَدْرِيْ أَ ذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوماً يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُوْنَ وَلاَ يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمِنُونَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلاَ يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

خير أمّتي قرني	:	میری امت میں بہتر زمانہ میرا ہے۔
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ	:	پھر وہ لوگ جو ان کے بعد کے (زمانہ میں) ہیں۔
لا أدري	:	میں نہیں جانتا
يشهدون ولا يُسْتَشْهَدُون	:	وہ گواہی دیں گے لیکن ان کی گواہی کوئی نہیں چاہے گا۔
ينذرونَ وَلا يَفُونَ	:	نذر مانے گا لیکن پوری نہیں کی جائیگی۔
السّمن	:	موٹاپا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ آنحضرت ﷺ کا بحالت اسلام دیدار کرنے والے کو ''صحابی'' کہتے ہیں بشرطیکہ اس کی موت بھی اسلام پر ہوئی ہو۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، جن ہو یا آدمی۔

⇦ جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ ادنیٰ صحابی کا درجہ بھی بڑے سے بڑے غیر صحابی ولی سے زیادہ ہے۔

⇦ خیر امتی قرنی سے مراد صحابہ کا زمانہ ثم الذین یلونھم تابعین کا ثم الذین یلونھم (دوسری بار) تبع تابعین کا زمانہ مراد ہے۔

⇦ إن بعدکم قوماً یشھدون ..... الخ یعنی ''ایسے لوگ جنہیں گواہی دینے اور قسم کھانے کے سلسلہ میں کوئی باک نہ ہوگا۔ ایسے لوگوں کے دل خوف خدا سے خالی ہوں گے چنانچہ وہ کبھی تو گواہی سے قبل قسم کھائیں گے اور کبھی گواہی کے بعد تاکہ لوگ ان کی بات کا اعتبار کرلیں۔ انہیں یہ پرواہ نہ ہوگی کہ ان کی گواہی سچی ہے یا جھوٹی۔ جبکہ مؤمنین کی نشانی یہ ہے کہ وہ عام حالات میں بھی جھوٹی بات سے پرہیز کرتے ہیں چہ جائے کہ معاملہ شہادت (گواہی) کا ہو۔ (ملاحظہ ہو سورۃ الحج آیت/۳۰، الفرقان:۷۲)

3.7 بابُ مَناقِبِ المُهاجِرِين وَفَضْلِهِمْ

(مہاجرین کی بزرگی اور فضیلت)

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاَنَا فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَ هُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ بِاِثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

أنا فِی الغَارِ	ہم غار میں تھے
لَوْ أنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ	اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرْنَا — تو ہم کو دیکھ لے

مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكر باثنينِ اللهُ ثَالِثهما — ابوبکر تیرا کیا خیال ہے ان دو آدمیوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو

اہم نکات

⇦ مذکورہ حدیث میں ہجرت مدینہ کے سفر میں پیش آنے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس سفر میں مشرکین عرب آپ کے تعاقب میں تھے۔ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں ٹھہرے تھے۔

⇦ مہاجرین ان صحابہ کو کہتے ہیں جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں رہائش اختیار کی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ اسلام کی ترویج ومساعی میں شامل رہے۔ ایسے لوگوں کے فضائل کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے: ﴿لا يستوى مِنكُمْ مَنْ أَنفَقَ مِنْ قَبلِ الفَتحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِكَ أَعظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِيْنَ أَنفَقُوْا مِن بَعدُ وَقَاتَلُوْا﴾ (الحدید:۱۰) ''یعنی برابر نہیں تم میں جس نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑا (جہاد کیا)۔ ان لوگوں کا درجہ بڑا ہے ان کی بنسبت جو خرچ کریں اس کے بعد اور لڑیں (جہاد کریں)''۔

3.8 بابُ فضلِ اَبِی بکرٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

(آنحضرت ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق کی دوسرے صحابہ پر فضیلت)

عَنْ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاس — ہم لوگوں میں سے بہتر تصور کرتے تھے

فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْر — ہم ابوبکرؓ کو افضل سمجھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات:

⇦ امام بخاری کے اس موضوع پر باقاعدہ باب باندھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی جمہور علماء کے موافق حضرت ابوبکرؓ کو تمام صحابہ سے افضل تصور کرتے ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ کو۔

3.9 بَاب مَنَاقِبُ عُثْمَان بْن عَفَّان اَبِی عَمْرٍو الْقُرَشِی وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ یَحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَلَه الْجَنَّة فَجَهَّزَه عُثْمَان

(حضرت عثمان بن عفانؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابوعمرو تھی وہ قریشی اموی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کے لئے جنت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کو کھودا آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کردے (یعنی غزوۂ تبوک کا) اس کے لئے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان کردیا)۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ حَآئِطاً وَاَمَرَنِی بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَآءَ رَجُلٌ یَسْتَأْذِنُ فَقَالَ لَهُ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُو بَکْرٍ ثُمَّ جَآءَ آخِرُ یَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَآءَ آخَرُ یَسْتَأْذِنُ فَسَکَتَ هَنِیْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهُ فَاِذَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ وَعَلِیُّ ابْنُ الْحَکَمِ سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِیْهِ عَاصِمٌ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ قَاعِداً فِیْ مَکَانٍ فِیْهِ مَآءٌ قَدْ انْکَشَفَ عَنْ رُکْبَتَیْهِ اَوْ رُکْبَتِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا .

مشکل الفاظ کی وضاحت

دخل حائطاً	باغ میں داخل ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فسكتَ هَنِيهَةً	چند لمحے خاموش رہے
بلوى	مصیبت
رُكبتيه	دونوں گھٹنے
عظاً	ڈانٹنا

اہم نکات

⇦ حضرت عثمانؓ کو ''ذوالنورین'' بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ انکے عقد میں رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں تھیں۔ اولاً حضرت رقیہؓ اور ان کی وفات کے بعد حضرت امّ کلثومؓ کا نکاح ان سے ہوا۔

⇦ باب کے عنوان کے ذیل میں **فحفرها عثمان** (عثمان نے کنواں کھودا) کا ذکر ہے بعض روایات میں خریدنے کا ذکر بھی ہے بعض شارحین نے یہاں اس طرح تطبیق دی ہے کہ پہلے خریدا تھا پھر کھودا بھی۔

3.10 بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اَبِي الْحَسَنِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

(حضرت علی بن ابی طالبؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابوالحسن تھی اور وہ قریشی ھاشمی تھے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا علیؓ! میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے اور حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت کہا ہے کہ آپ ﷺ نے وفات پائی اس حال میں کہ آپ ان (حضرت علیؓ سے) راضی تھے)۔

☆عَنْ سَهْلِ ابنِ سَعْدٍؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَرْسِلُو اِلَيْهِ فَاتُونِيْ بِهِ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَاَ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ رُجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .

مشکل الفاظ کی وضاحت

الرَّاية	جھنڈا
بَاتَ النَّاس	لوگوں نے رات بسر کی
كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا	ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ (جھنڈا) اسے ملے
يَشْتَكِى عَيْنَيْهِ	ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں
بَصَقَ فِىْ عَيْنَيْهِ	ان کی آنکھوں میں تھوک ڈالا
فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ رُجْعٌ	وہ اس طرح اچھے ہو گئے جیسے کہ انھیں کوئی شکایت (تکلیف) ہی نہ تھی۔
حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ	یہاں تک کہ تو ان کی منزل و مقام پر پہنچ جائے
حُمْرُ النَّعَمِ	سرخ اونٹ

اہم نکات

⇦ یہ غزوہ خیبر کا واقعہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت علیؓ کے حوالے کیا۔

⇦ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کی دکھتی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا تو انھیں بالکل شفا مل گئی حتی کہ ایسے معلوم ہوا کہ کبھی بیماری ہوئی نہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔

3.11 بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِىِّ ﷺ

وَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(آنحضرت ﷺ کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام کی فضیلت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّىْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِىْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی : فاطمہ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے

فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ : جس نے اس (فاطمہ) کو (ناحق) غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا

اہم نکات

⇦ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔ مندرجہ بالا باب کے عنوان میں بھی اسی فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔

3.12 بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِیِّ وَبَنُوْ زُهْرَةَ اَخْوَالُ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

(سعد بن ابی وقاصؓ کی فضیلت (جو بنی زہرہ میں سے ہیں) بنی زہرہ آنحضرت ﷺ کے ننہال کے لوگ تھے ان (سعد) کے والد کا نام مالک ہے)

☆ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ .

مشکل الفاظ کی وضاحت

جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ أَبَوَیْهِ یَوْمَ أُحُدٍ : میرے لئے نبی ﷺ نے احد کے دن ماں باپ دونوں کو جمع کیا (یعنی فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان)

اہم نکات

⇦ حضرت سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ میں ہیں سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔

⇦ وہیب نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے چچا تھے گویا حضرت سعد حضور علیہ السلام کے ننہال رشتہ دار بھی تھے۔ یہ اکثر غزوات میں شامل ہوئے۔

⇦ ”جمع لی النبی ﷺ ابو یہ یوم احد“ (یعنی احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لئے ماں باپ دونوں کو جمع کیا) غزوہ احد میں نہایت مشکل وقت پر بہادری اور جانفشانی سے یہ رسول اللہ ﷺ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دفاع کرتے رہے اور خوب جوش و جذبہ سے لڑے اس بہادری اور جذبہ کو سراہنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

3.13 بابُ ذکرِ اُسَامَةَ بنِ زَیْدٍ

(اسامہ بن زیدؓ کا ذکر)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُومِیَّةِ فَقَالُوا مَنْ یَجْتَرِیْ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَحَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ذَهَبْتُ اَسْاَلُ الزُّهْرِیَّ عَنْ حَدِیْثِ الْمخزُومِیَّةِ فَصَاحَ بِیْ قُلْتُ لِسُفْیَانُ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِیْ کِتَابٍ کَانَ کَتَبَهُ اَیُّوبُ بْنُ مُوسیٰ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ مَخْزُومٍ سَرَقَتْ قَالُوا مَنْ یُکَلِّمُ فِیْهَا النَّبِیُّ ﷺ فَلَمْ یَجْتَرِیْ اَحَدٌ اَنْ یُکَلِّمَهُ فَکَلَّمَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَاسَرَقَ الضَّعِیْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ کَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعَتْ یَدَهَا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُومِیَّةِ	انھیں مخزومی عورت کی عزت کی فکر لگی
فَلَمْ یَجْتَرِیْ اَحَد	ان سے بات کرنے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی
سَرَقَتْ	اس عورت نے چوری کی
اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ	جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب
وَاِذَاسَرَقَ الضَّعِیْفُ قَطَعُوْهُ	کمزور چوری کرتا تو اس کے (ہاتھ) کاٹتے
لَوْ کَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعَتْ یَدَهَا.	یعنی اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹتا

اہم نکات

⇦ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ناحق سفارش کرنا شریعت میں ناجائز ہے۔ البتہ دیگر قرائن سے پتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلتا ہے کہ کسی کو اس کا جائز حق دلوانے کے لئے سفارش کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن امر ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شفاعَةً حَسَنَةً يَّكُن لَّهُ نصيبٌ منها. ومن يَّشْفَعْ شفاعةً سَيِّئَةً يكُن لَّه كِفلٌ منها وكانَ اللّٰه علىٰ كلِ شئٍ مُقيتًا﴾ (النساء ۸۵) جو شخص بھلی بات کی سفارش کرتا ہے اس کو اس میں سے حصہ ملتا ہے اور جو کسی کو برے کام کی سفارش کرتا ہے اس کو بھی اس برائی کا حصہ پہنچتا ہے۔ اللہ ہر ایک چیز پر محافظ ہے۔

3.14 بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَانَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَسَنَ

(امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔ نافع بن جبیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کو اپنی گردن پر بٹھا لیا)۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ الْحَسَنُ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا — یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما

3.15 باب مناقب عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللہ عنہ

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ فَاحِشاً وَلاَ مُتَفَحِشاً وَقَالَ إِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمُ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلاَقاً وَقَالَ اسْتَقْرِءُ وا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلىٰ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيْ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

فاحشا	بری اور فحش بات کرنے والا
مُتفحِشا	جان بوجھ کر فحش بات کرنے والا
اسْتقْرِءْ وا الْقُرْآن	قرآن پڑھو (یعنی سیکھو)
مولٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ	ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام

اہم نکات

- فحش وفاحشہ ہر برے اور بے شرمی کی بات یا کام کو کہتے ہیں۔
- بدکار عورت کو بھی فاحشہ کہتے ہیں۔ فحش گوئی بعض لوگوں کی عادت بن جاتی ہے اور بعض محض محفل میں رنگ بھرنے کی غرض سے فحش گوئی سے کام لیتے ہیں دونوں طرز سے بچنا ضروری ہے۔
- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کے قاری ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی بڑے عالم اور فقیہ صحابی تھے، یہی حال روایات میں مذکورہ باقی تینوں صحابہ کا بھی تھا۔

3.16 باب فضل عائشةؓ

(حضرت عائشہؓ کی فضیلت)

قَالَ اَبُو سَلْمَةَؓ أَنَّ عَائِشَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْماً يَا عَائِش هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُکَ السَّلاَمَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ تُرىٰ مَا لاَ أَرٰى تُرِيْدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ .

مشکل الفاظ کی وضاحت

يَا عَائِش	اے عائشہؓ! آپ ﷺ کبھی پیار سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ کو ''عائش'' مختصر نام سے پکارتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هذا جبيرئيل يُقرِئُكِ السَّلام — یہ جبرئیل ہیں جو تم کو سلام کہتے ہیں

ترى ما لا أرى — آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ پاتے

اہم نکات

- سیدہ عائشہ ازواج مطہرات میں سے ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاص طور پر تربیت فرمائی بڑے بڑے صحابہ نے ان سے کسب فیض کیا۔ دین کا ایک بڑا حصہ ان کی روایت سے امت تک پہنچا ہے۔

3.17 باب مناقب الانصار

(انصار کی فضیلت کا بیان)

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالِايْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مِنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَايَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِ هِمْ حَاجةً مِمَّا أُوْتُوا﴾ (الحشر ۹)

(ترجمہ) ''اور جولوگ گھر پکڑ رہے ہیں اس گھر میں، اور ایمان میں، ان سے پہلے، محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس وطن چھوڑ آئے اور دل میں نہیں پاتے غرض اس چیز سے جو ان کو ملا''۔

☆ عَنْ أَبِي التَّيَاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطىٰ قُرَيْشاً وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِم فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِي ﷺ فَدَعَا الاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ قَالَ أَوَ لاَتَرْضُونَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلىٰ بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلىٰ بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْباً لَسَلَكْتُ وَادِيَ الاَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ	یہ نہایت ہی تعجب کی بات ہے
اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآءِ قُرَيْشٍ	ہماری تلواروں سے قریش کے خون ٹپک رہے ہیں

لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِي الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ۔ اگر انصار کسی درے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس درے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جس میں وہ جائیں

اہم نکات

⇦ انصار ناصر کی جمع ہے جس کے معنی ''مددگار'' کے ہیں۔ یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو مدینہ میں رہتے تھے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کو جان و مال سے مدد فراہم کی اور ہمیشہ ان کا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان انصار کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ مذکورہ بالا باب کے عنوان میں دی گئی ہے آیت کریمہ سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

⇦ فتح مکہ کے بعد نبی ﷺ نے نئے مسلمان ہونے والے قریش مکہ کو تالیف قلب کے لئے بہت کچھ مال و اسباب عنایت فرمایا۔ انصار مدینہ کے چند لوگوں کو اس بات پر کچھ تردد ہوا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ مشکل حالات میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا اور جنگیں لڑیں یہاں تک کہ ہماری تلواروں سے آج بھی قریش مکہ کے خون ٹپک رہے ہیں۔ اب جب کہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوا تو مال و اسباب قریش پر بانٹا جا رہا ہے۔ یہ باتیں جب آنحضرت ﷺ تک پہنچیں تو آپ ﷺ نے انصار کو بلایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال و اسباب اپنے گھروں کو لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ اپنے لگاؤ تعلق اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''اگر انصار کسی درے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس درے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جس میں کہ انصار جائیں''

⇦ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی قدر و منزلت اللہ اور اس کے رسول سے تعلق پر مبنی ہے۔ اس تعلق کے سامنے مال اسباب کی کوئی وقعت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.18 بابُ تزويجِ النبيّ صلى الله عليه وسلم خديجةَ وفضلِها

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح اور ان کی فضیلت)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَأَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُولُ اِنَّهَا كَانَت وكانتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

غِرْتُ	میں نے رشک کیا
يُكثِر ذِكْرَهَا	اس (خدیجہؓ) کا اکثر ذکر فرماتے
رُبَّمَا	جب کبھی
يَبْعَثُهَا	اسے بھیجتے
صَدائق خديجة	خدیجہؓ کی سہیلیاں
إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ	اس میں یہ تھا اور یہ تھا (یعنی یہ یہ صفات تھیں)
وكانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ	اور ان سے میرا اولاد تھی

اہم نکات

⇦ اسلام کے ابتدائی دور میں حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سہارا دیا۔ اپنا تمام مال اسلام کی راہ میں خرچ کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وفات کے بعد ان کا ذکر اور صفات اس کثرت سے بیان کرتے تھے کہ سیدہ عائشہؓ فرماتیں ہیں کہ مجھے ان پر رشک ہوتا تھا۔

⇦ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بکری ذبح کرتے ہو تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھی حصہ بھیجواتے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اعزہ واقرباء کی وفات کے بعد ان کا یہ حق ہے کہ ان کے متعلقین سے حسن سلوک کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.19 بابُ ایامِ الجَاهِلیَّةِ

(جاہلیت کے زمانہ کا بیان)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَآءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَه وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَان كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ لَا يَصُومُهُ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

تَصومُه قريش فِي الجاهلية	قریش جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس (عاشورے) کے روزے رکھتے تھے
فَلَمَّا قدِمَ الْمَدِيْنَةَ	جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ میں تشریف لائے
مَن شَآء صَامَه وَمَن شَآءَ لَا يَصُومُهُ	جو چاہے اس کے روزے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔

وضاحت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایام جاہلیت سے ہی عاشواء کے روزے رکھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ روزے رکھتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو خود بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزوں کی فرضیت ہوئی تو عاشوراء کا وجوب ساقط ہوگیا پس جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

اہم نکات

⇦ ایام الجاہلیۃ یعنی جاہلیت کا زمانہ۔ یہ عرب کا وہ دور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل گزرا۔

⇦ عاشوراء: ماہ محرم اگرچہ پورا ہی حرمت وعظمت کا مہینہ ہے مگر اس کے دسویں تاریخ یعنی یوم عاشوراء خصوصی برکات وسعادتوں کا دن ہے۔ اس دن کی عظمت واہمیت کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعدد روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایات ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ اس روز اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا اس لئے ہم تعظیما اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ((نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامہ)) (ابو داؤد) "یعنی ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں اور آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا"۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ خود بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے اور ہم کو بھی اس دن روزہ کی رغبت دلاتے، اور ہم سے اس کا اقرار لیتے لیکن رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد آپ ﷺ نے عاشورہ کے روزے کا حکم نہیں دیا اور ممانعت بھی نہیں فرمائی، اور نہ ہم سے اس کا کوئی قول وقرار لیا۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے روزے کو دوسرے ایام کے روزوں پر اور رمضان کے مہینہ کو دوسرے مہینوں پر ترجیح دیتے تھے۔ مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ عاشوراء کا روزہ اگرچہ واجب یا فرض تو نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور بہت اجر وثواب کا باعث ہے

یوم عاشوراء کے سلسلے میں روزہ کے علاوہ دوسری جس چیز کا ثبوت روایات میں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن اہل وعیال پر خورد ونوش میں فراخی اور کشادگی کی ترغیب فرمائی ہے (مشکوٰۃ) یوم عاشوراء کے سلسلہ میں عوام میں بہت سے دوسری باتیں بھی مشہور ہیں جس کا صحیح روایات میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ مثلاً

عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے جبرئیل، ملائکہ، آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔

..... عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو آتش نمرود سے نجات دی۔

..... عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو رفیع الدرجات بنایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاشوراء کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

عاشوراء کے دن قیامت برپا ہوگی۔

عاشوراء کے دن جس نے غسل کیا وہ مرض الموت کے علاوہ کبھی بیمار نہیں ہوگا۔

عاشوراء کے دن جس نے سرمایا لگایا اس کی پورے سال آنکھیں نہیں آئیں گی۔

عاشوراء کے دن جس نے ایک گھونٹ شربت پلایا تو گویا اس نے ایک لمحہ کیلئے بھی اللہ کی کبھی نافرمانی نہیں کی، عاشوراء کے دن جس نے اہل بیت کے مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھلایا تو وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے گا، جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ہوگئے۔ جس نے عاشوراء کی شب میں عبادت کی اس نے ساتوں آسمان کی مخلوق جیسی عبادت کی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے اس قسم کی روایات کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ موضوع اور بے اصل ہیں۔

3.20 بابُ التّاریخ

(تاریخ کا بیان۔ تاریخ کب شروع ہوئی)

عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال ما عدّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِیِّ ﷺ وَلاَ مِنْ وفاته ما عدُّوْا اِلاّ مِنْ مَقْدمِهِ الْمَدِیْنَةَ .

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَا عدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِیِّ ﷺ وَلا مِنْ وَفَاتِه : یعنی بعثت نبوی اور نبی ﷺ کی وفات سے تاریخ کا شمار نہ کیا یعنی تاریخ شروع نہ کی۔

مَا عدُّوا اِلاّ مِنْ مَقْدمِهِ الْمَدِیْنَةَ: انہوں نے تاریخ کا شمار نہ کیا مگر آپ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے یعنی نبی ﷺ کے مدینہ تشریف لائے سے تاریخ شروع کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ شارحین نے لکھا ہے کہ نبوت ملنے کے دن سے اس لئے تاریخ کو شروع نہیں کیا کہ اس میں اختلاف تھا۔ اور نبی ﷺ کی وفات سے اس لیے نہیں کہ وہ رنج زدہ کرنے والی تھی۔ ہجرت مدینہ سے اس لئے شروع کیا کہ ہجرت سے اسلام کی ترویج وترقی شروع ہوئی۔ اور ہجرت سے ہی باقاعدہ اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہوا وغیرہ۔

خود آزمائی نمبر ①

۱- قرآن حکیم کے قریش کی زبان پر نازل ہونے کی کیا وجہ تھی۔

۲- معجزات نبوی میں کم از کم ۱۰ اہم معجزات تحریر کیجئے۔

۳- مہاجرین کے مضائل میں آیت قرآنی تحریر کیجئے۔

۴- خلفاء اربعہ کے مناقب پر نوٹ تحریر کیجئے۔

۵- درجہ ذیل الفاظ کی وضاحت کیجئے۔

ضرب الخدود- شق الجیوب- تنام عینہ ولا ینام قلبہ فاحشاً- متفحشاً

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ ابن حجر، شہاب الدین، فتح الباری (مقدمہ)، دارالمعرفۃ بیروت، ص:۶

۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، طبع منشورات مکتبہ المثنی بغداد، ص۱/۵۵۶

۳۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان محدثین، طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص:۳۰۶۔

۴۔ مثلاً ملاحظہ ہو، فتح الباری دارالمعرفۃ، بیروت ۸/۴۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ نمبر ③

صحیح مسلم ①

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف		94
یونٹ کے مقاصد		95
① امام مسلم		96
1-1	نام ونسب	96
1-2	مولد ومسکن	96
1-3	بچپن	96
1-4	اساتذہ	96
1-5	تلامذہ	97
1-6	مقام ومرتبہ	97
1-7	وفات	98
1-8	تصانیف	98
② الجامع الصحیح (صحیح مسلم)		99
2-1	صحیح مسلم کے راوی	99
2-2	صحیح مسلم کی خصوصیات اور اسلوب	100
2-3	کتاب کی حسن ترتیب	101
2-4	الکتب المخرجة علی صحیح مسلم	102
2-5	صحیح مسلم کی شروح	102
خود آزمائی نمبر ۱		106

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مطالعہ متن کتاب الجہاد	108
3-1 باب تامیر الامام الأمراء علی البعوث	109
3-2 باب تحریم الغدر	114
3-3 باب کراھة تمنی لقآء العدو	114
3-4 باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب	116
خودآزمائی نمبر۲	117
حوالہ جات	118

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

امام مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری کا شمار فن حدیث کے اکابر میں کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت ۲۰۶ھ اور وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی۔ آپ فن حدیث میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ حدیث صحیح و سقیم کی پہچان میں آپ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔

امام کے اساتذہ میں امام احمدؒ بن حنبل، سعیدؒ بن منصور، قتیبہؒ بن سعید اور امام بخاریؒ جیسے محدثین شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں ابوحاتم رازیؒ، ابوعمرو مستملی اور امام ترمذیؒ جیسی شخصیات کے نام شامل ہیں۔ امام بخاریؒ کی الجامع کے بعد آپ کی کتاب کا درجہ صحاح ستہ میں سب سے زیادہ اہم ہے۔

اس یونٹ میں امام موصوف کے تعارف کے علاوہ ان کے معروف اساتذہ اور تلامذہ کا اجمالی تذکرہ بھی ہے۔ آپ کی مصنفات کی فہرست کا بالعموم اور الجامع الصحیح (صحیح مسلم) کا بالخصوص تذکرہ کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم کی شروح کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور چند اہم شروح کے اسلوب کی وضاحت کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم سے کتاب الجہاد والسیر کے پانچ ابواب کی اہم روایات پر بحث کی گئی ہے تاکہ طالب علم کتاب کے اسلوب اور اس میں دی گئی بحثوں سے متعلق آگاہی حاصل کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام مسلم اور ان کی الجامع الصحیح کا مکمل تعارف کروا سکیں۔
- صحیح مسلم کی تمام شروح پر بالعموم اور مذکور چند اہم شروح پر بالخصوص تبصرہ کر سکیں۔
- کتاب اور اس کی اہم شروح کے اسالیب پر تبصرہ کر سکیں۔
- کتاب الجہاد والسیر کی اہم بحثوں پر گفتگو کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام مسلمؒ بن حجاج قشیری

1.1 نام ونسب

آپ کا نام مسلمؒ اور والد کا نام حجاج تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری النیشاپوری۔ آپ کی کنیت ابوالحسین اور لقب عساکرالدین ہے۔ قشیری کی طرف نسبت کی وجہ یہ ہے کہ آپ قبیلہ بنی قشیر سے تعلق رکھتا تھا جو کہ عرب کا معروف قبیلہ تھا۔

1.2 مولد ومسکن

امام مسلمؒ تیسری صدی ہجری کے اوائل ۲۰۶ھ میں خراسان کے مشہور شہر ''نیشاپوری'' میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کا وہ زمانہ تھا جس میں بالخوص نیشاپور میں علم وعرفان کی بہاریں اپنے عروج پر تھیں۔

1.3 بچپن

امام موصوف کے زمانہ طالب علمی کے حالات اس قدر کم معلوم ہیں کہ اس کا پتہ بھی نہیں چل سکتا کہ انہوں نے سب سے پہلے کس کے سامنے زانوائے تلمذتہ کیا۔ البتہ اس زمانے میں خراسان اور نیشاپور میں اسحاق بن راہویہ اور امام ذہلی جیسے ماہر اساتذہ موجود تھے۔ امام مسلم کے متعلق اتنا ضرور معلوم ہے کہ آپ نے بارہ برس کی عمر میں ہی حدیث کی تعلیم کا آغاز کردیا۔ (۱) اور اس میدان میں اتنی ترقی کی کہ حدیث کے امام بن گئے۔

1.4 اساتذہ

امام صاحب کے ابتدائی اساتذہ کا تذکرہ بہت کم ملتا ہے البتہ اساتذہ میں آپ نے رے کے محدثین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے محمد بن مہران حمال اور ابو غسان سے سماعت حدیث کی۔ عراق میں امام احمد بن حنبل اور ابو عبداللہ القعنبی، حجاز میں سعید بن منصور اور ابو مصعب، مصر میں عمرو بن سواد اور امام شافعی کے ممتاز شاگرد حرملہ بن یحیٰی سے استفادہ کیا۔

آپ کے اساتذہ کے تذکرہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے طلب علم کے لیے بہت سفر کئے اور ان سفروں کا سلسلہ آخری عمر تک جاری رہا چنانچہ ۲۵۹ھ میں بغداد کا سفر آپ کا آخری سفر تھا اور اس کے بعد موت نے آپ کو مہلت نہیں دی۔ بغداد میں یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، ابراہیم بن منذر، ابو بکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، اور امام بخاری جیسے ماہرین حدیث سے استفادہ کیا۔ (۲)

1.5 تلامذہ

فن حدیث کے شائقین نے امام مسلم سے بہت استفادہ کیا۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں بہت سے مشہور و معروف ائمہ حدیث بھی شامل ہیں جن میں ابو حاتم رازی، موسیٰ بن ہارون، امام ابوعیسیٰ ترمذی، ابراہیم بن ابی طالب، ابو عمرو مستملی، یحیٰی بن صاعد، ابو محمد احمد بن علی قلانسی، ابراہیم بن محمد بن سفیان، ابو عوانہ اسفرائنی شامل ہیں۔

1.6 مقام و مرتبہ

امام مسلم نے حدیث اور فن حدیث کے میدان میں اتنی ترقی کی کہ اس کے امام بن گئے۔ آپ کا شمار فن حدیث کے اکابر میں ہوتا ہے۔ ابو زرعۃ الرازی اور ابو حاتم جیسے لوگوں نے ان کی امامت حدیث کی گواہی دی ہے اور انہیں محدثین کا پیشوا تسلیم کیا ہے۔ (۳)

بلاشبہ امام موصوف فن حدیث کا نہایت بلند پایہ حوالہ تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتی کہ بعض امور میں ان کی فوقیت امام بخاریؒ پر بھی مسلّم ہے۔ (۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے ساتھ ساتھ امام موصوف ورع وتقوی کے میدان میں بھی امامت کا درجہ رکھتے تھے چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ ''مسلم کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے عمر بھر میں کسی کی غیبت نہیں کی، نہ کسی کو مارا اور نہ گالی دی''۔ (۵)

1.7 وفات

امام مسلم کی وفات عجیب وغریب حالت میں ہوئی چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ سوء اتفاق یہ کہ آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ وضاحت نہ کر سکے۔ گھر آ کر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کر دی۔ قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔ امام صاحب حدیث ڈھونڈتے رہے اور ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے۔ حدیث کی تلاش میں اتنے مستغرق ومنہمک ہوئے کہ حد سے زیادہ کھجوریں کھا گئے۔ حدیث مل گئی لیکن زیادہ کھجوریں کھانے کی وجہ سے آپ کی موت واقع ہو گئی۔ آپ کی تاریخ وفات ۲۵ رجب ۲۶۱ھ ہے۔ (۶)

1.8 امام مسلم کی تصانیف

امام موصوف کو تصنیف وتالیف کا خاصا شوق تھا۔ آپ کی اہم تصانیف یہ ہیں:

۱- الجامع الصحیح (صحیح مسلم)
۲- المسند الکبیر
۳- کتاب الاسماء والکنی
۴- کتاب العلل
۵- کتاب التمییز
۶- کتاب الوحدان
۷- کتاب الافراد
۸- کتاب الاقران
۹- کتاب سوالاته لاحمد بن حنبل
۱۰- کتاب حدیث عمرو بن شعیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱ – کتاب الانتفاع باهب السباع

۱۲ – کتاب مشائخ مالک

۱۳ – کتاب مشائخ الثوری

۱۴ – کتاب مشائخ شعبه

۱۵ – کتاب المحضرمین

۱۶ – کتاب اولاد الصحابة

۱۷ – کتاب اوهام المحدثین

۱۸ – کتاب الطبقات

۱۹ – کتاب افراد الشامیین

۲۰ – رواة الاعتبار.(۷)

② الجامع الصحیح (صحیح مسلم)

صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کا مرتبہ ہے بلکہ بعض علماء محدثین کے نزدیک صحیح مسلم کی افادیت صحیح بخاری سے بھی زیادہ ہے۔(۸) ابوعلی الحسین نیشاپوری کا کہنا ہے: **ما تحت أديم السمآء أصح من كتاب مسلم** یعنی ''دنیا میں مسلم کی کتاب سے زیادہ صحت میں بلند مرتبہ کوئی دوسری کتاب نہیں''۔ ابن حزم اور بعض دوسرے شیوخ بھی صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فوقیت دیتے ہیں البتہ جمہور علماء محدثین کے نزدیک صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر کئی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔(۹)

2.1 صحیح مسلم کے راوی

صحیح مسلم کے راوی اتنے کثرت کے ساتھ ہیں کہ یہ کتاب تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ صحیح مسلم کے راویوں میں دو راوی بہت معروف ہیں:

① ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن سفیان نیشاپوری

② ابومحمد احمد بن علی قلانسی

مؤخر الذکر راوی کی روایت مسلم سے مکمل نہیں کیونکہ انہوں نے مسلم کا آخری حصہ امام موصوف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سنا البتہ ابراہیم بن محمد کی روایت مکمل ہے۔ یہ اکثر امام کی خدمت میں موجود رہتے تھے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے صحیح مسلم کو روایت کیا ہے۔(۱۰)

2.2 صحیح مسلم.....اسلوب وخصوصیات

کتاب کے اسلوب سے قبل اس کے مقدمہ کا تذکرہ نہایت ضروری ہے کیونکہ علوم الحدیث پر امام مسلم کا مقدمہ ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں جرح وتعدیل اور اصولِ حدیث کے نہایت مہتم بالشان نکات اور اصول واضح کئے گئے ہیں۔

امام موصوف نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں احادیث کی تین قسمیں اور راویوں کے تین طبقے قرار دیئے ہیں:

① ما رواہ الحفاظ المتقنون،

② ما رواہ المستورون المتوسطون فی الحفظ والاتقان،

③ ما رواہ الضعفاء والمتروکون (۱۱)

یعنی:

① وہ احادیث جو بالکل صحیح ہوں اور ان کے رواۃ متقن، حافظ، ضابط اور ثقہ تسلیم کیے گئے ہوں۔

② وہ حدیثیں جن کے رواۃ میں مندرجہ بالا خصوصیات موجود ہوں لیکن یہ پہلے قسم کے راویوں سے ان خصوصیات میں کم درجہ رکھتے ہوں۔

③ وہ حدیثیں جن کے رواۃ کو عموماً یا اکثر محدثین نے مردود قرار دیا ہو۔

ان طبقات کا ذکر کرنے کے بعد امام موصوف (مسلمؒ) فرماتے ہیں کہ میں پہلی قسم کی حدیثوں کے بعد دوسری قسم کی احادیث درج کروں گا۔ لیکن مجھے تیسری قسم کی احادیث سے کوئی سروکار نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ نووی مقدمہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ امام مسلم کے اس قول میں محدثین کی دو مختلف آراء ہیں۔

الف) حافظ ابوعبداللہ حاکم اور امام بیہقی کا خیال ہے کہ امام مسلم نے صرف پہلے طبقہ کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔ دوسرے طبقے کی حدیثوں کی تخریج آپ نہیں کر سکے کیونکہ اس سے پہلے ہی آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

ب) قاضی عیاض کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح مسلم میں دوسرے طبقے کی حدیثیں بھی موجود ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ دوسرے طبقے کی احادیث وہاں لی گئی ہیں جہاں پہلے طبقہ کی احادیث دستیاب نہ ہو سکیں۔ یہ حدیثیں متابعۃً یا شواہداً درج کی گئی ہیں اور ان پر بعض محدثین نے کلام بھی کیا ہے۔ (۱۲)

2.3 کتاب کی حسن ترتیب

امام بخاری کی طرح احادیث کو مختلف ابواب کے ذیل میں نقل کرنے کی بجائے امام مسلم کا طریقہ زیادہ سہل اور نفع بخش ہے، امام مسلم ہر حدیث کو باب کی نہایت مناسبت کے ساتھ درج کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اس حدیث کے مختلف طرق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اسانید کی تشریح اور رواۃ کے خاص خاص الفاظ کی طرف بھی اشارہ کرتے جاتے ہیں۔ اس لیے مسلم میں حسن ترتیب کے ساتھ احادیث کی تحقیق اور تفتیش میں بھی نہایت سہولت رہتی ہے۔

اکثر روایتوں میں راویوں کے الفاظ، متن حدیث کے بعض حروف اور رواۃ کے اوصاف اور نام و نسب میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے امام صاحب نہایت احتیاط کے ساتھ ہر ایک کی تفصیل ذکر کر دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.4 الكُتُب المُسْتَخْرِجَة عَلَى صَحِيْح مُسْلِمْ

(صحیح مسلم پر مستدرکات)

صحیح مسلم کے طرز پر بہت سے ایسے محدثین نے کتب لکھیں اور سند کی احادیث کو اپنی اسانید پر جمع کیا۔ایسی کتب میں مندرج ذیل زیادہ معروف اور قابل ذکر ہیں:۔

① المُسْتَخْرِجْ أبی جعفر احمد بن احمد بن حمدان نیشاپوری

② مسند ابی بکر محمد بن محمد بن رجا نیشاپوری

③ مختصر المسند الصحيح علي مسلم للحافظ ابی عوانه یعقوب بن اسحاق الاسفراینی

④ کتاب ابی حامد الشازکی الفقیه الشافعی الهروی

⑤ المسند الصحیح لابی بکر محمد بن عبدالله الجوزقی النیشاپوری الشافعی

⑥ مسند المستخرج علی کتاب مسلم حافظ ابی نعیم احمد بن عبدالله الاصبهانی

⑦ المخرج علی صحیح مسلم للامام ابی الولید حسان بن محمد القرشی الفَقیه الشافعی

2.5 صحیح مسلم کی شروح

المنهاج فی شرح مسلم بن الحجاج

یہ حافظ ابی زکریا یحیی بن شرف النووی الشافعی کی شرح ہے۔اس کی ابتدا میں ایک بیش قیمت مقدمہ بھی ہے۔حدیث کے علماء وطلباء کے درمیان یہ شرح ہمیشہ متداول رہی ہے۔اس کے اسلوب میں اہم باتیں درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ غریب الحدیث: حدیث کے شرح طلب الفاظ کی وضاحت

⇦ حل حدیث: حدیث کے عمومی مفہوم کی وضاحت وتشریح

⇦ دیگر کتب حدیث سے معاون احادیث کی تخریج

⇦ محدثین وفقہا کی آراء اوران کے اقوال کا جائزہ

مختصر شرح نووی

یہ نووی کی شرح کا اختصار ہے۔ اسکے مؤلف شمس الدین محمد بن یوسف القونوی الحنفی (م ۷۸۸ھ) ہیں۔

المعلم بفوائد کتاب مسلم

یہ شرح ابوعبداللہ محمد بن علی المارزی (المتوفی م: ۵۳۷ھ) کی ہے۔

اکمال المعلم فی شرح مسلم

اس کے مؤلف قاضی عیاض بن موسی المالکی ہیں۔ یہ دراصل محمد بن علی المارزی کی المعلم کی تکمیل ہے۔ نہائت شرح وبسط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ امام نوویؒ کی شرح کا ماٰخذ دراصل یہی شرح ہے۔ اس میں الفاظ کے لغوی مطالب کے ساتھ ساتھ حدیث کی شرح اور محدثین کے اقوال کثرت سے ملتے ہیں۔

المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم

یہ ابوالعباس احمد بن عمرو القرطبی (م ۶۵۶ھ) کی شرح ہے۔ اس کے شروع میں چالیس سے زائد صفحات پر مشتمل مفید مقدمہ ہے۔

⇦ اولا حدیث کے الفاظ کی شرح ومطالب بیان کئے گئے ہیں۔

⇦ شرح کے لئے ان موضوعات کی دوسری احادیث کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

⇦ حدیث کی شرح کے بعد اس موضوع پر مختلف فقہاء ومحدثین کے اقوال لکھے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ حدیث کے حل پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے جس کی وجہ سے قارئین بسہولت اس کتاب سے استفادہ کر سکتا ہے۔

⇦ تحقیق وتخریج کی وجہ سے اب اس شرح کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

اکمال المعلم

یہ امام ابی عبداللہ محمد بن خلیفہ المالکی کی شرح ہے۔ یہ شرح دراصل مذکورہ بالا شروح میں مازری، قاضی عیاض، قرطبی اور نووی کی جامع ہے۔ مؤلف نے مذکورہ شروح کے اہم نکات جمع کئے ہیں اور مفید اضافوں کی صورت میں اس کا تکملہ کیا ہے۔

المفہم فی شرح غریب مسلم

یہ امام عبدالفاخر بن اسماعیل (م ۵۲۹ھ) کی طرف منسوب ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے اس میں مشکل الفاظ (غریب الحدیث) کی شرح اور وضاحت کی گئی ہے۔

شرح مسلم

شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن مرداد ابن الجوزی (م ۵۴۴ھ) کی شرح ہے۔ اسی نام سے علامہ ابوالفرج عیسیٰ بن مسعود (م ۷۴۴ھ) اور ملا علی قاری کی شرح بھی موجود ہے۔

الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج:

یہ شرح علامہ جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ) نے لکھی ہے۔ دو جلدوں میں تحقیق کے ساتھ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی سے بھی چھپ چکی ہے۔

اس میں مختلف ابواب کے ذیل کی روایتوں میں اختصار کے ساتھ لیکن مفید بحثیں موجود ہیں۔ امام نووی، سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر اس کتاب میں حل حدیث کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ اس میں غریب الحدیث کا پہلو نمایاں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السراج الوھاج

یہ علامہ منذری کی مختصر شرح ہے جسے نواب صدیق حسن خان قنوجی نے مرتب کیا ہے۔

فتح الملہم

یہ شرح علامہ شبیر احمد عثمانی (م:۱۹۴۹ء) نے تحریر کی ہے۔اس کے ابتدا میں ایک ضخیم مقدمہ بھی ہے جو کہ طالبین حدیث کے لئے نہایت نفع بخش ہے۔اس شرح میں شرح نووی اور مسلم کی دیگر شروح کے اہم نکات بھی جمع ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- امام مسلم کا نام، ان کا مولد و مسکن تحریر کریں۔

۲- فن حدیث میں امام مسلم کا کیا مقام ہے؟

۳- امام مسلم کے اساتذہ میں سے دو معروف اساتذہ کے حالات جمع کریں۔

۴- امام مسلم کے تلامذہ کی فہرست بنائیں۔

۵- امام مسلم کون سے فن میں اپنے زمانہ کے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے؟

۶- امام مسلم کی تصانیف کی فہرست تیار کریں۔

۷- الجامع الصحیح (صحیح مسلم) کا مقدمہ کس اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے؟

۸- صحیح مسلم کے دو معروف راوی کون سے ہیں؟

۹- امام مسلم نے اپنی کتاب الجامع الصحیح کے مقدمے میں احادیث کی کون سی تین قسمیں اور راویوں کے کون سے تین طبقے قرار دیے ہیں؟

۱۰- صحیح مسلم کی درج ذیل شروح پر معلومات اکٹھی کریں:

شرح نووی، المفہم، فتح الملہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات
از صحیح مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ كتاب الجهادِ والسَّيَر

عنِ ابْنِ عَوْنٍ ؓ قال كتبْتُ إلى نافِعٍ أسْئلُهُ عنِ الدُّعآءِ قَبْلَ القتالِ قالَ فكتب إلَيَّ أنَّما كانَ ذلِك فِيْ أوَّلِ الاِسْلامِ قدْ أغارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ على بنيْ المُصْطلقِ وَهُمْ غارُّوْنَ وَأنْعامُهُمْ تُسْقى علىٰ المَاءِ فَقَتَلَ مُقاتِلَتَهُمْ وَسَبى سبْيَهُمْ وَأصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيىٰ أحْسِبُه' قال جُوَيْرِيَةَ أوِ الْبَتَّةَ بِنْتَ الْحارِثِ قال وحدّثني هذا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللهِ ابْنُ عُمَر وَكانَ فِيْ ذاكَ الْجَيْشِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اَغَارَ : حملہ کیا

اَنْعَامُهُمْ تُسْقىٰ عَلىٰ المَاء : ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔

سَبىٰ سَبْيَهُمْ : باقی لوگوں کو چھوڑ دیا

وضاحت

ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کو دعوت نہیں پہنچی تھی) رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے۔ ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے قتل کیا ان میں جنہوں لڑائی کی اور باقی کو قید کرلیا۔ اور اسی دن جویریہؓ بنت حارث کو قید کیا نافع نے کہا کہ یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

اہم نکات

⇦ بنی مصطلق یہود کا ایک قبیلہ تھا۔ غزوہ بنی مصطلق میں انہیں کے ساتھ لڑائی لڑی گئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ اچانک حملہ کا سبب یہ تھا کہ مسلمان ان کے ساتھ حالت جنگ میں تھے۔

⇦ ام المؤمنین حضرت جویریہؓ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ یہ جنگ میں بطور قیدی مسلمانوں کے پاس آئی تھیں نبی علیہ السلام نے انہیں آزاد کردیا تھا اور بعد میں ان کے ساتھ نکاح کرلیا۔ ان کے تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

3 باب تامير الإمام الأمراء على البعوث ووصيته إياهم بآداب الغزو وغيرها

(امام لشکر کے امیروں کو لڑائی پر کیسے بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیسے بتلائے)

١ – عن بريدةَ ﷺ قال كان رسول الله ﷺ اذا أمَّر أميرا على جيشٍ او سريةٍ أوصاهُ فى خاصيته بتقوى الله عز وجلَّ ومن مّعه من المسلمينَ خيراً ثم قال: اغزوا بسم الله فى سبيلِ الله قاتلوا مَن كَفَرَ بالله اغزُوا وُلا تَغُلّوا ولا تَغدِرُوا ولا تمثلوا وَلا تقتُلوا وَليدًا وإذ لقيتَ عَدوَّكَ مِنَ الْمُشركينَ فادعُهُم إِلي ثلاثِ خِصالٍ أو خلالٍ فَأَيَتَهُنَّ ما أَجابُوَكَ فَاقبَلَ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثَمْ ادعُهُمْ إِلي التحوَّلِ مِن دَارهم إلي دارِ المهاجِرِين وأَخبِرهُم أَنَّهُمْ إِن فَعَلوا ذلكَ فلهُم مَا للمهاجِرين وَعَلَيهِمْ مَا عَلي المُهاجِرينَ فإن أَبَو أن يَتحوَّلُوا مِنها فَأَخبِرُهم أَنَّهم يَكُونون كَأعرابِ المُسلمينَ يَجرِى عَلَيهِمْ حكم اللهِ الَّذى يَجرِى عَلي المؤمنينَ وَلاَ يَكُوْنُ لَهُمْ فى الغَنِيمَةِ وَالفَيْئِ شىءٌ إِلَّا أَن يُجاهِدُوا مَعَ المُسلِمينَ فإن هم أبوا فَسَلْهُمْ الجزية فإن هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَل مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فاستَعِنْ بالله وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَن تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ فَلاَ تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّة الله وَلَا ذِمَّةَ نَبِيّهِ ﷺ وَلكِنِ اجْعَلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِمَّتَکَ وَذِمَّةَ أصحابِکَ فَإنکُمْ أنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَمِ أصْحَابِکُمْ أهْوَنُ مِنْ أنْ تُخفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَإذَا حَاصَرْتَ أهلَ حِصْنٍ فَأرَادُوکَ أنْ تُنْزِلَهُمْ علٰی حُکْمِ اللهِ فَلاَ تُنْزِلَهُمْ علٰی حُکمِ اللهِ وَلکن أنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِکَ فَإنَّکَ لاَ تَدْرِیْ أتُصِیْبُ حُکْمَ اللهِ فِیْهِمْ أمْ لاَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

لا تَغُلّوا : مال غنیمت میں چوری کو غلول کہتے ہیں۔یعنی چوری نہ کرو

ولا تَغدِرُوا : عہد شکنی نہ کرو۔

لا تمثلوا : مثلہ نہ کرو یعنی اعضاء ہاتھ، پاؤں، ناک وغیرہ نہ کاٹو۔

وَلیدًا : بچہ، لڑکا

کَفَّ عَنْهُم : ان سے باز رہو یعنی ان کے خلاف نہ لڑو۔

أعرابِ المُسلمینَ : مسلمانوں کے دیہاتی لوگ۔اعرابی بدو (دیہاتی) کو کہتے ہیں۔

الفیء : فے اس مال کو کہتے ہیں جو کہ جہاد میں بغیر لڑائی کے صلح کی شرائط میں ملے۔

حِصْن : قلعہ

أنْ تُخفِرُوا : یہ کہ تم پناہ دو۔

ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو، جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب تم اپنے دشمن (مشرکین) سے ملو تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کیلئے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لئے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ بدوی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں اور اللہ سے مدد مانگ اور ان سے لڑ۔ اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ دے اس لئے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹ جائے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

اہم نکات:

ے "ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین" یعنی "انہیں اپنے ملک سے ہجرت کر کے مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لئے کہہ)" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں مسلمان ہونے والوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم فرماتے تھے۔ اس میں کئی ایک مقاصد تھے، مثلاً:

① دارالحرب میں مسلمان اقلیت کو کفار کے اثرات سے تحفظ دلانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② شعائر اسلام پر آزادانہ عمل پیرا ہونے کیلئے آزادانہ ماحول کی فراہمی

③ اسلامی اصول کے مطابق نئے مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام وانصرام

④ مسلمانوں کی بکھری ہوئی قوت کو ایک جگہ اکٹھا کرنا اور اسلامی ریاست کی مضبوطی کا سامان پیدا کرنا

یہ شرائط شروع ہجرت میں تھیں لیکن جب اسلام کا غلبہ ہوگیا اور ہر طرف مسلمانوں کی آبادیاں قائم ہوئیں تو اس کی ضرورت باقی نہ رہی اور فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم منسوخ ہوگیا۔(۱۵)

⇦ ''ان فعلوا ذلک فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين''. یعنی اگر وہ لوگ اسلام لے آئیں تو وہ حقوق اور ذمہ داریوں میں مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے وہ اور دیگر مہاجرین مسلمان نفع ونقصان میں ایک ہی طرح سے شریک ہوں گے۔یعنی ان کو اسلامی ریاست کا درجہ اول کا شہری قرار دیا جائے گا۔

⇦ ''فإن أبوا أن يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين''یعنی ''اگر وہ مسلمان ہو جائیں لیکن مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ نہ لیں اور ہجرت بھی نہ کریں تو پھر ان کے اور مہاجرین کے حقوق برابر نہ ہوں گے بلکہ وہ گاؤں کے دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے۔ انہیں مال غنیمت اور فے وغیرہ میں حصہ نہیں ملے گا۔البتہ اگر وہ مستحق ہوں تو زکوۃ میں سے حصہ مل جائے گا۔بعض ائمہ کے نزدیک مستحق ہونے کی صورت میں صدقات وخیرات میں بھی حصہ ملے گا۔

⇦ ''فإن هم أبوا فَسَلْهُم الجزية''یعنی ''اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کیا جائے''۔ 'جزیہ' سے مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی برتری تسلیم کرلیں اور ایک مخصوص رقم سالانہ مسلمان حکومت کو ادا کریں۔اس کے عوض میں اسلامی ریاست ان کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرلیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ اسی حدیث کو دلیل بنا کر امام مالک، امام اوزاعی اور نووی کہتے ہیں کہ جزیہ ہر کافر سے لینا درست ہے۔ چاہے وہ عربی ہو یا عجمی۔ اہل کتاب میں سے ہو یا غیر اہل کتاب میں سے۔ امام شافعی کے نزدیک جزیہ صرف اہل کتاب سے لیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک عرب مشرکین اور مجوسی کے علاوہ تمام کفار سے جزیہ لیا جا سکتا ہے۔

⇦ فلا تجعل لهم ذمة نبيه یعنی اگر اہل لشکر کسی کو پناہ دیں یا چھوڑ دیں تو اپنے ذمہ اور حکم سے یہ کام کریں۔ اللہ اور اس کے نبی کے ذمہ سے یہ کام نہ کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اس میں خطا پر ہوں۔ شارحین کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے اور احتیاط کے لئے ہے۔ (۱۶)

۲—((عن ابی موسیٰ ﷺ أنَّ رسولَ الله ﷺ بَعثَه وَمعاذاً إلٰی یَمنٍ فَقَالَ یَسِّرا وَلاَ تُعَسِّرا وَبَشِّرا وَلا تُنَفِّرا تَطَاوِعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا)).

مشکل الفاظ کی شرح

یَسِّرا وَلاَ تُعَسِّرا : آسانی کرو اور دشواری نہ کرو۔

وَبَشِّرا وِلا تُنَفِّرا : خوش خبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔

تَطَاوِعَا وَلاَ تَخْتَلِفَا : اتحاد سے کام کرو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

وضاحت

⇦ روایت میں ہے کہ ابو موسیٰؓ اور حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف (بطور عامل) بھیجا تو فرمایا۔ آسانی کرو اور دشواری اور سختی نہ کرو اور خوش خبری دو اور نفرت نہ دلاؤ اور اتفاق سے کام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب تحریم الغدر

(عہد شکنی حرام ہے)

3.2 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا جَمَعَ اللهُ الأَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاء : ہر دغاباز کے لئے جھنڈا اونچا کیا جائے گا۔

فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ : تو کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلان کی دغابازی ہے

اہم نکات

⇦ عرب میں یہ رواج تھا کہ دغاباز اور عہد شکن کی تشہیر کے لئے بازاروں وغیرہ میں جھنڈا لگاتے تھے۔ ایسا ایک نشان کے طور پر ہوتا تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے روز بھی عہد شکن کی الگ نشانی ہوگی۔ (۱۷) اس سے صاف یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں بدعہدی خواہ انفرادی سطح پر ہو یا قومی سطح پر کتنا برا فعل ہے۔

3.3 باب کراهة تمنی لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء

(جنگ کی آرزو کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے)

۱ — عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ : دشمن سے ملاقات (یعنی جنگ) کی آرزو نہ کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢- عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللهِ ابْنُ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ حِيْنَ سَارَ إِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوْا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

الْحَرُوْرِيَّة	:	یہ جگہ کا نام ہے جہاں خوارج کا مسکن تھا
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ		دشمن سے ملاقات یعنی جنگ کی آرزو نہ کرو
مَالَتِ الشَّمْس		سورج ڈھل گیا
ظِلَالِ السُّيُوْف		تلواروں کا سایہ
مُنْزِلَ الْكِتَاب	:	کتاب نازل کرنے والا
وَمُجْرِيَ السَّحَاب	:	بادلوں کو چلانے والا
وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ	:	فوجوں کو ختم (پسپا) کرنے والا

اہم نکات

اسلامی تعلیمات کے مطابق جنگ کرنا کوئی پسندیدہ فعل نہیں۔ البتہ کفار اگر اسلام اور مسلمانوں کے درپے آزار ہوں یا انہیں ختم کرنے پر تلے ہوں تو پھر ہتھیار اٹھانا درست ہے۔ اور اسی کو جہاد کا نام دیا گیا ہے جہاد کی فضیلت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ جہاد کے موقع پر صبر اور حوصلے سے کام لینے کی تلقین بھی مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3.4 بابُ تحریمِ قَتلِ النساءِ والصِّبیانِ فی الحرب

(لڑائی میں عورتوں اور بچوں کو مارنے کی ممانعت)

عَن عبدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ أَنَ امرأَۃً وُجِدَت فِی بَعضِ مَغازِی رَسولِ اللّٰہ ﷺ مَقتولۃً فأَنکرَ رَسولُ اللّٰہ ﷺ قَتْلَ النِسآءِ وَالصِّبیَان.

مشکل الفاظ کی شرح

فأنکر : تو منع فرمایا۔

النِسآءِ : عورتیں

وَالصِّبیَان : بچے

اہم نکات

⇦ کسی غزوہ میں ایک مقتولہ عورت کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا کرو۔

⇦ اس حدیث میں مراد وہ خواتین اور بچے ہیں جو جنگ میں شریک نہ ہوں۔ اگر خواتین اور بچے بھی جنگ میں شریک ہوں تو انہیں قتل کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- سیرت کی کسی معتبر کتاب سے غزوہ بنی مصطلق کی تفصیل تحریر کیجئے۔

۲- جہاد پر روانگی سے قبل رسول اللہ ﷺ لشکر کے امیر کو کیا ہدایات دیتے تھے۔

۳- لڑائی کے دوران عورتوں اور بچوں کو مارنے کی ممانعت کس صورت میں ہے۔

۴- درجذیل کی وضاحت کیجئے

لاتغلّوا ..... لاتغدووا .. لاتمثلوا

یسرا ولاتعسرات..... بشرا ولا تنفراء.....تطاوعا ولاتختلفا یرفع لکل نمادرٍ لوآء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱) تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۲/ ۱۵۰، بستان المحدثین ۲۷۸

۲) النووی، محی الدین، شرح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، مقدمہ، ج:۱ ص:۱، نیز تذکرۃ المحدثین ۱/ ۲۲۸

۳) ابن حجر شہاب الدین، تہذیب التہذیب/ ۱۲۶، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۵۵۸

۴) ایضا، بستان المحدثین ۲۷۸

۵) بستان المحدثین ۲۸۰

۶) بستان المحدثین ۲۸۰

۷) ایضاً

۸) تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۱۵۱، بستان المحدثین ۲۸۱

۹) ابن حجر، شہاب الدین، فتح الباری، (مقدمہ) ص ۸

۱۰) صحیح مسلم بشرح النووی (مقدمہ) ص ۱۴، حاجی خلیفہ، کشف الظنون ۱/ ۵۵۵_۵۶

۱۱) مسلم بشرح نووی (مقدمہ) ص ۲۳، ۲۴

۱۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقدمہ مسلم بشرح نووی: ج:۱، ص:۱۱ تا ۱۳

۱۳) مقدمہ مسلم بشرح نووی ص ۲۳، ۲۴ نیز کشف الظنون ۱/ ۵۵۶

۱۴) مقدمہ مسلم بشرح نووی ص ۲۶، ۲۷

۱۵) الجامع الصحیح (صحیح بخاری) حدیث نمبر ۳۰۷۷، الجامع الصحیح (صحیح مسلم) حدیث نمبر ۱۳۵۳، مسلم بشرح نووی ۲/ ۳۹

۱۶) مسلم بشرح نووی ۱۲/ ۳۸، ۳۹، المفہم ۳/ ۵۱۴، ۵۱۵_

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوائنٹ نمبر ④

صحیح مسلم

منتخب روایات

از کتاب الجہاد والسیر وکتاب الامارۃ

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف		121
یونٹ کے مقاصد		123
① کتاب الجهاد والسير		123
1-1	باب ربط الاسير وحبسه وجواز المَن عليه	123
1-2	باب اجلاء اليهود من الحجاز	126
1-3	باب صلح الحديبية	129
1-4	صلح حدیبیہ کے اسباب واثرات	131
1-5	باب عدد غزوات النبی ﷺ	136
② كتاب الإمارة		136
2-1	باب كراهية الامارة بغير ضرورة	138
2-2	باب فضيلة الامام العادل وعقوبة	139
2-3	باب تحريم هداياالعمال	140
2-4	باب وجوب طاعة الأمراء	143
2-5	باب وجوب ملازمةجماعة المسلمين	144
2-6	باب وجوب الانكار على الامرآء فيمايخالف الشرع	146
2-7	باب فضل الشهادة فی سبيل الله	148
خودآزمائی		149
حوالہ جات		150

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

معاشرے کو منظم و منضبط کر کے اسے متعین صحیح اصول اور ضابطوں کے مطابق چلانا دنیا کا اہم ترین اور مشکل کام ہے۔ امت مسلمہ کو اس سلسلہ میں پوری دنیا کے دیگر مذاہب و اقوام پر امتیازی برتری حاصل ہے کہ آج سے پندرہ سو برس پہلے سے اس کے پاس وہ اصول وکلیات تحریری شکل میں موجود ہیں جن سے استفادہ کر کے کسی بھی معاشرے کو منظم و منضبط، پر امن اور کامیاب راہوں پر ڈھالا جا سکتا ہے۔ وہ اصول وکلیات قرآن حکیم اور کتب احادیث میں جا بجا موجود ہیں بالخصوص کتاب الامارات کا مطالعہ کیا جائے تو ان اصول اور ضابطوں کا ایک بہترین مجموعہ ہمارے سامنے آ سکتا ہے۔

اس یونٹ میں کتاب الجہاد والسیر کے چند ابواب کے ساتھ ساتھ کتاب الامارات کے اہم ابواب کی متعین روایات کا جائزہ لیا گیا ہے تا کہ طالب علم کو حکمرانی اور قیادت کے اصول وکلیات کے چند اہم پہلوؤں سے روشناس کروایا جا سکے اور طالب علم ان سے استفادہ کر کے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو درست اور جاندار بنا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

⇦ کتاب الجہاد والسیر کے تین ابواب یعنی جنگی قیدیوں پر احسان، اجلاء الیھود من الحجاز (حجاز کو یہود سے خالی کر دینے) اور صلح حدیبیہ اور غزوات النبی ﷺ کی تعداد بتا سکیں۔

⇦ صلح حدیبیہ کے اسباب واثرات پر مفصل بحث کر سکیں۔ اور اس بات کا تفصیلی جائزہ لے سکیں کہ سیاسی، معاشرتی اور معاشی غرض ہر اعتبار سے یہ معاہدہ اسلام کے لئے نہایت سود مند ثابت ہوا۔

⇦ کتاب الامارۃ کے نو اہم ابواب کی منتخب روایات پر تبصرہ کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① کتاب الجہاد والسیر

(جہاد اور سیر کے بیان میں)

1.1 باب ربط الاسیر وحبسہ وجواز المن علیہ

(قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اسے از روئے احسان آزاد کر دینا)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْلاً قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَکَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی کَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ مَاقُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ. وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَکَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی کَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ. وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَاُطْلِقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا کَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ کُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ کُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰهِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّهَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَا ذَا تَرٰی؟ فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّةَ قَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

له قَائِلٌ: أَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: وَلٰكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

خَيلٌ : چھوٹا یا مختصر سوار دستہ

فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ : مسجد کے ایک ستون سے اسے باندھ دیا۔

إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ : اگر تم قتل کرو گے تو ایک خون والے کو قتل کرو گے۔ یعنی ایک ایسے آدمی کو قتل کرو گے جس کے خون کا بدلہ دینا پڑے گا۔

اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ : ثمامہ کو چھوڑ دو یعنی آزاد کر دو۔

نَخْلٌ : کھجور کا درخت۔ یاد رہے کہ نحل بغیر نقطہ کے شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔

أَصَبَوْتَ؟ : کیا تم دین سے پھر گئے ہمزہ استفہام (سوال) کے لئے ہے۔

صَابِي : اس آدمی کو کہتے تھے جو اپنے دین سے ہٹ جائے۔

حَبَّةٌ : دانہ

حِنْطَةٍ : گیہوں حبة حنطة یعنی گیہوں کا دانہ

اہم نکات

مکہ سے یمن کی سمت میں نجد عرب کا ایک اہم علاقہ ہے اہل نجد سے اسلامی ریاست کے تعلقات خاصے ابتر تھے چنانچہ ۴ ہجری میں اہل نجد نے دھوکہ سے مسلمانوں کے اہل علم کو بڑی بے دردی سے شہید کر ڈالا تھا۔ ان کی طرف سے اسلامی ریاست کو ہمیشہ فتنہ کا اندیشہ لگا رہتا تھا چنانچہ دفاعی نقطہ نظر سے اسلامی فوج کے دستے اس علاقے میں کسی بھی کاروائی کا مقابلہ کرنے کے خاطر تیار رہتے تھے۔ اسی ضمن میں ایک دستے نے کارروائی کی اور بقول ڈاکٹر حمید اللہ ایک شخص کو مشتبہ حالت میں گرفتار کر کے مدینہ لے آیا اس شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو رسول اللہ ﷺ ذاتی طور پر بھی جانتے تھے۔ وہ نجد کا ایک بڑا سردار ''ثمامہ بن اثال'' تھا۔ ہجرت مدینہ سے قبل بھی اس کی آپ ﷺ سے ملاقات ہو چکی تھی اس وقت آپ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ اے محمد! چپ ہو جاو ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔ اب وہی شخص گرفتار ہو کر مدینہ آیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھنے کا حکم دیا تا کہ وہ دن بھر مسلمانوں کے معاملات وعبادات کا مشاہدہ کرے اور اسلام کو سمجھ لے۔ اسے خوب کھلایا پلایا جاتا رہا آپ ﷺ جب بھی اس کے پاس سے گزرتے تو اس سے بات کرتے اور اسلام کی دعوت دیتے تو وہ یہی کہتا کہ اگر آپ ﷺ مجھے قتل کریں گے تو یہ ایک سردار کا قتل ہوگا لہذا خون کا بہر حال بدلہ لیا جائے گا اور اگر مجھ سے فدیہ مانگو گے تو جتنا چاہو گے میں دینے کے لئے تیار ہوں کئی دن اسی طرح گزر گئے آخر رسول ﷺ نے بلا معاوضہ اسے آزاد کر دیا۔ یہ اس کے لیے غیر متوقع چیز تھی چنانچہ اس لطف ومہربانی سے متاثر ہو کر وہ اسلام لے آیا۔

وَاللهِ مَا يَأتِيكُم مِنَ اليَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ ..... ثمامہ بن اثال نے جاتے ہوئے یہ اعلان کر دیا۔ کہ اللہ کی قسم! یمامہ کے اناج سے مکہ والوں کو اب ایک دانہ بھی نہیں دوں گا۔ اس زمانہ میں یمامہ میں غلے کی پیداوار بہت زیادہ ہوتی تھی حتی کہ ضرورت پڑنے پر اہل مکہ یمامہ سے غلہ منگواتے تھے۔ ادھر صورت حال یہ کہ ثمامہ بن اثال نے اہل مکہ کے لئے غلہ کی فروخت پر مکمل پابندی عائد کر دی ادھر مکہ میں قحط سالی شروع ہوگئی۔ اہل مکہ نہایت پریشان ہوئے اور مجبورا انھوں نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ثمامہ بن اثال سے کہیں کہ وہ مکہ والوں کے لئے غلہ کی ترسیل بحال کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے ثمامہ بن اثال کو لکھ بھیجا کہ وہ اپنے ہاں سے غلہ کے برآمد کی پابندی ختم کر دیں۔ (۱)

اس حدیث سے درج ذیل مزید نکات بھی سامنے آتے ہیں مثلا:

⇦ امیر (سربراہ) کے لئے قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے بغیر معاوضہ کے انھیں آزاد کر دینا جائز ہے۔ سیرت النبی ﷺ سے اس کی مزید مثالیں بھی ملتی ہیں مثلا غزوہ بنو مصطق میں سو سے زیادہ قیدیوں کو بلا معاوضہ از روئے احسان آزاد کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح حدیبیہ کے میدان میں کوہ تنعیم کے اسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۸۰) حملہ آور قید ہوئے انھیں بھی از روئے احسان آزاد کر دیا گیا۔ جنگ حنین کے قیدیوں کو بھی بلا معاوضہ آزاد کیا گیا بلکہ یہاں تک کہ بعض اسیروں کو انعام و اکرام دے کر رخصت کیا گیا۔ ان مثالوں سے یہی پتہ چلتا ہے کہ حالات کو دیکھتے ہوئے امیر اس طرح کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

اس حدیث میں بیان شدہ واقعہ سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جنگ عوام کے خلاف نہیں بلکہ استعماری قوت کے خلاف تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ حالت جنگ میں بھی عوام کی ضروریات اور تنگی کا احساس رکھتے تھے چاہے وہ عوام دشمن کے علاقہ میں ہی کیوں نہ ہوں چنانچہ جب اہل مکہ قحط سالی سے متاثر ہونے لگے تو آپ ﷺ نے ثمامہ بن اثال کو لکھا کہ ان کے لئے غلہ کے برآمد بحال کی جائے۔ اسی زمانہ قحط سالی میں مکہ کے غرباء و فقراء کی امداد کے لئے آپ ﷺ نے اسلامی ریاست کے سربراہ کے حیثیت سے پانچ سو اشرفیوں کی ایک خطیر رقم بھی مکہ بھجوائی۔

1.2 باب إجلاء اليهود من الحجاز

(یہودیوں کو حجاز سے نکال دینا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ذٰلِكَ أُرِيدُ اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله ﷺ ذلك اريد فقال لهم الثالثة فقال: اِعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

اِنْطَلِقُوْا إلی یَهُود	:	یہود کی طرف چلو
فَنَادَاهُمْ	:	ان کو پکار کہا
یَا مَعْشَرَ یَهُود		اے یہود کے گروہ
اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوا	:	اسلام لے آؤ، امن وسلامتی میں رہو گے
وَاِنِّی اُرِیدُ اَنْ اُجْلِیَکُم	:	میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تم کو نکال دوں

وضاحت:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ چلو یہود کے پاس چلیں۔ وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے انہیں بلند آواز سے پکارا کہ اے یہود تم مسلمان ہو جاؤ تو محفوظ رہو گے۔ یہود نے جواب دیا کہ اے ابو قاسم (حضور ﷺ کی کنیت) آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ تمہیں اس زمین (حجاز) سے نکال باہر کروں لہٰذا تمہاری کوئی شے ہے تو تم اسے بیچ دو اور یقین کرلو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے

اہم نکات

عرب میں یہود کی آبادیاں جگہ جگہ پھیلی ہوئی تھیں بالخصوص مدینہ طیبہ اور اس کے گردنواح میں شام کی سرحد تک کئی کئی گاؤں یہودیوں کے پاس تھے یہ یہودی نہایت متمول اور طاقتور تھے۔ اگرچہ آپس میں ان کے اختلافات شدید نوعیت کے تھے لیکن دیگر مذاہب کے خلاف وہ ہمیشہ اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرتے تھے۔ یہ لوگ عرب میں عزت واحترام سے دیکھے جاتے تھے۔ مدینہ میں لوگوں سے یہ کہتے تھے۔ کہ عرب میں ایک نبی آئے گا اور ہم سب اس کا ساتھ دیں گے اس طرح تمام عرب پر ہمارا قبضہ ہوگا ساتھ ہی ان کا یہ خیال بھی تھا کہ وہ نبی یہود میں سے ہوگا۔

جب رسول ﷺ کی بعثت ہوئی تو انصار مدینہ آپ ﷺ پر ایمان لے آئے آپ ﷺ نے بھی انصار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علاقہ یثرب (مدینہ طیبہ) کو مرکز بنایا اور مسلمانوں سمیت وہاں ہجرت کی اور اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مدینہ میں آتے ہی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خاصی اہمیت دی۔ دستور مدینہ میں ان کی روایت ورواج کا خاص خیال رکھا گیا انہیں اسلامی ریاست کا اوّل درجہ کا شہری قرار دیا گیا۔ مکمل معاشی و مذہبی آزادی دی گئی اسی وجہ سے کہ انھوں نے اس دستور پر برضا ورغبت اتفاق کیا۔

کچھ عرصہ تک تو انھوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور دستور کی پابندی کی لیکن پھر مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اہل مکہ سے رابطے بڑھانے شروع کیے اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ترغیب دی اور انھیں مکمل امداد کی یقین دھانی کرائی۔ اسلامی ریاست کے داخلی امن استحکام میں مخل ہونے لگے حتی کہ مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان کی عورتوں کی بے حرمتی کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

ریاستی قانون سے بغاوت اور عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انھیں شہر بدر کر دیا۔ اب یہ لوگ خیبر اور آس پاس کے علاقوں میں جا کر رہنے لگے۔ وہاں بھی انھوں نے اسلامی ریاست کے خلاف سازباز جاری رکھی اور آس پاس کے قبائل کو اسلامی ریاست کے خلاف سازشیں کرنے پر تیار کرتے رہے اور ان کے ساتھ مل کر اسلامی ریاست کے خلاف کئی جنگوں میں شامل رہے۔ اسلامی ریاست کے خلاف مسلسل سازشیں اور جنگوں کی وجہ سے مسلمانوں نے سات (۷) ہجری میں خیبر پر حملہ کیا جس میں یہود کو شکست ہوئی اور وہ اس معاہدہ پر تیار ہوئے کہ اگر ہمیں جنگی قیدی سمجھتے ہوئے قتل نہ کیا جائے تو ہم اپنے مال واراضی مسلمانوں کے حوالے کرتے ہیں اور خود کہیں باہر جا کر آباد ہوتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ ان کی درخواست قبول کی گئی ہے بلکہ مزید رعایت دیتے ہوئے انہیں وہیں رہنے دیا گیا البتہ ان کے ساتھ یہ طے پایا کہ مسلمان جب چاہیں گے انھیں علاقہ بدر کریں گے نیز زمین کی پیداوار کا آدھا حصہ وہ خود استعمال کریں گے اور آدھا مسلمانوں کو دیں گے۔

وہاں کے دیگر یہود مثلاً اہل فدک اور وادی القری کے یہود کے ساتھ بھی اسی نوعیت کا معاہدہ کیا گیا۔ اس احسان کے باوجود بھی یہ لوگ مسلسل اسلامی ریاست کے خلاف سازشوں کے جال بنتے رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ سدھرنے والے نہیں اور اب اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ انھیں عرب سے نکال باہر کیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں یہ ارشاد فرمایا کہ: ((أَخْرِجُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)) ''یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے باہر نکال دینا''۔

1.3 باب صلح الحديبية

١ – عَنِ الْبَرَآءِ بنِ عازِبٍ رضى الله عنه يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يومَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هَذا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رسولُ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: لا تَكْتُبْ رَسولَ اللهِ ﷺ فَلَو نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رض اُمْحُه فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ فَمَحَاه النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِه قَالَ وكَان فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِها ثَلاثاً وَلا يَدْخُلُها بِسِلاحٍ إلا جُلُبَّانَ السِّلاحِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

اُمْحُه : اس کو مٹا دو

مَا أَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ : میں اسے مٹانے والا نہیں۔ (یعنی یہ کام مجھ سے یہ ہو سکے گا)

جُلُبَّانُ السِّلاح : ہتھیاروں کے خول (غلاف)

وضاحت:

حدیبیہ کے موقع پر جب معاہدہ ہونے لگا تو کاتب حضرت علیؓ نے محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ لکھے۔ اس پر کفار مکہ کے سفیر نے اعتراض کیا اور کہا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ مانتے تو آپ کے ساتھ جنگ کیوں کرتے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے لفظ کاٹ دو حضرت علیؓ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا کہ میں اپنے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے لفظ کاٹ ڈالوں۔ اس پر آپ ﷺ نے خود قلم سے وہ الفاظ کاٹ ڈالے تا کہ کفار کو معاہدہ میں اعتراض نہ رہے۔ اس معاہدہ میں یہ شرط رکھی گئی کہ مسلمان آئندہ برس مکہ میں داخل ہو سکیں گے اور صرف تین دن تک قیام کریں گے اور ہتھیار ساتھ نہیں لا سکیں گے جو ہتھیار (تلواریں) لائیں گے وہ بھی میانوں میں ہوں گے باہر نہیں۔

۲ – عَنْ اَنسِ بنِ مالکٍ حَدَّثَهم قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُبِيناً لِيَغْفِرَ لَکَ اللهُ﴾ إِلَى قَولِه ﴿فَوزاً عَظِيمَاً﴾ مَرْجِعُه مِنَ الحُدَيبِيَّةِ وَهُو يُخَالِطُ الْحُزْنُ وَالْكَابَةُ وَقَدْ نَحَرَ الهدى بَالحُدَيبِيَّةِ فَقَال لَقَدْ اُنْزِلَت عَلَيَّ آيةٌ هِيَ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعاً.

مشکل الفاظ کی وضاحت

الْحُزْنُ وَالْكَابَةُ	:	غم اور رنج
نَحَرَ الْهَدْيَ	:	(آپ ﷺ نے) قربانی کے جانور ذبح کر دیئے

وضاحت:

صلح حدیبیہ میں رکھی گئی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ علاوہ ازیں مسلمان زیارت کعبہ سے بھی محروم رہے انھوں نے اپنے ساتھ قربانی کے جانور نبی ﷺ کے حکم سے وہیں ذبح کر دیئے۔ اس بات پر وہ نہایت رنجیدہ تھے پھر جب آیت فتح نازل ہوئی تو نہایت ہی خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں یہ آیت تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہوگئی۔: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَلَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَه عَلَيْکَ وَيَهْدِيَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماً﴾ (الفتح:۱) (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف تا کہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی لغزشیں بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے راستے پر چلائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.4 صلح حدیبیہ کے اسباب واثرات

ذیقعد ۶ ھ میں حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ایک صلح کا معاہدہ طے پایا جسے معاہدہ صلح حدیبیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس صلح پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم فتح کی خوشخبری سنائی۔ یہ صلح مسلمانوں کے لئے کیوں ضرور تھی اور اس کے اسلامی ریاست نبوی ﷺ پر کیا سیاسی و وقائعی اثرات مرتب ہوئے۔ علاوہ ازیں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں یہ صلح کس قدر مفید و موثر ثابت ہوئی۔ آئندہ صفحات میں آپ اس کا جائزہ لے سکیں گے۔

معاہدہ صلح کے اسباب

الف) ۶ ہجری میں دو بڑی طاقتوں روم اور فارس (ایران) کے درمیان جنگ، فارس کی شکست کی صورت میں ختم ہوئی اب اسلامی ریاست کے لئے موقع تھا کہ فارس (ایران) کے ماتحت عرب کے مقبوضہ علاقوں یعنی صوبہ یمن، بحرین وعمان وغیرہ کو واپس لینے کے لئے کارروائی کی جائے لیکن اسلامی ریاست کے بڑے دشمن مشرکین مکہ درمیان میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ان کے ساتھ صلح کرنی ضروری تھی۔

ب) یہود مدینہ کی فطری شیطانیوں اور معاہدہ امن توڑنے کے سبب رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینے سے باہر نکال دیا تھا۔ یہ یہودی مدینہ کے شمال میں خیبر کے مقام پر جمع ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلامی ریاست کے خلاف متحد ہو کر محاذ کھول دیا تھا۔ مدینہ کے شمال مشرق میں بسنے والے قبائل بنو فزارہ وغطفان بھی یہود خیبر کے حلیف تھے۔ اور مسلمانوں کی قوت کا خاتمہ چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں وہ باقاعدہ مسلم کش کارروائیاں بھی کر چکے تھے تیسرا بڑا خطرہ خود مدینہ کے منافقین سے تھا جو آستین کے سانپ کا کام سرانجام دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے سب سے اہم اور طاقتور دشمن مشرکین مکہ تھے جو کئی دفعہ مسلمانوں سے بدر احد وخندق وغیرہ کی صورت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائیاں کر چکے تھے۔ اس صورت حال میں اگر مسلمان حدیبیہ کے موقع پر قریش مکہ سے جنگ مول لیتے تو مدینہ کے شمال میں خیبر کے یہودی دیگر قبائل کے ساتھ مل کر مدینہ پر حملہ کر دیتے اور اگر وہ مکہ سے صلح کئے بغیر یہود خیبر سے نمٹتے تو مکہ والوں کی طرف سے خطرہ تھا کہ وہ مدینہ پر چڑھ دوڑتے۔ کیونکہ مدینہ ان دونوں قوتوں (مکہ وخیبر) کے بیچوں بیچ واقع ہے۔ ان نازک حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ کم از کم ایک دشمن سے صلح کر لیں اور دوسرے دشمنوں کے خلاف کاروائی کریں۔ تاکہ دونوں دشمن ایک دوسرے کی امداد نہ کر سکیں۔ اب سوال یہ تھا کہ صلح کس کے ساتھ کی جائے؟ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بقول شمال مشرق میں رہنے والے قبائل غطفان وفزارہ کا معیار یہ تھا کہ وہ محض لوٹ مار کے شائق اور بالکل بے اصول خانہ بدوش عرب تھے چنانچہ ان پر دوستی کا اعتبار کرنا مناسب ہی نہ تھا۔ شمال میں یہود خیبر تھے جو تمدنی اور نسلی وجوہ سے عربوں سے الگ تھے نیز ان کو مدینہ سے اپنی جلاوطنی اور جائداد کا داغ تھا جو اس کے بغیر نہیں ہٹ سکتا تھا کہ وہ اپنی جائداد مسلمانوں سے واپس لیں۔ چنانچہ ان کے ساتھ بھی صلح کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ دوسری طرف مشرکین مکہ تھے جو کہ مکہ کے مستقل رہائشی وشہری باشندے تھے اور سیاسی شعور رکھتے تھے۔ اور ان کے ساتھ صلح کے لئے میدان بہت سی وجوہات کی بنا پر ہموار تھا مثلاً:

۱- مسلمان مہاجرین کی اکثریت مکہ سے ہی تعلق رکھتی تھی۔

۲- صلح حدیبیہ سے کچھ عرصہ قبل مکہ میں سخت قحط پڑا تھا اور ان کے رسد کے مرکز ''یمامہ'' کے ایک سردار ثمامہ بن اثال کے اسلام لانے کی وجہ سے وہاں سے ان کے لئے خوراک کی رسد پہنچنا بند ہو گئی تھی لیکن نبی ﷺ نے جلد ہی اس رسد کو دوبارہ بحال کروا دیا جس سے یقیناً اہل مکہ کے دلوں میں مسلمانوں کے حق میں نرم گوشہ پیدا ہوا ہوگا۔

۳- اسی زمانہ قحط میں اسلامی ریاست نے مکہ کے غربا وفقراء کی امداد کے لئے پانچ سو اشرفیاں بھی روانہ کی تھیں ان اقدامات سے نبی ﷺ نے اہل مکہ کے دل موہ لئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴- حدیبیہ سے قبل رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے با اثر سردار ابوسفیان بن حرب کے صاحبزادی (جو مسلمان ہو چکی تھیں اور حبشہ میں مہاجر تھیں) سے عقد غائبانہ کر کے مکہ کے اہم قبیلہ کے ساتھ بہت قریبی رشتہ داری کے تعلقات بنا لئے تھے۔

۵- مشرکین مکہ کے مدینہ کے قریب سے گزرنے والے مصر، عراق، اور شام کے تجارتی راستے پر مسلمانوں نے اپنا اثر ورسوخ مضبوط کر لیا تھا جس سے اہل مکہ کو خاصا معاشی نقصان تھا اس صلح کی وجہ سے ان کے لئے تجارتی راستہ کھل سکتا تھا۔

۶- ذیقعدہ کا مہینہ تھا نیز آگے بھی ایسے مہینے آ رہے تھے جو قریش کے نزدیک مقدس سمجھے جاتے تھے اور وہ اس میں اپنے دشمنوں سے جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے۔

۷- جنگ کی صورت میں قریش مکہ کو اپنی بدنامی کا اندیشہ تھا کہ مبادا دنیا والے یہ نہ کہیں کہ قریش، لوگوں کو حج بیت اللہ سے روکتے ہیں۔

یہ تھے وہ اسباب جن کی وجہ سے قریش مکہ اور اسلامی ریاست کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر جنگ کے بجائے صلح کا معاہدہ طے پایا۔

معاہدہ حدیبیہ

۱- تیرے نام سے اے اللہ

معاہدہ کی اس شق کے مطابق جو مسلمان بھی اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر مکہ سے بھاگ کر مدینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ اسے مدینہ سے واپس کر دیتے چنانچہ وہ مسلمان قریش سے بھاگ کر مدینہ کے جنوب میں قریش کے تجارتی راستے پر ینبوع کے مقام پر جمع ہوتے گئے اور قریش مکہ کے تجارتی قافلوں کو تنگ کرنے لگے چنانچہ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے خود اہل مکہ نے درخواست کی کہ اس شق کو ختم کیا جائے (ابن ہشام ج ۳ ص: ۳۳۷، ۳۳۸) اس معاہدہ کے کچھ عرصہ بعد ایک مسلمان صحابیہ حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط اموی نے ہجرت کی تو اہل مکہ نے مطالبہ کیا کہ انہیں واپس کیا جائے۔ نبی ﷺ نے ان کا یہ مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ شق مردوں کے بارے میں ہے عورتوں کے بارے میں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو میں طے ہوا۔

۳- دس سال تک جنگ روک دی جائے۔ لوگ امن سے رہیں اور ایک دوسرے سے رکے رہیں۔

۴- محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے جو حج یا عمرے یا تجارت کے لئے مکہ آئے تو اس کے جان و مال کا امان ہوگا اور قریش کا جو شخص تجارت کے لئے مصر یا شام (بروایت ابوعبید عراق یا شام) جائے ہوئے مدینہ سے گزرے تو اسے جان و مال کا امان ہوگا۔

۵- قریش کا جو شخص اپنے ولی کی اجازت کے بغیر (محمد ﷺ) کے پاس آئے گا تو آپ اسے واپس کر دیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھیوں میں جو شخص قریش کے پاس آئے گا وہ اسے آپ ﷺ کے سپرد نہیں کریں گے۔ ☆

۶- ہم آپس میں باہم سینہ بند رہیں گے (جن میں باہر سے کوئی غداری داخل نہ ہو سکے گی) اور نہ تو خفیہ کسی دوسرے کو مدد دی جائے گی اور نہ اعلانیہ خود عہد دغا کریں گے۔

۷- جو محمد ﷺ کے معاہدے اور ذمہ داری میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ ایسا کر سکتا ہے۔

۸- اس سال آپ (مسلمان) واپس جائیں گے البتہ آئندہ سال آپ تین راتیں (مکہ میں ٹھہر سکیں گے۔ تلواروں کے سوا دوسرے ہتھیاروں کی اجازت نہیں ہیں ہوگی وہ (تلوریں) بھی میانوں میں ہوں گی۔

معاہدہ حدیبیہ..... مسلمانوں کی سیاسی اور دفاعی فتح

الف) قریش مکہ اب تک مسلمانوں کی سیاسی حیثیت تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے اور انہیں محض بگھوڑا پارٹی تصور کرتے تھے لیکن اس معاہدے کا نہایت اہم فائدہ یہ ہوا کہ پہلی مرتبہ اسلامی ریاست کو ایک سیاسی قوت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ چنانچہ قبائل عرب کے لئے یہ مان لیا گیا کہ وہ ان دو سیاسی قوتوں میں جس کے ساتھ چاہیں حلیفی قائم کر لیں۔ اس کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ قبیلہ بنو خزاعہ (جو کہ مکہ کے قریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی مراطہران نامی علاقے میں رہتے تھے) نے اسلامی ریاست سے حلیفی قائم کر لی جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اسلامی ریاست کا اثر مکہ کے قریب الظہران تک قائم ہو گیا۔

(ب) جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ مسلمان بیک وقت قریش مکہ، یہود خیبر اور دیگر متفرق مخالفین سے نہیں نمٹ سکتے تھے چنانچہ بڑے دشمن (مشرکین مکہ) سے دس سال کے لئے جنگ بندی کا معاہدہ کر لینا ایک طرف تو اسلامی ریاست کے داخلی استحکام کیلئے انتہائی ضروری اور مفید تھا دوسری طرف یہودیوں کی فتنہ انگیز طاقت کو کچلنے کے لئے بھی یہ ضروری تھا کہ قریش کو ان کی امداد سے محروم کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف ان کے باہمی اتحاد کو توڑا جائے چنانچہ جونہی یہ صلح ہوئی تو اسلامی ریاست نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً ہی شمال میں رہنے والے یہودیوں سے نبٹنا شروع کیا چنانچہ یہود خیبر ،اہل فدک وادی القری اور اہل تیماء کو سرنگوں کیا اور جزیہ پر ان سے صلح کے معاہدے کئے ۔اس طرح ان تمام علاقوں نے اسلامی ریاست کی بالادستی قبول کر لی۔

معاہدہ حدیبیہ اور اسلام کی ترقی وترویج

الف: اب تک قریش مکہ مسلمانوں کو اپنے آباء کے دین کے باغی تصور کرتے تھے اس معاہدہ کی رو سے مسلمانوں کو آئندہ سال حج کی اجازت دے کر گویا مسلمانوں کی مذہبی حیثیت تسلیم کر لی گئی۔

ب: حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے اعلان کے باوجود چودہ سو افراد کی جماعت بنی ۔اس معاہدہ (حدیبیہ) کی رو سے جب فریقین نے یہ تسلیم کر لیا کہ عرب قبائل اپنی مرضی سے مسلمانوں یا قریش مکہ کے ساتھ حلیفی کر سکتے ہیں تو عرب قبائل کا یہ خوف اور ڈر دور ہوا کہ مسلمانون کے ساتھ رابطے کی وجہ سے ان کو تجارتی یا کسی دوسرے میدان میں قریش مکہ سے نقصان پہنچے گا ۔چنانچہ مسلمانوں نے آس پاس کے عرب قبائل سے خوب رابطے کئے جس کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ گزشتہ تقریباً انیس سال میں اتنے آدمی مسلمان نہیں ہوئے تھے جتنے اس صلح کے بعد دو سال کے عرصے میں ہوئے ۔ان قبائل کی اسلام میں کثرت سے آمد کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس صلح کے دو سال بعد فتح مکہ کے اسلامی لشکر میں مختلف قبائل کے دس ہزار جنگجوؤں نے شرکت کی ۔جن میں قبیلہ اسلم کے تقریباً چار سو افراد، قبیلہ جہنیہ کے آٹھ سو افراد، قبیلہ اشجع کے تین سو، قبیلہ مزینہ اور بنو سلیم کے تقریباً ایک ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد، بنوکعب بن عمرو کے پانچ سو اور بنولیث کے ڈھائی سو افراد شامل تھے۔ علاوہ ازیں دیگر قبائل عرب کے جنگجو بھی بڑی تعداد میں مسلمانوں کی سپاہ میں شامل تھے۔

مجموعی فوائد واثرات

۱- اس معاہدے کی وجہ سے پہلی مرتبہ عرب میں مسلمانوں کو ایک سیاسی قوت کے طور پر تسلیم کرلیا گیا۔

۲- مسلمانوں کی مذہبی حیثیت تسلیم کرلی گئی۔

۳- مختلف قبائل عرب کے ساتھ مسلمانوں کے رابطے قریب ہوئے چنانچہ قبائل میں نہایت تیزی کے ساتھ اسلام کی اشاعت ہوئی۔

۴- مسلمانوں کو اپنے دشمنوں، خصوصا یہودیوں سے نبٹنے کا موقع میسر آیا۔ چنانچہ خیبر، فدک، وادی القری اور تیماء وغیرہ کے علاقے اسلامی ریاست کے باجگزار بنے۔

۵- اسلامی ریاست داخلی وخارجی طور پر نہایت مستحکم ہوئی۔

الغرض یہ کہ، معاہدہ حدیبیہ مسلمانوں کے لئے فتح مبین کا سبب بنا۔ چنانچہ مسلمان جونہی یہ معاہدہ کر کے واپس مدینے کی طرف مڑے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا﴾ یعنی ''ہم نے آپ کو کھلی فتح سے سرفراز کیا''۔(۲)

1.5 بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

(غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد)

عَنْ اَبِی اِسْحاقَ اَنَّ عَبدَ اللهِ بنَ یَزیدَ خَرجَ لِیَسْتَسْقِیْ بِالنَّاسِ فَصلَّی رَکعَتینِ ثُمَّ اسْتَسْقَی قَالَ فَلقیتُ یَومئذٍ زیدَ بنَ ارقمَ قَال: لَیسَ بَینِی وبَینَه غَیرَ رَجلٍ اَو بَینِی وَبینَه رَجُلٌ قَالَ: فَقُلْتُ لَه کمْ غَزا رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ. فَقُلْتُ کَمْ غزوتَ اَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غزوةً. قَالَ فَقُلْتَ: فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزاها؟ قَالَ ذاتَ العَسیر اَوِ الْعَشیرِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

لِيَسْتَسْقِي	:	تاکہ نماز استسقیٰ ادا کریں
ثُمَّ اسْتَسْقَى	:	پھر پانی کے لئے دعا مانگی

وضاحت

زید بن ارقم سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد کتنی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ انیس (۱۹)۔ سائل نے پوچھا کہ آپ کتنے غزاوات میں شریک تھے؟ آپ نے جواب دیا سترہ (۱۷) غزوات میں۔ سائل نے پہلے غزوہ کے نام کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کہ پہلا غزوہ ذات العشیر تھا۔

اہم نکات

- صحابیؓ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت کی۔
- طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ ﷺ نے ستائیس غزوات میں شرکت کی۔
- ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی یعنی بدر۔ احد، حریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، حنین اور طائف۔
- بعض روایات میں آٹھ غزوات میں لڑائی کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض راویوں کے نزدیک فتح مکہ میں لڑائی نہیں ہوئی تھی۔
- غزوہ ذات العسیر یا، ذات العشیر ہے بعض کتب میں ذات العشیرہ بھی ہے۔ (۳)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② کتاب الامارۃ

(امارت یعنی حکومت اور سرداری)

2.1 باب النهی عن طلب الامارة علیها

(امارت طلب کرنا اور اس کی حرص کرنا منع ہے)

۱ — عَنْ عَبدِ الرَّحمنِ بنِ سَمرةَ رضی اللہ عنہ قالَ قالَ لی رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا عَبدَ الرَّحمنِ! لا تَسْأَلِ الأَمَارةَ فَإِنَّک إِنْ أُعْطِیتَهَا عَن مَسئَلةٍ وُکِّلتَ إِلَیهَا وَإِنْ أُعْطِیتَها عَنْ غَیرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَیهَا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَا تَسْأَلِ الأَمَارةَ	:	امارات (حکومت) طلب نہ کرو
إِنْ أُعْطِیتَهَا عَن مَسئَلةٍ	:	اگر (اپنی) درخواست سے تجھے (امارت) ملے
أُعِنْتَ عَلَیهَا	:	اس پر تیری اعانت (مدد) کی جائے گی

وضاحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ امارت (حکومت) از خود طلب نہ کرنا تمہارے لئے ذلت کا باعث بنے گی۔ اور اگر بن مانگے تمہیں امارت ملی گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اعانت کی جائے گی۔

۲ — عَنْ اَبِی مُوسَی رضی اللہ عنہ قالَ: دَخَلْتُ عَلی النَّبِیِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا ورَجُلان مِنْ بَنِی عَمِی فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَینِ: یَا رَسولَ اللهِ! مُرْنَا عَلی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذَلکَ فَقَالَ: إِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّی عَلی هَذَا العَمَلِ اَحَداً سَأَله وَلَا اَحداً حَرِصَ علیهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

مُرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ : ہمیں کسی ملک کی امارت دیں جن پر اللہ نے آپ کو والی (حاکم) بنایا۔

لَا نُوَلِّی : ہم والی (امر یا حاکم) نہیں بناتے یعنی امارت نہیں دیتے۔

وضاحت:

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں کسی علاقے کی امارت عنایت کی جائے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص امارت کا سوال کرے یا حرص رکھے اسے ہم امیر نہیں بناتے۔

اہم نکات

⇦ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ از خود امارت طلب کرنا درست نہیں۔

⇦ اگر کوئی آدمی خود امارت کا طالب ہو تو ایسے آدمی کو امیر یا نگران بنانے سے گریز کرنا بہتر ہے۔

⇦ علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر امارت کی لئے کوئی آدمی موجود نہ ہو اور امارت یا نگرانی کسی غیر اہل آدمی کے ہاتھ میں جانے کا خدشہ ہو تو اہل آدمی اپنے آپ کو اس ذمہ داری کے لئے پیش کر سکتا ہے۔

2.2 باب کراهية الامارة بغير ضرورة

(بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے)

عَنْ اَبِی ذَرٍ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنه قَالَ قلتُ یا رسولَ اللّٰہِ! ﷺ أَلا تَسْتَعْمِلُنِی؟ قَالَ: فَضربَ بِیدِهِ عَلٰی مَنْکِبِیَّ ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَاذَرٍ إِنَّکَ ضَعِیفٌ وَاِنَّها یومَ القِیامَةِ خِزْیٌ وَنَدامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَها بِحَقِّهَا وَأَدَّی الَّذِی عَلَیهِ فِیهَا

مشکل الفاظ کی وضاحت

أَلا تَسْتَعْمِلُنِی؟ : کیا آپ مجھے عامل (نگران امیر) نہیں بنا دیتے۔

فَضربَ بِیدِهِ عَلٰی مَنْکِبِیَّ : اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا

خِزْیٌ وَنَدامَةٌ : رسوائی اور شرمندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ ((کراهیة الامارة بغیر ضرورة))(بغیر ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں) سے مراد یہ ہے کہ اگر عدل وانصاف نہ ہو اور اس کی ضرورت ہو اور کوئی شخص اہلیت اپنے اندر پائے تو حاکم بن سکتا ہے۔

⇦ امام نووی فرماتے ہیں کہ حتی المقدور حکومت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے البتہ اگر کسی کو یقین ہو کہ وہ عدل وانصاف کر سکے گا تو پھر قبول کرنے میں حرج نہیں اور اگر سب کے حقوق ادا کرے تو نہایت اعلیٰ خدمت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

⇦ وانها یوم القیامة خزی وندامة (اور یہ امارت قیامت کے روز رسوائی اور شرمندگی کا باعث ہوگی) اس خدمت میں بندوں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں ان حقوق کی مقدار عام آدمی کے ذمہ حقوق سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا اگر ان کی ادائیگی نہیں کرے گا یا تساہل برتے گا تو روز قیامت سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

⇦ جو حاکم عدل وانصاف سے کام لے اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ وہ روز قیامت ان سات لوگوں میں سے ہوگا جو عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ (۴)

2.3 باب فضیلة الامام العادلِ وعقوبةِ الجائر

(عادل حاکم کی فضیلت اور ظالم حاکم کی برائی)

۱- عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عمرو قَالَ قَالَ رسولُ اللهِ ﷺ إنّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلى مَنابِرَ مِّن نُورٍ عَنْ يَمينِ الرَّحْمنِ عَزَّ وَجَلَّ وكِلتَا يَديه يَمِينٌ الَّذينَ يَعْدِلونَ فِى حُكْمِهِم وَاَهْليهِم وَمَا وَلُوا .

مشکل الفاظ کی وضاحت

الْمُقْسِطِينَ : انصاف کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَمینِ الرَّحْمٰنِ : رحمٰن کا دایاں ہاتھ

کِلتَا یَدیه یَمِین : اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یمین ماخوذ ہے یُمنٌ سے ہیں جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں

وضاحت

روایت میں ہے کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے دائیں طرف اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے اہل وعیال میں بھی انصاف کرتے ہیں اور جس چیز پر انہیں امارت دی جائے اس میں بھی انصاف کرتے ہیں۔

اہم نکات

⇦ یعنی انصاف صرف اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اہل خاندان میں بھی انصاف کرنا چاہئے اور ہر ایک کے حقوق کو شریعت کے مطابق ادا کرنا چاہئے۔

⇦ ''کِلتَا یَدیه یَمِین'' (اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں) اللہ کے ہاتھ پھر دونوں ہاتھ دائیں ہونے سے کیا مراد ہے؟ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے بعضوں نے یہ کہا کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لئے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ انکا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور جمہور اسلاف کی یہی رائے ہے۔ اکثر متکلمین کا خیال یہ ہے کہ اس بات (اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں) کی تاویل کے جائے گی۔ چنانچہ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ ''دونوں ہاتھ دائیں ہیں'' سے مراد اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرفہ کا قول ہے کہ عرب لوگ اچھی جانب سے آنے والے کو کہتے ہیں کہ یہ دائیں جانب سے آیا اور عرب اچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف اس کی مزید وضاحت قرآن کی آیت سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ (الواقعة/ ۲۷) (یعنی دائیں ہاتھ (میں اعمال نامہ لینے) والے لوگ کیا ہی خوش قسمت اور اچھے ہیں) اس آیت کے متعلق مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد اصحاب المنزلة الرفيعة یعنی اونچے درجے اور منزلت والے لوگ ہیں۔ (۵)

۲- عَنِ الحَسَن قالَ عَادَ عبيدُ اللهِ بنِ زيَّادٍ مَعقل بنِ يسَّار المُزنى فِى مَرَضِه الَّذِى مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعقلُ: إنِّى مُحَدِّثُكَ حَديثاً سَمِعْتُه مِن رَسُولِ اللهِ ﷺ لَو عَلِمْتَ أنَّ لِى حياةً مَا حَدَّثْتُكَ به إنِّى سَمَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرعِيه رَعِيَّةً يَموتُ يَومَ يَموتُ وَهوغَاشٌّ لِرَعِيَّتِه إلَّا حُرِّمَ عَلَيهِ الجَنَّةُ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

عَادَ : عیادت کی

يَسْتَرْعِهِ رَعِيَّةً : جس کو رعایت دی گئی یعنی امارت سونپی گئی

غَاشٌّ : خیانت کرنے والا

اہم نکات

⇦ یعنی جس آدمی کو امارت سونپی گئی پھر اس نے اس میں خیانت سے کام لیا تو اس پر جنت حرام ہوگی۔

⇦ رعیت کے حق میں خیانت کرنا سنگین جرم ہے۔ جس پر روز قیامت عذاب عظیم ہوگا۔

⇦ ((إلَّا حُرِّمَ عَلَيهِ الجَنَّةُ)) اس پر اللہ تعالیٰ جنت حرام کردے گا سے مراد سخت تنبیہ ہے وگرنہ ''خلود فی النار ''آگ میں ہمیشہ رہنا'' تو صرف کافر کے لئے ہی ہے۔ (۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.4 باب تحریم هدایا العمّال

(عمال (سرکاری افسر) کے تحفہ وصول کرنے کی حرمت)

عَنْ اَبِی حمیدنِ السَّاعِدیؓ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا مِن الأَسَدِ یُقَالُ لَه اِبْنُ اللُّتْبِیَّةِ قَال عَمرو وَابْنُ اَبِی عُمَرَ عَلی الصدقَة فَلَمَّا قَدِمَ قال هَذا لَكُمْ وَهَذَا لِی أُهْدِیَ لِی. قَالَ فَقَامَ رَسولُ اللهِ ﷺ عَلی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَی عَلیهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَیَقُولُ هَذا لَكُمْ وَهذاأُهْدِی لِی أفَلا قَعَد فِی بَیتِ أبیه أو فِی بَیتِ أمِّه حَتَّی یَنْظُر أیُهْدیٰ إلیهِ أمْ لا؟؟ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِه لَا یَنَالُ أحَدٌ مِنْكُم مِنْهَا شَیئا إلَّاجَاءَ به یَومَ القِیامَة یَحْمِلُه عَلی عُنقِهِ بَعِیرٌ له رُغَاءٌ أوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوارٌ أو شَاةٌ تَیْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیه حَتَّی رَأینَا عُفْرَتَیْ إبْطَیهِ قَالَ اللهم هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَینِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

۱	اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ	: نبی علیہ السلام نے عامل بنایا
۲	فَلَمَّا قَدِمَ	: جب وہ لوٹ کر آیا
	أُهْدِیَ لِی	: مجھے ہدیہ دیا گیا ہے
	وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِه	: اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے
	رَغَا	: اونٹ کے بڑبڑانے کی آواز
	خُوَارٌ	: گائے کا بانکنا
	تَیعِرُ	: بکری کا میں میں کرنا
	عفرتی إبطیه	: ان کی دونوں بغلوں کی سفیدی

وضاحت

بنی اسد کے ایک شخص ابن التیبہ کو رسول اللہ ﷺ نے عامل زکوٰۃ مقرر کیا جب وہ آدمی واپس آیا تو اس نے مال واسباب کو دو حصوں میں بانٹ کر ایک حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مال میرا ہے (یعنی لوگوں نے مجھے ہدیہ میں دیا ہے) اور یہ ریاست کا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر یہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے تو پھر میں دیکھوں کہ لوگ اس کو ہدیہ دیتے ہیں یا نہیں۔ کوئی بھی مال خواہ وہ اونٹ ہوگا گائے ہو یا بکری وہ روز قیامت اس شخص کے خلاف گواہی دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ عام طور پر امراء، وزراء اور سرکاری افسروں کو ان کے مناصب کی وجہ سے ہدیے، تحفے تحائف دیے جاتے ہیں تا کہ ان سے مفادات حاصل کئے جائیں لہذا ان کے لئے اوّل تو ہدیہ لینا ہی جائز نہیں اگر ہدیہ آ جائے تو اسے سرکاری مال میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اور اگر ہدیوں کو انھوں نے ذاتی مال سمجھتے ہوئے استعمال کیا تو یہ امانت میں خیانت شمار ہوگیا اور یہ فعل غلول یعنی مال غنیمت میں چوری کے برابر تصور ہوگا۔ (۷)

⇦ ایسا شخص جو کسی عہدے اور منصب پر فائز ہے صرف ایسے افراد سے ہدیہ لے سکتا ہے جن کے ساتھ عہدے اور منصب سے ہٹ کر روابط اور تعلقات ہوں اور تحائف کے لین دین کا پہلے سے معمول ہو۔

2.5 باب وُجوبِ طاعةِ الأمرآءِ فی غیرِ معصیةٍ وَتحریمِهَا فی المعصیةِ

(امراء (بادشاہ یا امیر وغیرہ) کی اطاعت اس کام میں ضروری ہے جو گناہ نہ ہو گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے)

عَنْ ابی هُریرَة رضی اللّٰه عنه عَنِ النَّبیِ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِی فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰه وَمَنْ یَعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُطِعِ الأَمِیرَ فَقَدْ أَطَاعَنِی وَمَنْ یَعصِ الأَمیرَ فَقَدْ عَصانِی.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ أَطَاعَنِی فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰه : جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

مَنْ یَعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ : جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی

مَنْ یَعصِ الأَمیرَ فَقَدْ عَصانِی. جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی

اہم نکات

⇦ اس حدیث سے کئی چیزوں کی وضاحت ہوتی ہے مثلاً:

۱- اللہ کی اطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل اور پسند کی اطاعت، یعنی حدیث کی حجت۔

۳- حاکم کی اطاعت جبکہ وہ شریعت کی مخالفت نہ کرتا ہو۔

⇦ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یا أیها الذین آمنوا أطیعوا الله واطیعوا الرسول وأولی بالأمر منکم فإن تنازعتم فی شئ فردوه إلی الله ورسوله﴾ (النسآء ۵۹) ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور جو تم پر حاکم بنائے گئے ہیں (یعنی اولی الامر) کی اطاعت کرو۔ اگر کسی چیز میں تمہارا تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور رسول اللہ کی طرف رجوع کرو۔

⇦ امیر جو کوئی بھی ہو اگر خلاف شریعت نہ ہو تو اس کی اطاعت کرنا رعیت پر ضروری ہے۔ محض سیاسی، علاقائی یا لسانی وابستگی کی بنا پر موافقت یا مخالفت کا تصور غیر شرعی اور جاہلانہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((لاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیةِ الْخَالِقِ)) یعنی ''اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں''۔ (۸)

۲- عَنْ اَبی هُرَیرَة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رسولُ اللهِ ﷺ عَلَیکَ السَّمعَ والطَّاعَةَ فِی عُسْرِکَ وَیُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَهِکَ واثرةٍ عَلَیکَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

عَلَیکَ السَّمعَ والطَّاعَةَ : سننا اور اطاعت کرنا تمہارے ذمہ لازم ہے

فیعُسْرِکَ وَیُسْرِکَ : تیری تکلیف اور راحت (تنگی و آسانی) میں

وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَهِکَ : تیری خوشی اور رنج

اہم نکات:

⇦ امیر یعنی حاکم کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے بشرطیکہ وہ کھلم کھلا اسلامی شریعت کی مخالفت نہ کرے۔

⇦ محض ذاتی مفاد کی غرض سے امیر کی، موافقت یا مخالفت کرنا درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- عَنْ يَحْيَى بنِ حُصينؓ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي ؓ تَحَدَّثَ أنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُو يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيكم عَبْدٌ يَقُودُكُم بِكِتابِ اللهِ فَاسْمَعُوْا لَه وأطِيعوا .

مشکل الفاظ کی وضاحت

وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيكم عَبْدٌ : اگر تم پر ایک غلام حاکم مقرر کیا جائے۔
يَقُودُكُم بِكِتابِ اللهِ : اللہ کی کتاب کے مطابق تم پر امارت کرے یا تمہاری قیادت کرے
فاسمعوا له وأطيعوا : اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو

اہم نکات

⇦ عام طور پر لوگ اپنی پسندیدہ پارٹی، اپنی قوم، یا اپنے علاقہ کے علاوہ دوسری پارٹی، قوم یا علاقے کے امراء یا حاکموں کی اطاعت کرنے پر تیار نہیں ہوتے اسلام میں یہ معیار نہیں بلکہ معیار صرف شریعت ہے حاکم جو بھی ہو اگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق حکومت کرے تو اس کی اطاعت ضروری ہے۔

⇦ ہمارے سیاسی نظام میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا جو روایتی طرز عمل ہے اسلام اسکی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے حکمرانوں کی ہر اچھی بات پر ان سے تعاون کرنا چاہیے اور اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے معاملے میں ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

2.6 بابُ وجوبِ مُلازَمةِ جماعةِ المُسلِمينَ عِندَ ظُهورِ الفِتَنِ وَفِي كلِّ حالٍ

(فتنہ وفساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا)

عَنْ ابِي هريرة رضى الله عنه عنِ النّبيِ ﷺ أنَّه قَال مَن خَرجَ مِن الطَّاعَةِ وفَارقَ الجَماعةَ فمَاتَ ماتَ ميتةً جاهليةً ومنْ قاتَلَ تَحْتَ رايةٍ عَمِيَّةٍ يغضبُ لِعَصَبةٍ أو يدْعو إلَى عَصَبَةٍ أو يَنصرُ عَصَبَةَ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِليةٌ وَمَن خَرَجَ عَلَى أمَّتِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَضْرِبُ بَرَّها وَفَاجِرَها ولا يَتَحَاشَ مِن مُّؤمِنِهَا وَلا يَفِي لِذِيْ عَهدٍ عَهْدَه فَلَيسَ مِنِّى وَلَسْتُ مِنْهُ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

ميتةٌ جاهليةً	:	جاہلیت کی موت
رايةٍ عَمِيَّةٍ	:	اندھا جھنڈا (جس کی سمت اور مقصد کا تعین نہ ہو)
بَرَّها وَفَاجِرَها	:	بر نیک اور فاجر برے کو کہتے ہیں
يَتَحَاشَ	:	نہ گریز کرے

وضاحت

یعنی جس شخص نے امیر کی اطاعت نہ کی اور جماعت سے الگ ہوگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھے جھنڈے تلے لڑتے ہوئے اور عصبیت کی طرف بلاتے ہوئے یا عصبیت کی بنیاد پر مدد کرتے ہوئے مارا گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو میری امت کے نیک و بد کے خلاف لڑائی کرے اور کسی مومن یا معاہد (وعدہ کئے ہوئے) کی پرواہ نہ کرے تو ایسے شخص کا ہم سے اور ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

اہم نکات

⇦ جماعت کی اصل بنیاد اسلام ہے، تمام مومنین ایک جماعت ہیں اسی طرح کفار ایک جماعت ہیں قرآن میں ہے ﴿ مِنْهُم كَافِرٌ وَمِنْهُمْ مُؤْمِنٌ ﴾ (آدمیوں میں سے) بعض تو کافر ہیں اور بعض مومن۔ اس سے ہٹ کر کسی اور بنیاد مثلاً، رنگ و نسل، زبان و علاقہ پر اکھٹا ہونا اور لڑنا جائز نہیں حقیقت میں ایسا کرنا گویا اپنی وفاداریاں اللہ کے سوا دوسروں تک محدود کرنا ہے۔

⇦ اندھے جھنڈے تلے مرنے سے مراد یہ ہے کہ ایسی لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے جس لڑائی کی درستی اور جواز شریعت سے واضح ثابت نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ محض قوم کی طرف بلانا اور قوم کی بنیاد پر ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنا یا قوم کی بنیاد پر لڑنا حرام ہے البتہ ایسی صورت میں قوم کی نصرت اعانت جائز ہے جب قوم حق پر ہو۔ اس سلسلہ میں ہر جگہ قرآن کا یہ اصول لاگو ہوتا ہے۔ ﴿وتعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان﴾ (المائدہ: ۲) "یعنی نیکی و پرہیز گاری کے امور میں تعاون کرو اور گناہ و زیادتی کے امور میں تعاون نہ کرو"۔

⇦ اس حدیث سے درج ذیل مزید نکات سامنے آتے ہیں:

۱- امام یا امیر کے تقرر کا لزوم۔

۲- مسلمانوں کے امیر (جو کہ خلاف شرع فیصلے نہ کرتا ہو) کی اطاعت۔

۳- امیر کے تحت امت مسلمہ کے ساتھ چلنے کے ہدایت اور ان سے علیحدہ ہونے کی وعید۔

۴- قومیتوں کی بنیاد پر انتخابات درست طریق کار نہیں ہے۔

2.7 باب وجوبِ الانکارِ علی الامرآءِ فیما یُخالِفُ الشرع

(خلاف شرع کام کرنے والے امیر کے کام کو برا جاننا)

عَنْ اُمِّ سَلمةؓ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتكونُ أمَرآءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أفَلاَ نُقَاتِلُهم؟ قَالَ: لا مَا صَلُّوا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

فمن عرف : جو پہچان گیا

مَنْ رَضِيَ : جو راضی ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

- یعنی تم اپنے امیروں کو اچھے اور برے ہر دو طرح کے کام کرتے ہوئے دیکھو گے جس نے ان کے برے کاموں کو پہچان لیا۔ وہ بری ہوا (اگر اس نے انہیں روکا) جس نے برے کام کو برا سمجھا وہ بھی بچ گیا۔ لیکن جو ان کے برے کاموں پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی تو وہ (تباہ ہوا) صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ہمارا ایسے امراء سے واسطہ پڑے تو ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں۔
- اگر امیر کھلم کھلا شریعت اسلامیہ کی مخالفت نہ کرے تو اس کے خلاف ہتھیار اٹھانا اور مزاحمت کرنا درست نہیں تاکہ اس سے امت مسئلہ خلفشار کا شکار نہ ہو۔

خود آزمائی ①

۱- صحیح مسلم سے کتاب الامارۃ کے ابواب کی مکمل فہرست تیار کریں۔

۲- کتاب الجہاد والسیر کے ابواب کی مکمل فہرست تیار کریں۔

۳- صلح حدیبیہ کی شرائط تحریر کریں۔

۴- نبی ﷺ کے غزوات کی فہرست تیار کریں۔

۵- اطاعت امیر کن صورتوں میں ضروری ہے اور کن میں ضروری نہیں۔

۶۰- عمال (سرکاری افسران) کے لئے ہدیہ لینے کی ممانعت کیوں ہے؟

۷- امارت طلب کرنے کی کراہیت احادیث میں کیوں کر وارد ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ بخاری ۲، ۵۸۶، ابن سعد، ۲، ۱۱۷، ۱۶۲ نیز ملاحظہ ہو خطبات بہاولپور از ڈاکٹر محمد حمید اللہ ص: ۲۴۳

۲۔ حوالوں کے لئے ملاحظہ ہوں درجہ ذیل کتب:

القرآن: الفتح: ۱، ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ طبع بیروت ۲/ ۱۹۱/ ۳۱۷، ۴۰۰۔ ابو عبید: کتاب الاموال، فقرہ: ۴۴۱ نیز بلاذری: فتوح البلدان، طبع لیڈن، ص ۳۵، ابن قیم، زاد المعاد، طبع بیروت ۳/ ۲۹۹

۳۔ المفہم: ۳/ ۶۹۲

۴۔ المفہم: ۴/ ۲۲

۵۔ مسلم بشرح نووی، باب (فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ) ۱۲/ ۲۱۱، ۲۱۲۔ نیز المفہم، ۴/ ۲۲، ۲۳۔

۶۔ مسلم بشرح نووی: ۱۲/ ۲۱۴.

۷۔ مسلم بشرح نووی: ۱۲/ ۲۱۹، المفہم: ۴/ ۳۱۔

۸۔ النسآء: ۵۹، صحیح بخاری: حدیث نمبر ۷۲۵۷، مسلم، حدیث نمبر ۱۸۴۰، ابوداؤد حدیث نمبر: ۲۶۲۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ نمبر ⑤

سنن ابی داؤد

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف 155

یونٹ کے مقاصد 156

① امام ابوداؤد 157

1-1 نام ونسب 157

1-2 ولادت 157

1-3 وطن 157

1-4 اساتذہ 157

1-5 تلامذہ 158

1-6 امام ابوداؤد کی خصوصیات 158

1-7 امام ابوداؤد کی وفات 160

1-8 امام ابوداؤد کی تالیفات 160

② کتاب السنن لابی داؤد 161

2-1 کتاب کا تعارف 161

2-2 امام ابوداؤد کا مکتوب 161

2-3 کتاب کی خصوصیات 164

2-4 سنن میں فقہی احادیث کا ذخیرہ 164

2-5 قال ابوداؤد 164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2-6 ائمہ مجتہدین کی معمول بہا روایات	164
2-7 صحیح الاسناد روایات	164
2-8 مختلف اسانید و روایات کی وضاحت	165
2-9 روایات میں تکرار کی کمی	165
2-10 حسن ترتیب	165
2-11 السنن کے متداول نسخے	165
2-12 السنن کی شروح و تعلیقات	166
خود آزمائی نمبر ۱	171
③ مطالعہ متن (کتاب الصلوٰۃ)	173
3-1 باب فرض الصلوة	173
3-2 باب فی المواقیت	175
3-3 باب وقت صلوة النبی و کیف کان یصلیها	177
3-4 باب من ادرک رکعة من الصلوة فقد ادرکها	179
3-5 باب التشدید فی تاخیر العصر	180
3-6 باب من نام عن صلوة او نسیها	181
3-7 باب فی بناء المساجد	184
3-8 باب فی کنس المسجد	185
3-9 باب ما یقول الرجل عند دخوله المسجد	186
3-10 باب ماجآء فی الصلوة عند دخول المسجد	187
3-11 باب فضل القعود فی المسجد	187
3-12 باب کراهیة البزاق فی المسجد	18!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3-13 باب ماجآء فی المشرک یدخل المسجد	189
3-14 باب فی المواضع التی لا تجوز فیها الصلوة	190
3-15 باب متی یؤمر الغلام بالصلوة	192
3-16 باب بدء الاذان	193
3-17 باب فی الدعاء بین الاذان والاقامة	195
3-18 باب مایقول اذا سمع الاقامة	196
3-19 باب الدعا عند الاذان	196
خودآزمائی نمبر۲	198
حوالہ جات	199

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

سلیمان بن اشعث الازدی السجستانی امام ابوداؤد کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔آپ سندھ ومکران کے قریب سرزمین پاک وہند میں ۲۰۲ ھجری میں پیدا ہوئے۔آپ نے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ یحیٰ بن معین جیسے بلند پایہ محدثین سے علمی استفادہ کیا اور امام ترمذی، امام نسائی، ابن الاعرابی اور حافظ ابوبکر محمد ابن داسہ جیسے لوگوں کو مستفید کیا۔آپ بلند پایہ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے فقیہ بھی تھے۔

آپ کی کتاب ''السنن'' میں اکثر احادیث ایسی ہیں جن پر فقہاء ومحدثین عمل کرتے رہے ہیں۔امام غزالی نے آپ کی کتاب کے متعلق تصریح کی ہے کہ ایک مجتہد کے لئے کتب حدیث میں صرف یہ ایک کتاب بھی کافی ہوسکتی ہے۔

اس یونٹ میں امام ابوداؤد کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔آپ کی خصوصیات اور آپ کے اساتذہ وتلامذہ سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں آپ کی کتاب ''السنن'' کی خصوصیات اور اس کے اسلوب کا تعارف کرایا گیا ہے۔کتاب کے نسخوں اور روایات پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔نیز اس کی شروح کا ذکر کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں ''السنن'' سے کتاب الصلوٰۃ کے بیس ابواب کی متعین روایات پر بحث کی گئی ہے تاکہ کتاب کا اسلوب واضح ہو اور حدیث کے ساتھ مناسبت بھی پیدا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابوداؤد کا نام ونسب، ان کی ولادت، وطن اور دیگر زندگی کی اہم معلومات حاصل کر سکیں۔
- امام ابوداؤد کے اساتذہ اور آپ کے شاگردوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- امام ابوداؤد اور ان کی کتاب ''السنن'' کی خصوصیات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- سنن ابوداؤد کا اسلوب جان سکیں اور سنن کی شروح سے متعارف ہو سکیں۔
- کتاب الصلوۃ کے ذیل میں بیس ابواب کی اہم روایات پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام ابوداؤد

1.1 نام ونسب

نام، سلیمان، ابوداؤد کنیت اور نسب نامہ یہ ہے۔ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی، امام ابوداؤد کے جد اعلیٰ عمران تھے جن کے متعلق مؤرخین نے لکھا ہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور اسی میں ان کی شہادت ہوئی۔

1.2 ولادت:

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ مشہور قبیلہ ازد سے ان کا نسبی تعلق تھا اس لئے آپ ازدی کہلائے۔(۱)

1.3 وطن:

امام کی مقامی نسبت سیستان (سجستان) کی طرف ہے ابن خلکان نے اس جگہ کو بصرہ کا ایک گاؤں بتایا ہے لیکن اکثر مؤرخین کے نزدیک درست یہ ہے کہ سجستان ہند کے پہلو میں سندھ اور ہرات کے درمیان کا ایک گاؤں ہے جو بزرگان چشتیہ کا مرکز ہے علامہ تاج الدین سبکی کے نزدیک بھی سیستان (سجستان) سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار کے قریب واقع ہے۔(۲)

1.4 اساتذہ وشیوخ

حافظ ابن حجر امام صاحب کے اساتذہ کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "و شیوخه فی المسند وغیرها نحو من ثلاثمائة نفس" یعنی امام ابوداؤد کے شیوخ کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ اور ابوثور یحی بن معین، ہشام بن عبدالملک طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ، اور عثمان بن ابی شیبہ جیسے فقہاء و محدثین شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ابوداؤد کے دیگر مشاھیر اساتذہ کے نام یہ ہیں۔

ربیع بن نافع حلبی حیوۃ بن شریح، خلف بن ہشام بغدای، سعید بن سلیمان بزار واسطی، سعید بن منصور، سلیمان بن حرب، سلیمان بن عبدالرحمان دمشقی، شجاع بن مخلد، صفوان بن صالح دمشقی، عبداللہ بن رجاء بصری، عبداللہ بن محمد نفیلی دمشقی، عمرو بن عون بزار واسطی، ابورجاء قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار بندار بصری، محمد بن صباح بزار دولابی، محمد بن منہال، مسدد بن مسرہد، ہشام بن خالد ازرق دمشقی مسلم بن ابراہیم اور ابومحمد وھب بن بقیہ وغیرہ۔ (۳)

امام ابوداؤد نے بعض ایسے اساتذہ سے استفادہ کیا ہے جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے بھی استفادہ کیا مثلاً امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید سے مذکورہ بالا تینوں آئمہ حدیث نے علم حاصل کیا ہے۔

1.5 تلامذہ

صحاح ستہ کے مؤلفین میں امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ کیا۔ اور امام احمد نے بھی جو آپ کے اساتذہ میں سے بھی تھے ایک حدیث میں آپ سے روایت کی ہے۔ (۴) امام صاحب کے تلامذہ میں سے چار اشخاص نہایت مشہور و ممتاز ہیں۔ ان کے بیٹے ابوبکر بن ابی داؤد ۲۔ لؤلؤی ۳۔ ابن الاعرابی ۴۔ ابن داسہ (۵) علاوہ ازیں ابوعبداللہ محمد بن احمد بصری ابوبکر احمد بن سلیمان، اسماعیل بن محمد صفار، یعقوب بن اسحاق الفرائنی، حرب بن اسماعیل کرمانی، ذکریا ساجی، ابوبکر احمد بن محمد خلال اور احمد بن محمد بن یاسین، ہروی کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ (۶)

1.6 امام ابوداؤد کی خصوصیات

حفظ وضبط: امام ابوداؤد کا حافظہ نہایت قوی اور ذہن بڑا رسا تھا۔ محمد بن یاسین ہروی فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داؤد کا شمار مشہور حفاظ حدیث میں ہوتا ہے اسی طرح ابو حاتم کا بیان ہے کہ وہ حفظ کے اعتبار سے دنیا کے اماموں میں ایک امام تھے۔ (۷)

۲- جرح وتعدیل: حفظ وضبط اور ثقاہت وعدالت کی طرح جرح وتعدیل میں بھی امام موصوف بہت بلند پایہ شخصیت تھے۔ صحیح وسقیم، قوی وضعیف، مشہور ومنکر حسن وشاذ غرض ہر قسم کی روایتوں کے پرکھنے میں ان کو پورا ملکہ حاصل تھا۔ ان کی قوت تمیز، نقد ونظر اور ثقاہت وعدالت پر اساطین فن کا اتفاق ہے۔ حافظ ابن جوزی جیسے سخت گیر شخصیت کو بھی علل حدیث میں ان کی مہارت کا اعتراف ہے۔ (۸)

۳- علم حدیث میں کمال: ابو داؤد اس دور میں پیدا ہوئے جب دنیائے اسلام نامور محدثین سے معمور تھی۔ اس زمانہ میں امام صاحب نے علم حدیث میں اتنا کمال پیدا کیا کہ ائمہ حدیث میں ان کو امتیازی حیثیت حاصل ہوئی چنانچہ محدثین نے ان کی اس جلالت اور عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ "الین لابی داؤد الحدیث کما الین لداؤد (علیہ السلام) الحدید" یعنی فن حدیث ان کیلئے اس قدر آسان ہوگیا تھا جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم ہوگیا تھا۔ صاحب مستدرک امام حاکم کی رائے ان کے بارے میں یہ ہے کہ "وہ اپنے دور میں امام المحدثین تھے"۔

۴- فقہ واجتہاد: اگرچہ امام موصوف کی شہرت بطور محدث زیادہ ہے لیکن فقہ واجتہاد میں بھی وہ گہری بصیرت کے حامل تھے۔ ابو اسحاق شیرازی نے ان کا نام طبقات الفقہاء میں شامل کیا ہے۔ ان کی کتاب سنن سے ان کے فقہی ذوق کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے چنانچہ ان کی کتاب بھی فقہی ترتیب پر ہے۔ انہوں نے اس میں احکام ومسائل کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ آپ نے بہت سے مسائل میں امام احمد سے اتفاق کیا ہے۔ بنا برایں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حنبلی مسلک کے مقلد تھے۔ بعض دیگر اہل علم کے نزدیک آپ شافعی المسلک تھے۔ (۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زہد وتقوی

علم وفن کی طرح ابوداؤد زہد وتقویٰ میں بھی بلند پائیہ شخصیت کے مالک تھے۔ ابو حاتم کا بیان ہے کہ وہ فقہ، حفظ وضبط اور عبادت وتقوی، ہر اعتبار سے دنیا کے اماموں میں سے ایک امام تھے۔ (۱۰)

1.7 وفات

امام موصوف نے ۱۶ شوال بروز جمعۃ المبارک ۲۷۵ھ کو ۷۳ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

1.8 تالیفات:

امام صاحب کی معروف تالیفات درج ذیل ہیں:

۱. کتاب الرد علی اھل القدر

۲. کتاب المسائل (اس میں وہ سوالات درج ہیں جو انہوں نے اپنے استاذ امام احمد سے کئے تھے۔

۳. مسند مالک

۴. کتاب المراسیٰ

۵. کتاب السنن (سنن ابو داؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② کتاب ''السنن'' لابی داؤد

2.1 کتاب کا تعارف

امام ابوداؤد کی سب سے اہم اور معروف کتاب ''السنن'' ہے یہ سنن ابوداؤد کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ ''سنن'' حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں خاص طور پر احکام کی احادیث کو فقہی ابواب ترتیب پر جمع کیا جائے چنانچہ زیر بحث کتاب میں ایسا ہی کیا گیا ہے۔ اس کی ابتداء فقہاء کی معروف ترتیب کے مطابق کتاب الطہارۃ سے کی گئی ہے اس کے بعد کتاب الصلوۃ اور کتاب الزکوۃ وغیرہ ہے۔

امام ابوداؤد نے اس کتاب میں ائمہ فقہاء کے مستدلات کو جمع کیا ہے۔ یعنی ائمہ فقہا نے اپنے اپنے مسائل میں جن جن احادیث سے استدلال فرمایا ہے وہ سب استدلالات اور دلائل اس کتاب میں لکھ دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی نے تصریح فرمائی ہے کہ ایک مجتہد کیلئے کتب حدیث میں صرف یہ ایک کتاب بھی اس کے مقصد کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔

غرض تالیف

علامہ ابن قیم سنن لابی داؤد کی غرض تالیف کے سلسلہ میں فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ حاسدین وطاعنین کی جانب سے جب آئمہ فقہاء پر تنقید اور قلت روایت (حدیث) کے اعتراضات کئے گئے تو محدث امام ابوداؤد نے چاہا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں مستدلاتِ آئمہ واضح ہو جائیں۔(۱۱) امام ابوداؤد نے اپنے خط بنام اہل مکہ میں بھی یہ تحریر فرمایا کہ میری اس کتاب میں امام مالک، سفیان ثوری اور امام شافعی کے اصول ودلائل موجود ہیں۔

2.2 امام ابوداؤد کا مکتوب

السنن کی شرائط واسلوب اور اس کی افادیت سمجھنے کیلئے امام موصوف کا مکتوب نہایت ہی اہم ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکتوب امام صحاب نے اہل مکہ کے استفسار پر لکھا تھا۔ آپ لکھتے ہیں ''آپ لوگوں نے مجھ سے کتاب السنن کی احادیث کے متعلق استفسار کیا کہ، آیا یہ میرے علم کے مطابق صحیح ترین حدیثیں ہیں؟ سو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تمام ایسی ہی ہیں البتہ وہ حدیث جو دو صحیح طریقوں سے مروی ہو، اور ان میں سے ایک کا راوی اسناد میں مقدم ہو (یعنی اس کی سند عالی ہو اور اس میں واسطے کم ہوں) اور دوسرے کا راوی حفظ میں بڑھا ہوا ہو تو ایسی صورت میں کبھی اول الذکر طریقہ کو لکھ دیتا ہوں، حالانکہ میرے خیال میں مجھے ایسی دس حدیثیں اور بھی اپنی کتاب میں معلوم نہیں ہوتیں۔ اور میں نے باب میں ایک یا دو حدیثیں ہی نقل کی ہیں، گو اس باب کی صحیح حدیثیں بھی موجود تھیں، انہیں درج کرنے سے بہت کثرت ہو جاتی اور میرا مقصد یہ تھا کہ نفع جلد ہو۔ اور جب کسی باب میں، میں نے کسی حدیث کو دو یا تین طریقوں سے دہرایا ہے تو اس سبب سے کہ اس (دوسرے طریقوں) میں کوئی بات زائد تھی، اور کبھی تو اس میں دوسری احادیث کی نسبت صرف ایک ہی لفظ تھا۔ اور بعض دفعہ میں نے ایک طویل حدیث کو مختصراً ذکر کیا ہے کیونکہ پورا نقل کرنے کی صورت میں بعض سامعین کو پتہ بھی نہ چلتا اور جو فقہ کا مسئلہ تھا وہ سمجھ میں ہی نہ آتا۔ تو ان وجوہات کے سبب اس کا اختصار کرنا پڑا۔

رہی مرسل احادیث! سو ان کو گزشتہ عہد کے علماء جیسے کہ سفیان ثوری، مالک بن انسؒ اور اوزاعی حجت پکڑتے تھے، یہاں تک شافعی آئے اور انہوں نے ان پر کلام کرنا شروع کیا اور احمد بن حنبل وغیرہ نے اس بات میں ان ہی کی اتباع کی، اللہ ان سب کو اپنی رضا نصیب کرے۔ جب کوئی ''مسند روایت'' مرسل روایت کے خلاف موجود نہ اور مسند روایت نہ پائی جائے تو ایسی صورت میں مرسل روایت کو بھی مانا جائے گا، لیکن وہ قوت میں متصل روایت کے برابر نہیں ہے۔

اور میری تصنیف کردہ کتاب ''السنن'' میں کسی متروک الحدیث شخص سے کوئی روایت نہیں ہے، اور اگر اس میں کوئی منکر روایت آ گئی ہے تو میں نے اس کا منکر ہونا بیان کر دیا ہے۔ اور ایسا اس صورت میں ہوا ہے جب کہ اس باب میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت نہ تھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں وہ احادیث ہیں کہ ابن مبارک اور وکیع کی کتاب میں ان میں سے بہت تھوڑی روایات ہیں، ان (مذکورہ) کتابوں میں زیادہ تر مراسیل روایات درج ہیں اور مالک بن انس کی کتاب مؤطا، اسی طرح حماد بن سلمہ اور عبدالرزاق کی مصنفات میں ان مین سے اچھی خاصی روایتیں آگئی ہیں، تاہم جیسا کہ میرا خیال ہے ان سب حضرات کی مجموعی کتابوں میں بھی یعنی مالک بن انس، حماد بن سلمہ اور عبدالرزاق کی تصنیفات کو ملا کر بھی اس کتاب کی تہائی روایتیں نہیں بنتی ہیں"۔

میری اس کتاب میں ایسی حدیث جس میں ذرا زیادہ کمزوری تھی، تو اس کو میں نے بیان کر دیا ہے اور اسی میں وہ روایت بھی آ گئی کہ جس کی سند صحیح نہیں۔ جس روایت کے بارے میں میں نے کچھ نہیں کہا تو سمجھیں وہ ٹھیک ہے، اور ان سے بعض ایک دوسرے سے صحت میں زیادہ ہیں۔ اور اگر یہ کتاب میرے سوا کسی اور کی لکھی ہوتی تو پھر میں اس کے بارے میں اس سے بھی زیادہ کہتا، اور یہ ایسی کتاب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جو سنت بھی ٹھیک اسناد سے تمہیں ملے گی وہ اس میں موجود ہو گی، الّا یہ کہ وہ کوئی ایسی بات ہو جو حدیث سے استنباط کی گئی ہو۔

میرے علم کے مطابق قرآن کے بعد جتنا اس کتاب کو سیکھنا لوگوں پر لازم ہے اتنا کسی اور چیز کا نہیں اور اس کتاب کے لکھ لینے کے بعد اگر کوئی شخص علم کی اور کوئی چیز نہ لکھے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کوئی شخص اس کتاب کو دیکھے گا اور اس میں غور کرے گا، اور اس کو سمجھے گا تب اس کو اس کی قدر معلوم ہو گی۔

ثوریؒ، مالکؒ اور شافعیؒ کے مسائل کی بنا ان ہی احادیث (یعنی السنن) پر ہے۔ تاہم مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس کتاب کے ساتھ ساتھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ کو بھی قلمبند کیا جائے، نیز کوئی ایسی کتاب بھی نقل کر لی جائے جیسی کہ سفیان ثوری کی جامع ہے کہ وہ لوگوں کی تصنیف کردہ سب جوامع ہیں سب سے اچھی ہے۔

کتاب السنن میں جس قدر میں نے احادیث درج کی ہیں ان میں اکثر مشہور روایات ہیں جو ہر اس شخص کے پاس موجود ہیں کہ جس نے تھوڑا بہت بھی احادیث کو لکھا ہے۔ لیکن ان کو تمیز کرنا ہر شخص کے بس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں۔

میں نے کتاب السنن میں صرف احکام ہی کو تصنیف کیا ہے، زہد اور فضائل اعمال وغیرہ کو تصنیف نہیں کیا، سو یہ چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جو سب کی سب احکام پر مشتمل ہیں۔ (۱۲)

2.3 السنن لابی داؤد کی خصوصیات

امام ابوداؤد کے مندرجہ بالا مکتوب سے ان کی کتاب کا تعارف، اس کی شرائط وخصوصیات واضح ہو جاتی ہیں۔ یہاں چند مزید باتیں جو طلبہ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

2.4 سنن میں فقہی احادیث کا ذخیرہ: السنن میں امام ابوداؤد نے احکام سے متعلق روایات جمع کی ہیں فقہی احادیث کا جتنا بڑا ذخیرہ اس کتاب میں موجود ہے وہ صحاح میں کسی کتاب میں نہیں۔

2.5 قال ابوداؤد: سنن ابوداؤد میں منجملہ دیگر خصوصیات کے ایک اہم خصوصیت قال ابوداؤد ہے اس سے امام موصوف کبھی تو اختلاف رواۃ فی الاسناد (سند کے راویوں کے اختلاف) کو بیان کرتے ہیں اور کبھی صرف تعدد طرق وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

2.6 آئمہ مجتہدین کی معمول بہا روایات: امام ترمذی کی طرح ابوداؤد کی جمع کردہ اکثر و بیشتر روایات پر صحابہ سے لے کر بعد تک علماء وفقہا آئمہ مجتہدین نے عمل کیا ہے۔ خصوصاً امام مالک، سفیان ثوری، اور امام اوزاعی امام شافعی وغیرہ کے دلائل اس میں بکثرت موجود ہیں۔

فقہاء کے مسالک کے لئے ''السنن'' اصل اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے علامہ خطابی کا بیان ہے کہ یہ کتاب فقہا و مجتہدین کے اختلافات کے درمیان حَکَم اور حجت ہے اور عراق ومصر بدمغرب اور دیگر ممالک کے لوگوں کا اس (السنن) پر دارومدار ہے۔ (۱۳)

2.7 صحیح الاسناد قوی، متصل اور مرفوع احادیث کا اہتمام: سنن میں صحیح الاسناد، قوی، متصل اور مرفوع حدیثوں کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کی صحت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ امام صاحب نے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچ لاکھ حدیثیں جمع کی تھیں پھر ان میں کل چار ہزار آٹھ سو حدیثیں منتخب کیں۔ مراسیل روایات بھی وہاں نقل کی ہیں جہاں مسند اور متصل روایت آپ کو نہیں ملیں۔

2.8 مختلف اسناد اور ان کے الفاظ کی وضاحت: امام ابوداؤد بعض مرتبہ جب کسی حدیث کی سند کو بیان کرتے ہیں تو ایک سند کے ساتھ اسی حدیث کی دوسری سند بھی چلا دیتے ہیں اور پھر ہر سند کے الفاظ مروی ہوتے ہیں ان کو الگ الگ واضح کرتے ہیں۔

2.9 روایات میں تکرار کی کمی: روایتوں کے تکرار سے حدیث کی کوئی کتاب خالی نہیں لیکن امام ابوداؤد نے حتی الامکان تکرار سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کثرت طرق نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

2.10 حسن ترتیب: روایت میں جامعیت اور استقصاء کے علاوہ اس میں حسن ترتیب و تالیف بھی موجود ہے آپ نے ضرورت کے مطابق اسماء وکنی کے علاوہ رواۃ کے القاب کی وضاحت بھی کی ہے۔

روایات کی ثقاہت اور عدم ثقاہت یعنی جرح وتعدیل کو بھی بیان کیا ہے اور روایات کے حسن وقبح اور صحت وسقم کی بھی وضاحت کی ہے۔

ثلاثی روایت: سنن ابی داؤد میں ایک ثلاثی روایت بھی موجود ہے۔

2.11 سنن ابی داؤد کے متداول نسخے اور ان کے رواۃ

امام ابوداؤد سے ان کے سات تلامذہ نے سنن کی روایت کی ہے لیکن ان میں سے چار تلامذہ زیادہ مشہور ہیں ان کے نسخے زیادہ معروف، معتبر ومتداول ہیں۔ (۱۴)

۱۔ نسخہ لؤلؤی:

یہ ابوعلی محمد بن احمد بن عمر ولؤلؤی کا نسخہ ہے جو کہ ہندوستان اور بلاد مشرق میں رائج ومقبول ہے۔ یہ نسخہ اس اعتبار سے سب سے زیادہ مستند اور معتبر سمجھا جاتا ہے کہ یہ امام صاحب سے آخری وقت میں املا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔یعنی یہ آخری نسخہ ہے اس کے بعد امام موصوف کا انتقال ہو گیا تھا۔

۲-نسخہ ابن داسہ

یہ حافظ ابو بکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسہ بصری کا نسخہ ہے۔اس نسخہ میں مذکورہ بالا نسخہ، لؤلؤی کے ساتھ قدرے یکسانیت پائی جاتی ہے۔یہ نسخہ بلاد مغرب میں زیادہ مشہور ہے۔(۱۵) علامہ خطابی کے پاس یہی ''ابن داسہ'' کا نسخہ تھا انہوں نے ابن داسہ سے براہ راست تحصیل علم اور روایت کی تھی۔(۱۶)

۳-نسخہ رملی

یہ حافظ ابوعیسیٰ اسحاق بن موسیٰ بن سعید رملی کا نسخہ ہے۔یہ ابن داسہ کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے رملی ابوداؤد کے وراق (کاتب/سیکٹری) تھے۔(۱۷)

۴-نسخہ ابن الاعرابی

یہ حافظ ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر کا نسخہ ہے جو ابن الاعرابی کے نام سے معروف تھے دوسرے متداول نسخوں کے مقابلے میں یہ نامکمل ہے۔(۱۸) علامہ خطابی اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ان روایة ابن الاعرابی یسقط منها کتاب الفتن و الملاحم والحروف والخاتم و نحو النصف من کتاب اللباس ،وفاته ایضاً من کتاب الوضوء والصلوة والنکاح اوراق کثیرة''

یعنی ابن الاعرابی کی روایت میں ،کتاب الفتن ،الملاحم والحروف ،والخواتم مکمل اور کتاب اللباس تقریباً نصف، لکھنے سے رہ گئے ہیں۔اسی طرح کچھ اوراق کتاب الوضوء ،کتاب الصلوۃ اور کتاب النکاح کے بھی ضائع ہو گئے ہیں۔(۱۹)

2.12 شروح وتعلیقات

علماء نے ہر زمانہ میں سنن کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی شروح وتعلیقات لکھنے پر بھرپور توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد-موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔ ذیل میں سنن ابوداؤد کی اہم شروح وتعلیقات کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

معالم السنن

مشہور محدث امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی ۳۸۸ھ کی شرح ہے۔ یہ شرح نسخہ ابن داسہ کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ سنن ابوداؤد کی شروح میں یہ سب سے قدیم شرح ہے۔ مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع شرح ہے۔ مطبعہ حلب اور دارالکتب العلمیہ بیروت نے اسے شائع کیا ہے۔

اس شرح میں علامہ خطابی حدیث کے ذیل میں روایات پر بحث کرتے ہیں اور الفاظ کی تشریح وتعبیر کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کے مطالب پر مختصر لیکن جامع ومفید بحث کرتے ہیں علاوہ ازیں فقہا اربعہ کے مسالک وآراء کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔

شرح قطب الدین

قطب الدین ابوبکر بن احمد یمنی الشافعی ۶۵۲ھ نے چار ضخیم جلدوں میں یہ شرح لکھی تھی یہ شرح آج کل نایاب ہے۔

شرح نووی

مشہور محدث اور شارح حدیث ابوزکریا محی الدین یحییٰ ابن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) نے ابوداؤد کی شرح لکھنا شروع کی تھی مگر مکمل نہیں کر سکے۔

شرح ابن قیم

شمس الدین محمد بن ابوبکر قیم جوزی (م ۷۵۱ھ) نے منذری کی تہذیب کے مطابق ابوداود کی شرح و تصنیف کی تھی جو نہایت بلند پایہ اور مفید کتاب ہے اس میں اس کے مشکلات سے تعرض اور معلول احادیث پر فاضلانہ بحثیں کی گئی ہیں یہ کتاب شائع ہو چکی ہے غایۃ المقصود کی پہلی جلد کے ساتھ یہ بھی شامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلخیص منذری

ابومحمد زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی مصری (۶۵۶ھ) نے سنن ابوداؤد کا اختصار کیا تھا جو کہ اب طبع ہو چکا ہے۔

شرح مغلطائی

یہ حافظ علاؤالدین مغلطائی (م:۷۶۲ھ) کی شرح ہے جو نامکمل ہے۔

انتقاء السنن یا عجالۃ العالم:

ابومحمود شہاب الدین احمد بن محمد مقدسی (م۷۶۵) نے خطابی کی معالم السنن کی تلخیص کی اور اس کا نام انتقاء السنن واقتضاء السنن رکھا، بعض لوگوں نے اس کا نام عجالۃ العالم من کتاب المعالم بتایا ہے مکتبہ آستانہ سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

شرح ابن ملقن

شیخ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن شافعی (م۸۰۴ھ) نے زوائد علی الصحیحین کے نام سے دو جلدوں میں ابوداؤد کی ان روایتوں کی شرح کی ہے جو صحیحین میں نہیں ہیں۔

شرح عراقی

ابوزرعہ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم زین الدین عراقی (م۸۲۶ھ) نے ابوداؤد کی ایک نامکمل شرح لکھی جو ابتدا سے سجدہ سہو تک سات جلدوں میں ہے۔ ایک اور جلد میں صیام، حج اور جہاد وغیرہ ابواب کی بھی شرح ہے، اگر یہ شرح مکمل ہوتی تو تقریباً چالیس جلدوں پر مشتمل ہوتی۔

شرح ابن رسلان

ابوالعباس احمد بن حسین رملی مقدسی (م۸۴۴ھ) کی شرح ہے۔ آپ ابن رسلان کے نام سے مشہور ہیں۔ سنن ابوداؤد کی یہ شرح مکمل اور جامع ہے۔ سخاوی کے بیان کے مطابق یہ شرح ۱۱ جلدوں میں ہے۔ لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ حسین بن محسن انصاری کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ شرح عرب ممالک میں آٹھ ضخیم جلدوں میں دیکھی ہے جو نہایت مفید اور عمدہ مطالب پر مشتمل ہے۔ مولانا شمس الحق مرحوم لکھتے ہیں کہ میں نے اس کا ایک حصہ دیکھا تو اس سے اندازہ ہوا کہ وہ نہایت عمدہ شرح ہے، زاہد الکوثری کا بیان ہے کہ وہ ابوداؤد کی نہایت عمدہ شرحوں میں ہے اور کتب خانہ آستانہ میں اسکی چار جلدیں موجود ہیں۔ ابن رسلان حافظ ابن حجر کے اہم تلامذہ میں سے شمار ہوتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس شرح میں ان کے اقوال وآرا اہتمام سے نقل کی ہیں۔

شرح عینی

علامہ بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) کی شرح ہے جو صرف ایک جزء پر مشتمل ہے۔

شرح سیوطی

علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داؤد کے نام سے شرح لکھی۔

شرح سندی

علامہ ابوالحسن سندی (م ۱۱۳۹ھ) نے دیگر کتب صحاح کی طرح فتح الودود علی سنن ابی داؤد کے نام سے ابوداؤد کا حاشیہ لکھا تھا جو نہایت مشہور اور مقبول ہے۔ (۲۰)

غایۃ المقصود

مولانا شمس الحق عظیم آبادی مرحوم نے ۳۲ جلدوں میں سنن ابی داؤد کی ایک نہایت مبسوط و جامع شرح لکھی، اس کی صرف ایک ہی جلد دہلی کے مطبع انصاری سے شائع ہوئی ہے، یہ نہایت عمدہ شرح ہے اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ بھی ہے جس میں ابوداؤد اور سنن سے متعلق بڑی مفید معلومات درج ہیں مولانا خلیل احمد سہانپوری نے بذل المجہود میں اس شرح کی از حد تعریف کی ہے۔

عون المعبود

یہ مولانا شمس الحق ڈیانوی کی شرح ہے۔ اور چار ضخیم جلدوں میں ہندوستان اور بیروت سے طبع ہو چکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ عام طور سے اس کے مؤلف اور شارح مولانا شمس الحق ڈیانوی سمجھے جاتے ہیں لیکن شرح کی جلد اول کے خطبہ اور اسی جلد کے خاتمہ اور دوسری جلد کے خاتمہ میں مولانا کے چھوٹے بھائی مولانا اشرف الحق صاحب نے اس کو اپنی تصنیف بتایا ہے۔ (۲۰) مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور معجم المطبوعات کے مصنف نے اس کو مولانا اشرف ہی کی تصنیف قرار دیا ہے۔ مگر خود مولانا شمس الحق ڈیانویؒ نے چوتھی جلد کے خاتمہ و آغاز میں اس کی تصریح کی ہے کہ یہ ان ہی کی تالیف ہے۔ (۲۱) مؤلف نے سنن کے گیارہ نسخے جمع کیئے اور ان کا مقابلہ کر کے ایک صحیح نسخہ تیار کیا اور اسی کو اصل قرار دیا۔ (۲۲) اس شرح میں مزی کی تحفۃ الاشراف، منذری کی تلخیص اور علامہ خطابی کی معالم السنن اور ابن اثیر کی جامع الاصول سے بطور خاص استفادہ کیا گیا ہے۔ (۲۳) ابوداؤد کی شروح میں یہ شرح ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔

بذل المجہود فی حل ابی داؤد

معروف عالم و محدث مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی شرح ہے۔ پانچ مسبوط جلدوں میں ہے اور شائع ہو چکی ہے۔ مولانا ذکریا کاندھلوی نے بعد میں اس شرح پر مزید حواشی لکھے۔ بذل المجہود اور یہ حواشی دس جلدوں میں بیروت سے طبع ہو چکی ہیں۔ یہ شرح ابو داؤد کے حل کے سلسلہ میں نہایت مفید اور علمی و فنی مطالب پر مشتمل ہے۔

الدر المنضود علی سنن ابی داؤد

مولانا محمد عاقل کی شرح ہے مؤلف مظاہر علوم انڈیا میں صدر مدرس ہیں۔ اردو زبان میں ابو داؤد پر لکھی جانے والی یہ ایک مفید اور آسان شرح ہے۔ آپ نے زیادہ تر معالم السنن اور بذل المجہود سے استفادہ کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- امام ابوداؤد کا نام ونسب، وطن اور ولادت کی تاریخ لکھیں۔

۲- امام ابوداؤد کے اساتذہ اور شاگردوں کی فہرست تیار کریں۔

۳- امام ابوداؤد بطور محدث اور بطور فقیہ کیوں معروف ہیں؟

۴- 'السنن' حدیث کی کس کتاب کو کہا جاتا ہے؟

۵- (قال أبو داؤد) سے کیا مراد ہے؟

۶- سنن ابی داؤد کے کون کون سے نسخے متداول ہیں؟

۷- السنن لابی داؤد کی کوئی سی دو خصوصیات مفصل تحریر کریں۔

۸- السنن کی کوئی سی دو عربی شروح کا تعارف پیش کریں۔

۹- السنن کی کسی اردو شرح کا تعارف پیش کریں۔

۱۰- السنن کی سب سے قدیم شرح کا نام تحریر کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از سنن ابوداؤد

(کتاب الصلوٰۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ کتاب الصلوٰۃ

3.1 باب فرض الصلوٰۃ

(نماز کی فرضیت)

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن عَمِّه أبی سُهیل بن مالک عن أبیه أنه سَمِعَ طلحةَ بنِ عُبیدالله یقولُ: جاء رجلٌ إلی رسولِ الله ﷺ من أهل نَجد ثائرُ الرأس یُسْمَعُ دویُّ صوتِه ولا یُفْقَهُ مَا یقولُ حتَّی دَنَا فإذا هو یَسألُ عن الإسلامِ فقال رسول اللهﷺ: خَمْسُ صَلَواتٍ فِی الیومِ واللَّیلةِ. قَال: هَل علیَّ غیرُهُنَّ (غَیرهَا)؟ قَالَ: لا،إلَّا أنْ تَطَوَّعَ. قال: وَذَکرَ لَه رسولُ اللهِﷺ صیامَ شهرِ رمضانَ. قَال: هَل علیَّ غَیرهَ؟ قَالَ: لا،إلَّا أنْ تَطَوَّعَ. قال: وَذَکرَ لَه رسولُ اللهِﷺ الصَّدقةَ؟ قَال: فهَل علیَّ غَیرهاَ؟ قَالَ: إلَّا أنْ تَطَوَّعَ. فأَدْبرَ الرَّجلُ وهو یقولُ: واللهِ لا أزیدُ علی هذا ولا أَنْقُصُ. فقال رسولُ اللهﷺ: أَفْلَحَ إنْ صَدَقَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

ثائرُ الرأس : الجھے ہوئے بالوں والا

دویُّ صوتِه : وہ آواز جو سنائی دے لیکن سمجھ میں نہ آئے جیسے بھنبھناہٹ

تَطَوَّعَ : مراد نفل عبادت ہے۔ اسکی جمع تطوعات یعنی مختلف نفلی عبادتیں مثلاً نفل نماز،صدقات وخیرات،نفلی روزہ،نفلی حج وغیرہ۔

حتَّی دَنَا : حتی کہ وہ قریب ہوا۔

فأَدْبرَ الرَّجلُ : آدمی واپس چلا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللهِ لا أزيدُ على هذا ولا أَنْقُصُ : اللہ کی قسم (جو آپ ﷺ نے بتایا ہے) نہ اس میں کمی کروں گا اور نہ ہی زیادتی

وضاحت

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کی ضروریات کے حوالے سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ایک مسلمان کے ذمہ جو ضروری چیزیں ہیں وہ بتلا دیں اولاً یہ فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا ان کے علاوہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے علاوہ نوافل نمازیں ہیں۔ پھر رمضان کے روزوں کی فرضیت بتائی تو اس نے عرض کیا اس کے علاوہ بھی کچھ روزے فرض ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ نوافل روزے ہیں (جو کہ فرض نہیں) پھر آپ ﷺ نے صدقہ کے بارے میں ارشاد فرمایا تو اس نے عرض کیا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اس کے علاوہ نفل صدقات وخیرات ہیں۔ یہ سن کر وہ آدمی چلا گیا اور جاتے ہوئے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم جو نبی ﷺ نے بتایا ہے اس میں نہ کمی کروں گا نہ زیادتی یعنی دین میں اپنی طرف سے کمی وزیادتی نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔

اہم نکات

⇦ نماز کی فرضیت ہجرت مدینہ سے قبل لیلۃ الاسراء (شب معراج) میں ہوئی۔ نماز کی فرضیت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ یہ اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے ایک ہے۔ جو شخص فرضیت صلوۃ کا منکر ہو اس کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے۔

⇦ جو شخص نماز کی فرضیت کا تو قائل ہو لیکن جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دے تو جمہور علماء کے نزدیک وہ فاسق ہے اور اسکی سزا قتل ہے۔ اس کی دلیل کے طور پر وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں: ((أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة)) یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: ''مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں

" محکم دلائل سے مزین.متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔

⇦ امام ابو حنیفہ بھی کہتے ہیں کہ تارک نماز کو سزا دی جائے اور اسے قید کیا جائے یہاں تک وہ توبہ کر لے۔

3.2 باب فی المواقیت

(نماز کے اوقات)

حدثنا مُسدَّد أخبرَنا يحيى عن سُفيانَ،حدَّثنِي عبدُالرَّحمن بنُ فلانٍ ابنُ أبى ربيعةَ قَال أبو داؤدَ: هُو عبدُالرَّحمنِ بنُ الحارثِ بن عباس بن أبى ربيعةَ عن حكيمِ بن حكيمٍ عن نافعٍ عن جُبيرِ بْنِ مُطعمٍ عن ابْنِ عبَّاس قال قال رسولُ اللهﷺ:((أَمَّنِي جِبريلُ عليهِ السَّلام عندَ البيتَ مرتينِ،فصَلَّى بِي الظهرَ حينَ زَالتِ الشَّمسُ وكانَت قَدْرَ الشِّراكِ،وصَلَّى بِي العصرَ حينَ كان ظِلُّه مِثْلُه،وصَلَّى بِي -يعنى المغربَ- حينَ أفْطَرَ الصَّائمُ،وصَلَّى بِي العِشاءَ حينَ غَابَ الشَفَقُ،وصَلَّى بِي الفَجْرَ حينَ حَرمَ الطَّعامُ والشَّرابُ على الصَّائمِ. فَلمَّا كانَ الغدُ صَلَّى بِيالظهرَ حينَ كان ظلُّه مِثْلَه،وصَلَّى بِي العصرَ حينَ كانَ ظلُّه مثليهِ،وصَلَّى بِي المَغرِبَ حينَ أفْطرَ الصَّائمُ،وصَلَّى بِي العِشاءَ إلى ثُلثِ اللَّيلِ،وصَلَّى بِي الفَجْرَ فَاسفَرَ،ثُمَّ الْتَفَتَ إلىَّ فَقالَ: يا محمدُ! وقتُ الأنبياءِ مِن قَبْلِک وَالوقتُ مَا بَينَ هذينِ الوَقْتَينَ.))

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَواقِيتُ : میقات کی جمع ہے۔ میقات کے معنی ہیں وقت معین۔ اس کا اطلاق کسی معین جگہ (مکان) پر بھی ہوسکتا ہے۔ اس طرح اس کی دو قسمیں ہوئیں: ۱- میقات زمانی ۲- میقات مکانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّنِي جِبريلُ : جبرئیل نے مجھے امامت کروائی۔

فصَلَّى بِيَ الظهرَ حينَ زَالتِ الشَّمسُ : مجھے نماز پڑھائی جس وقت سورج کا زوال ہوگیا۔ یعنی سورج مغرب کی طرف ڈھل گیا

قَدْرَ الشِّراكِ : شراک جوتی کے تسمہ کو کہتے ہیں۔ قدر الشراک سے مراد معمولی سرکنا ہے گویا (سورج) جوتی کی تسمہ کے برابر سرک گیا۔

حينَ أفْطرَ الصَّائمُ، : جس وقت روزہ دار افطار کرتے ہیں

حينَ حَرمَ الطَّعامُ والشَّرابُ : جس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے (یعنی صبح صادق کا شروع)

فَلمَّا كانَ الغدُ : جب اگلا دن آیا۔

فَأسفَرَ : روشن کیا

اہم نکات

⇦ امامت جبرئیل کا واقعہ مکہ مکرمہ میں شب معراج کے بعد پیش آیا۔ اس کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کو نماز کے اوقات بتائے گئے۔ چنانچہ حضرت جبرئیل نے دو دن تک نمازیں پڑھائیں۔ ایک دن ابتدائی اوقات میں یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے اوقات جہاں سے شروع ہوتے ہیں اور دوسرے دن انہیں نمازوں کے آخری اوقات میں نماز پڑھائی۔ اس طرح نماز کے اوقات کا تعین ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ اول وقت میں، اسی طرح درمیان اور آخر وقت میں بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرہ کے نماز کے اوقات میں مختلف اقوال ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3.3 باب وقت صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیها؟

(رسول اللہ ﷺ کے نمازوں کے اوقات اور نماز پڑھنے کا بیان)

((حدّثنا مُسلمُ بنُ إبراهيمَ حدّثَنَا شُعبةُ عن سَعد بن إبراهيمَ عن محمد بن عمرو وهوابنُ الحسن بن علىّ بنِ أبى طَالبٍ قال: سَألنَا جابراً عن وقتِ صلاةِ رسولِ اللهﷺ فقالَ: كان يُصلّى الظهرَ بالهَاجرةِ والعَصْرَ والشَّمسُ حَيَّةٌ والمغربَ إذا غَربتِ الشَّمْسُ والعِشَاءَ إذا كَثُرَ النَّاسُ عَجّلَ وإذا قَلوُّا أَخَّرَ والصُّبْحُ بِغَلَسٍ)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

يُصلّى الظهرَ بالهَاجرةِ	:	ظہر کی نماز دوپہر ڈھلے پڑھتے تھے
حيّةٌ	:	(سورج) زندہ ہوتا تھا
عجّلَ		جلدی کرتے تھے
أخّرَ		تاخیر کرتے تھے

اہم نکات

⇦ يُصلّى الظهرَ بالهَاجرةِ سورج ڈھلتے ہی نماز ظہر ادا کرتے تھے۔ یہ ظہر کا اول وقت ہے۔ فقہاء کرام کے نزدیک سردی کے ایام میں ظہر کی نماز میں تعجیل (جلدی) یعنی اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے اور گرمیوں کے دنوں میں ائمہ ثلاثہ (سوائے امام شافعی) کے نزدیک ظہر میں کچھ تاخیر افضل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ وَالعَصْرَ وَالشَّمسُ حَيَّةٌ یعنی عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب سورج زندہ ہوتا تھا یعنی اس وقت تک سورج میں تمازت ہوتی تھی۔

⇦ ''وَالمغربَ إذا غَربتِ الشَّمْسُ''یعنی مغرب اس وقت پڑھتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا نماز مغرب اول وقت میں ہی ادا کرنا تمام آئمہ کرام کے نزدیک افضل ہے۔

⇦ ''وَالعِشَاءَ إذا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وإذا قَلُّوا أَخَّر''یعنی جب لوگ زیادہ ہوتے تو عشاء کی نماز جلدی یعنی ابتدائی وقت میں ادا کر لیتے اور جب لوگ کم ہوتے تو ذرا دیر سے ادا کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں آج کل کی طرح نماز کے لئے وقت معین نہیں تھا حالات کی مناسبت سے اول اور آخر وقت کے درمیان کسی بھی وقت نماز ادا کی جاتی تھی۔ انتظامی سہولت کے لئے وقت معین کا جو طریقہ کار آج کل رائج ہے یہ بھی درست ہے۔

⇦ وَالصُّبْحُ بِغَلَسٍ ''غلس'' سے مراد اندھیرا ہے، یعنی صبح کی نماز ادا کرتے وقت اندھیرا باقی ہوتا تھا۔ یہ بھی اول وقت ہے۔ بعض فقہاء اول وقت اور بعض فقہاء دوسری احادیث کو دلیل بنا کر اسفار (روشنی) میں یعنی کچھ تاخیر سے نماز ادا کرنے کے قائل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.4 باب من أدرک رکعة من الصلوة نقد أدرکها

(جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی۔)

عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسولُ اللهِ ﷺ مَن أَدْرَکَ الْعَصْرَ رکعةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَکَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رکعةً قبلَ أَنْ تَطلعَ الشَّمسُ فَقَدْ أَدْرَکَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَن أَدْرَکَ الْعَصْرَ : تم میں سے جس نے عصر کے وقت کو پالیا۔

قبلَ أَنْ تغرب الشَّمس : سورج غروب ہونے سے پہلے۔

اہم نکات

⇦ من ادرک العصر رکعة قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک .....الخ: یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس حدیث کے ظاہری معنی کی بنا پر جمہور علماء بشمول ائمہ ثلاثہ (مالک، شافعی اور احمد بن حنبل) کے نزدیک اگر عصر کی ایک رکعت بھی وقت عصر میں مل گئی اور وقت مغرب داخل ہو گیا، اسی طرح فجر کی ایک رکعت بھی وقت فجر میں مل گئی اور سورج نکل آیا تو نماز دست ہو جائیگی۔

⇦ امام ابوحنیفہ اس حدیث کے مفہوم کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کے نزدیک ادراک سے مراد ادراک من حیث الوقت والوجوب ہے یعنی جس نے ایک رکعت کے بقدر عصر یا فجر کا وقت پالیا اس نے وجوب صلاۃ کو پالیا۔ یعنی اس کے ذمہ میں یہ دونوں نمازیں واجب ہو گئیں، جیسے: ایک بچہ ایسے وقت میں بالغ ہو یا کافر ایسے وقت میں مسلمان ہو یا حائضہ عورت ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت میں پاک ہو جائے کہ ایک رکعت برابر بھی نماز کا وقت باقی ہو تو ان سب لوگوں پر وہ نماز واجب (ضروری) ہو جائے گی۔ (۲۴)

3.5 باب التشديد في تأخير العصر إلى الاصفرار

(سورج کے زرد ہونے تک عصر کو مؤخر کرنے کی وعید)

حدثنا القعنبي عن مالك عن العلاء بن عبدالرحمن أنه قال: دخلنا على أنس بن مالكٍ بعد الظُّهرِ فقام يُصَلِّى العصر، فلمَّا فَرغَ من صلاتِه ذَكرنا تعجيل الصَّلاةِ أوذَكَرها، فقالَ: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: 'تلكَ صلاةُ المنافقِينَ. 'تلكَ صلاةُ المنافقينَ، 'تلكَ صلاةُ المنافقينَ. يَجلسُ أحدُهم حتَّى إذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فكانتْ بَينَ قرنَى شيطانٍ أوعلَى قَرْنَيِ الشَّيطان، قام فنقَرَ أربعاً لا يذْكرُ اللهَ عزَّ وجلَّ فيها إلَّا قليلاً.

مشکل الفاظ کی وضاحت

تعجيل الصلاة : نماز پڑھنے میں عجلت (جلدی) یعنی اول وقت

تلك صلاةُ المنافقينَ : یہ منافقین کی نماز ہے

يجلسُ أحدُهم حتَّى إذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ : تم میں کوئی آدمی بیٹھا رہے حتیٰ کہ سورج زرد ہو جائے

نقر أربعا : چار ٹھونگے لگائے یا چار ٹکریں مارے۔

اہم نکات

⇦ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نماز تو منافق کی نماز ہے کہ آفتاب کو دیکھتا رہے (اور اس میں اتنی تاخیر کرے) کہ جب وہ زرد ہونے لگے اور شیطان کی عبادت ہو رہی ہو تو اب اٹھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جلدی جلدی) چار چونچ مار لے کہ ذکر اللہ (جو نماز کا اصلی مقصد ہے) اس میں بس یونہی رہ جائے۔ یعنی وہ نماز جس کو اللہ تعالیٰ نے ﴿ولذکر اللہ أکبر﴾ کہا ہے اسے اس بری طرح سے ادا کرتا ہے کہ اس میں ذکر کی روح بس اتنی رہ جاتی ہے جتنی اس کے ظاہری رکوع وسجود میں نظر آتی ہے۔

غیر ارادی طور پر یا کسی شرعی تقاضے کے پیش نظر ایسا ہو جائے تو نماز ادا کرنی چاہئے تاکہ آدمی فرض سے بری الذمہ ہو جائے۔ ایسے مواقع کئی ہو سکتے ہیں مثلاً سوتا ہوا دیر سے جاگا اور وقت کا پتہ نہ چلا۔ اسی طرح سفر کی حالت میں یا جب اس کو پانی وغیرہ میسر نہ ہو یا حائضہ عورت آخری وقت میں پاک ہو جائے وغیرہ۔

مشرکین کا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تاکہ (فکانت بین قرنی شیطان أوعلی قرنی الشیطان)) وہ (سورج) شیطان کے سینگوں کے درمیان یا سینگوں پر ہوتا ہے) سورج کے طلوع اور غروب کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع وغروب ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ ایک تشبیہ ہے کہ ان اوقات میں سورج کی پرستش کرنے والے سورج پر جل چڑھاتے ہیں یا اس کی مشرکین کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے۔ البتہ مجبوری کو مذکورہ بالا صورتوں میں اس کا جواز ہے۔

3.6 باب من نام عن صلوة أو نسيها

(جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا بھول جائے۔)

١ – حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ حين قفل من غزوة خيبر فسار ليلة، حتى إذا أدركنا الكرى عرس وقال لبلال: اكلأ لنا الليل. قال: فغلبت بلالاً عيناه وهو مستند إلى راحلته فلم يستيقظ النبي ﷺ ولا بلال ولا أحد من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أصحابِه حتَّى إذا ضربَتْهُم الشَّمسُ فكان رسولُ اللهﷺ أوَّلهم استيقاظاً. ففزِع رسولُ اللهﷺ فقالَ: يا بلالُ؟ فقال: أخَذَ بِنفْسي الَّذى أخَذَ بنفسِكَ يا رسولَ اللهِ،بأبى أنْتَ وأمِّى؟ فَاقْتادُوا رَوَاحِلَهُم شَيئًا. ثُمَّ تَوضَّأَ النَّبِيُّﷺ وأمر بلالاً فأقامَ لهمُ الصَّلاةَ وصَلَّى لَهُم الصُّبح. فلمَّا قضَى الصَّلاةَ قال: من نسِي صلاة فليُصَلِّها إذا ذَكرها، فإنَّ الله قال: ﴿أقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِىْ﴾.

مشکل الفاظ کی وضاحت

الكَرَى : مراد نعاس یعنی نیند ہے۔

عَرَّس : تعریس کہتے ہیں: مسافر کا چلتے چلتے رات کے آخری پہر آرام کے لئے اترنا۔یعنی پڑاؤ ڈالنا

إكْلأْلَنا اللَّيلُ : یعنی رات کو ہمارے لئے جاگتا رہا اور نگرانی کرتا رہا۔

فَغلبتْ بِلالاً عينَاهُ : حضرت بلال پر نیند غالب آگئی۔یعنی وہ سو گئے

مُستنِدٌ إلَى راحِلتِه : سواری سے تکیہ لگائے ہوئے۔

ضربَتْهُم الشَّمسُ : سورج کی کرنیں ان پر پڑیں۔

أوَّلهم استيقاظاً : ان میں سب سے پہلے نیند سے بیدار ہونے والا

من نسي صلاةً فليُصَلِّها إذا ذكرها : جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر ادا کر لے

اہم نکات

⇦ روایت میں ہے کہ غزوہ خیبر سے واپسی پر رات کے آخری پہر مسلمانوں کے لشکر نے ایک جگہ پڑاو ڈالا۔حضرت بلالؓ کے ذمہ یہ ٹھرا کہ وہ رات کو جاگیں گے لیکن ان پر بھی نیند کا غلبہ ہو گیا۔جب سورج طلوع ہوا یعنی نماز فجر قضا ہو گئی تب آنکھ کھلی اس وقت صبح کی نماز قضا ادا کی تب رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ جونماز پڑھنا بھول جائے تو چاہئیے کہ یاد آنے پر پڑھ لے۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اگر نسیان (بھول) کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو جس وقت یاد آجائے اسی وقت پڑھ لے اور آئندہ پر اسے نہ ٹالتا پھرے جیسا کہ باب کی اگلی دو روایتوں میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر اتفاقاً نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو بھی جاگنے پر ادا کر لے، اس پر گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن ان باتوں کی عادت ڈالنا اور انہیں معمول بنا کر جواز تلاش کرنا درست نہیں۔

فرض نماز کی قضا کرنا جمہور علماء اور فقہاء کے نزدیک ضروری ہے۔

٢- حَدَّثَنا العباسُ العَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنا سليمانُ بن داؤدَ -وَهُوَ الطَّيالِسِيُّ- حدّثنا سُليمانُ يَعْنِي ابنَ المُغيرةِ عن ثابتٍ عَنْ عبدِاللهِ بن رباح عن أبي قتادةَ قال: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ ((لَيسَ فِي النَّومِ تَفريطٌ، إنَّما التَّفريطُ فِي اليَقظَةِ أنْ تؤخِّر صَلاةً حتَّى يدخلَ وقتَ أخْرَى))

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَيسَ فِي النَّومِ تَفريطٌ : سوتے رہ جانے میں کوئی قصور نہیں

إنَّما التَّفريطُ فِي اليَقظَةِ : قصور تو بیداری میں ہے (یعنی بیداری میں نماز ادا کرنے میں تاخیر کرنے میں قصور ہے)

اہم نکات

حدیث سے مراد یہ ہے کہ سوتے رہ جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جانے میں کوئی قصور نہیں بلکہ قصور اس میں ہے کہ آدمی جاگتے میں نماز میں دیر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت ہو جائے (تفصیل گزشتہ روایت میں گزر چکی)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.7 باب فی بناء المساجد

(مساجد بنانا)

((حَدَّثَنا مُحمّدُ بن الصَّباحِ بنُ سفيانَ أخبرنَا سُفيانُ بنُ عيينةَ عنْ سفيانَ الثَّورى عنْ أبى فَزارَةَ عَن يزيدَ بنِ الأصم عنِ ابْنِ عَبّاس قال: قال رسولُ اللهﷺ: 'مَاأُمِرتُ بتشْييدِ الْمَساجِدِ'. قال ابنُ عبّاس: 'لَتُزَخْرِفُنّها كما زخْرفتِ اليهودُ والنّصارى')).

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَاأُمِرتُ بتشْييدِ الْمَساجِدِ' : مجھے مساجد کو بلند و بالا کرنے کا حکم نہیں ہوا

تزخرفنّها : زخرفہ کے معنی ہیں: ملمع کاری کرنا یعنی تزیین کرنا۔

اہم نکات

⇦ مَاأُمِرتُ بتشْييدِ الْمَساجِدِ': یعنی مجھے مساجد کو بلند بالا بنانے اور ان کی تزیین کا حکم نہیں دیا گیا۔ چنانچہ بعض علماء نے اس ضمن میں لکھا ہے کہ عدم امر عدم جواز کو لازم نہیں کرتا۔ لہذا نیک نیتی کے ساتھ اور تعظیم مسجد کی غرض سے اگر مسجد کی عمارت کو بلند کیا جائے تو جائز ہے۔ بعض فقہاء خصوصا احناف نے لکھا ہے کہ محراب اور قبلہ رخ کی دیوار کی علاوہ مسجد کی تزیین کرنا بھی درست ہے۔ قبلہ رخ کی دیوار اور محراب کی تزیین اس لئے ناپسندیدہ ہے کہ اس میں نقش و نگار کی وجہ سے نماز کے خشوع اور توجہ میں کمی آتی ہے کیونکہ وہ نمازی کے سامنے ہوتی ہے۔

⇦ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ چونکہ لوگوں کی اب عادت بن چکی ہے کہ وہ گھروں کو بلند و بالا بناتے ہیں اور ان کی تزیین بھی کرتے ہیں لہذا مساجد کو بلند کرنا اور ان کی تزیین کرنا بھی جائز ہے تاکہ گھروں سے کمتر دکھائی دینے کی وجہ سے ان کی توہین و بے حرمتی نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے بھی مسجد نبویؐ کے ستون پختہ اور منقش لگوائے تھے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ کام ولید بن عبدالملک بن مروان نے کیا اور صحابہ نے اس پر خموشی اختیار کی۔

((قال ابن عباس: لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى)) یہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔ گویا حدیث کا یہ ٹکڑا موقوف ہوا، یعنی جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے معابد (عبادت گاہوں) کو آراستہ و مزین کیا اسی طرح یہ امت بھی اپنی مساجد کو مزین کرے گی۔

3.8 باب الكناس في المسجد

(مسجد میں جھاڑو دینا)

حدثنا عبدالوهاب بن عبدالحكم الحزار، حدثنا (أنبأنا) عبدالمجيد ابن عبدالعزيز بن أبي رواد عن ابن جريج عن المطلب بن عبدالله بن حنطب عن أنس بن مالكٍ قال قال رسولُ اللهﷺ: ((عُرِضَتْ عَليَّ أُجورَ أمَتِي حتَّى القَذَارَةُ يُخرِجُها الرَّجلُ منَ المَسجدِ، وعُرِضَتْ عليَّ ذُنوبَ أمَّتي فلَمْ أرَ ذَنْباً أعْظَمَ مِنْ سُورةٍ من القُرآنِ أو آيةٍ أوتِيَها رجلٌ ثُمَّ نَسِيَها)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

عُرِضَتْ عَليَّ أُجُورَ أمَتِي	مجھ پر میری امت کے اجر وثواب پیش کیئے گئے (یعنی اجر و ثواب کے کام)
كنس المساجد	: یعنی مسجد میں جھاڑو دینا، 'مکنسۃ' جھاڑو کو کہتے ہیں۔
القذارة	: قذارہ اس خس وخاشاک کو کہتے ہیں جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے یا کسی پینے کی شے میں گر جاتا ہے۔ یہ نہایت معمولی سا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ رسول اللہ ﷺ پر ثواب کے کام پیش کیئے گئے تو معلوم ہوا کہ مسجد میں سے صفائی کرنا نہایت بڑا اجر ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ پر گناہ کے کام پیش کیئے گئے تو معلوم ہوا کہ قرآن کی آیت یا سورت کو یاد کر کے بھلا دینا بہت بڑا گناہ ہے

⇦ حتّٰی القذارۃَ میں نہایت مبالغہ ہے۔ مسجد کو صاف رکھنے میں کہ جب اتنی ذرا سی چیز کے صاف کرنے میں اجر وثواب ہے تو اس سے زائد صفائی میں کتنا ثواب ہوگا۔

3.9 باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد

(آدمی جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟)

عن عبدالملک بن سعید ابن سوید قال سمعت أبا حُمید وأبا أُسید الأنصاري يقول قال رسولُ اللهﷺ ((إذا دَخلَ أحدُكم المسجدَ فَلْيُسَلِّمَ عَلى النبيﷺ ثمَّ لِيقُل اللهمَّ افتحْ لي أبوابَ رحمتِک فإذاَ خرجَ فَلْيَقُلْ اللهم إني أسألکَ مِنْ فَضْلِکَ)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

يُسلِّمَ عَلى النبي : نبی ﷺ پر سلام کہے یعنی درود پڑھے۔

اللهمَّ افتحْ لي أبوابَ رحمتِک : اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اللهم إني أسألکَ مِنْ فَضْلِکَ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلب گار ہوں

اہم نکات

⇦ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی برکات بے اندازہ ہیں خاص طور پر دعا کرنے سے قبل اور دعا کے بعد اگر درود پڑھا جائے تو قبولیت دعا یقینی ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں بھی یہی طریقہ بتایا گیا ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر درود پڑھا جائے پھر دعا کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.10 باب ما جاءَ فی الصَّلوة عندَ دُخولِ المسجد

(مسجد میں داخل ہونے پر نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنا)

عن أبی قتادةَ أنّ رسولَ اللهﷺ قالَ:((إذا جاء أحدُكمُ المسجد فلْيصلِّ سجدتينِ مِنْ قبلِ أنْ يَجْلِس)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

إذا جاء أحدُكمُ المَسْجد : جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے

فلْيصلِّ سجدَتينِ مِنْ قبلِ أنْ يَجْلِس : تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت پڑھ لے۔

اہم نکات

⇦ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد مستحب عمل ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک تحیۃ المسجد اس وقت پڑھی جائے گی جب مکروہ وقت نہ ہو اور مسجد میں جماعت کھڑی نہ ہو۔

⇦ تحیہ المسجد کے حکم سے مسجد حرام مستثنیٰ ہے، اس لئے کہ اس مسجد کا تحیہ نماز نہیں بلکہ طواف ہے۔ ہاں اگر کسی آدمی کا ارادہ مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی طواف کا نہ ہو تو پھر وہ پہلے تحیۃ المسجد ادا کر سکتا ہے۔

3.11 باب فضل القعود فی المسجد

(مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت)

((حَدَّثَنَا القعنبی عن مالكٍ،عنْ أبی الزِّناد،عنِ الأعرج،عنْ أبی هُريرةَ أنَّ رسولَ اللهِﷺ:قال 'الملائكةُ يُصَلُّونَ عَلى أحَدِكم مَا دَام فِی مُصَلَّاه الذِی صلَّى فيهِ مَا لَمْ يَحْدِث أو يَقوُمَ (يقم) اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَه،اللَّهُمَّ ارْحَمْه)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

ما دام فی مصلاہ : جس وقت تک نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔

ما لم یحدث : حدث ناپاکی کو کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جس وقت تک اسے ناپاکی لاحق نہیں ہوتی اس وقت تک وہ باوضو رہتا ہے۔

اہم نکات

مساجد کو اللہ کے گھروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسلام میں معاشرے کے فلاح و بہبود ترقی و امن کیلئے مساجد کا نہایت اہم کردار ہے۔ اسلامی معاشرے کی تنظیم و تشکیل کے لئے مسجد کی حیثیت ایک ادارے کی ہے اس لئے اس کے ساتھ زیادہ تعلق رکھنے کی زیادہ فضیلت ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی مسجد میں باوضو بیٹھا رہتا ہے اس کے لئے فرشتے مغفرت اور رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔

3.12 باب فی کراہیۃ البزاق فی المسجد

(مسجد میں تھوکنے کی کراہیت)

حدثنا مسلم بن ابراهيم، حدثنا هشام وشعبة وأبان عن قتادة، عن انس بن مالك أن النبي ﷺ قال: ((التفل في المسجد خطيئة وكفارته أن يواريه

مشکل الفاظ کی وضاحت

بزاق، بصاق اور بساق : منہ کے پانی یعنی تھوک کو کہتے ہیں جبکہ وہ منہ سے باہر آجائے۔ اگر منہ کے اندر ہی رہے تو اسے ریق کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

یعنی مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے چھپا دیا جائے

کفارتہ أن یواریہ: (اور اس کا کفارہ اسے چھپا دینا ہے) چھپانا اس صورت میں ہے جب کہ مسجد کی چٹائی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو تھوک کو کپڑے وغیرہ سے صاف کر دینا چاہئے۔ مسجد کی چٹائی کپڑے سے صاف کر دینا بہتر ہے۔

3.13 باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد

(مسجد میں مشرک کا داخل ہونا)

((حدَّثنا عيسى بن حماد أخبرنا (حدثنا) الليث عن سعيد المقبري، عن شريك بن عبدالله بن أبي نمرٍ أنه سمع أنس بن مالكٍ يقول: دخل رجلٌ على جملٍ فأناخه في المسجد ثم عقله ثم قال: أيُّكم محمدٌ؟ ورسول الله ﷺ متكئٌ بين ظهرانيهم، فقلنا له: هذا الأبيض المتكئ، فقال له الرجل: يا ابن عبدالمطلب، فقال له النبيُّ ﷺ: قد أجبتُك، فقال له الرجل: يا محمد! إني سائلك)). وساق الحديث.

مشکل الفاظ کی وضاحت

جمل : اونٹ

فأناخه : پھر اسے بٹھایا۔

عقله : اسے باندھ دیا۔

متكئ بين ظهرانيهم : ان کے درمیان میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ یہاں امام ابوداؤد نے اپنے اسلوب کے مطابق مکمل حدیث نقل نہیں کی بلکہ ایک حصہ نقل کردیا کہ ایک غیر مسلم آدمی نے مسجد کے دروازے پر اونٹ باندھا اور مسجد میں داخل ہوکر رسول اللہ ﷺ سے بات کی۔ اصل میں یہ بتانا مقصود تھا کہ غیر مسلم کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔ چنانچہ دلیل کے طور پر اس باب کی دوسری روایت بھی نقل کی جس میں ایک یہودیہ کے زنا کا قصہ مذکور ہے کہ وہ لوگ مسجد میں فیصلہ کروانے کیلئے داخل ہوئے۔

⇦ دخلَ رجلٌ : (ایک آدمی داخل ہوا) یہ آدمی ضمام بن ثعلبہ تھے۔ جیسا کہ اس باب کی دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ۹ھ میں قبیلہ بنوسعد بن بکر کی جانب سے بطور قاصد آئے تھے۔

⇦ فأناخه في المسجد (اونٹ کو مسجد میں باندھ دیا) سے مراد عند باب المسجد ہے یعنی مسجد کے دروازے کے پاس باندھ دیا۔

⇦ ابتدا میں رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی مجلس میں مل جل کر بلا کسی امتیاز کے بیٹھتے تھے؛ جس کی وجہ سے نو وارد آدمی کو آپ ﷺ کے بارے میں دریافت کرنا پڑتا تھا۔ بعد میں صحابہ کرام کی درخواست پر آپ ﷺ نے اپنے لئے منفرد نشست کی اجازت دے دی تھی تاکہ آنے والے کے لئے پہچاننے میں آسانی ہو۔

3.14 باب في المواضع التي لا تجوز فيها الصلوة

(جن جگہوں میں نماز جائز نہیں)

١ – حدثنا عثمانُ بن أبي شَيبَةَ،حدثنا جَريْرٌ عَن الأعمَش عَن مجاهد عَن عُبَيدِ بنِ عُميْرٍ،عَن أبِي ذَرٍّ قَال: قالَ رَسولَ اللهﷺ ((جُعِلَتْ لِيَ الأرْضُ طَهُوراً وَمَسْجِداً)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

جُعِلَتْ لِیَ الأَرْضُ طَهُوراً وَمَسْجِدا : میرے لئے زمین پاک کرنے والے والی اور مسجد ہے۔

اہم نکات

⇦ باب کے عنوان میں دی گئی عبارت محذوف ہے۔ مکمل عبارت یوں ہوگی: ''باب فِی المواضِع الَّتی تَجوزُ والتی لا تجوز فیها الصَّلوة'' یعنی ایسی جگہیں جہاں نماز پڑھنی جائز ہے اور ایسی جگہیں جہاں جائز نہیں۔

⇦ سابقہ امتوں میں یہ پابندی تھی کہ وہ عبادت گاہوں کے سوا دوسری جگہوں پر نماز نہیں پڑھ سکتے تھے جبکہ امت محمدیہ کے لئے تمام روئے زمین مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بن سکتی ہے۔

۲- حدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسماعيلَ،حدَّثنا حَمَّاد ح، وحَدَّثنا مُسَدَّد، حدَّثنا عبدالوَاحِدِ عن عَمرِو بنِ يَحيَى،عن أبيه،عن أبی سَعيد قال: قال رَسولُ اللهﷺ:((الأرْضُ كلُّها مسجدٌ إلاَّ الْحَمَام والمَقْبَرة)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

الأرْضُ كلُّها مسجدٌ إلاَّ الْحَمَام والمَقْبَرة : حمام اور مقبرہ کے سوا تمام زمین مسجد ہے

اہم نکات

⇦ امام احمد بن حنبل اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک مقبرے اور حمام میں نماز جائز نہیں۔ جمہور ائمہ کے نزدیک دونوں جگہوں پر مکروہ ہے۔ حمام میں اس لئے کہ وہاں نجاست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا گمان ہے اور مقبرے میں اسلئے کہ اس سے قبروں کی طرف سجدہ کرنا لازم آتا ہے، نیز وہاں پراگندگی وانتشار ہوتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے:

۱) وہ جگہ جہاں پر گندگی وغیرہ ڈالی جاتی ہے، مثلاً: ڈھیر وغیرہ

۲) مذبح، یہاں خون اور نجاست ہوتی ہے۔

۳) مقبرہ

۴) راستے کا درمیان

۵) حمام

۶) اونٹوں کا باڑہ۔

۷) بیت اللہ کی چھت۔

3.15 باب متى يؤمر الغلام بالصلوة

(لڑکے کو نماز پڑھنے کا حکم کب دیا جائے۔)

عنْ عبدِالملكِ بن الرَّبيعِ بن سبرة عن أبيه عن جدِّه قالَ قالَ النَّبيُّ ﷺ ((مُرُوا الصَّبيَّ بالصَّلوةِ إذا بَلَغَ سبْعَ سنينَ، وإذا بَلَغَ عَشرَ سِنينَ فَاضْربُوه عليها)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

مُرُّوا الصَّبِيَّ بالصَّلوةِ : بچے کو نماز کا حکم دو۔

إذا بَلَغَ سَبْعَ سنينَ : جب وہ سات برس تک پہنچ جائے، یعنی دس سال کا ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ عام طور پر سات سال کا بچہ سن شعور کو پہنچ جاتا ہے لہذا اسے نماز پڑھنے کا کہا گیا۔ نیز فقہاء نے لکھا ہے کہ سات سال کے بچے کو نماز باقاعدہ سکھانی شروع کر دی جائے۔

⇦ بچہ یا بچی پر بالغ ہونے سے قبل نماز فرض نہیں، لیکن یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ دس سال کا بچہ اور بچی بالغ ہونے کے قریب ہوتے ہیں۔ انہیں پہلے سے نماز پر پابند کر دیا جائے تو عادت پڑ جاتی ہے۔

⇦ وإذا بَلَغَ عَشرَ سِنينَ فَاضْرِبُوه عليها (جب وہ دس سال تک پہنچ جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انھیں مارو) یہاں مارنے سے مراد ہلکی تنبیہ ہے، سختی کا مارنا نہیں۔

3.16 باب بَدءِ الأذان

(اذان کی ابتدا)

حدَّثنا عباد بن موسى الحُتَلِيُّ وزيادَ بن أيوب –وحديثُ عباد أتم– قالا: حدثنا هُشيم عَن أبي بشرٍ قال: قال زيادٌ: أخبرنا أبو بشر عن أبي عمير بن أنسٍ،عن عُمُومَةٍ مِنَ الأنصارِ قال((اِهْتَمَّ النبيُّ ﷺ للصَّلاة كيف يَجمعُ النَّاسَ لهَا. فَقِيلَ لَه: اِنْصبْ رايةً عِندَ حُضورِ الصَّلاة،فإذا رَأوها آذَنَ بعضُهُم بعضًا،فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذلك،قال: فَذُكِرَ له القُنْعَ –يعني الشَبُّورَ– وقالَ زياد: شَبُّور اليهودِ،فَلَم يُعْجِبْه ذلك،وقال: هُو مِن أمَر اليَهود. قال: فَذُكِرَ له النَّاقوسُ،فقال: هُو من أمرِ النَّصارَى. فَانْصَرفَ عبدُاللهِ بن زيدِ بنِ عبدِ ربِّه وهو مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رسولِ اللهِ ﷺ فَأُرِيَ الأذانَ في مَنامِه. قال: فغدا على رسولِ اللهِ ﷺ فأخبرَه فقالَ: يا رسولَ اللهِ إنِّي لَبينَ نائم ويقظانَ إذْ أتاني آتٍ فأراني الأذانَ. قال: وكانَ عمرُ بنُ الخطّابِ قَدْ رآهُ قَبلَ ذلِكَ فكتَمَه عشرينَ يوماً. قال: ثُمَّ أخْبَرَ النَّبيَّ ﷺ فقال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

له: ما مَنَعَکَ أن تُخْبِرَنی (تخبرنَا)؟ فقال: سَبَقَنی عبدُالله بن زید فَاسْتَحْیَیتُ،فقالَ رسولُ اللهﷺ: یا بلالُ! قُمْ فَانْظُر مَا یَأمُرُکَ،به عبدُاللهِ بنُ زیدٍ فَافْعَلْه،قال: فَأذَّنَ بلالٌ،قال أبو بشر: فأَخْبَرنی أبو عُمیرٍ أنَّ الأنصارَ تَزْعُمُ أنَّ عبدَالله بنَ زیدٍ لو لا أنَّه کانَ یومئذٍ مریضاً لَجَعَلَه رسولُ اللهﷺ مُؤذِّناً)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

اِهْتَمَّ : اہتمام کیا۔اکھٹا کیا جائے

اِنْصِب رایةً عِندَ حُضورِ الصَّلاة : نماز کے وقت ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے

القُنْعَ (الشَبُّور) : نرسنگا (سینگ کی شکل کا باجہ)

النَّاقوسَ : وہ بگل جسے نصاری عبادت کے وقت بجاتے تھے۔

فی مَنامِه : ان کی نیند میں

إنِّی لَبینَ نائمٍ ویقظانَ : میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا یعنی کچھ سوتا، کچھ جاگتا تھا۔

وضاحت:

نبی اکرمﷺ نے چاہا کہ کوئی خاص نشانی متعین ہو جس کی وجہ سے لوگ نماز کے لئے اکھٹے ہو سکیں۔ صحابہؓ نے اس سلسلے میں مختلف مشورے دیئے۔ کسی نے کہا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے جسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو اطلاع کر دیں تا کہ وہ نماز کے لئے اکھٹے ہوں۔ کسی نے کہا کہ ''قنع'' یا ''شنبور'' جسے یہودی استعمال کرتے تھے اس کے ذریعے لوگوں کو باخبر کر دیا جائے۔ بعض نے ناقوس (وہ بگل جیسے نصاریٰ عبادت کے وقت بجاتے تھے) بجانے کا مشورہ دیا۔ جھنڈا بلند کرنے کا مشورہ بھی قبول نہ ہوا اسی طرح یہود و نصاریٰ کی طرف نسبت کی وجہ سے شنبور اور ناقوس کی اجازت بھی نہ ملی۔ غرض یہ کہ فیصلہ نہ ہوا۔ رات کو حضرت عبداللہ بن زیدؓ (صحابی رسول ﷺ) نے خواب میں آذان کا طریقہ دیکھا۔ آپؓ نے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کو سنایا۔ بعینہ یہی طریقہ حضرت عمرؓ بیس روز قبل خواب میں دیکھ چکے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے خواب کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس طریقے کو پسند کیا اور حضرت بلالؓ کو اسی طریقے کے مطابق اذان کہنے کا حکم فرمایا۔

اہم نکات

- اذان کے لغوی معنی اعلان واطلاع کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں نماز کے وقت خاص الفاظ سے لوگوں کو پکارنے کا نام اذان ہے۔ اذان ایک یا دو ہجری میں شروع ہوئی۔
- اذان شعائر اسلام میں سے ہے اور جمہور فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے یعنی اس کو ترک کرنا گناہ ہے۔

3.17 باب ما يقول إذا سمع المؤذن

(اذان کا جواب کیسے دیا جائے)

عَنْ أبي سعيد الخدرى أن رَسولَ اللهﷺ إذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْل مَا يَقولُ الْمُؤَذِّن.

مشکل الفاظ کی وضاحت

إذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاء : جب تم (اذان کی آواز سنو)

اہم نکات

- فَقُولُوا مِثْل مَا يَقولُ الْمُؤَذِّن یعنی جو کلمہ مؤذن کہے وہ تم بھی کہتے جاؤ،
- جب مؤذن 'حی علی الصلاۃ' کہے یا 'حی علی الفلاح' کہے تو سننے والا 'لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم' کہے اور جب وہ الصلاۃ خیر من النوم' کہے تو سننے والا کہے 'صدقت وبررت بالحق نطقت' (تو نے سچ کہا اور تو بری ہوا اور کلمہء حق کہا). (مرقاۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.18 باب ما يقول إذا سمع الإقامة

(جب اقامت سنے تو کیا کہے)

((حَدَّثَنا سليمانُ بن داؤدَ الَمتكيُّ حَدَّثنا مُحمدُ بن ثابتٍ حدَّثنى رجلٌ من اَهلِ الشَّامِ عن شَهرٍ حَوشَبَ عن أبى أمَامَة أو عَنْ بَعضِ أَصْحابِ النَّبِى ﷺ: أنَّ بِلالاً أخَذَ فِى الإقَامَةِ،فَلَمَّا أنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ قالَ النبُّى ﷺ: أقَامَهَا اللّٰهُ وأدَامَهَا)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

أقَامَهَا الله وأدَامَهَا : اللہ تعالیٰ اس (نماز) کو قائم ودائم رکھے۔

اہم نکات

⇦ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا عمل بتایا گیا ہے کہ اقامت کے دوران جب "قَد قَامَتِ الصلاة" کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: "أقامَها اللهُ و آدامَهَا".

3.19 باب الدعاء عند الأذان

(اذان کے بعد کی دعا)

حَدَّثَنا أحمُد بن حنبل،حدَّثنا علىٌّ بن عياشٍ،حدَّثنا شُعيبُ بن أبى حمزةَ عن محمدِ بن المنكدرِ،عنْ جابرِ بنِ عبدِالله قالَ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ: ((من قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النداءَ: اللَّهُمَّ ربَّ هَذِهِ الدَّعوَةِ التَّامةِ والصَّلاةِ القائمةِ آتِ مُحمَّداً الوسيلَةَ والفَضِيْلَةَ وَابعثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً الَّذى وَعَدْتَّه إلا حَلَّتْ له الشَّفَاعَةُ يَومَ القِيامةِ)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

حِينَ يُسْمَعُ النِّداءَ : جس وقت (اذان) کی آواز سنے

الدَّعوةِ التَّامةِ : کامل دعوت

اہم نکات

⇦ اذان کا جواب دینا سنت ہے۔ اسی طرح اذان کے بعد دعا پڑھنا مسنون ہے اور بڑے اجر اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا باعث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- ابوداؤد کی 'السنن' حاصل کر کے اس میں سے کتاب الصلوۃ کے تمام ابواب کی فہرست تیار کریں۔

۲- حضرت جبریل نے آپ ﷺ کو نماز کیوں پڑھائی؟

۳- ظہر اور صبح کے اوقات میں فقہاء کی آراء تحریر کریں۔

۴- 'من أدرک رکعة من الصلوة فقد أدرکها' سے امام ابوحنیفہ کیا مراد لیتے ہیں؟

۵- وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں نماز رہ جائے تو قضا کرنے کی صورت میں گناہ نہیں؟

۶- مسجدوں کی تزیین و آرائش سے متعلق علماء کے اقوال لکھیں۔

۷- مسجد میں داخل ہونے اور خارج ہونے کی دعائیں تحریر کریں۔

۸- غیر مسلم کے مسجد مین داخل ہونے کا کیا حکم ہے؟

۹- وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں نماز پڑھنی مکروہ ہے؟

۱۰- اذان کے بعد کون سی دعا مسنون ہے؟ تحریر کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- تہذیب التہذیب ۴/ ۱۶۹

۲- بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ص: ۱۱۸، نیز تذکرۃ المحدثین ج: ۱، ص: ۲۸۵

۳- تہذیب التہذیب ج ۲، ص ۱۶۹ تا ۱۷۲ نیز ملاحظہ ہو شمس الحق ڈیانوی، غایۃ المقصود شرح ابو داؤد (مقدمہ) ۱/ ۵، ۶

۴- تہذیب ۲/ ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲

۵- بستان المحدثین/ ۱۱۹

۶- تذکرۃ المحدثین ۱/ ۲۸۷

۷- تہذیب ۴/ ۱۷۲، تہذیب الاسما اللغات ۲/ ۲۲۴

۸- تہذیب ۴/ ۱۷۰، ۱۷۲

۹- تذکرۃ المحدثین ۱/ ۲۹۰

۱۰- بستان المحدثین/ ص ۱۱۸

۱۱- مولانا محمد عاقل، الدر المنضود علی سنن ابی داؤد، طبع مظاہر علوم ہند ص ۴۱

۱۲- شمس الحق عظیم آبادی، غایۃ المقصود (مقدمہ) نیز ملاحظہ ہو ابن ماجہ وعلم حدیث ص ۳۲۱ تا ۳۲۳

۱۳- معالم السنن ۱/ ۶

۱۴- تذکرہ ۱/ ۲۹ تفصیل کے لئے بذل المجہود از خلیل احمد سہارنپوری (مقدمہ)

۱۵- بستان المحدثین ۱۱۹، ۱۲۰

۱۶- بذل المجہود (مقدمہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- ایضاً

۱۸- ایضاً

۱۹- ایضاً

۲۰- عون المعبود ج:۱،ص:۲

۲۱- مقدمہ بذل المجہود ج۱،ص انیز معجم المطبوعات ص ۱۳۱۔

۲۲- عون المعبود، ج ۴ص ۵۵۴

۲۳- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تذکرہ المحدثین ص ۳۰۲ تا ۳۰۴

۲۴- بذل المجہود ،" باب من ادرک رکعة من الصلوة فقد أدرکها "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوائنٹ نمبر ⑥

جامع ترمذی

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف	204
یونٹ کے مقاصد	205
① امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ	206
1-1 مولد و مسکن	206
1-2 ابتدائی تعلیم	206
1-3 اساتذہ	206
1-4 تلامذہ	207
1-5 خصوصیات امام	207
1-6 امام ترمذی بطور مفسر قرآن	208
1-7 امام ترمذی بطور فقیہ	208
1-8 امام ترمذی کی تصانیف	208
1-9 ترمذی کے نام کے ساتھ التباس کا ازالہ	208
② جامع ترمذی	209
2-1 جامع ترمذی کی خصوصیات	209
2-2 جامع ترمذی کے علوم	210
2-3 معمول بہا احادیث	211
2-4 احادیث کا عدم تکرار	211
2-5 روایت کی صحت و سقم کی وضاحت	212
2-6 راوی کی کنیت اور نسبت کی وضاحت	212

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ جامع ترمذی کی اصطلاحات	213
3-1 ذاهب الحديث	213
3-2 مقارب الحديث	213
3-3 شيخ ليس بذاک	213
3-4 اسناده ليس بذاک	213
3-5 هذا حديث جيد	213
3-6 هذا حديث غريب	214
3-7 حديث حسن	214
3-8 هذا حديث حسن صحيح	214
3-9 هذا حديث حسن غريب	216
④ شرائط ترمذی	218
⑤ جامع ترمذی کی شروح	219
خود آزمائی نمبر ۱	223
⑥ مطالعہ متن حدیث (شمائل نبوی)	224
6-1 باب ماجآء فی صفة خبز رسول الله ﷺ	225
6-2 باب ماجاء فی صفة ادام رسول الله ﷺ	226
6-3 باب كيف كان كلام رسول الله ﷺ	229
6-4 باب ماجاء فی قراء ة رسول الله ﷺ	233
6-5 باب ماجاء فی بكاء رسول الله ﷺ	234
خود آزمائی نمبر ۲	237
حوالہ جات	238

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

امام ابوعیسی ترمذی کی ولادت دوسری صدی ہجری کی پہلی دھائی ۲۰۹ ھ میں ہوئی۔ آپ نے علم حدیث کی خاطر دسیوں شہروں کے سفر کیئے اور وہاں کے اکابرین حدیث سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ وشیوخ میں امام بخاری، امام مسلم، امام عبد الرحمٰن دارمی، قتیبہ بن سعید اور شاگردوں میں احمد بن یوسف مروزی، داؤد بن نصر بن سہیل بزدوزی جیسے محدثین شامل ہیں۔ آپ کی ''الجامع'' (ترمذی) کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے۔

فقہ وحدیث کے طلبہ کے لئے جامع ترمذی نہایت اہم اور مفید ہے۔ الجامع کے متعلق خود امام ترمذی کہتے ہیں کہ جس کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے ہیں۔

اس یونٹ میں آپ امام ترمذی اور ان کی ''جامع'' سے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں الجامع کا اسلوب، کتاب کی شروح اور ان کے اسلوب پر بحث بھی اس یونٹ میں دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں شمائل ترمذی میں سے پانچ ابواب کی متعین روایات پر بھی بحث کی گئی ہے تا کہ طلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابوعیسیٰ ترمذی اور ان کی کتاب الجامع ترمذی سے متعارف ہو سکیں۔
- الجامع (ترمذی) کی خصوصیات و اسلوب کو سمجھ سکیں۔
- الجامع کی شروح کا تعارف اور ان کا اسلوب سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- الجامع کی کتاب الشمائل کے پانچ ابواب کی اہم روایات کا جائزہ لے سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

(۲۷۹ھ)

1.1 مولد و مسکن:

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسی اور نسب نامہ یہ ہے محمد بن سورۃ بن موسی بن ضحاک سلمی، ترمذی، بوغی، آپ کا تعلق قبیلہ بنی سلیم سے تھا۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

وطن:

امام کا تعلق صنعانیان کے مشہور شہر ترمذ سے تھا۔ ترمذی کا لفظ تینوں اعراب کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یعنی تَرمِذ، تُرمذ، تِرمِذْ، لیکن عام طور پر تِرمِذْ ہی معروف ہے۔ (۱) یہ شہر دریائے جیحون کے مشرقی کنارے بلخ کے محاذ میں کسی زمانہ میں بہت آباد اور بارونق تھا۔ آپ کے ساتھ مقامی نسبت میں بوغی بھی ہے۔ بوغ ترمذ سے چھ فرسخ کی مسافت پر ایک گاوں ہے بعض روایتوں کے مطابق ترمذی اسی گاؤں میں مدفون ہیں۔ (۲)

1.2 ابتدائی تعلیم

آپ کی ابتدائی تعلیم سے متعلق کچھ زیادہ مواد دستیاب نہیں البتہ چونکہ اس زمانہ میں خراسان اور ماوراء النہر علم کے مراکز تھے اور دور دور سے تشنگان علم یہاں آ کر فیض یاب ہوتے تھے اس سے قیاس یہی ہے کہ امام ترمذی نے بھی ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی ہوگی۔

1.3 شیوخ واساتذہ:

امام ترمذی کے اساتذہ پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے دور کے تقریبا تمام بڑے

" محکم دلائل-سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محدثین سے استفادہ کیا۔ ان کے شیوخ میں امام بخاری اور امام مسلم کے شیوخ بھی شامل ہیں۔

علامہ سمعانی اور علامہ ذہبی نے ترمذی کے بعض ممتاز شیوخ کے نام لکھے ہیں جن میں امام بخاری، امام مسلم، علی بن حجر مروزی، ابومعصب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، اسماعیل بن موسیٰ، سوید بن نصر، محمد بن عبدالملک، عبداللہ بن معاویہ جمحی وغیرہ شامل ہیں۔ (۳)

1.4 امام ترمذی کے تلامذہ:

امام ترمذی سے استفادہ کرنے والوں میں دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے محدثین کے نام ملتے ہیں۔ آپ کے ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں:

ابو حامد احمد بن عبداللہ بن داؤد مروزی، ہشیم بن کلیب الشامی، محمد بن محبوب، ابو العباس محبوبی مروزی، احمد بن یوسف نسفی، ابوالحارث اسد بن حمودیہ، داؤد بن نصر بن سہل بزدوزی، عبد بن محمد بن محمود نسفی، محمد بن مکی بن نوح، ابوجعفر محمد بن سفیان بن النظر، محمد بن المنذر۔ (۴)

1.5 امام ترمذی کے خصوصیات

ترمذی کا شمار حدیث کے ممتاز ائمہ میں ہوتا ہے۔ احادیث کے ضبط واتقان کے سلسلے میں امام کو خاص مہارت تھی۔ امام ترمذی نے بہت سے شیوخ سے استفادہ کیا تھا لیکن ان کو سب سے زیادہ فائدہ امام بخاری سے پہنچا۔ آپ کا شمار امام بخاری کے خاص تلامذہ میں ہوتا تھا۔ امام بخاری کا ان کے متعلق یہ کہنا تھا کہ "تم نے مجھ سے جتنا استفادہ کیا اس سے زیادہ میں نے تم سے استفادہ کیا۔ (۵) امام ابن حبان آپ کی خصوصیات سے متعلق لکھتے ہیں کہ ترمذی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے احادیث کا ذخیرہ جمع کیا، اس پر تصنیف کی اور انہیں حفظ کیا۔ حافظ ذہبی اور ابن حجر عسقلانی اور دیگر پر اکثر تذکرہ نگار علماء ان کو حدیث کے بڑے ائمہ میں شمار کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.6 ترمذی بطور مفسر قرآن

حدیث کے ساتھ ساتھ ترمذی تفسیر میں بھی ادارک اور کمال رکھتے تھے۔ ترمذی میں انہوں نے ابواب التفسیر کے تحت آیات قرآنی کے متعلق جو احادیث نبوی اور آثار صحابہ جمع کئے ہیں ان سے تفسیر کے متعلق ان کے علم ونظر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

1.7 بطور فقیہ:

حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ وہ ایک مجتہد فقیہ بھی تھے یہی وجہ ہے کہ جامع ترمذی صرف احادیث کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ فقہی اجتہاد کی کتاب بھی ہے۔ اس میں امام موصوف نے مختلف آئمہ کے فقہی مذاہب، ان کے استنباطات اور دلائل کو جمع کیا ہے اور جابجا اس پر بحث ونقد بھی کی ہے۔

وفات:

مشہور روایت کے مطابق امام موصوف نے ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

1.8 تصانیف:

مورخین کے بیانات اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں لیکن ان کی تین تصانیف کا علم ہوسکا ہے اور وہ بہت ہی معروف ہیں۔ جامع یا سنن ترمذی مع شمائل ترمذی، کتاب العلل۔ ابن الندیم نے ایک کتاب کا نام کتاب التاریخ بھی لکھا ہے۔ (٦)

1.9 ترمذی کے نام کے ساتھ التباس کا ازالہ

امام ابوعیسی ترمذی کے علاوہ دو دیگر محدثین بھی ترمذی کی نسبت سے مشہور ہیں:

۱- ابوعبداللہ محمد بن علی المعروف حکیم الترمذی

۲- ابوالحسن احمد بن حسن ترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں حضرات بھی صاحب تصنیف تھے۔

حدیث میں حکیم ترمذی کی ''نوادر الاصول'' مشہور کتاب ہے لیکن یاد رہے کہ یہ غیر معتبر ہے ناواقف لوگ حکیم ترمذی کو ابوعیسی ترمذی سمجھ کر ان کی غیر معتبر حدیثیں امام ترمذی کی جانب منسوب کر دیتے ہیں۔ (۷) دوسرے صاحب یعنی ابوالحسن ترمذی البتہ بڑے پایہ کے محدث ہیں اور امام احمد بن حنبل کے شاگرد تھے بخاری، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے ان سے روایتیں بھی کی ہیں ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی۔ (۸)

② جامع ترمذی

امام ترمذی کی اس کتاب کو ''الجامع'' اور السنن دونوں نام دیئے گئے ہیں، سنن اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس کے ابواب فقہی ترتیب پر ہیں۔ چونکہ جامع ترمذی میں بعض ضعیف احادیث بھی ہیں اس لئے یہ ترتیب میں سنن نسائی اور سنن ابوداؤد کے بعد آتی ہے۔ لیکن بعض علماء نے اسے بخاری اور مسلم کے بعد درجہ دیا ہے۔ (۹)

2.1 جامع ترمذی، خصوصیات واسلوب

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تصنیف کرنے کے بعد علماء حجاز کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اس کو پسند کیا۔ پھر علماء خراسان کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے بھی اسے تحسین کی نظر سے دیکھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جس کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے ہیں۔ (۱۰)

اس کتاب کی اہمیت کے حوالہ سے حافظ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ:

''هَذا كتابه الصَحيحُ أحسنُ الكُتُبِ وأكْثَرُهَا فائدةً وأحْسَنُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَرْتِیباً وَاَقَلُّهَا تَکْرَاراً وَفِیه مَالَیسَ فِی غَیرِہ".

یعنی "یہ کتاب (جامع ترمذی) کتب صحاح میں سب سے زیادہ احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ ہے اور یہ ترتیب میں سب سے عمدہ ہے اور اس میں تکرار سب سے کم ہے اور یہ کتاب سب سے منفرد ہے"۔

ابو اسماعیل ہروی کا کہنا یہ ہے کہ میرے نزدیک ابوعیسی ترمذی کی کتاب بخاری اور مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے، انھوں نے اس کا سبب بتلاتے ہوئے کہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ماہرین علوم حدیث کے سوا کوئی اور شخص استفادہ نہیں کرسکتا جبکہ صحیح ترمذی فقہاء ومحدثین اور عام علماء کے لئے یکساں مفید ہے۔

2.2 جامع ترمذی کے علوم

جامع ترمذی میں امام موصوف نے احادیث کے ذیل میں متعدد علوم وفنون کو سمو دیا ہے کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب چودہ سے زائد علوم پر حاوی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

۱- بیان سند

۲- تصحیح حدیث

۳- روایت کے سقم کا بیان

۴- جرح رواۃ (راویوں پر جرح)

۵- تعدیل رواۃ (راویوں کی تعدیل)

۶- مبہم راویوں کے ناموں کی تصریح

۷- راویوں کی کنیتوں اور اسماء (ناموں) کا ذکر

۸- بیان وصل

۹- بیان قطع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔مرسل کا بیان

۱۱۔متروک کی وضاحت

۱۳۔تاویل حدیث میں اقوال کا اختلاف

۱۴۔ردوقبول آثار کے بارے میں علماء کا اختلاف

۱۵۔ فقہی مسائل پر بحث

۱۶۔روایات میں تطبیق

۱۷۔ناسخ ومنسوخ احادیث کا بیان وغیرہ

2.3 معمول بھا احادیث: اس کتاب کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تمام حدیثیں کسی نہ کسی فقیہ کی معمول بہا ہیں اور ہر روایت کسی نہ کسی صاحب علم فقیہ یا محدث کے نزدیک حجت اور قابل عمل ہے۔[11] یہاں یہ بات یاد رہے کہ جامع ترمذی کی صرف دو راویتیں ایسی ہیں جن پر فقہاء ومحدثین میں سے کبھی کسی کا عمل نہیں رہا اور وہ یہ ہیں:

۱- ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خوف وخطر یا سفر اور بارش کی رخصت کے بغیر مدینہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھیں (یعنی جمع بین الصلاتین کیا)۔

۲- دوسری یہ کہ جب کوئی شراب پیئے تو اس کے کوڑے لگاؤ تین مرتبہ سزا کے بعد بھی اگر باز نہ آئے تو قتل کردو۔

جامع ترمذی میں امام موصوف نے تمام فقہاء کے بنیادی مستدلات کو جمع کیا ہے اور ہر ایک کے لئے الگ باب قائم کیا ہے ہر باب میں امام نے فقہاء کے مسلک کو بالالتزام بیان کیا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب حدیث کے ساتھ فقہ کا بھی قابل قدر ذخیرہ بن گئی ہے۔

2.4 احادیث کا عدم تکرار: اس کتاب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ ایک طرف اس میں روایات کی تکرار بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے دوسری طرف ایک مسئلہ کے متعلق روایتوں کے جانب اشارہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے مثلاً ایک روایت نقل کرنے کے بعد وضاحت کرتے ہیں کہ یہی حدیث دوسرے فلاں فلاں راویوں نے بھی بیان کی ہے اور اگر کسی دوسرے راوی نے مختلف الفاظ میں بیان کی تو اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

2.5 روایت صحت وسقم کی وضاحت: جرح وتعدیل کی رو سے جس روایت یا سند کا جو درجہ ہوتا ہے امام ترمذی اس کو واضح کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، حسن ہے، مرسل ہے، منقطع ہے، اس کی سند یا متن میں کوئی علت واضطراب ہے یا رواۃ میں کوئی مجہول یا منکر ہے وغیرہ۔ ان وضاحتوں کی وجہ سے قاری کو حدیث کے داخلی وخارجی ہر پہلو پر معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔

2.6 راوی کی کنیت ونسبت کی وضاحت: جو راوی کنیت یا نسبت کے ساتھ معروف ہو ترمذی ایسے راوی کے کنیت اور القاب وغیرہ کی وضاحت کرتے ہیں اور اگر رواۃ کے ناموں اور کیفیتوں اور القابات میں اجمال ہو تو بھی اسے ظاہر کرتے ہیں۔

⇦ بسا اوقات امام موصوف کسی حدیث کے بارے میں مختلف اساتذہ اور آئمہ حدیث کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں۔

⇦ بعض مقامات پر امام ترمذی اپنے اساتذہ، محدثین اور فقہاء سے اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ ان کے اور اپنے دلائل مفصل ذکر کرتے ہیں۔

⇦ بعض دفعہ غریب الحدیث (حدیث کے مشکل الفاظ) کی آسان پیرائے میں وضاحت بھی کرتے ہیں۔

⇦ دو متعارض احادیث میں تطبیق دینے کی کوشش کرتے ہیں اگر تعارض میں تطبیق ممکن نہ ہو تو ناسخ اور منسوخ حدیث کا ذکر کر دیتے ہیں۔

⇦ جامع ترمذی کی ترتیب نہایت سہل اور اس کے تراجم ابواب نہایت آسان ہیں اور اس کتاب سے حدیث کا تلاش کرنا آسانی سے ممکن ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ جامع ترمذی کی اصطلاحات

ترمذی میں بعض خاص اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں جن کی مختصر وضاحت کچھ یوں ہے۔ بعض مرتبہ ترمذی کسی آدمی کے بارے میں یہ کہتے ہیں:

3.1 فلان ذاهب الحديث

ترمذی جب کسی آدمی کے بارے میں یہ کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کا حافظہ کمزور ہے اور اسے حدیث یاد نہیں رہتی۔

3.2 مقارب الحديث

یہ الفاظ تعدیل کے لیے ہیں۔ اگر کسی راوی کے بارے میں استعمال ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حدیث دوسرے راوی کی حدیث سے قریب ہے۔

3.3 شيخ ليس بذاک

یہ الفاظ جرح کے لئے ہیں یعنی اس (راوی) کی روایت مقبول نہیں ہے جہاں تک اسے شیخ کہنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ شیخ کا لفظ کسی دوسری خصوصیت کے حوالہ سے بیان کیا ہو مثلاً کبر سنی یا کسی اور فن کی خصوصیت کی بناء پر شیخ کہا ہو۔

3.4 اسناده ليس بذاک

یعنی اس (راوی) کے ذہن میں قوت اسناد کا جو تصور ہے وہ یہاں نہیں ہے۔

3.5 هذا حديث جيد

ترمذی کے نزدیک ایسی حدیث جو ''حسن'' کے درجہ سے آگے ہو مگر درجہ صحیح تک نہ پہنچتی ہو تو وہ ''جید'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.6 ھذا حدیث غریب

ترمذی حدیث کے غریب ہونے کی تین وجوہ تحریر کرتے ہیں۔

الف) حدیث کی سند میں ایک راوی اپنے شیخ سے اس حدیث کی روایت میں منفرد ہو۔

ب) حدیث کا ایک متن متعدد طرق سے مروی ہے مگر صرف ایک راوی حدیث کے متن میں دوسروں کی بنسبت کچھ اضافہ بیان کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس راوی کا حافظہ قابل اعتماد ہو ورنہ وہ حدیث مدرج ہوگی۔

ج) عام آئمہ حدیث کے نزدیک وہ حدیث کسی خاص سند سے معروف ہو اگر اس سند کے سوا کسی اور طریقہ سے اس کی روایت کی جائے تو پھر بھی وہ غریب ہوگی۔

3.7 حدیث حسن

اگر امام ترمذی حدیث کے ساتھ صرف ''حسن'' لکھتے ہیں تو اس وقت ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ حدیث شاذ ہے اور اس کے راوی متہم بالکذب (جھوٹ کی تہمت لگے ہوئے) نہیں ہیں اور وہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

3.8 حدیث حسن صحیح

اس حدیث پر امام ترمذی نے بیک وقت حسن اور صحیح دونوں الفاظ کا اطلاق کیا ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث میں امام ترمذیؒ ایسا ہی کرتے ہیں، اس پر یہ اشکال معروف ہے کہ علم اصول حدیث کی رو سے صحیح وہ ہے جو سند متصل سے ثابت ہو یعنی اس کی سند میں انقطاع نہ ہو اور اس کے رواۃ اعلیٰ درجہ کے ثقہ، حافظ، عادل اور تام الضبط ہوں شاذ اور منکر ان میں نہ ہو اور حسن وہ ہے کہ جس میں صحیح کی سب شرائط ہوں مگر اس کے راوی میں اعلیٰ درجہ کا ضبط نہ ہو اس بناء پر اعتراض ہوتا ہے کہ امام ترمذی کا ایک ہی حدیث کو حسن اور صحیح کہنا کیسے درست ہے جب کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں اور آپس میں متعارض ہیں؟

علماء نے اس اعتراض کے مختلف جوابات دیئے ہیں، ان میں سے چند اہم جوابات درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- حافظ ابن حجرؒ نے شرح نخبۃ الفکر میں لکھا ہے کہ یہاں حرف عطف محذوف ہے پھر اس حرف عطف کی تشریح میں بھی اختلاف ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ یہاں حرف ''أو'' محذوف ہے، گویا امام ترمذی کو شک ہے کہ اس حدیث کو صحیح یا حسن میں سے کس قسم میں داخل کیا جائے لیکن یہ جواب اس لئے ضعیف ہے کہ امام ترمذی نے سینکڑوں احادیث کے بارے میں یہ لفظ استعمال کیا ہے اور ان کے جلالت شان سے یہ بات بعید ہے کہ ان سب احادیث کے بارے میں وہ شک اور تردد کا شکار ہوں، بعض حضرات نے فرمایا کہ یہاں ''و'' محذوف ہے، اور امام ترمذیؒ کا منشاء یہ ہے کہ ''هذا الحديث حسن من طريق وصحيح بطريق اخر''، (یعنی یہ حدیث ایک طریق سے حسن اور دوسرے طریق سے صحیح ہے) لیکن اس جواب کی صحت اس پر موقوف ہے کہ جس حدیث کو بھی امام ترمذی نے ''حسن صحیح'' کہا ہو اس کے متعدد طرق ہوں حالانکہ امام ترمذی نے بعض ایسی احادیث کو بھی ''حسن صحیح'' کہا ہے جو صرف ایک ہی طریق سے مروی ہیں۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اصل عبارت اس طرح ہے کہ ''هذا الحديث حسن عند بعض وصحيح عند آخرين'' (یعنی یہ حدیث بعض کے نزدیک حسن اور بعض دوسرے محدثین کے نزدیک صحیح ہے)

۲- بعض حضرات نے یہ جواب دیا کہ حسن سے حسن لذاتہ اور صحیح سے صحیح لغیرہ مراد ہے، اور یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں، کیونکہ جو روایت کسی راوی کے نقصان ضبط کی بناء پر حسن لذاتہ ہو وہ اگر متعدد طرق سے آئے تو صحیح لغیرہ بن جاتی ہے، یہ جواب بہتر تھا، لیکن اس پر بھی وہی اشکال باقی رہتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے متعدد ایسی احادیث کو حسن صحیح کہا ہے جو صرف ایک ہی طریق سے مروی ہیں، نیز امام ترمذیؒ نے ایسی احادیث کو بھی بکثرت حسن صحیح قرار دیا ہے جو شیخین (بخاریؒ و مسلمؒ) نے ذکر کی ہیں، اس لئے ان کو حدیث حسن قرار دینا مشکل ہے۔

۳- حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ امام ترمذی نے حسن صحیح ایک مستقل اصطلاح مقرر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو منزلۃ بین المنزلتین کے درجہ میں ہے یعنی حسن اور صحیح کے درمیان کا درجہ رکھتی ہے، اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جو صحیح سے نیچے اور حسن سے اوپر ہو، یہ جواب نسبتاً بہتر معلوم ہوتا ہے، لیکن اس پر بھی وہی اشکال ہے کہ امام ترمذی نے بہت سی ایسی احادیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے، جو بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہیں اور کسی حدیث کا صحیحین میں ہونا اس بات کی واضح علامت ہے کہ وہ صحیح کے معیار پر پوری اترتی ہے، پھر اسے مرتبہ صحیح سے نیچے ''حسن صحیح'' قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے؟ اس کے علاوہ امام ترمذی نے ہر جگہ صحیح کے ساتھ حسن کی قید لگائی ہے، اگر اس جواب کو درست تسلیم کرلیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امام ترمذیؒ کے نزدیک کوئی بھی حدیث صحیح نہ ہو اور یہ بات ممکن نہیں۔

علامہ انور شاہ کاشمیری اور بعض دوسرے محدثین کے نزدیک حسن اور صحیح میں عام خاص کی نسبت ہے نہ کہ تباین کی، حسن عام ہے اور صحیح خاص یعنی جس روایت پر امام ترمذیؒ کی حدیث حسن کی تعریف صادق آرہی ہو اگر وہ ساتھ ہی تام الضبط افراد سے مروی ہو اور اس میں کوئی علت بھی نہ ہو، تو وہ ساتھ ہی صحیح بھی ہوگی، اور اگر راوی تام الضبط نہ ہو یا اس کی راویت میں کوئی علت پائی جارہی ہو تو وہ صرف حسن ہوگی صحیح نہیں۔

3.9 هذا حديث حسن غريب

امام ترمذیؒ بکثرت حسن اور غریب کو جمع کرتے ہیں، جمہور کے نزدیک حسن اور غریب کی جو تعریفیں مشہور ہیں ان کی رو سے اس میں کوئی اشکال نہیں اس لئے کہ جمہور کے نزدیک دونوں میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ حدیث کے حسن ہونے کا تعلق راوی کے حفظ اور عدالت سے ہے اور غریب ہونے کا تعلق راوی کے منفرد ہونے سے لہذا دونوں جمع ہوسکتے ہیں لیکن امام ترمذیؒ کے قول میں اشکال اس لئے پیدا ہوگیا کہ انھوں نے حدیث حسن کی جو تعریف کتاب العلل میں ذکر کی ہے وہ جمہور کی تعریف سے مختلف ہے اس لئے حافظ ابن حجرؒ نے شرح نخبہ میں یہ جواب دیا ہے کہ امام ترمذیؒ نے کتاب العلل میں حسن کی جو تعریف کی ہے وہ صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی حدیث حسن کی تعریف ہے جس کے ساتھ غریب کا لفظ نہ ہو اور جہاں امام ترمذیؒ حسن غریب کہتے ہیں وہاں جمہور کی اصطلاح کا حسن مراد لیتے ہیں، نہ کہ اپنی اصطلاح کا، اور جمہور کی اصطلاح میں حسن غریب کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے، حافظ ابن صلاح نے اپنے مقدمہ میں یہ جواب دیا ہے، کہ امام ترمذی نے کتاب العلل میں حسن لغیرہ کی تعریف کی ہے، اور جس جگہ وہ حسن کے ساتھ غریب کو جمع کرتے ہیں وہاں حسن سے حسن لذاتہ مراد ہوتا ہے۔

اس اشکال کا ایک بہتر جواب علامہ انور شاہ کاشمیری نے دیا، وہ فرماتے ہیں کہ اگر امام ترمذیؒ کی کتاب العلل والی عبارت کو غور سے پڑھا جائے تو اس اعتراض کا جواب خود بخود نکل آتا ہے، چنانچہ امام ترمذیؒ کی کتاب العلل کی عبارت کے مطابق اس حدیث کے غریب ہونے کی تین صورتیں ہیں، ایک صورت تو یہ ہے کہ اس کا مدار واقعۃً ایک ہی راوی پر ہو، اور اس کے سوا اسے کوئی روایت نہ کرتا ہو، یہ قسم تو امام ترمذی کی اصطلاح کے مطابق حسن کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری صورت یہ ہے کہ حدیث مجموعی طور پر تو بہت سے راویوں سے اور متعدد طرق سے مروی ہو، لیکن ان میں سے کسی طریق میں متن کے اندر کوئی ایسی زیادتی پائی جارہی ہو جو دوسرے کسی طریق میں نہ ہو ایسی صورت میں اصل حدیث تو غریب نہیں ہوتی لیکن جس طریق سے زیادتی پائی جارہی ہے اس کو زیادتی کی وجہ سے غریب کہہ دیتے ہیں، اور تیسری صورت یہ ہے کہ اصل حدیث متعدد طرق سے مروی ہو لیکن کسی ایک طریق میں سند کے اندر کوئی زیادتی پائی جارہی ہو تو وہ طریق غریب ہوتا ہے اور اسناد کی تبدیلی کی وجہ سے اس حدیث کو غریب کہہ دیتے ہیں۔

اس تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام ترمذیؒ جہاں حسن کو غریب کے ساتھ جمع کرتے ہیں وہاں غریب سے مراد آخری دو صورتیں ہوتی ہیں، یعنی اصل حدیث متعدد طرق سے مروی ہونے کی بناء پر حسن ہوتی ہے، لیکن سند یا متن میں کوئی تفرد آجاتا ہے جس کی بناء پر امام ترمذیؒ اس حدیث کو ساتھ ساتھ غریب بھی کہہ دیتے ہیں۔ (۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ شرائط ترمذی

امام ترمذی نے اپنی جامع میں روایات لینے کے لئے چار شرطوں کو ملحوظ رکھا ہے:

۱- وہ روایات لاتے ہیں جو صحیح ہوں نیز بخاری اور مسلم کی شرائط کے موافق ہوں۔

۲- وہ روایات بھی لاتے ہیں جو امام ابوداؤد اور امام نسائی کی شرائط کے موافق ہوں۔

۳- بعض اوقات ضعیف روایت کو بھی لیتے ہیں۔ ایسی ضعیف روایت حسن لغیرہ کے قبیل سے ہوتی ہیں، کیونکہ اس کے ساتھ سلف کی ایک جماعت کے مسلک کی مطابقت ہوتی ہے۔

۴- آپ طبقہ اولی اور ثانیہ سے اکثر اور طبقہ ثالثہ اور رابعہ سے نسبتاً کم اور خامسہ سے استشہاداً اور کبھی کبھی اعتبار کے طور پر روایت لیتے ہیں۔ ☆

حافظ ذہبی نے ترمذی کی احادیث کی چار قسموں کو یوں بیان کیا ہے:

۱- وہ احادیث جو بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہوں۔

۲- وہ احادیث جو امام نسائی اور امام ابوداؤد کے شرائط کے مطابق صحیح ہوں۔

۳- وہ احادیث جن کو ابوداؤد اور امام نسائی نے روایت کیا ہو لیکن ان کی علت بھی بیان کردی ہو۔

۴- وہ احادیث جن کو خود امام ترمذی نے روایت کیا اور ان کی علت بیان کردی۔ (۱۳)

☆ طبقات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ایم اے علوم اسلامیہ تخصص فی الحدیث کورس نمبر ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ جامع ترمذی کی شروح

صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد جامع ترمذی کی سب سے زیادہ شروح لکھی گئیں ہیں۔ معروف شرحیں درجہ ذیل ہیں:

عارضۃ الاحوذی:

یہ حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی کی شرح ہے یہ ابن العربی کے نام سے معروف ہیں۔ مشہور روایت کے مطابق ۲۲ شعبان ۴۶۸ھ کو پیدا ہوئے ابن خلکان نے ۴۶۹ھ بھی روایت کی ہے۔ آپ کے والد ابومحمد عبداللہ اشبیلیہ کے ممتاز علماء میں تھے۔ اس لئے ابن العربی کے نام کے ساتھ اشبیلی کی نسبت بھی کے جاتی ہے۔ آپ کے اساتذہ میں ابوحامد غزالی، ابوبکر طرطوشی اور شاگردوں میں حافظ ابوالقاسم سہیلی محمد بن علی کتانی اور قاضی ابوالفضل عیاض جیسے صاحب کمال لوگ شامل ہیں۔ (۱۴)

عارضۃ الاحوذی جامع ترمذی کی مشہور ومقبول شرح ہے۔ علامہ سیوطی کے زمانہ تک اس کے علاوہ ترمذی کی کوئی اور مکمل شرح متداول نہیں تھی چنانچہ وہ فرماتے ہیں "لانعلم انه شرحه احد کاملا الا القاضی ابو بکر بن العربی فی کتابه عارضة الاحوذی" یعنی "ہم کو ابوبکر بن العربی کی عارضۃ الاحوذی کے علاوہ ترمذی کی اور کسی کامل شرح کا علم نہیں"۔

تحفۃ الاحوذی کے مؤلف مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری اس شرح کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ: "یہ ترمذی کی مشہور شرحوں میں ہے۔ حافظ ابن حجر وغیرہ مشاہیر علمائے اسلام اپنی کتابوں میں اس کا بکثرت حوالہ دیتے ہیں"۔ اس شرح کا ایک حصہ ترمذی اور اس کی بعض شروح کے ساتھ ہند کے مطبع نظامی نے شائع کیا ہے البتہ مکمل شرح مصر سے طبع ہوئی ہے۔ (۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المنقح الشذی (شرح ابن سید الناس)

یہ شرح حافظ ابوالفتح محمد بن محمد ابن سید الناس الشافعی (۷۳۴ھ) کی تالیف ہے۔ موصوف اپنے دور کے ائمہ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ آپ نے اتنی مفصل شرح کرنی شروع کی تھی کہ ترمذی کے دو ثلث سے کم کی شرح دس جلدوں تک پہنچ گئی۔ مصنف اس شرح کو مکمل نہ کر پائے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی بعد میں ابن حجر کے استاد حافظ زین الدین عراقی (۸۰۶ھ) نے اس کی تکمیل شروع کی لیکن آپ کو بھی اسے مکمل کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

شرح الزوائد

یہ شرح سراج الدین عمر بن علی ابن الملقن (۸۰۴ھ) کی ہے۔

العرف الشذی

سراج الدین عمر ابن ارسلان البلقینی الشافعی (۸۰۵ھ) کی تالیف ہے آپ ابن حجر کے اساتذہ میں سے ہیں۔

اللب اللباب فیما یقول الترمذی وفی الباب

یہ شرح حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہے اس میں انہوں نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جس کی طرف ترمذی وفی الباب کہہ کر اشارہ کرتے ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نے اس شرح کے علاوہ بھی ترمذی پر ایک شرح لکھی ہے۔ جس کی طرف ابن حجر نے اپنی تصنیف ''فتح الباری'' کتاب الطهارة (باب بول قائما) کے ذیل میں ذکر کیا ہے کہ میں نے جامع ترمذی پر ایک شرح لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ بول قائما (کھڑے ہو کر پیشاب کرنے) کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ ابن حجر کی یہ شرح آج تک نایاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوت المغتذی

یہ حافظ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) کی شرح ہے ہندوستان میں ترمذی کے متعدد نسخوں کے حاشیہ میں یہ شرح موجود ہے۔

نفع قوت المغتذی:

یہ سید علی بن سلیمان المالکی الشاذلی (۱۲۹۸ھ) کی شرح ہے۔

الکوکب الدری علی جامع الترمذی:

یہ مولانا رشید احمد گنگوہی کی تقریر ترمذی ہے جسے ان کے شاگرد مولانا محمد یحی کاندھلوی نے تحریر کیا پھر ان کے صاحبزادے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے اس پر مفید حواشی لکھے۔ یہ شرح مختصر لیکن جامع ہے۔

تحفۃ الاحوذی:

جامع ترمذی پر یہ شرح عبدالرحمٰن مبارک پوری ۱۳۵۲ھ نے تحریر کی ہے۔ یہ شرح گیارہ جلدوں میں مصر سے طبع ہو چکی ہے۔ اس شرح کی پہلی دو جلدوں میں تقریباً ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل ایک مفید اور قیمتی مقدمہ ہے جو تدوین حدیث تاریخ وطبقات حدیث اور علوم الحدیث سے متعلق نہایت عمدہ مباحث پر مشتمل ہے جامع ترمذی کی شرح سے متعلق مصنف کا اسلوب نہایت عمدہ ہے۔ آپ باب کے تحت آنے والی احادیث کے ضمن میں دیگر کتب حدیث سے کثرت کے ساتھ احادیث جمع کرتے ہیں۔ جگہ جگہ فقہاء کے مذاہب کا تذکرہ کرتے ہیں البتہ محدثین کی آراء کو ترجیح دیتے ہیں۔

شرح السندھی:

یہ علامہ ابوطیب سندھی کی شرح ہے اور مصر سے شائع ہو چکی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح العلامہ سراج الدین السرہندی:

علامہ سراج الدین سرہندی کی یہ شرح بھی مصر سے طبع ہو چکی ہے۔

الورد الشذی:

یہ شیخ الہند مولانا محمود حسن کی تقریر ترمذی ہے۔ مختصر شرح ہے۔

العرف الشذی تقریر جامع ترمذی:

یہ علامہ انور شاہ کاشمیری کی تقریر ترمذی ہے جسے مولانا چراغ محمد صاحب نے درس میں ضبط کیا ہے۔ چونکہ شاہ صاحب کی اس پر نظر ثانی نہیں اس لیے اس میں ضبط کی کافی خامیاں رہ گئی ہیں۔

معارف السنن:

یہ علامہ انور شاہ کشمیری کے شاگرد مولانا محمد یوسف بنوری کی تالیف ہے۔ اصل میں انہوں نے العرف الشذی کو درست کرنے کے لئے یہ کتاب لکھنی شروع کی تھی لیکن رفتہ رفتہ اس نے ایک مستقل شرح کی صورت اختیار کر لی۔ علامہ یوسف بنوری نے اس میں نہایت تحقیق اور توجہ سے کام لیا ہے۔ چنانچہ ترمذی پر یہ نہایت عمدہ تحقیقی اور مفصل شرح کی صورت میں سامنے آئی ہے۔

المسک الذکی:

یہ مولانا اشرف علی تھانوی کی شرح ہے جو دراصل ان کے دروس کا مجموعہ ہے۔ ان کے ایک شاگرد نے اس کو تحریر کیا۔ مفتی عبد القادر، شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والہ کی تحقیق اور حاشیہ کے ساتھ ادارہ تالیفات اشرفیہ سے چھپ چکی ہے۔

درس ترمذی:

یہ جسٹس محمد تقی عثمانی کی شرح ہے، سہل اردو زبان میں دو جلدوں پر مشتمل ہے مکتبہ دار العلوم کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے شائع کیا ہے۔ احادیث کی شرح، فقہاء کرام کے مذاہب اور ان کے مستدلات سمجھانے کے لئے مصنف نے نہایت خوش اسلوبی سے کام لیا ہے بنیادی مآخذ سے استفادہ کر کے خاصی محنت سے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

خود آزمائی ①

۱- امام ترمذی کا نام اور مولد و مسکن تحریر کریں۔

۲- امام ترمذی کی منفرد خصوصیات تحریر کریں۔

۳- امام ترمذی کی تصانیف کا تعارف کروائیں۔

۴- امام ابوعیسی ترمذی اور حکیم ترمذی میں کیا فرق ہے؟

۵- الجامع الصحیح لامام ترمذی کے علوم کی فہرست تیار کریں۔

۶- ذاهب الحديث سے امام ترمذی کیا مراد لیتے ہیں؟

۷- شیخ لیس بذاک سے امام ترمذی کی کیا مراد ہے؟

۸- حدیث جید سے کیا مراد ہے؟

۹- هذا حديث حسن صحيح پر مختصر نوٹ لکھیں۔

۱۰- امام ترمذی کی اخذ روایت کی شرائط تحریر کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از شمائل ترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6.1 باب ماجاء في صفة خبز رسول الله صلى الله عليه وسلم

(رسول اللہ ﷺ کی روٹی کا ذکر)

عَنْ عائشة رضى الله عنها أنها قالتْ ما شَبِعَ آلُ مُحمدٍ ﷺ من خُبزِ الشَّعيرِ يومين مُتتابعين حتّى قُبِضَ رَسُولُ الله ﷺ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَا شَبِعَ : پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

يَومَينِ مُتَتَابِعَينِ : مسلسل دو دن۔

اہم نکات

⇦ یعنی آل محمد ﷺ نے کبھی بھی دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول ﷺ کا انتقال ہو گیا۔

⇦ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کے پاس اگر زیادہ مال واسباب آ بھی جاتا تو اُسے صدقہ وخیرات کر دیتے عام طور پر اپنے پاس بچا کر نہ رکھتے تھے۔

⇦ آنحضرت ﷺ کا شکم سیر ہو کر کھانا جن راویتوں میں وارد ہے اس سے مراد دو تہائی پیٹ بھرنا ہے بالکل پر شکم ہو کر آپ علیہ السلام نوش نہیں فرماتے تھے۔

٢ – عَنْ أنَسِ بنِ مالكٍ قالَ مَا اَكلَ نَبِىَ اللهِ ﷺ عَلى خِوانٍ ولا فِى سُكرُّجَةٍ ولا خُبز لَهُ مُرقَّقٌ قال: فَقُلْتُ لقتادة فَعَلَىَ مَا كانوا يَأكُلونَ؟ قال: عَلى هذه السُّفَرِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

سُكرُّجَةٍ : چھوٹی طشتری

خُبزَ لمُرقَّقٌ : باریک چھنے ہوئے آٹے کی روٹی مراد ہے

السُّفَر : چمڑے کا دسترخوان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے میں کسی با قاعدہ خوان یا کھانے کی طشتری کا تکلف نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی باریک چھنی ہوئی روٹی کھاتے۔

6.2 باب ماجاء فی صفۃِ ادام رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سالن)

۳- عَنْ عَائشةَ رضی اللّٰہُ عنهاَ اَنَّ رسولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نِعْمَ الإِدَامُ الْخلُّ قَالَ عبدُاللّٰہ بنُ عبدِ الرَّحمنِ فِی حَدیثِه:.نِعْمَ الاِدَم اَو لَاِدَامُ الخَلِّ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

نِعْمَ الإِدَامُ الْخل : سرکہ اچھا سالن ہے۔

وضاحت

⇦ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ روٹی کے ساتھ پرتکلف سالن کا اہتمام نہیں فرماتے تھے بلکہ سرکہ میسر ہوتا تو اسی کے ساتھ کھانا کھا لیتے تھے۔

۴- عَنْ زهدم الجَرمِیُّ قَال کنَّا عِنْدَ اَبِی مُوسَی فَاَتَی بِلَحْمِ دجَاجٍ فَتَنَحَّی رجلٌ مِن القومِ فقالَ مَالک قَال إنِّی رَأَیتُها تَأکُلُ شَیئاً نَتَنًا فَحَلَفْتُ أنْ لا أکُلَهَا قَالَ: أدنُ فإنِّی رَأیتُ رَسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یأکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَحْمَ دَجَاجٍ : مرغی کا گوشت

فَتَنَحَّی رجلٌ : ایک آدمی نے احتراز کیا (پیچھے ہٹ گیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا نِتْنًا : گندی شے مراد گندگی

فَحَلِفْتُ : تو میں نے قسم کھالی۔

أَدْنُ قریب ہو جا

وضاحت:

⇦ حضرت ابو موسیٰؓ کی مجلس میں ایک آدمی نے مرغی کھانے سے احتراز کیا اور کہا کہ جب میں نے دیکھا کہ مرغی گندگی کھاتی ہے تو میں نے یہ قسم کھالی کہ اب میں مرغی نہ کھاؤں گا۔ اس پر حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

⇦ گلیوں محلوں اور کھیتوں میں پھرنے والی مرغی کو پکڑ کر فوراً ذبح کر دیا جائے تو ایسی مرغی کا کھانا بھی جائز ہے۔ البتہ جلّالہ یعنی گندگی کھانے والی مرغی کو پکڑ کر اسے ایک دن اور بعض فقہاء کے نزدیک تین دن تک روک رکھنا پھر ذبح کر کے کھانا بہتر ہے۔

۵- عَنْ عبدِاللهِ بنِ الحارِثِ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رسولِ اللهِ ﷺ شَواءً فِي الْمَسْجِدِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

شَواءً : مراد بھنا ہوا گوشت ہے۔

وضاحت

⇦ صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

⇦ ممکن ہے کہ حالت اعتکاف میں مسجد میں کھایا ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسجد میں کھانا جائز ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ مسجد آلودہ ہو نہ ہی کھانے اور سالن کی بو پھیلے اور مسجد کا تقدس بھی مجروح نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

مذکورہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ:

⇦ رسول اللہ ﷺ کھانے کے دوران زیادہ تکلفات میں نہیں پڑتے تھے۔

⇦ آنحضرت ﷺ عام طور پر نہایت سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔

⇦ آنحضرت ﷺ نہایت اچھا کھانا بھی تناول فرماتے۔

⇦ آپ ﷺ اگر چاہتے تو نہایت پر تکلف کھانا کھاتے، لیکن آپ ﷺ کے پاس جو مال واسباب آتا آپ اسے صدقہ خیرات فرمادیتے اور خود سادگی سے زندگی بسر فرماتے۔

⇦ باب کی ایک دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ اگر کسی کے ہاں مہمان بنتے تو وہاں بھی عام اور سادہ کھانا پسند فرماتے بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مفصل واقعہ نقل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ فتح مکہ میں حضور اکرم ﷺ ام ہانی کے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو رکھا ہے، انہوں نے عرض کیا کہ حضور سوکھی روٹی ہے جس کو پیش کرتے ہوئے شرم آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں۔ لے آؤ، وہ لے آئیں۔ حضور ﷺ نے ان کے ٹکڑے کئے اور پانی میں بھگو کر نمک ملایا، پھر حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کچھ سالن بھی ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں، آپ نے سرکہ منگایا اور اس پر ڈال کر نوش فرمایا اور اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ ام ہانی جس گھر میں سرکہ موجود ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں۔

⇦ اصل بات یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی نگاہ میں کھانا پینا صرف اضطرار اور مجبوری ہی کا درجہ رکھتا تھا۔ ضرورت کے وقت جو میسر ہوا جیسا موجود ہوا نوش فرمالیا کیونکہ کھانا زندگی کے لئے تھا نہ کہ زندگی کھانے کے لئے۔

⇦ حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جہاں بے تکلفی ہو اور تعلقات قریبی ہوں وہاں سے حسب ضرورت سوال کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6.3 باب كيف كان كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

(رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کیسی ہوتی تھی)

عَنْ عائشة قالت ما كان رسولُ الله ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بينَ فَصْلٍ يحفظهُ مَنْ جلس إليهِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

ما كانَ رسولُ الله ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكم : رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح تڑ تڑ (لگاتار) باتیں نہیں کرتے تھے۔

كان يتكلّم بكلامٍ بينَ فَصْلٍ : آپ ﷺ کی باتوں میں فاصلہ ہوتا تھا یعنی ٹھہر ٹھہر کر کلام کرتے تھے

يحفظهُ مَنْ جَلَسَ إليهِ : وہاں بیٹھے ہوئے لوگ ذہن نشین کر لیتے تھے۔

اہم نکات:

⇦ یعنی آنحضرت ﷺ مجمل اور تڑ تڑ باتیں نہیں فرماتے تھے بلکہ اطمینان سے واضح گفتگو فرماتے تاکہ مخاطب اچھی طرح بات سمجھ کر ذہن نشین کر سکے۔

٢- عَنِ الحَسَن بنِ عليٍّ قالَ سألتُ خَالي هِنْدَ بنَ أبي هَالة وَكَان وصَّافًا قُلتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَ رسولِ الله ﷺ؟ قَالَ: كَانَ رسولُ الله ﷺ مُتواصِلَ الأَحْزَان دَائِمَ الفِكرةِ لَيستْ لَه راحَةٌ طَويلُ السَّكتِ لَا يَتكلَّمُ فِي غَيرِ حَاجَةٍ يَفْتتِحُ الْكلامَ ويَخْتِمُه بِأَشْدَاقِه وَيتكلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ. كَلامُه فَصْلٌ لا فُضُولَ وَلا تَقْصِيرَ لَيسَ بِالجَافِي وَلا الْمُهِين يُعَظِّمُ النِّعمةَ وإنْ دَقت لايذم مِنْهَا شَيئاً غَيرَ أنَّه لَمْ يكنْ يَذمُ ذواقًا ولا يَمْدحُه ولا تُغْضِبه الدُّنيا وَلاما كَانَ لَها فإذَا تعدَّى الحَقَّ لَمْ يَقُم لِغَضَبِه شَيءٌ حتَّى يَنْتَصِرَله. لا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ ولا يَنْتَصِرُ لَها. إذَا أَشَارَ أَشَارَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِكَفِّهِ كُلِّها وإذَا تَعَجَّبَ قَلَّبها وإذَا تَحدَّث إتَّصَلَ بِها وَضربَ بِراحَتِه اليُمنَى بَطْنَ اِبْهَامِه اليُسْرَى. وإذَا غَضَبَ أعرضَ وأَشَاحَ وإذا فَرِحَ غَضَّ طَرَفَه جُلُّ ضَحكِه التَّبسُمِ يَفْتَرُّ عَن مِثلِ حَبِّ الغَمَامِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مُتَوَاصِلَ الأَحْزَان : متواتر غم وحزن میں رہنے والے

دَائِمَ الفِكرةِ : متواتر سوچ وبچار کرنے والے

طَوِيلُ السَّكت : لمبی خاموشی اختیار کرنے والے

يَفْتَتِحُ الْكلامَ ويَخْتِمُه بِأَشْدَاقِه : اَشداق سے مراد ہے بڑا تقریر کرنے والا اور فصیح البیان۔ یہاں مراد ہے کہ رسول اللہ ﷺ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہیں پر ختم کرتے (مطلب یہ کہ آپ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ تھا اور آپ فصاحت کے ساتھ کلام کرتے تھے)

كَلامُه فَصْلَ : یعنی ان کا کلام جدا جدا ہوتا تھا باہم الفاظ کا خلط ملط نہ تھا۔ بعض نے فصل سے مراد فیصلہ کن بھی کیا ہے یعنی آپ ﷺ کا کلام (حق اور باطل کے درمیان) فیصلہ کن ہوتا تھا۔

لافُضُولَ وَلَا تَقْصِير : نہ غیر ضروری طور پر زیادہ اور نہ کم ہوتا تھا

لَيسَ بِالجَافِي وَلا المُهِين : جفا بمعنی گنوار پن کے ہوتے ہیں۔ لیس بالجافی یعنی سخت طبیعت نہ تھے۔ ولا المعین یعنی دوسروں کو ذلیل نہیں سمجھتے تھے۔

وإنْ دقت : اگرچہ وہ نعمت چھوٹی ہوئی

لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا : (آپ ﷺ) کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَنْتَصِرَ لَه : انتصار انتقام و بدلہ لینے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سے بدلہ نہ لے لیں۔

قَلَّبَها قَلبٌ پلٹ جانے کے لئے استعمال ہوتا ہے یہاں مراد ہاتھ کو پلٹنا ہے۔

أَعرَضَ وأَشَاحَ اعراض کرنا، بے توجہی کرنا۔ قرآن میں اعرض عن الجاهلين کا حکم بھی ہے۔

جُلُّ ضَحِکِه یعنی آپ کی اکثر ہنسی

حَبِّ الغَمَامِ (اولے) محاورہ ہے۔ اولوں کی چمک اور سفیدی کی طرف اشارہ ہے۔

حدیث کا ترجمہ

''رسول اللہ ہمہ وقت غمگین رہتے، ہر وقت سوچتے رہتے تھے، آپ ﷺ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ اکثر خاموش رہتے تھے بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ آپ کی تمام گفتگو ابتداء سے انتہا تک منہ بھر کر ہوتی تھی (واضح الفاظ میں) آپ جامع الفاظ کے ساتھ گفتگو فرماتے آپ کا کلام جدا جدا ہوتا تھا باہم الفاظ کا خلط ملط نہ تھا (بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے) آپ کا کلام (حق اور باطل کے درمیان) فیصلہ کن ہوتا ہے۔ نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت مزاج تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ آپ نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ اس نعمت میں سے کسی چیز کو برا نہ سمجھتے۔ علاوہ ازیں کھانے پینے کے چیزوں کی نہ مذمت کرتے اور نہ تعریفِ دنیا اور اس کا مال متاع (دنیاوی امور) آپ ﷺ کو غضبناک نہ کرتے۔ جب (کہیں) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا نہ کرسکتی جب تک کہ آپ ﷺ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ اپنی ذات کے لئے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشارہ فرماتے۔ جب (کسی کام پر) تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے۔ جب بات کرتے تو اس (ہاتھ) کو ملا لیتے۔ اور دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے۔ اور بے توجہی فرماتے۔ جب خوش ہوتے تو چشم ہائے چشم جھکا لیتے۔ آپ ﷺ کی اکثر ہنسی تبسم ہوتی جس میں اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانتان مبارک ظاہر ہوتے۔

اہم نکات:

آپ علیہ السلام کے اکثر غم اور فکر کی وجہ ذات وصفات باری تعالیٰ کا استغراق اور امت کی بہبود تھی۔

آپ ﷺ منہ بھر کر بات کرتے تھے یعنی نوک زبان سے کٹتے ہوئے حروف کے ساتھ آدھی بات زبان سے نہیں کہتے تھے۔

جوامع الکلم سے گفتگو کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی گفتگو میں نپے تلے اور وسیع مفہوم والے الفاظ ہوتے تھے۔

آپ ﷺ نہ تو غیر ضروری گفتگو کرتے تھے اور نہ ہی ضرورت سے کم۔

گفتگو میں الفاظ کو خلط ملط نہیں کرتے تھے بلکہ صاف اور واضح گفتگو فرماتے۔

آپ ﷺ کی طبیعت میں گنوار پن اور سختی نہ تھی قرآن مجید میں آپ ﷺ کے متعلق ارشاد ہے کہ: ﴿ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ ..... یعنی "اگر آپ سخت طبیعت اور سخت خو ہوتے تو کوئی آدمی بھی آپ کے پاس نہ آتا"۔

آپ ﷺ جب غضب کی حالت میں ہوتے تو چیختے اور چلاتے نہ تھے بلکہ آپ ﷺ کے چہرے کی سرخی سے اور آپ کے اعراض اور بے توجہی سے ہی غصے کا پتہ چلتا تھا۔

آپ ﷺ قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے بلکہ صرف تبسم فرماتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6.4 باب ماجاءَ فی قرائۃِ رسولِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

(حضور علیہ السلام کی قرات)

۱ – عَنْ یَعلی بنِ مَلِک إنّہ سَأل أُمَّ سَلْمَۃَ عَنْ قِراءۃِ رَسولِ اللہ ﷺ فإذا ھی تنعتُ قِراءَۃً مُفَسَّرۃً حرْفًا حرْفًا

مشکل الفاظ کی وضاحت

مُفَسَّرۃً حَرْفًا حَرْفًا : ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ اور صاف صاف یعنی انہوں نے ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ صاف صاف کیفیت بتائی۔

۲ – عَنْ أمِّ سَلْمَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْطَعُ قِراءتہ یَقولُ: ﴿اَلْحَمْدُ للہِ رَبِّ العالَمِین ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُولُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ﴾ ثُمَّ یَقِفُ وَکَانَ یَقْرَأُ: ﴿مٰلِکِ یَومِ الدِّینِ﴾

اہم نکات:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا (علیحدہ علیحدہ) کر کے اس طرح پڑھتے تھے کہ الحمد للہ رب العلمین پڑھتے پھر الرحمن الرحیم پر وقف کرتے پھر ملک یوم الدین پر وقف کرتے۔

ہر آیت پر وقف کرنا بھی درست ہے اور آیات کو باہم ملا کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن آیات پر وقف کر کے ٹھہر کر پڑھنا زیادہ افضل ہے۔

۳ – عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِی قَیسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ قِراءَۃِ النَّبِیِّ ﷺ: أَکَانَ یُسِرُّ بِالقِراءَۃِ أَمْ یَجْھَرُ؟ قَالَتْ کُلُّ ذَلِکَ قَد کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا أسرَّ ورُبَّمَا جَھَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ للہِ الَّذی جَعل فِی الأمْرِ سَعَۃً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

أَكَانَ يَسِرُ بِالقِراءَةِ أَمْ يَجْهَر : (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی تلاوت آہستہ کرتے تھے یا بلند آواز سے

رُبَّمَا أسرُّ : کبھی آہستہ (تلاوت) کرتے

رُبَّمَا جَهَر : کبھی بلند آواز سے (تلاوت) کرتے

سَعَةً : آسانی

اہم نکات:

⇦ مذکورہ روایت میں ہے کہ جب حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (قرآن کی تلاوت) کے بارے میں سوال ہوا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے یا بلند؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ کبھی تو آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے اور کبھی اونچی آواز سے۔ عبداللہ بن ابی قیس نے یہ سن کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اِس کام میں آسانی کی ہے۔

⇦ موقع کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے دونوں طرح یعنی آہستہ اور بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا درست ہے البتہ سپیکروں پر نہایت اونچی آواز سے تلاوت کرنا جس سے لوگوں کے معاملات زندگی متاثر ہوں مناسب نہیں۔ اس طرح ایک طرف تو کلام پاک کی بے ادبی ہوتی ہے (کیونکہ لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی) اور دوسری طرف خلق خدا کی گھریلو زندگی میں مخل ہو کر انھیں آزمائش و تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

6.5 بابُ ماجاءَ فِي بُكَاءِ رَسولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

١ – عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ قَال قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِقْرأ عَلَيَّ! فَقُلْتُ يَا رَسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْرَأ عَلَيكَ وَعلَيكَ انْزِلَ!! قَالَ: إنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَه مِنْ غَيرِي فَقَرأتُ سُورَةُ النِّسآءِ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلى هَؤلاءِ شَهِيداً﴾ قَالَ فَرأيتُ عَينَي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تَهْمِلانِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

اِقْرأ عَلَیَّ : مجھے (قرآن کی تلاوت) سناؤ

أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَه مِنْ غَیرِی : میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں۔

وَجِئْنَا بِکَ عَلی هٰؤلاءِ شَهِیداً : اور ہم آپ ﷺ کو ان سب پر بطور گواہ لے کر آئیں گے۔

عَینَی النَّبِیِّ ﷺ تَهْمِلانِ. : نبی ﷺ کی دونوں آنکھیں (گریہ کی وجہ سے) بہہ رہی تھیں۔

وضاحت:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ مجھے قرآن کی تلاوت سناؤ تو آپؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر تو قرآن اترتا ہے پھر بھلا میں آپ ﷺ کو کیسے سناؤں آپ ﷺ نے فرمایا! میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا میں نے سورۃ النسآء کی تلاوت کی جب میں آیت ﴿وجئنابک علی هؤلاءِ شهیداً﴾ تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کی آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔

۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بنَ مَظْعُونَ وَهُوَ مَیِّتٌ وَهُوَ یَبْکِی أَوْ قَالَ وَعَینَاهُ تَهْمِرَانِ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَبَّلَ : بوسہ دیا

وَهُوَ یَبْکِی : وہ رو رہا تھا۔

عَینَاهُ تَهْمِرَانِ : اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں (یعنی آنسو جاری تھے)

وضاحت:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ ﷺ رو رہے تھے یا (فرمایا کہ) آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات:

⇦ حضرت عثمان بن مظعونؓ جلیل القدر صحابی اور اولین مسلمانوں میں سے تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ میں شریک تھے اور آنحضرت ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ دو ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

⇦ امام نووی نے لکھا ہے کہ تلاوت کے وقت رونا عارفین کی شان ہے اور صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی جگہ ایسے رونے کی تعریف کی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا﴾

''جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتیں تو زمین پر گر جاتے سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے''۔

⇦ قرآن کی تلاوت سن کر رسول اللہ ﷺ کا رونا کلام اللہ شریف کی عظمت وجلال اور خشوع وخضوع اور تصور آخرت کی وجہ سے تھا۔

⇦ دوسری حدیث میں ایک صحابی کی وفات پر بھی آپ ﷺ کے رونے کا ذکر ہے۔ کسی رنج والم سے آدمی کی آنکھوں سے آنسو نکلنا ایک انسانی فطرت ہے جس پر شریعت نے کوئی قدغن نہیں لگائی البتہ اونچی آواز سے پکار کر آہ وبکا کرنے کی ممانعت اس باب کی دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- شمائل ترمذی کی مدد سے نبی ﷺ کے کھانوں کی فہرست تیار کریں۔

۲- الادام سے کیا مراد ہے؟

۳- کیا مسجد میں کھانا پینا جائز ہے؟ تفصیل ذکر کریں۔

۴- رسول اللہ ﷺ کے کلام کی کیفیت دو سطروں میں واضح کریں۔

۵- الحافی کا معنی تحریر کریں؟

۶- رسول اللہ ﷺ ہمہ وقت کیوں کر مستغرق رہتے تھے۔

۷- آپ ﷺ کے قرآن پڑھنے کی کیفیت کیا ہوتی تھی؟

۸- قرآن کی جہری قرأت کرنا بہتر ہے یا آہستہ؟

۹- ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قرآن کی اس آیت کی تفسیر لکھیں۔

۱۰- بکاء (رونے) کے کیا اسباب ہوتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- یاقوت الحموی، شہاب الدین، معجم البلدان ۲/۳۸۲۔ ابن خلکان، وفیات الاعیان ج:۲-ص ۲۸۳۔

۲- ابن خلکان ۲/۲۸۳

۳- ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۲۰۷

۴- تہذیب التہذیب ۹/ ۳۸۹، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۲۰۸، بستان المحدثین ص ۱۲۱

۵- تہذیب التہذیب ۹/ ۳۸۷

۶- ابن الندیم، الفہرست ۳۲۵

۷- بستان المحدثین ص ۶۸

۸- تذکرۃ الحفاظ: ۲/ ۱۱۷

۹- حاجی خلیفہ، کشف الظنون، طبع بغداد ۱/ ۵۵۹

۱۰- تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۶۳۴

۱۱- جامع ترمذی، باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین ۱/ ۴۷، ابواب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فاعادفی الرابعۃ فاقتلوہ: ۱/ ۲۰۹

۱۲- محمد تقی عثمانی، درس ترمذی، جلد اول صفحات: ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۸۰، ۱۸۱

۱۳- تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۶۳۴، نیز تحفۃ الاحوذی (مقدمہ)، ۱/ ۳۶۲۔

۱۴- ابن خلکان ۲/ ۲۹۲۔ بستان المحدثین ۱۳۷۔

۱۵- کشف الظنون: ۱/ ۳۷۵، تحفۃ الاحوذی ۱/ ۳۶۹۔

۱۶- کشف الظنون: ۱/ ۵۵۹ نیز تحفۃ الحوذی: ۱/ ۳۷۱

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یونٹ نمبر ⑦

السنن للامام ابن ماجۃ

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف	242
یونٹ کے مقاصد	243
① امام ابن ماجہ القزوینی	244
1-1 امام ابن ماجہ کا نام ونسب	244
1-2 اساتذہ اور تلامذہ	244
1-3 علماء کا اعتراف کمال	246
1-4 وفات	248
1-5 تصنیفات	248
② سنن ابن ماجہ کی اہمیت	249
2.1 سنن ابن ماجہ کے رواۃ	249
2.2 سنن ابن ماجہ کی استنادی حیثیت	250
2.3 سنن ابن ماجہ کے بارے میں ایک غلط فہمی	251
2.4 سنن ابن ماجہ اور مصادر حدیث	252
خود آزمائی نمبر ا	253

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ حصہ دوم (مطالعہ متن حدیث)		254
3.1	رسول اللہ ﷺ کی پیروی لازمی اور ضروری ہے۔	255
3.2	رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔	256
3.3	رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں کمی بیشی کرنا جائز نہیں۔	257
3.4	رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔	257
3.5	کامیابی اور سرخروئی دین پر عمل کرنے میں ہے۔	259
3.6	رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی تعظیم لازمی اور ضروری ہے۔	260
3.7	خلفائے راشدین کی پیروی کرنے کی ترغیب	263
3.8	بدعات اور اختلافات سے اجتناب	264
3.9	بدعت کرنے والے کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔	269
3.10	رائے اور قیاس سے اجتناب۔	271
	خود آزمائی نمبر۲	274

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جو یونٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا تعلق سنن ابن ماجہ سے ہے۔ سنن ابن ماجہ حدیث کی چھ بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے۔ حدیث کے طالب علم کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کے بارے میں بنیادی اور اہم معلومات اس کے ذہن میں ہوں تا کہ اس سے استفادہ کرتے وقت اسے دقت محسوس نہ ہو۔ یہ یونٹ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصے میں امام ابن ماجہ کے حالات زندگی اور سنن ابن ماجہ کی حیثیت اور خصوصیات پر اجمالا گفتگو کی گئی ہے جبکہ دوسرے حصہ میں سنن ابن ماجہ سے بیس احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ احادیث سنن ابن ماجہ کے بالکل ابتدائی حصہ سے لی گئی ہیں۔ ان روایات کا تعلق اتباع سنت سے ہے۔ احادیث کا پورا پورا ترجمہ نہیں دیا گیا بلکہ مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ آپ اس یونٹ کا مواد توجہ اور انہماک کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ اسے مفید پائیں گے۔ اس یونٹ میں جن احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے ان میں کئی احادیث ایسی ہیں جو دیگر مصادر حدیث میں منقول نہیں ہیں۔ امام ابن ماجہ ان کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ آپ یونٹ کے مواد کو ترتیب اور تدریج کے ساتھ پڑھیں گے تو اسے آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں گے۔ اگر کہیں کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو خط کے ذریعے یا براہ راست رابطہ کرنے میں کسی قسم کا تکلف نہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے اغراض ومقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

⇦ امام ابن ماجہ کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔

⇦ سنن ابن ماجہ کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔

⇦ سنن ابن ماجہ کی مصادر حدیث میں حیثیت پر روشنی ڈال سکیں۔

⇦ اتباع سنت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور ہدایات بیان کر سکیں۔

⇦ رائے اور قیاس سے اجتناب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پیش کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام ابن ماجہ قزوینی

(۲۰۹ھ-۲۷۳ھ)

1.1 نام ونسب

ابن خلکان نے امام ابن ماجہ کا سلسلہ نسب یوں بتایا ہے: 'ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی۔(۱) کنیت ابوعبداللہ، نام محمد، الربعی القزوینی نسب اور ابن ماجہ عرف ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے آپ کے دادا کا نام عبداللہ لکھا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ماجہ آپ کے والد کا لقب ہے اس لئے آپ ابن ماجہ کہلواتے ہیں۔(۲)

امام ابن ماجہ کی پیدائش قزوین میں ہوئی۔ قزوین ایران کا مشہور شہر ہے۔ اس کو امام ابن ماجہ کے مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ علامہ حموی نے معجم البلدان میں قزوین پر تفصیل سے بحث کی ہے اور اس کے مناقب میں روایات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔(۳)

1.2 ابتدائی حالات

امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جب قزوین میں علمی مراکز کی بہتات تھی۔ جن شیوخ کے حلقوں کو بہت شہرت اور اہمیت حاصل تھی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

① علی بن محمد ابوالحسن طنافسی (م-۲۳۳ھ)

② عمرو بن رافع ابوحجر بجلی (م-۲۳۷ھ)

③ اسماعیل بن ابوسہل قزوینی (م-۲۴۷ھ)

④ ہارون بن موسیٰ تمیمی (م-۲۴۸ھ)

⑤ محمد بن ابی خالد ابوبکر قزوینی (م-۲۴۸ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن ماجہ نے ان مشائخ سے بھرپور استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی کے ابتدائی حالات مؤرخین کے ہاں دستیاب نہیں ہیں۔ البتہ علم حدیث کے حصول کیلئے آپ نے جو جدوجہد اور کدوکاوش کی اس کے بارے میں علماء نے صراحت کی ہے۔

ابن خلکان اس ضمن میں لکھتے ہیں:

''ارتحل إلي العراق والبصرة والكوفة وبغداد ومكة والشام ومصر والرى لكتب الحديث''.

''علم حدیث کی تلاش وجستجو میں آپ نے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، حجاز، شام، مصر اور رے کا سفر کیا''۔ (۴)

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: سمع بخراسان والعراق والحجاز ومصر والشام وغيرها من البلاد'. (۵) ..... وغيرها من البلاد سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان مذکورہ شہروں کے علاوہ اور شہروں کا سفر بھی کیا تھا جس کا ثبوت آپ کے شیوخ کے ناموں سے بھی ملتا ہے۔

حافظ ابوالقاسم علی بن حسن (م ۵۷۱ھ) نے ائمہ ستہ کے شیوخ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جن میں امام ابن ماجہ کے شیوخ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام یہ ہیں:

۱- ابراہیم بن منذر حزامی (م۔۲۳۶ھ)

۲- ابوبکر بن ابی شیبہ (م۔۲۳۵ھ)

۳- ہشام بن عمار (م۔۲۴۵ھ)

۴- جبارہ بن المغلس (م۔۲۴۱ھ)

۵- عبداللہ بن معاویہ (م۔۲۲۳ھ)

۶- محمد بن رمح (م۔۲۴۲ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷- داؤد بن رشید (م۔۲۹۱ھ)

۸- محمد بن عبداللہ بن نمر (م۔۲۳۴ھ)

تلامذہ

امام ابن ماجہ کا شمار اپنے دور کے معروف ومشہور محدثین میں تھا۔ اس لئے بے شمار طلبہ نے آپ سے کسب فیض کیا۔ آپ کے جن تلامذہ کو شہرت حاصل ہوئی ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

۱- ابراہیم بن دینار

۲- احمد بن ابراہیم قزوینی

۳- ابوالطیب احمد بن روح شعرانی بغدادی

۴- احمد بن محمد مدنی

۵- اسحاق بن محمد قزوینی

۶- جعفر بن ادریس

۷- ابوبکر حامد البہری

۸- حسین بن علی

۹- سلیمان بن یزید قزوینی

۱۰- محمد بن علی صفار

۱۱- ابوالحسن القطان

۱۲- اسحاق بن محمد (۶)

1.3 علماء کا اعتراف کمال

امام ابن ماجہ کی جلالتِ شان، علمی مقام اور علم حدیث کیلئے آپ کی خدمات کا اعتراف علماء نے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمدہ الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں:

"كان إماما في الحديث عارفا بعلومه وجميع ما يتعلق به".

"آپ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ علم حدیث کے تمام انواع واقسام پر آپ کو دسترس حاصل تھی"۔ (۷)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"هو أبو عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه صاحب كتاب السنن المشهورة، وهي دالة على علمه وتبحره واطلاعه واتباعه للسنة في الأصول والفروع". (۸)

"امام ابن ماجہ کی سنن علماء کے ہاں متداول، معروف اور مشہور ہے۔ آپ کی مرتب کردہ کتاب سے آپ کی صلاحیت، اصابت فکر، معلومات اور اصول وفروع میں سنت کے ساتھ انسلاک کا بآسانی اندازہ ہو جاتا ہے"۔

ابو یعلی خلیلی کہتے ہیں:

"ابن ماجه ثقة كبير متفق عليه يحتج به، له معرفة بالحديث وحفظه". (۹)

"امام ابن ماجہ کی عدالت وثقاہت پر علماء کا اتفاق ہے۔ آپ حدیث کے شیوخ اور حفاظ میں سے ہیں"۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

"قد كان ابن ماجه حافظا صدوقا واسع العلم". (۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوالقاسم رافعی کا بیان ہے:

''سمع الكثير وصنف السنن والتاريخ والتفسير، وكان عارفا بهذا الشأن''. (11)

1.4 وفات

حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی کہتے ہیں کہ میں نے قزوین میں امام ابن ماجہ کی تاریخ کا نسخہ دیکھا تھا جو عہد صحابہ سے لیکر ان کے زمانہ تک رجال اور امصار کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس تاریخ کے آخر میں امام ابن ماجہ کے شاگرد جعفر بن ادریس کی یہ تحریر ہے کہ ابوعبداللہ محمد بن یزید نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا اور سہ شنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو دفن کیے گئے۔ میں نے خود ان سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوا تھا۔ اس حساب سے وفات کے وقت آپ کی عمر چونسٹھ سال تھی۔

1.5 تصنیفات

مؤرخین نے امام ابن ماجہ کی بہت سی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے تفسیر، تاریخ اور حدیث تینوں موضوعات پر گراں قدر علمی کام کیا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: ''لابن ماجه تفسير حافل''.

علامہ سیوطی نے الاتقان میں اس کو تفسیر ابن جریر کے طرز کی تصنیف بتایا ہے۔ ابن خلکان نے آپ کی تاریخ کو تاریخ ملیح اور حافظ ابن کثیر نے تاریخ کامل سے تعبیر کیا ہے۔ تاریخ اور تفسیر پر آپ کا جمع کردہ سرمایہ حالات وواقعات کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ جبکہ ''سنن'' علماء اور طلبا کے ہاں متداول اور رائج رہی۔

" مجکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سنن ابن ماجہ

اس کتاب کی افادیت اور اہمیت پر علماء کا اتفاق ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: (و کتابه فی السنن جامع جید) یعنی ''ان کی کتاب سنن میں ایک عمدہ جامع ہے''۔ (۱۲)

امام ابن ماجہ کہتے ہیں: (عرضت هذه السنن على أبي زرعة فنظر فيه وقال: أظن إن وقع هذا فی أيدی الناس تعطلت هذه الجوامع وأكثرها) ''میں نے اپنی کتاب امام ابوزرعہ رازی کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: ''اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو حدیث کی بہت ساری جوامع اور مصنفات کا مطالعہ لوگ چھوڑ دیں گے''۔ مقصد یہ ہے کہ لوگ دیگر کتابوں سے مستغنی ہو جائیں گے۔

حافظ ابو القاسم القزوینی (م۔۶۲۳ھ) تاریخ قزوین میں لکھتے ہیں: (والحفاظ يقرنون كتابه بالصحيحين وسنن أبی داؤد والنسائی ويحتجون بما فيه) ''حفاظ حدیث سنن ابن ماجہ کو صحیحین، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کے برابر سمجھتے ہیں اور اس کی روایات کو قابل استدلال مانتے ہیں''۔ (۱۳)

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: (هو كتاب مفيد قوي التبويب فی الفقه) ''امام ابن ماجہ نے اپنی سنن کی تدوین میں فقہی ترتیب کو مدنظر رکھا ہے۔ یہ بہت مفید اور وقیع کتاب ہے''۔ (۱۴)

2.1 سنن ابن ماجہ کے رواۃ

امام ابن ماجہ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ ہزاروں طلبہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ان میں جن حضرات نے 'سنن' کو روایت کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱- سلیمان بن یزید

۲- ابو جعفر محمد بن عیسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- ابوبکر حامد البہری

۴- سعدون

۵- ابوالحسن القطان

ان رواۃ میں سب سے زیادہ جس کی روایت کو حسن قبول حاصل ہوا وہ شیخ ابوالحسن القطان ہیں۔ ان کے نسخے میں بہت سی روایتیں خود ان کی سند سے بھی منقول ہیں۔ مطبوعہ نسخوں میں 'قال ابوالحسن حدثنا' سے یہی مراد ہے۔ یہ اپنے زمانے کے بڑے مشہور عالم اور محدث تھے۔ ان کی ولادت ۲۵۴ھ اور وفات ۳۴۵ھ میں ہوئی۔ حافظ ذہبی نے انہیں 'صاحب ابن ماجہ' کے نام سے یاد کیا ہے۔ (۱۵)

2.2 سنن ابن ماجہ کی استنادی حیثیت

سنن ابن ماجہ کی روایات پر علماء نے اعتماد کیا ہے اور انہیں قابل استدلال سمجھا ہے۔ امام ابوالقاسم رافعی (م ۶۲۳ھ) کہتے ہیں کہ: ''حفاظ حدیث سنن ابن ماجہ کو صحیحین، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کے برابر سمجھتے ہیں''۔ اور اس کی روایات سے سند لاتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: (کلها جياد سوى اليسيرة) ''سنن ابن ماجہ کی ساری روایات عمدہ ہیں سوائے چند کے''۔ (۱۶)

حافظ ذہبی کہتے ہیں: ''سنن ابن ماجہ بہت اچھی کتاب ہے۔ کاش اس میں چند واہی (موضوع) حدیثیں نہ ہوتیں جن کی تعداد زیادہ نہیں ہے''۔ (۱۷)

امام ابوزرعہ رازی کا بیان ہے کہ: ''میں نے ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ کی کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس میں چند معمولی احادیث پر کلام ہے جن کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہوگی۔ باقی کتاب میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے''۔ (۱۸)

حافظ ذہبی نے امام ابوزرعہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ: ''سنن ابن ماجہ میں شاید تیس حدیثیں ایسی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)
جن کی اسناد میں ضعف ہے"۔

ممکن ہے ان سے مراد وہ تیس حدیثیں ہوں جن کو حافظ ابن الجوزی نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں درج کیا ہے اور انہیں موضوع قرار دیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے ابوعبداللہ رشید کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ "امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ایسے رواۃ کی روایات لی ہیں جو علماء رجال کے نزدیک غیر معیاری اور ناقابل اعتماد ہیں"۔

2.3 سنن ابن ماجہ کے متعلق ایک غلط فہمی

حافظ ابوزرعہ رازی، حافظ ابن الجوزی، حافظ ذہبی، علامہ جلال الدین سیوطی اور دیگر ناقدین کے اقوال وآراء کی وجہ سے سنن ابن ماجہ کے بارے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی کہ سنن ابن ماجہ کی روایات دیگر مصادر حدیث کے مقابلہ میں کمزور اور کم درجہ کی ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ابن ماجہ کے تفردات کو ضعیف قرار دیا گیا۔ حافظ مزی نے سنن ابن ماجہ کے بارے میں یہ کلیہ نقل کیا ہے: "كل ما انفرد به ابن ماجه فهو ضعيف"۔

حافظ ابن حجر اس ضمن میں لکھتے ہیں: "السنن لابن ماجه جامع جيد كثير الأبواب والفرائب وفيه أحاديث ضعيفة جدا" امام ابن ماجہ کی سنن بہت عمدہ تالیف ہے۔ ابواب کی ترتیب اور منفرد روایات کی وجہ سے مفید ہے، لیکن اس میں ایسی احادیث موجود ہیں جو بہت زیادہ ضعیف ہیں۔

حافظ ابن حجر کا تجزیہ یہ ہے کہ: سنن ابن ماجہ میں ضعیف روایات آئی ہیں۔ لیکن جو کلیہ حافظ مزی نے نقل کیا ہے اس سے آپ اتفاق نہیں کرتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: وليس الأمر في ذلك على إطلاقه باستقرائي وفي الجملة، ففيه احاديث كثيرة منكرة "جہاں تک میرے ذاتی تجزیہ کا تعلق ہے تو امام ابن ماجہ کی ساری منفرد روایات کو ضعیف کہنا صحیح نہیں۔ البتہ اس سنن میں غیر معیاری روایات اچھی خاصی تعداد میں پائی جاتی ہیں"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن روایات میں امام ابن ماجہ منفرد ہیں ان میں صحیح احادیث بھی ہیں اور حسن بھی۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے اپنی کتاب ''ابن ماجہ اور علم حدیث' میں اس موضوع پر بہت مفید، وقیع اور عمدہ گفتگو فرمائی ہے۔ مولانا نعمانی کی تحقیق کے مطابق سنن ابن ماجہ کی منفرد روایات کے رجال کے متعلق بھی کلیۃً یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ سب کے سب ضعیف اور نا قابل اعتماد ہیں۔ آپ نے ان روایات پر تفصیلی بحث کی ہے اور مثالوں کے ذریعہ وضاحت کی ہے کہ منفرد روایات میں حسن بھی ہیں اور صحیح بھی ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں چونکہ ایسی احادیث آئی ہیں جو موضوع اور منکر کے درجہ کی ہیں؛ اسلئے علماء نے اس کو ''کتب ستہ میں چھٹا درجہ دیا ہے۔ علامہ ابوالحسن سندی شارح سنن ابن ماجہ اپنی شرح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں: ''وبالجملة فهو دون الكتب الخمسة فى المرتبة''. کتب خمسہ کے مقابلہ میں سنن ابن ماجہ کا درجہ بہرحال کم ہے۔

یہاں یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ کتب ستہ میں صحت کے لحاظ سے جو درجہ بندی کی گئی ہے وہ مجموعی حیثیت سے کی گئی ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ کتب خمسہ کی ہر حدیث سنن ابن ماجہ کی ہر روایت پر صحت میں فوقیت رکھتی ہے۔ کتب خمسہ میں بھی ایسی روایات موجود ہیں جن پر سنداً یا متناً علماء نے کلام کیا ہے۔

2.4 سنن ابن ماجہ اور مصادر حدیث

سنن ابن ماجہ کو سب سے پہلے ابوطاہر مقدسی (۵۰۷ھ) نے مصادر حدیث میں داخل کیا ہے اور علماء رجال میں سب سے پہلے حافظ عبدالغنی المقدسی (۶۰۰ھ) نے الکمال میں ابوطاہر کی موافقت کرتے ہوئے کتب خمسہ کے بعد اس کو چھٹی کتاب قرار دیا ہے۔ متاخرین نے انہی کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کو کتب ستہ میں شمار کرنے کی وجہ اس کی افادیت ہے۔ اس میں بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جو دیگر مصادر حدیث میں نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے شروع ہی سے اس کی وقعت اور اہمیت کو تسلیم کرلیا ہے۔ ابن خلکان، امام ابن ماجہ کے تعارف میں لکھتے ہیں: ''وكتابه فى الحديث أحد الصحاح الستة'' ''حدیث میں ان کی مرتب کردہ کتاب صحاح ستہ میں شامل ہے''۔ (۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- امام ابن ماجہ کا پورا نام بتایئے۔

۲- امام ابن ماجہ کے مشہور اساتذہ کون کون سے ہیں؟

۳- امام ابن ماجہ کے معروف تلامذہ کے نام بتایئے۔

۴- امام ابن ماجہ کی تصنیفات کون کون سی ہیں؟

۵- سنن ابن ماجہ کے بارے میں حافظ ابوزرعہ نے کیا رائے دی ہے؟

۶- سنن ابن ماجہ کے رواۃ کی تعداد کتنی ہے؟

۷- سنن ابن ماجہ کو کتب ستہ میں کس نے شامل کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از سنن ابن ماجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.1 باب اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم

(حدثنا أبو بكر بن أبى شيبة، قال: حدثنا شريک عن الأعمش عن أبى صالح عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: ما أمرتكم به فخذوه، وما نهيتكم عنه فانتهوا).

مشکل الفاظ کی وضاحت

اتباع : پیچھے پیچھے چلنا، پیروی کرنا

ما أمرتكم به : جس عمل کے کرنے کا میں تمہیں حکم دوں

خذوه : اسے اپناؤ، اس پر عمل کرو۔

ما نهيتكم عنه : جس عمل سے میں تمہیں منع کروں۔

فانتهوا : اس سے باز رہو۔

نوٹ:

⇦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قرآن مجید کی آیت: ﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ کی خوبصورت اور عمدہ تعبیر ہے۔

(۲)

(حدثنا أبو عبدالله قال: حدثنا محمد بن الصباح قال أخبرنا جرير عن الأعمش عن أبى صالح عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: ذرونى ما تركتكم، فإنما هلک من كان قبلكم بسؤالهم واختلافهم على أنبيائهم، فإذا أمرتكم بشىء فخذوه منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شىء فانتهوا).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

ذرونی ما ترکتکم : جو بات میں نہ بتاؤں اس کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو۔

إنما هلک من کان قبلکم : تم سے پہلے کئی لوگ تباہ و برباد ہوئے۔

بسؤالهم واختلافهم علی أنبیائهم : اپنے انبیاء سے فضول اور لایعنی سوال کرنے اور ان کی ہدایات سے انحراف کرنے کی وجہ سے

ما استطعتم : جتنی تمہاری استطاعت ہو، جتنا تم کرسکو

(۳)

3.2 (حدثنا أبو بکر بن أبی شیبة، قال: حدثنا أبو معاویة ووکیع عن الأعمش عن أبی صالح عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: ,,من أطاعنی فقد أطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله".

مشکل الفاظ کی وضاحت

من أطاعنی : جس نے میری اطاعت کی

فقد أطاع الله : تو گویا اس نے اللہ جل شأنہ کی اطاعت کی۔

من عصانی : جس نے میری نافرمانی کی

فقد عصی الله : تو گویا اس نے اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی۔

نوٹ

⇦ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو جو تعلیمات وہدایت دیتا ہے وہ درحقیقت اللہ جل شانہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اسلئے جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴)

3.3 (حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير، قال: حدثنا زكريا بن عدى عن ابن المبارک عن محمد بن سوقة عن أبى جعفر قال: "كان ابن عمر إذا سمع من رسول الله ﷺ شيئا لم يعده ولم يقصر دونه".

مشکل الفاظ کی وضاحت

كان ابن عمر : عبداللہ بن عمر کا یہ اصول تھا

إذا سمع من رسول الله شيئا : کہ جب اللہ کے رسول سے کوئی ارشاد سنتے

لم يعده : تو عمل کرتے وقت نہ اس میں زیادتی کرتے تھے۔

ولم يقصر دونه : اور نہ اس میں کمی کرتے تھے۔

نوٹ:

⇦ عبداللہ بن عمرؓ آپ ﷺ کے ارشادات پر بہت اہتمام اور احتیاط کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مجتہدین حضرات آپؓ کے معمولات کو استنباط اور استخراج میں اہمیت دیتے ہیں۔

(۵)

3.4 حدثنا هشام بن عمار الدمشقى قال حدثنا محمد بن عيسى بن سميع قال حدثنا إبراهيم بن سلميان الأفطسى عن الوليد بن عبدالرحمان الجرشى عن جبير بن نفير عن أبى الدرداء قال: خرج علينا رسول الله ﷺ ونحن نذكر الفقر ونتخوفه فقال: "آلفقر تخافون؟ والذى نفسى بيده لتصبن عليكم الدنيا صبا حتى لا يزيغ قلب أحدكم إزاغة إلا هيه. وأيم الله لقد تركتكم على مثل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البيضاء ليلها ونهارها سواء'. قال أبو الدرداء: صدق، والله رسول الله ﷺ تركنا، والله على مثل البيضاء، ليلها ونهارها سواء".

مشکل الفاظ کی وضاحت

خرج علينا رسول الله : رسول اللہ ﷺ ہماری مجلس میں تشریف لائے۔

نحن نذكر الفقر : ہم دنیاوی وسائل کی کمی سے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔

ونتخوفه : اور اپنی غربت کا خدشہ ظاہر کر رہے تھے۔

آلفقر تخافون : کیا تمہیں غربت اور دنیاوی وسائل کی کمی کا اندیشہ ہے۔

والذی نفسی بیده : قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

لتصبن عليكم الدنيا صبا : تمہارے اوپر دنیاوی وسائل (بارش کی طرح) برسائے جائینگے۔

لا يزيغ قلب أحدكم إزاغة إلا هيه : جس کے دل میں دنیا کی طرف تھوڑا سا بھی میلان ہوگا وہ بہت بڑھ جائے گا۔

لقد تركتكم على مثل البيضاء : میں تمہارے پاس خالص شریعت چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ليلها ونهارها سواء : اس کا دن اور اس کی رات لطافت اور نظافت میں برابر ہیں۔

نوٹ:

⇦ لا يزيغ قلب أحد... کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر شخص دنیاوی وسائل کے حصول اور حفاظت کی فکر میں لگا رہے گا۔ مال ومتاع کا فتنہ چونکہ فقر وغربت کے فتنہ سے زیادہ خطرناک ہے اس لئے آپ علیہ السلام نے موقع کی مناسبت سے یہ ارشاد فرمایا دن اور رات برابر ہونے کے یہ معنی ہیں کے شریعت اسلامیہ کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا نہائت آسان ہے۔ اس میں بھول بھلیاں اور شکوک وشبہات نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦)

3.5 حدثنامحمد بن بشار قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا شعبة عن معاوية بن قرة عن أبيه: قال: قال رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لا تزال طائفة من أمتى منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة".

مشکل الفاظ کی وضاحت

لا تزال طائفة من أمتى : میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت ایسی رہے گی

منصورين : جنہیں اللہ جل شانہ کی تائید حاصل ہوگی۔

لا يضرهم من خذلهم : جو اس جماعت سے الگ ہوگا اس کے الگ ہوجانے کے سبب اس جماعت کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

حتى تقوم الساعة : یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

⇦ مقصد یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کے مقبول بندوں کی جماعت اس کائنات میں ہمیشہ رہی گی، مسلسل رہے گی اور تا قیامت رہے گی۔

(٧)

حَدثنا أَبو سعيد (عَبدالله بن سعيد) قال: حدثنا أبو خالدٍ الأحمرُ قال: سمعتُ مجالداً يذكر عن الشَّعبى عن جابر بن عبدِالله قال: كنَّا عند النَّبىِّ ﷺ فخَطَّ خَطاً وخَطَّ خَطَّينِ عن يمينِه وخطَّ خطَّينِ عن يسارِه ثُمَّ وَضَعَ يدَه فى الخَطِّ الأوسَطِ فَقال: هذاَ سبيلُ اللهِ ثُمَّ تلا هذه الآيةَ: ﴿وَأَنَّ هذا صِراطِى مستقيماً فاتَّبِعوهُ ولا تَتَّبعُوا السُّبلَ فَتفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبيلِه﴾. (٢١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

كنّا عند النّبيِّ : ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔

خطَّ خطًّا : آپ ﷺ نے ایک لکیر کھینچی۔

وخطَّ خطَّينِ عن يمينِه : دو لکیریں دائیں جانب کھینچیں۔

وخطَّ خطَّينِ عن يسارِه : دو لکیریں بائیں جانب کھینچیں۔

وَضَعَ يدَه في الخطِّ الأوسَط : اپنا دست مبارک درمیان والی لکیر میں رکھا۔

هذا سبيلُ اللهِ : فرمایا: یہ اللہ جل شانہ کا راستہ ہے۔

نوٹ:

⇦ آپ ﷺ نے درمیانی لکیر پر دست مبارک رکھ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے ہاں پسندید طریقہ وہ ہے جس میں اعتدال اور توازن ہو۔

(۸)

3.6 باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه

حَدثنا أبوبكر ابن أبى شيبة قال: حدثنا زيد بن الحباب عن معاوية بن صالح، حدثنى الحسن بن جابر عن المِقدام بن مَعْدِيكَرِب الكندى أن رسول اللهﷺ قال: ”يُوشِكُ الرَّجلُ مُتَّكِئًا على أرِيكَتِه يُحَدِّثُ بحديثٍ من حديثى فيقول: بيننا وبينكم كتابُ اللهِ عزَّ وجَلَّ، فما وجدنا فيه مِنْ حَلالٍ اِسْتَحْلَلْنَاه، وَمَا وَجَدْنَا فيه مِنْ حَرام حَرَّمْنَاه، أَلا وَإِنَّ ما حرَّم رسولُ اللهﷺ مِثْل مَا حَرَّم اللهُ“.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com -

مشکل الفاظ کی وضاحت

یُوشِکُ الرَّجلُ مُتَّکِئًا علی أریکتہ : ایسا وقت آنے والا ہے جب کوئی شخص چارپائی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا۔

یُحدَّثُ بحدیث من حدیثی : اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی۔

فیقولُ: بیننا وبینکم کتابُ اللہ : وہ کہے گا: 'ہمارے پاس کلام الٰہی ہے'۔

ما وجدنا فیہ مِنْ حَلالٍ اِستَحْلَلْنَاہ : اس میں جن چیزوں کو جائز قرار دیا گیا ہے ہم انہیں جائز سمجھتے ہیں۔

مَا وَجَدْنَا فیہ مِنْ حَرام حَرَّمْنَاہ : جو چیز اس میں حرام قرار دی گئی ہے ہم انہیں حرام سمجھتے ہیں۔

أَلا وَإِنَّ ما حرَّم رسولُ اللہ ﷺ مِثْلَ ما حَرَّمَ اللہ : خبردار! جن چیزوں کو رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے ان کی حرمت بالکل ویسے ہی ہے جیسے اللہ جل شانہ نے حرام قرار دیا ہو۔

نوٹ:

⇦ اس حدیث میں ان حضرات کو تنبیہ کی گئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو اہمیت نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ قرآن کی موجودگی میں حدیث کی ضرورت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ارشادات آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح ہیں۔ آپؐ سے بہتر قرآن کا شارح اور مفسر کوئی اور نہیں ہوسکتا!

(۹)

حَدثنا محمد بن یحیی النیسابوری حدثنا عبدالرزاق، أخبرنا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر أن رسول اللہ ﷺ قال: ''لا تمنعوا إِمَاءَ اللہِ أَنْ یُصَلِّینَ فِي المسجدِ'. فقالَ ابنٌ لَه: 'إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ. فقال، فَغَضِبَ غَضَباً شدیداً وقال: ''أُحَدِّثُکَ عنْ رسول اللہ ﷺ وتقول: إِنَّالَنَمْنَعُهُنَّ؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

لا تمنعوا إِمَاءَ اللهِ : اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو نہ روکو، یعنی خواتین کو منع نہ کرو۔

أَنْ يُصَلِّينَ فِي المسجدِ : اس بات سے کہ وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔

فقالَ ابنٌ لَه : تو عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے اس موقع پر کہا۔

إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ : ہم خواتین کا مسجد میں جانا پسند نہیں کرتے اس لئے انہیں مسجد جانے سے روکیں گے۔

فَغَضِبَ غَضَباً شديداً : ابن عمرؓ نے شدید غصے کا اظہار کیا۔

أُحَدِّثُكَ عنْ رسول الله : میں تمہارے سامنے حدیث بیان کر رہا ہوں۔

وتقول: إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ : اور تم کہتے ہو: 'ہم انہیں روکیں گے'۔

(۱۰)

حَدَّثنا أبوبكر بن الخلاد الباهلي، حدثنا يحيى بن سعيد، عن شُعبة عن ابن عجلان، أَنبَأَنَا عونُ بنِ عبدِاللهِ، عنْ عبدِاللهِ بن مسعودٍ قَالَ: "إِذَا حَدَّثْتُكم عن رسولِ اللهِ ﷺ فَظَنُّوا بِرسول اللهِ ﷺ الذي هُو أَهْنَاه وأَهْدَاه وأَتْقَاه".

مشکل الفاظ کی وضاحت

إِذَا حَدَّثْتُكم عن رسولِ اللهِ ﷺ : جب میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد پیش کروں۔

فَظَنّوا بِرسول الله الذي هُو أَهْنَاه : تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو پوری پوری اہمیت دو۔

أَهْدَاه وأَتْقَاه : اسے سب سے عمدہ سمجھو اور ظاہری و باطنی لحاظ سے مفید سمجھو۔

نوٹ:

⇦ اس روایت میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہدایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا تذکرہ ہو تو پورے ادب، توجہ اور انہماک کے ساتھ بیٹھنا چاہئے اور ہر ایک ارشاد کو اپنے لئے مفید سمجھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنے کا پورا عزم رکھنا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

3.7 حَدثنا عبدالله بنُ أحمدَ بن بشر بن ذكوان الدِمَشقيُّ، حدثنا الوليدُ بن مُسلم، حدثنا عبدالله بن العلاء (يعنى ابن زُبيرٍ) حَدَّثنى يحيى بن أبي المُطاع قال: سمعتُ العِربانَ بن ساريةَ يقول: "قَامَ فِينا رسول اللهﷺ ذَات يوم فَوعَظَنا موعِظَةً بليغةً وَجِلتْ منها القُلوبُ وذرُفَتْ مِنهَا العُيونُ فقيل: يا رسولَ الله! وَعَظْتَنَا مَوعظَةً مُودِّعٍ، فَاعْهدْ إلَينَا بِعَهْدٍ. فقال: عليكم بتقوى اللهِ والسَّمعَ والطَّاعة، وإنْ عَبْداً حَبْشِيًّا وَستَرونَ منْ بَعْدِى اخْتلافاً شديداً فَعَليكُم بِسُنَّتِى وَسُنَّة الْخلفاءِ الراشدينَ المَهديّينَ، عَضُّوا عليها بالنَّواجذِ، وإيَّاكم والأمور المُحدثاتِ، فَإنَّ كُل بِدْعَةٍ ضلالةٌ".

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَامَ فِينا رسول الله : رسول اللہﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کی غرض سے کھڑے ہوئے۔

ذات يوم : ایک دن

فَوعَظَنا موعِظَةً بليغةً : آپﷺ نے بہت مؤثر اور بلیغ وعظ فرمایا۔

وَجِلتْ منها القُلوبُ : سامعین کے دل اس وعظ کے اثر سے کانپ اٹھے۔

وذرُفَتْ مِنهَا العُيون : آنکھیں بھر آئیں۔

وَعَظْتَنَا مَوعظَةً مُودِّعٍ : آپﷺ نے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی جیسے رخصت کرنے والا رخصت ہونے والوں کو کرتا ہے۔

فَاعْهدْ إلَينَا بِعَهْدٍ : اب ہمیں کوئی وصیت بھی کر لیجئے۔

عليكم بتقوى اللهِ : میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

والسَّمع والطَّاعة وإنْ عَبْداً حَبْشِيًّا : سننے اور بات کے ماننے کی ہدایت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستروْنَ منْ بَعْدِی اخْتلافاً شدیداً : میرے بعد تمہیں بہت سارے اختلافات سے واسطہ پڑے گا۔

فعلیکم بِسُنَّتی : میں تمہیں اپنی سنت پر عمل کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

وسُنَّةِ الْخلفاءِ الراشدینَ : اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

عضّوا علیها بالنَّواجذِ : میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت پر اپنی گنجائش کے مطابق عمل کرو۔

وإیّاکم والأمور المُحدثاتِ : دین میں اپنی طرف سے نت نئے اعمال بڑھانے سے بچو۔

إنَّ کُل بدْعَةٍ ضلالةٌ : ہر بدعت گمراہی ہے اور تباہی و بربادی ہے۔

نوٹ:

⇦ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے تقوی، امراء و حکام کے ساتھ تعاون، سنت پر عمل اور بدعات سے اجتناب کی وصیت فرمائی ہے۔ یہ وہ امور ہیں جنہیں اپنانے سے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ فرد کی اصلاح ہوتی ہے اور معاشرے کو استحکام ملتا ہے۔

(۱۲)

3 . 8 حَدثنا سوُیدُ بن سعیدٍ وأَحمد بن ثابت الجحری قالا: حدَّثنا عبدالوهاب الثقفیُّ عن جعفر بن محمد عَن أبیه عن جابر بن عبدالله قال: کان رسولُ الله ﷺ إذا خطَبَ احْمَرَّتْ عَیناه وَعَلا صَوتُه وَاشْتَدَّ غَضَبُه کأنه مُنْذِرُ جَیشٍ یقول: صَبَّحَکُم مَسَّاکم وَیقُول: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَة کَهَاتین وَیَقْرِن بَین إصْبَعیه السبَابَة والوُسْطی ثُمَّ یقولُ: أمَّا بعدُ، فَإنَّ خیرَ الأمورِ کتابُ الله وخیرَ الهَدْیِ هدیُ مُحَمَّدٍ، وَشرالأمورِ مُحْدَثَاتُها وکل بدعةٍ ضَلالةٌ. وَکان یقولُ: مَنْ ترک مالاً فلاهله ومن ترک دَیناً أو ضیاعاً فعلیّ وإلیّ". (۲۲)

مشکل الفاظ کی وضاحت

کانَ رسولُ الله إذا خطَبَ : رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احْمَرَّتْ عَيناه	:	آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔
علا صوته	:	آپ کی آواز بلند ہو جاتی۔
اشْتَدَّ غَضَبُه	:	انداز بیان میں سختی آجاتی۔
كأنه مُنْذِرُ جيش	:	گویا آپ فوج کو دشمن کے حملہ سے ڈرا رہے ہیں۔
صَبَّحَكُم مَسَّاكم	:	تمہارا دشمن صبح کے وقت یلغار کرسکتا ہے۔ اور شام کے وقت بھی حملہ آور ہوسکتا ہے۔ یعنی کسی وقت بھی حملہ آور ہوسکتا ہے۔
بُعِثْتُ أنا وَالسَّاعَةَ كَهَاتين	:	میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کے فاصلہ کے برابر ہے۔
ويَقْرن بَين إصْبَعيه السَّبابَة والوُسْطى	:	شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو آپس میں ملاتے۔
إنَّ خيرَ الأمورِ كتابُ الله	:	تمام اشیاء میں سب سے عالیشان اللہ تعالی کی کتاب ہے۔
وخيرَ الهَدْيِ هدىُ مُحَمَّدٍ	:	سب سے بہترین اسوہ رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہے۔
مَنْ ترك مالاً فلأهله	:	جس نے مرنے کے بعد ترکہ میں مال چھوڑا وہ اس کے اہل وعیال کیلئے ہے۔
ومن ترك دَيناً أو ضياعاً فعليَ وإليَ.	:	جس نے مرنے کے بعد قرضہ چھوڑا یا چھوٹے بچے چھوڑے تو اس قرضہ کی ادائیگی اور بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

(۱۳)

حَدَّثنا محمد بن عبيد بن ميمون المدني، أبو عبيد حدثنا أبي عن محمد بن جعفر بن أبي كثير عن موسى بن عقبة عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبدالله بن مسعود أنَّ رسولَ الله ﷺ قالَ: إنَّما هُما اثْنَتانِ: الكلامُ والهَدىُ. فَأَحْسنُ الكلامِ كلامُ اللهِ وأحسنُ الهدىِ هدىُ محمدٍ. ألا وَإيَّاكُم ومُحدثاتِ الأمورِ، فإنَّ شرَّ الأمورِ مُحدثاتُها، وكل محدثة بدعةٌ، وكل بدعة ضلالة. ألا لا يَطُولنَّ عليكم الأمدُ فَتقْسو قلوبُكم. ألا إنَّ ما هو آتٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قريبٌ، وإنَّما البعيدُ ما ليس بآتٍ. ألا إنَّما الشَّقِيُّ مَن شَقِيَ فى بطنِ أمِّه، وَالسَّعيدُ من وُعظَ بِغيرِه، ألا إنَّ قتالَ المؤمنِ كُفرٌ وسِبابَه فُسوقٌ ولا يحِلُّ لِمسلمٍ أن يَهْجُرَ أخاه فوقَ ثلاثٍ! ألا وإيَّاكم والكَذِبُ، فإنَّ الكذبَ لا يصْلُح بالجِدِّ والهَزلِ. ولا يَعِدِ الرَّجلُ صَبيَّه ثُمَّ لا يَفِى لَه فإنَّ الكذبَ يهدي إلى الفُجورِ وإن الفُجورَ يَهْدى إلي النارِ وإنَّ الصدقَ يهدى إلى البرِّ وإنَّ البر يهدى إلى الجنَّة وإنَّه يُقال للصَّادق: صَدقَ وبَرَّ! ويقال للكاذبِ: كَذَبَ وفَجَرَ! ألا وإن العَبْدَ يَكذِبُ حتىَّ يُكْتبَ عندَ الله كذّابا".

مشکل الفاظ کی وضاحت

إنَّما هُما اثْنَتَان : کامیابی اور کامرانی کیلئے (تمہارے پاس) دو چیزیں ہی ہیں۔

الكلامُ والهَدىُ : کتاب اور مثالی کردار

أَحْسَنُ الكلامِ كلامُ اللهِ : سب سے بہترین کتاب کتاب الٰہی (قرآن) ہے۔

أحسنُ الهدىِ هدىُ محمّدٍ : سب سے بہترین نمونہ رسول اللہ ﷺ کا کردار ہے۔

أَلا وَإيَّاكُم وَمُحدثاتِ الأمورِ : خبردار! دین میں نت نئے اعمال بڑھانے سے بچو۔

كلَّ محدثة بدعةٌ : دین میں ہر نئے عمل کا اضافہ بدعت ہے۔

وكلُّ بدعة ضلالة : ہر بدعت کا انجام تباہی ہے۔

ألا لا يَطُولنَّ عليكم الأمدُ : خبردار! لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے بچو۔

فتقسو قلوبُكم : (لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے) تمہارے دل پتھر ہو جائیں گے۔

ألا إنَّ ما هو آتٍ قريبٌ : تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو گھڑی (موت) آنے والی ہے وہ بہت قریب ہے۔

وإنَّما البعيدُ ما ليس بآتٍ : (تم سے) دور صرف وہ (مصائب ومشکلات) ہیں جو آنے والی نہیں ہیں یعنی جو تمہاری قسمت میں نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ألا إنَّما الشَّقِيُّ من شَقِيَ فی بطنِ أمّه : بدقسمت وہ ہے جو عالم دنیا میں آنے سے پہلے بدقسمت لکھا گیا ہے۔

وَالسَّعيدُ من وُعظَ بِغيرِه : خوش قسمت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتا ہے۔

ألا إنَّ قتالَ المؤمنِ كُفرٌ وسِبابه : مؤمن کو جان سے مارنا کفر ہے اور اسے برا بھلا کہنا فسق ہے۔
فسوق

لا يحِلُّ لِمسلمٍ أن يَهْجُرَ أخاه فوقَ ثلاثٍ : کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ تک اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ رنجش رکھے۔

ألا وإيَّاكم والكَذِبَ : خبردار! جھوٹ بولنے سے دور رہو۔

إنَّ الكذبَ لا يصْلُح بالجِدِّ والهَزلِ : جھوٹ بولنا کسی حالت میں جائز نہیں، نہ سنجیدہ ہوکر اور نہ مذاق میں

لا يَعِدِ الرَّجلُ صَبيَّه ثُمَّ لا يَفِي له : کوئی شخص اپنے بچے کے ساتھ ایسا وعدہ نہ کرے جسے وہ پورا نہ کرنا چاہتا ہو۔

فإنَّ الكذبَ يهدِي إلَى الفُجورِ : جھوٹ کا راستہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔

وإنَّ الفُجورَ يَهْدِي إلى النارِ : اور گناہ کا راستہ دوزخ کی طرف جاتا ہے۔

وإنَّ الصدقَ يهدي إلى البرِّ : سچ کا راستہ نیکی اور بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

وإنَّ البرَّ يهدي إلى الجنَّة : نیکی اور بھلائی کا راستہ جنت کی طرف جاتا ہے۔

يُقال للصَّادق: صَدقَ وبَرَّ : سچ بولنے والے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سچا ہے اور نیک وصالح ہے۔

ويقال للكاذبِ: كَذَبَ وفَجَرَ : جھوٹ بولنے والے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور برا ہے۔

ألا وإن العَبْدَ يَكذِبُ حتىَّ يُكتبَ عندَ الله كذّابا : خبردار! جب کوئی شخص مسلسل جھوٹ بولتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا قرار دیا جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)

حدثنا محمد بن خالد بن خداش حدثنا إسماعيل بن علية حدثنا أيوب: ح وحدثنا أحمد بن ثابت الجحدري ويحيى بن حكيم قالا: حدثنا عبدالوهاب حدثنا أيوب عن عبدالله ابن أبي مليكة عن عائشة قالت: تلا رسول الله ﷺ هذه الآية: ﴿هو الَّذي أَنْزلَ عليكَ الكتابَ منه آياتٌ محكماتٌ هُنَّ أمُّ الكتابِ وأخرٌ متشابهاتٌ﴾ إلي قوله: ﴿وما يذَّكَّرُ إلَّا أولُوا الألبَابِ﴾ (۲۳) فقال: 'يا عائشة! إذا رأيتم الذين يجادلون فيه فهم الذين عناهم الله فاحذروهم".

مشکل الفاظ کی وضاحت

تلا رسول الله ﷺ هذه الآية : رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

إذا رأيتم الذين يجادلون فيه : جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو متشابہ آیات میں بحث وتمحیص کرتے ہیں۔

فهم الذين عناهم الله : یہ وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے یعنی: ﴿في قلوبهم زيغ﴾ کہہ کر ان کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں سے دور رہو۔

(۱۵)

حدثنا علي بن المنذر حدثنا محمد بن فضل ح وحدثنا حوثرة بن محمد حدثنا محمد بن بشر قالا: حدثنا حجاج بن دينار عن أبي طالب عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ: مَا ضَلَّ قَومٌ بعدَ هُدىً كانُوا عليهِ إلا أُوتُو الجَدْلَ، ثُمَّ تلا هذه الآيةَ: ﴿بَلْ هُمْ قَومٌ خَصِمُون﴾ (۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَا ضَلَّ قَومٌ بعدَ هُدی : کوئی قوم ہدایت کی موجودگی میں گمراہ نہ ہوئی۔

إلا أُوتُوا الجَدْل : ہاں جب انہوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کیا تو گمراہ ہوئے۔

ثُمَّ تلا هذه الآيةَ : پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(۱۶)

3.9 حدثنا داؤد بن سليمان العسكرى حدثنا محمد بن على أبو هاشم عن أبى خداش الموصلى قال: حدثنا محمد بن محصن عن إبراهيم بن أبى عبلة عن عبدالله بن الديلمى عن حذيفة قال: قال رسول اللهﷺ: "لا يَقبلُ اللهُ لصاحبِ بِدعةٍ صوماً ولا صَلاةً ولا صَدقةً ولا حجاً ولا عمرةً ولا جِهاداً ولا صَرَفاً ولا عَدْلاً، يَخْرُجُ من الإسلامِ كما تَخرُج الشَّعرة مِن العَجِينِ".

مشکل الفاظ کی وضاحت

لا يَقبلُ اللهُ لصاحبِ بِدعةٍ : اللہ تعالیٰ اس شخص کی عبادت قبول نہیں کرتا جو اس کے دین میں نت نئی باتیں بڑھاتا ہے۔

صوماً ولا صَلاةً ولا صَدقةً ولا حجاً ولا عمرةً ولا جِهاداً : نہ اس کا روزہ قبول کرتا ہے نہ اس کی نماز قبول کرتا ہے نہ اس کا صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ اور نہ ہی جہاد قبول کرتا ہے۔

ولا صَرَفاً ولا عَدْلاً : نہ اس کی نفلی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ ہی فرض عبادت قبول کرتا ہے۔

يَخْرُجُ من الإسلامِ كما تَخرُج الشَّعرة مِن العَجِينِ : وہ اسلام کے دائرہ سے دھیرے دھیرے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۷)

حدثنا عبدالله بن سعيد حدثنا بشر بن منصور الخياط عن أبى زيد عن أبى المغيرة عن عبدالله بن عباس قال: قال رسولُ اللهﷺ: "أبَى اللهُ أن يَقْبلَ عَملَ صاحبِ بِدعةٍ حتى يدعَ بدعتَه". (۲۵)

مشکل الفاظ کی وضاحت

أبَى اللهُ أن يَقْبلَ عَملَ صاحبِ بِدعة : اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا عمل قبول کرنے سے انکار کیا ہے جو اس کے دین میں نئی نئی چیزوں کا اضافہ کرتا ہے۔

حتى يدعَ بدعتَه : ہاں جب وہ بدعات کو ترک کردے تو پھر اس کا عمل قبول کرتا ہے۔

(۱۸)

حدثنا عبدالرحمن بن إبراهيم الدمشقى وهارون بن إسحاق قال: حدثنا ابن أبى فديک عن سلمة بن وردان عن أنس بن مالک قال: "قال رسول اللهﷺ: 'من تَرک الكذِبَ وهو بَاطِلٌ بُنِيَ له قَصرٌ فى رَبَضِ الجَنَّة ومَن تَرکَ المِراءَ وهو مُحِقٌّ بُنِيَ له فى وَسَطِها ومَن حَسَّن خُلُقَه بُنِيَ فِى أعْلاهَا". (۲۵)

مشکل الفاظ کی وضاحت

من تَرک الكذِبَ وهو بَاطِلٌ : جس شخص نے اپنے جھوٹے موقف کو ترک کردیا۔

بُنِيَ له قَصرٌ فى رَبَضِ الجَنَّة : اس کیلئے جنت کے اطراف میں محل بنایا جائے گا۔

ومَن تَرکَ المِراءَ وهو مُحِقٌّ : جس نے فساد سے بچنے کی خاطر اپنا صحیح موقف چھوڑ دیا۔

بُنِيَ له فى وَسَطِها : اس کیلئے جنت کے درمیانی حصہ میں محل تعمیر کیا جائیگا۔

مَن حَسَّن خُلُقَه : جس شخص نے اپنے اخلاق کو سنوار دیا۔

بُنِيَ فى أعْلاهَا : اس کو جنت کے بلند ترین حصہ میں محل دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)

3.10 باب اجتناب الرأي والقياس

حدثنا أبو كريب حدثنا عبدالله بن إدريس وعبدةُ وأبو معاويةَ وعبدالله بن نُميرٍ ومحمد بن بشر– ح وحدثنا سويد بن سعيد، حدثنا على بن مسهر ومالك بن أَنَسٍ وحَفْصُ بن ميسرة وشُعيب بن إسحاق عَن هشام بن عروة عن أبيه عن عبدالله بن عمرو بن العاص أن رسول الله ﷺ قال: "إِنَّ اللهَ لا يقبضُ العِلمَ اِنْتِزَاعاً يَنْتَزِعُه مِنَ النَّاسِ ولكِنْ يَّقبِضُ العلمَ بِقَبْضِ العُلماءِ، فإذا لَمْ يَبْقَ عالِماً اتَّخذَ الناسُ رَؤوسًا جُهّالاً. فسُئِلُوا فَأفْتَوا بِغيرِ عِلْمٍ، فَضلُّوا وَأضَلُّوا".

مشکل الفاظ کی وضاحت

إِنَّ اللهَ لا يقبضُ العِلمَ اِنْتِزَاعاً	:	اللہ تعالیٰ علمی ذخائر اور معلومات کو لوگوں سے چھین کر سلب نہیں کرے گا۔
يَنْتَزِعُه مِنَ النَّاسِ		
ولكِنْ يَّقبِضُ العلمَ بِقَبْضِ	:	بلکہ علماء کو اٹھالے گا۔
العُلماءِ		
فإذا لَمْ يَبْقَ عالِماً	:	جب دنیا میں علماء نہیں رہیں گے۔
اتَّخذَ النَاسُ رَؤوسًا جُهالاً	:	لوگ نام نہاد علماء کو اپنا پیشوا بنالیں گے۔
فَسُئِلُوا فَأفْتَوا بِغيرِ عِلْمٍ	:	لوگ ان سے مسائل کے بارے میں پوچھیں گے اور وہ نہ جاننے کے باوجود جواب دیں گے۔
فَضلُّوا وَأضَلُّوا	:	اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ

⇦ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان حضرات کو تنبیہ کی ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا علم نہ رکھنے کے باوجود محض علماء کی شکل وشباہت اپنا کر اور علمی مناصب پر بیٹھ کر تک بندی سے کام لیتے ہیں۔ اور عوام کو صحیح اور درست راستہ دکھانے کے بجائے غلط معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح وقتی اور عارضی تسکین کی خاطر اپنی عاقبت بھی خراب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی خراب کرتے ہیں۔

(۲۰)

حدثنا أبو بكر بنُ أبى شيبة حدثنا عبدالله بن يزيد عن سعيد بن أبى أيُّوب، حدثنى أبو هانئ حُمَيدُ بنُ هَانِئ الخولانى عن أبى عثمانَ مسلمُ بن يسارٍ عن أبى هريرة قال: قال رسول اللهﷺ: "مَنْ اُفْتِىَ بِفُتْيَا غَيرَ ثَبَتٍ فَإنَّما إثْمُه على منَ أَفتاه".

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ اُفْتِىَ بِفُتْيَا : جس شخص کو اس کے علمی سوال کا جواب دیا گیا۔

غَيرَ ثَبَتٍ : غلط اور بے بنیاد

فَإنَّما إثْمُه على منَ أَفتاه : تو اس صورت میں گناہ کا بوجھ اس پر رہے گا جس نے فتوی دیا ہے۔

(۲۱)

حدثنا محمّدُ بن العلاء الهمدانىُّ حدثنى رِشْدين بن سعيد وجعفر بن عونٍ عن ابن أَنْعم هو الإفريقىُّ عن عبدالرحمن بن رافعٍ عن عبدالله بن عمر قال: قال رسول اللهﷺ: العِلْمُ ثَلاثَةٌ؛ فَمَا وَراءَ ذلك فَهُوَ فَضْلٌ، آيَةٌ مُحْكَمةٌ أو سُنَّةٌ قَائِمةٌ أو فَرِيضةٌ عادلةٌ".

مشکل الفاظ کی وضاحت

العِلْمُ ثَلاثَةٌ : علم کی تین اقسام ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ما وراء ذلك فهو فضلٌ	:	ان تین کے علاوہ جو علوم ہیں وہ اضافی نوعیت کے ہیں۔
آيةٌ مُحكمةٌ	:	آیات محکمات
سُنّةٌ قائمةٌ	:	متداول اور رائج سنت
فريضةٌ عادلةٌ	:	علم میراث، جو کتاب وسنت میں موجود ہے۔

(۲۲)

حدثنا الحسن بن حَمّادٍ، حَدّثنَا يحيى بن سعيد الأموى، عن محمد بن سعيد ابن حسان، عن عُبَادةَ بن نُسَيٍّ عن عبدالرحمن بن غَنْم حدثنا معاذ بن جَبَل، قال: "لَماّ بَعَثَنِى رسول الله ﷺ إلى اليمن قال: لا تَقْضِيَنَّ ولا تَفْصِلَّن إلا بِمَا تَعْلَم، وإنْ أشْكَلَ عليكَ أمْرٌ فَقِفْ حَتّى تُبَينَّه أو تَكْتُبَ إلَيَّ فِيه".

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَماّ بعثنِى سول الله إلى اليمن	:	جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔
لا تقضِيَنَّ ولا تَفْصِلَّن إلا بِمَا تَعْلَم	:	کسی معاملہ میں اپنی معلومات سے بڑھ کر فیصلہ نہ دینا۔
وإنْ أشْكَلَ عَليكَ أمْرٌ فَقِفْ حَتّى تُبَينَّه	:	اگر کوئی معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو پوری معلومات حاصل کرنے تک فیصلہ سے باز رہیں۔
تَكْتُبَ إلَيَّ فِيه	:	اگر پھر بھی فیصلہ کرنے میں جھجک محسوس کریں تو مجھے لکھیں۔

(۲۳)

حدثنا سُويد بن سعيدٍ، حدثنا ابن أبى الرِّجال عن عبدالرحمن بن عمرو الأوزاعى، عن عَبْدَةَ بن أبى لُبابة عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال: سَمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: "لَمْ يَزَلْ أمرُ بَنِي إسْرائيلَ مُعْتدِلا حَتّى نَشَأ فيهم المولَّدون، أبناءُ سبايا الأمم فَقَالوا بِالرَّأيِ فضَلُّوا وَأضَلُّوا". (۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَمْ يَزَلْ أَمرُ بَنِي إِسْرائيلَ : بنی اسرائیل کا معاملہ توازن اور اعتدال کے ساتھ چلتا رہا۔

مُعْتَدِلًا

حَتّى نَشَأَ فيهِم المولَّدون : یہاں تک کہ ان کی قیادت مولدین کے ہاتھوں چلی گئی۔

أبناءُ سبايا الأُممِ : جنگوں کے نتیجے میں قید ہونے والی خواتین کی اولاد

فَقالوا بِالرَّأيِ : انہوں نے شریعت موسوی کی بجائے اپنی رائے کے مطابق فیصلے کرنے شروع کر دئے۔

فضلُّوا وَأَضَلُّوا : خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی بگاڑ دیا۔

خود آزمائی ②

۱- اتباع سنت سے کیا مراد ہے؟

۲- رسول اللہ ﷺ نے اپنی اطاعت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

۳- کیا رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں کمی بیشی کرنا جائز ہے؟

۴- رسول اللہ ﷺ نے کامیابی اور نجات کے حصول کیلئے کون سا راستہ بتایا ہے؟

۵- رسول اللہ ﷺ نے خلفاء راشدین کی سنت کے بارے میں امت مسلمہ کے افراد کو کیا وصیت فرمائی ہے؟

۶- بدعات اور اختلافات کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۷- جو شخص بدعات میں مبتلا ہوتا ہے کیا اس کی عبادت قبول ہوتی ہے؟

۸- رائے اور قیاس سے اجتناب کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ہدایت فرمائی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- وفیات الاعیان، ج:۲،ص:۳۰۸

۲- عجالہ نافع،ص:۲۸

۳- معجم البلدان، ج:۲،ص:۱۸۰

۴- وفیات الاعیان، ج۲،ص۳۰۸

۵- تہذیب التہذیب: ج۹،ص۵۳۱ھ

۶- تہذیب التہذیب: ج۹،ص۵۳۱

۷- وفیات الاعیان: ج۳،ص۳۰۸

۸- البدایۃ والنہایۃ: ج۱،ص۵۲

۹- تہذیب التہذیب

۱۰- سیر اعلام النبلاء

۱۱- المنتظم: ج۵،ص۹۰

۱۲- تہذیب التہذیب- ج۹/ص۳۱

۱۳- ابن ماجہ اور علم حدیث،ص۱۲۹

۱۴- الباعث الحثیث،ص۹

۱۵- تذکرۃ الحفاظ، ج۲،ص۱۸۹

۱۶- البدایۃ والنہایۃ، ج۱۱،ص۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۸۹

۱۸- شروط الائمہ، ص ۱۶

۱۹- تذکرہ، ج ۲، ص ۱۸۹

۲۰- وفیات الأعیان، ج ۳، ص ۳۰۸

۲۱- الأنعام: ۳۰

۲۲- الأنعام: ۳۰

۲۳- آل عمران: ۷

۲۴- الزخرف: ۵۸

۲۵- فی الزوائد: رجال إسناد هذا الحديث كلهم مجهولون. قاله الهيثمي.

۲۶- هذا الحديث أخرجه الترمذی وقال: هذا حديث حسن

۲۷- هذا المتن مما انفرد به الإمام ابن ماجه

۲۸- فی الزوائد: إسناده ضعيف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیونٹ نمبر ⑧

مستدرک

امام حاکم نیشاپوری

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف 280

یونٹ کے اغراض ومقاصد 281

حصہ اول

① امام حاکم 288

1-1 نام ونسب 282

1-2 شیوخ واساتذہ 282

1-3 تلامذہ 283

1-4 طلب علم کے لیے سفر 284

1-5 حفظ وثقاہت 285

1-6 زہد وتقویٰ 285

1-7 سیاسی وسماجی شخصیت 285

1-8 تصنیف وتالیف 287

② المستدرک علی الصحیحین 292

2.1 مستدرک کی تعریف 292

2.2 مستدرک کی وجہ تالیف 293

2.3 مستدرک کی اہمیت 293

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.4	مستدرک کی روایات کی نوعیت	294
2.5	مستدرک کی خصوصیات	295
2.6	مستدرک کی روایات کے متعلق وضاحت	298
2.7	مستدرک اور امام حاکم پر بعض اعتراضات کا اجمالی جائزہ	301

حصہ دوم: مطالعہ متن حدیث

③	کتاب الجنائز	304
3.1	موت کی آرزو نہیں کرنی چاہئے۔	301
3.2	بیماری کی حالت میں بیمار کے عام معمولات کا اجر لکھا جاتا ہے۔	307
3.3	ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کا ساتھ دیتے ہیں۔	308
3.4	میت کے حق میں اچھی بات کرنی چاہئے۔	309
3.5	مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے۔	309
3.6	مردے کو سفید کپڑے کا کفن دینا چاہئے۔	310
3.7	جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا مسنون ہے۔	311
3.8	نماز جنازہ کی مسنون دعا	313
3.9	نماز جنازہ کی تکبیرات	314
3.10	مردے کو قبر میں رکھنے کے بعد کلمات کی ادائیگی	315
3.11	مردے کے اہل و عیال کے لیے کھانے کا بندوبست	316
3.12	زیارتِ قبور کی ترغیب	316
3.13	میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں۔	317
	خود آزمائی	317

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت آپ جس یونٹ کا مطالعہ کر رہے ہیں اس کا تعلق ''مستدرک امام حاکم'' سے ہے۔ اس کتاب کو ''صحیح امام حاکم'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ امام حاکم نیشاپوری نے اس میں جو روایات جمع کی ہیں وہ ان کے تجزیہ کے مطابق صحیح اور قابل عمل ہیں۔ امام حاکم نیشاپوری حدیث اور علم حدیث کے معروف ومشہور مشائخ میں سے ہیں۔ آپ نے بہت کچھ لکھا اور بہت عمدہ لکھا۔ لیکن آپ کی شہرت علماء حدیث کے ہاں دو کتابوں کی وجہ سے ہوئی۔ ایک ''معرفۃ علوم الحدیث'' اور دوسری ''المستدرک علی الصحیحین'' ہے۔

حدیث کے مصادر میں امام حاکم کی مستدرک کو بہت بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ حدیث کے طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کی ترکیب وترتیب اور تبویب وتدوین کے بارے میں پوری طرح آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خصوصیات کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہوں۔

اس یونٹ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں امام حاکم نیشاپوری کے حالات زندگی، مقام ومرتبہ اور علمی خدمات وغیرہ پر اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے۔ اس حصہ میں مستدرک سے متعلق ضروری اور بنیادی معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں تاکہ طلبہ جب اس کتاب کا مطالعہ کریں تو اس کی روایات اور اسلوب کو بسہولت سمجھ سکیں۔

دوسرے حصہ میں کتاب الجنائز سے روایات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ روایات چونکہ نماز جنازہ اور تکفین وتدفین سے متعلق ہیں اور آئے دن ہم ان مسائل سے دوچار ہوتے ہیں اس لیے روایات کا مفہوم آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ اس یونٹ کا مطالعہ پوری توجہ اور غور وخوض کے ساتھ کریں اور بار بار کریں۔ امید ہے کہ آپ اسے مفید اور دلچسپ پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام حاکم نیشاپوری کے حالات زندگی کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔
- امام حاکم نیشاپوری کے اساتذہ، تلامذہ، اور علمی اسفار سے متعلق بات کر سکیں۔
- امام حاکم کی علمی خدمات اور تالیفات پر روشنی ڈال سکیں۔
- مستدرک امام حاکم کی خصوصیات اور اس سے متعلق اہم نکات بیان کر سکیں۔
- مصادر حدیث میں "مستدرک" کی حیثیت پر بحث کر سکیں۔
- مستدرک امام حاکم کی روایات کو مدنظر رکھ کر نماز جنازہ، میت کی تکفین و تدفین کے مسائل واحکام بیان کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام حاکم نیشاپوری

(م ۴۰۵ھ)

1.1 نام ونسب

آپ کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور حاکم لقب ہے۔ پورا نسب نامہ یوں ہے: محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حاکم۔ امام حاکم کے آباء واجداد میں کوئی بزرگ تجارتی کاروبار کی بنا پر 'بیع' (بیوپاری) کہلاتے تھے۔ اس نسبت سے آپ کو 'ابن بیع' کہا جاتا ہے۔ منصب قضاء پر فائز رہنے کی وجہ سے آپ 'حاکم' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حافظ ابن کثیر نے آپ کا لقب 'ابن الحاکم' بتایا ہے۔ یہ غالباً اس لئے کہ آپ کے جد امجد کا نام حاکم تھا۔ ممکن ہے بعد میں ابن حذف ہوکر صرف حاکم رہ گیا ہو۔

مولد ومسکن:

امام صاحب بروز اتوار ۳ ربیع الاول ۳۲۱ھ کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ امام صاحب کے مولد ہونے کا فخر عراق عجم کے مشہور مردم خیز شہر نیشاپور کو حاصل ہے۔ اسلئے آپ نیشاپوری کہلاتے ہیں۔ لیکن ضبی اور طہمانی کی نسبتوں سے آپ کا عربی قبائل سے خاندانی تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: حاکم کی دادی سبطہ، عیسیٰ بن عبدالرحمٰن ضبی کی صاحبزادی تھیں۔ طہمانی کی نسبت ابراہیم بن طہمان کی جانب ہے جو صاحب فضل وکمال بزرگ تھے۔ امام حاکم ایک علمی خانوادے کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے والد اور ماموں علم وفن کے دلدادہ تھے۔ ان دونوں بزرگوں کے فیض توجہ سے آپ بچپن ہی میں علم وفن کی تحصیل میں مشغول ہوگئے تھے، اور سب سے پہلے اپنے والد ماجد سے استفادہ کیا۔ (۱)

1.2 شیوخ واساتذہ

امام حاکم کو تقریباً دو ہزار فقہاء اور محدثین سے استفادہ کرنے کا موقع ملا تھا۔ خاص نیشاپور کے اساتذہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعداد ایک ہزار بتائی جاتی ہے۔ اپنے والد کے علاوہ جن ممتاز محدثین سے آپ نے روایات اخذ کی ہیں ان کے نام یہ ہیں:

ابن ابی سبرۃ، ابن درستویہ، ابو حامد بن حسنویہ مقری، ابو سہل بن زیاد، ابو بکر احمد بن سلمان نجاد، حسن بن یعقوب بخاری، ابو علی حسین بن علی الحافظ نیشاپوری، ابو صالح خلف بن محمد بن اسماعیل خیام، ابو محمود علی بن احمد بجی، ابو محمد عبدالرحمن بن حمدان جلاب، ابو عمر عثمان بن محمد بن سماک، علی بن محمد بن عقبہ شیبانی، ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب التاجر محبوبی، ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی، محمد بن عبداللہ الصفار اصفہانی، ابو جعفر محمد بن علی شیبانی، محمد بن علی بن عمر، ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف، ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم، ابو عبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی وغیرہ وغیرہ۔

فقہ کی تحصیل اس دور کے مشہور فقہاء ابو سعد محمد بن سلیمان صعلوکی، ابو علی بن ابی ہریرۃ، ابو الولید حسان بن محمد اور ابو بکر احمد بن اسحاق الضبی وغیرہ سے، قراءت کا فن محمد بن ابو منصور، علی بن علی کوفی اور بکار بغدادی سے سیکھا۔ تصوف وسلوک کی منازل طے کرنے کیلئے ابو عمر بن نجید، ابو الحسن جوشنجی، ابو سعد بن یعقوب ثقفی، ابو نصر صفار، ابو القاسم، ابو عثمان مغربی اور ابو عمر بن محمد بن جعفر خلدی وغیرہ مشائخ وصوفیا کی صحبت اختیار کی۔ (۲)

1.3 تلامذہ

امام حاکم کے تلامذہ کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ ان میں سے جن کو شہرت حاصل ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں:

حافظ ابو ذر ہروی، ابو صالح مؤذن، ابو یعلی خلیلی، ابو بکر احمد بن حسین البیہقی، ابو بکر احمد بن علی خلف شیرازی، اسماعیل بن عبدالہانی صابونی، ابو القاسم ابن احمد ازہری، ابو القاسم عبدالکریم قشیری، عثمان بن محمد جحمی، ابو محمد بن احمد بن ابی الفوارس، محمد بن احمد بن یعقوب، ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل قفال شاشی اور ابو العلاء محمد بن یعقوب واسطی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم بچپن ہی میں تعلیم وتعلم میں مشغول ہو گئے تھے اور نو سال کی عمر میں باقاعدہ حلقہائے حدیث میں بیٹھنا شروع کیا۔ علم سے شغف کا یہ حال تھا کہ اپنے سے کم تر اور کمسن رفقاء سے بھی روایت کرنے میں کسی طرح کا عار نہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اساتذہ کی تعداد بے شمار ہے۔

1.4 طلب علم کیلئے سفر

اپنے علمی ذوق کی تسکین کیلئے امام حاکم نے سب سے پہلے اپنے وطن نیشاپور کے علماء، فقہاء اور محدثین کی جانب رجوع کیا۔ جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی تو دوسرے بلاد وامصار اور علمی مراکز کا رخ کیا۔ عراق، حجاز، ماوراء النہر، ہمدان اور اصفہان وغیرہ تشریف لے گئے۔ اسفار کی کثرت کی وجہ سے مؤرخین آپ کے بارے میں لکھتے ہیں: "طاف الآفاق رحل الکثیر". بغداد دو بار گئے۔ پہلی بار عنفوان شباب میں اور دوسری بار بڑھاپے میں۔ (۳)

علم حدیث میں غیر معمولی کمال وامتیاز کی بناء پر امام حاکم الحافظ الکبیر اور امام المحدثین وغیرہ کے القاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ابو حازم عبدوی کا بیان ہے کہ امام حاکم اپنے زمانہ میں محدثین کے امام تھے۔

یافعی لکھتے ہیں: "حدیث اور اس کے متعلق علوم کی معرفت میں امام حاکم کو بڑی مہارت حاصل تھی"۔

حافظ ذہبی کہتے ہیں: "نہ صرف خراسان بلکہ ساری دنیا میں اقلیم حدیث کی تاجداری امام حاکم پر ختم ہو گئی"۔

حافظ ابن الصلاح اور امام نووی نے صحاح ستہ کے مؤلفین کے بعد جن سات محدثین کو نہائت صاحب کمال قرار دیا ہے ان میں امام دار قطنی کے بعد دوسرا نام امام حاکم کا بتایا ہے۔ ان کے زمانہ کے جن چار محدثین کو خصوصیت کے ساتھ سرآمد روزگار سمجھا جاتا تھا۔ ان میں ایک امام حاکم بھی تھے۔

عبدالغافر کہتے ہیں: "امام حاکم اپنے عہد میں علمائے حدیث کے امام اور فن حدیث سے بخوبی واقف تھے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.5 حفظ وثقاہت

حدیث میں امام حاکم کے کمال کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے حفظ وضبط اور ثقاہت وعدالت پر تمام ائمہ حدیث اور محدثین کا اتفاق ہے۔ اہل سیر نے: 'الحافظ الکبیر' 'من اھل الحفظ' اور من اکابر حفاظ الحدیث وغیرہ کہہ کر آپ کے حافظہ کی توثیق کی ہے۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے: ''میں نے امام دارقطنی سے امام حاکم اور حافظ ابن مندہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ابن بیع حافظہ میں زیادہ مستند اور متقن ہیں''۔

1.6 زہد وتقوی

امام حاکم زہد واتقا اور دیانت وامانت میں ممتاز تھے۔ حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ امام حاکم متدین، امین، صاحب حزم وورع اور اللہ جل شانہ کی جانب مائل ومتوجہ رہتے تھے۔ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ تصوف وسلوک سے اشتغال اور اکابر صوفیہ ومشائخ سے وابستگی بھی آپ کے تدین کا ثبوت ہے۔

1.7 سیاسی وسماجی حیثیت

امام حاکم عہدہء قضا پر متمکن ہونے کی بنا پر 'حاکم' کہلاتے ہیں۔ بعض مورخین نے آپ کو 'نسا' کا لیکن اکثر نے نیشاپور کا قاضی بتایا ہے۔ یہ ۳۵۹ھ کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ میں دولت سامانیہ کی طرف سے نیشاپور میں ابوالنصر محمد بن عبدالجبار کی ولایت قائم تھی۔ امام صاحب محکمہ قضاء کے فرائض سے اسقدر خوش اسلوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے کہ دوبارہ ان کو 'جرجان' کا عہدہ قضا پیش کیا گیا لیکن انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔

مگر بعض مؤرخین نے آپ کے جرجان کے قاضی مقرر کئے جانے کی تصریح کی ہے۔ امام حاکم پر دولت سامانیہ اور اس کے امراء وحکام کو بڑا اعتماد تھا۔ امیر ابوالحسن ان سے مشورے طلب کرتا تھا اور بنی بویہ کے پاس سفارت کے لئے بھیجتا تھا امام حاکم نے بنی بویہ اور سامانی حکومت کے درمیان سفارتی فرائض بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم کو سماجی امور و معاملات سے بھی یک گونہ دلچسپی تھی۔ ایک زمانہ میں مدرسۃ دار السنۃ کے انتظام وانصرام کی ذمہ داری انہی کے سپرد تھی۔ آپ کے استاذ احمد بن اسحاق نے اپنی وفات کے وقت مدرسہ کے امور ومعاملات اور اوقاف کی تولیت واہتمام کے بارے میں آپ کو وصیت کی تھی۔

امام حاکم اپنے گوناگوں کمالات کی وجہ سے مسلمانوں کے مقتدا اور ان کی عقیدت وتوجہ کا مرکز بن گئے تھے اور خواص وعوام سب میں یکساں مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ علامہ ابن سبکی کا بیان ہے کہ ان کی عظمت شان، جلالت قدر اور امامت فن پر سب کا اتفاق ہے۔ وہ ان ائمہ اعلام میں تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالی نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا کام لیا ہے۔ لوگ دور دراز سے آپ کی خدمت میں آکر علمی پیاس بجھاتے تھے۔ آپ جس مجلس اور بزم میں پہنچ جاتے اس کی رونق بڑھ جاتی۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے اور شایان شان استقبال کرتے تھے۔ اکابر محدثین اور نامور ائمہ فن کے مجمع میں بھی تشریف لے جاتے تو لوگوں کو اپنے علمی تبحر اور خوش کلامی سے متاثر کر دیتے تھے۔ حافظ عبد الغافر امام حاکم کی مدح وستائش میں نہایت رطب اللسان رہتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ہمارے اساتذہ فرماتے ہیں کہ اس عہد کے اکثر فضلاء وارباب کمال جیسے صعلوکی اور ابن فورک وغیرہ امام حاکم کو اپنے سے فائق، برتر اور متقدم سمجھتے تھے اور ان کے حفظ ومعرفت اور ان کی عزت واحترام کا پورا خیال رکھتے تھے۔ ان کی تصنیفات، طرق حدیث پر ان کے علم ونظر، علمی مباحث وامالی وغیرہ میں ان کے تصرفات وکمالات کا جو بھی جائزہ لے گا ان کے فضل وکمال کا ضرور اعتراف کرے گا اور اس کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ اپنے سے پہلے کے علماء پر فوقیت رکھتے تھے۔ امام حاکم اپنے کمالات کی وجہ سے اس بلند مقام پر فائز تھے جہاں پہنچنا دوسروں کے لئے ممکن نہیں تھا وہ اپنے عہد میں بے نظیر تھے ان کی موت سے جو خلاء پیدا ہوا وہ پر نہیں ہو سکا۔ (تاریخ ابن خلکان۔ ج ۲، ص ۳۸۵)۔

امام حاکم نے اپنے وطن نیشاپور میں ۳ صفر ۴۰۵ھ کو اچانک انتقال کیا حمام سے غسل کر کے نکل رہے تھے کہ طبیعت ناساز ہوگئی۔ اور تھوڑی دیر میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ عصر کے بعد تجہیز وتکفین کی گئی۔ قاضی ابوبکر حیری نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ حسن بن اشعث قرشی نے خواب دیکھا کہ امام حاکم نہایت اچھی وضع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع میں ایک گھوڑے پر سوار ہو کر کہہ رہے ہیں کہ مجھے نجات مل گئی۔ میں نے سبب پوچھا تو فرمایا: حدیث کی تحریر و کتابت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نجات دی ہے۔ (۴)

1.8 تصنیف وتالیف

امام حاکم نے تصنیف وتالیف کے میدان میں بہت مفید، وقیع اور قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے۔ آپ کی تصنیفات کمیت وکیفیت دونوں لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کہتے ہیں: 'میں نے زمزم کا پانی پی کر اللہ تعالیٰ سے حسن تصنیف کی دعا کی تھی'۔ آپ کی دعا قبول ہوئی۔

ارباب سیر کا اتفاق ہے کہ تصنیفی حیثیت سے امام حاکم کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

سعد بن زغلول زنجانی سے جب چار اہم محدثین کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ہر ایک کی جدا جدا خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''ان سب میں امام حاکم سب سے بہتر مصنف تھے''۔

ابن خلکان لکھتے ہیں: ''حاکم نے علوم حدیث میں بے نظیر تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں''۔

سمعانی کا بیان ہے کہ: ''انہوں نے علوم حدیث اور دیگر فنون میں بڑی عمدہ کتابیں لکھیں''۔

شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں: ''حاکم را در فن تصنیف وترتیب دخل تمام بود'' یعنی امام حاکم کو تصنیف وتالیف کے فن میں بھرپور ملکہ حاصل تھا''۔

تالیفات

امام حاکم کی تالیفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے پانچ سو، بعض نے ایک ہزار اور بعض نے ڈیڑھ ہزار اجزاء کے بقدر تعداد بتائی ہے۔ لیکن قدماء کی طرح ان کی بھی اکثر کتابیں اب معدوم اور ناپید ہیں۔ جن کتابوں کے نام معلوم ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱- الاربعین

۲- الامالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳-تراجم الشیوخ لصحیحین

۴-تراجم المسند علی شرط الشیخین

۵-التلخیص

۶-فضائل الامام الشافعی

۷-فضائل العشرۃ المبشرۃ

۸-فضائل فاطمۃ

۹-فوائد الخراسانیین

۱۰-فوائد الشیوخ

۱۱-فوائد العراقیین

۱۲-مناقب الصدیق

۱۳-کتاب العلل

۱۴-تفسیر القرآن

۱۵-تخریج الصحیحین

اس کا نام "مدخل الی معرفۃ الصحیحین" بھی ہے۔اور غالبا حاکم نے "رسالۃ المدخل" میں اسی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"حجاز، عراق اور شام کے لوگ صحیح حدیثوں کی معرفت میں اہل خراسان کی برتری اور تقدم کے معترف ہیں۔اس کی وجہ شیخین (بخاری و مسلم) کی اس فن میں مہارت وانفرادیت ہے۔اللہ تعالی دونوں بزرگوں کو اسلام کی اس خدمت کی جزائے خیر عطا کرے۔ میں نے ان کی کتابوں کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔اس میں ان کی صحیح وسقیم حدیثوں کی متفق علیہ اور مختلف فیہ شرطوں کا ذکر ہے۔ (۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی ابتداء میں روایات کے حفظ واشاعت کے بارے میں احادیث وآثار اور موضوع روایات کے متعلق وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ پھران لوگوں کے نام تحریر کئے گئے ہیں جن کا صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں ذکر ہے۔اس کے بعدان اشخاص کا ذکر ہے جن سے امام بخاری نے روایات اخذ کی ہیں۔ حافظ طاہر مقدسی نے اس کتاب کے اکثر مباحث ''الجمع بین رجال الصحیحین'' میں درج کئے ہیں۔

۱۶۔مزکی الاخبار

''معرفة علوم الحدیث'' کے بعض قلمی نسخوں میں اس کتاب کا نام ''کتاب المزکین لرواة الأخبار'' لکھا ہوا ہے۔امام حاکم خود اس کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس میں رواۃ حدیث کے دس طبقوں کا ذکر ہے۔ ہر طبقہ میں ایک دور کے چار بلند پایہ رواۃ حدیث شامل کئے گئے ہیں۔ اس طرح کل چالیس راویان حدیث کا اس میں ذکر ہے۔ پہلے طبقہ میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، علی المرتضی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں نے رواۃ حدیث کی جرح وتعدیل اور روایات کی صحت وسقم کی بحث وتحقیق کی ہے۔ دسویں طبقہ میں ابواسحاق ابراہیم بن محمد اصبہانی، ابوعلی نیشاپوری، ابوبکر محمد بن سالم بغدادی اور ابوقاسم بن حمزہ بن علی کتانی مصری کا ذکر ہے۔

۱۷- کتاب الاکلیل

بعض مؤلفین نے اس کا نام 'اکلیل فی الحدیث'' لکھا ہے۔ یہ کتاب امام حاکم نے بعض امراء کی فرمائش پر لکھی ہے۔اس کے بعد انہوں نے اصول حدیث میں ''المدخل الی الاکلیل'' کے نام سے بھی ایک رسالہ لکھا۔اس کے آخر میں وہی باتیں مذکور ہیں جو اکلیل میں بیان کی گئی ہیں، یعنی صحیح حدیثوں کے رموز وطبقات وغیرہ۔

شاہ عبدالحق صاحب لکھتے ہیں: ''یہ بڑی مفید کتاب ہے اور محدث کو اس کے بغیر چارہ نہیں۔

علامہ ابن عساکر نے حاکم کی ایک کتاب کا نام ''الإکلیل فی دلائل النبوة'' بھی بتایا ہے۔ غالبا یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور کتاب ہوگی یا ممکن ہے نام میں کوئی تصحیف ہوگئی ہو۔

۱۸- المدخل إلی علم الحدیث

"المدخل إلی معرفة الصحیح والسقیم من الاخبار اور المدخل الی علم الصحیح" بھی اس کے نام ہیں۔ اور غالبا حافظ ابن الصلاح اور صاحب کشف الظنون نے "المدخل الی الاکلیل" بھی اس کا نام تحریر کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب الاکلیل کا مقدمہ ہے۔ خود امام حاکم کے بیان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> "میں نے اس کو امیر مظفر کی استدعا پر کتاب الاکلیل کی صحیح وسقیم روایات کی نشاندہی کیلئے لکھا تھا۔ اس میں پہلے علم اسناد وروایت کی اہمیت، محدثین کی فضیلت اور کتب حدیث کے بعض طبقات کا اجمالاً ذکر کرنے کے بعد صحیح حدیث کی دس قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں پانچ قسمیں متفق علیہ اور پانچ مختلف فیہ اور نقد وجرح پر گفتگو کی گئی ہے اور آخر میں اکلیل کی حدیثوں میں ان امور کا ذکر ہے جن سے ان کی صحت وضعف کا پتہ چل جاتا ہے۔ امام حاکم نے اس میں متفق علیہ اور مختلف فیہ حدیثوں میں جو کچھ لکھا ہے۔ بعض علماء نے اس پر اعتراضات کئے ہیں۔ محمد راغب طباخ نے مطبع علمی حلب سے ۱۳۵۱ھ میں اس رسالہ کو شائع کیا ہے۔

۱۹- تاریخ نیشاپور

یہ بڑی ضخیم کتاب ہے۔ اس میں نیشاپور کی تاریخ بغداد کی طرح علماء ومشاہیر فن کے تراجم درج ہیں۔ حوادث اور واقعات کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے تاریخ علمائے نیشاپور بھی کہا جاتا ہے۔

علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں: "حاکم کے اس عظیم الشان کارنامہ کے سامنے نامور محدثین کو سرنگوں ہو جانا پڑا۔ جو بھی اس کا بغور مطالعہ کرے گا اسے امام حاکم کے گوناگوں کمالات اور مختلف علوم میں جامعیت کا پورا اندازہ ہو جائے گا"۔

ابوالفضل ہمدانی کہتے ہیں: "میرے نیشاپور کا سفر کرنے اور وہاں اقامت اختیار کرنے کی ایک وجہ حاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اس تاریخ کو دیکھنا بھی تھا۔

عبدالغافر بن اسماعیل فارسی نے اس کا ذیل لکھا تھا۔ اس میں ۵۱۸ھ تک وفات پانے والے لوگوں کا ذکر ہے اور حافظ ذہبی نے 'مختصر تاریخ حاکم' کے نام سے اس کا اختصار لکھا تھا۔

۲۰۔ معرفۃ علوم الحدیث

یہ علوم حدیث پر ایک اہم اور مفید کتاب ہے۔ امام حاکم کو اپنے عہد میں بدعتوں کی کثرت، سنن سے عام ناواقفیت اور احادیث کے ضبط وتحریر میں اہمال اور لاپرواہی کے وجہ سے اس کی ترتیب وتصنیف کا خیال ہوا۔ اس سے پہلے علوم حدیث میں جو کتابیں لکھی گئی تھیں ان کی حیثیت متفرق اجزاء کی تھی۔ ابومحمد حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی کی کتاب ''المحدث الفاصل بین الراوی والواعی'' اس موضوع کی پہلی باقاعدہ کتاب ہے۔ لیکن اس میں استیعاب واستقصاء نہیں کیا گیا تھا۔ امام حاکم کے بعد خطیب بغدادی اور حافظ ابن الصلاح کی کتابیں فوائد ومعلومات کے لحاظ سے اہم ہیں۔ امام حاکم کا شرف وتقدم مسلّم ہے مگر حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''حاکم اپنی کتاب کی باقاعدہ ترتیب وتہذیب نہیں کر سکے تھے''۔

لیکن یہ بیان محل نظر ہے۔

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ: ''علوم حدیث میں لوگوں نے متعدد کتابیں لکھی ہیں لیکن اس فن کے یگانہ روزگار ائمہ اور علمائے فحول میں ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری ہیں۔ ان کی کتابیں مشہور ہیں۔ انہوں نے اس فن کو باقاعدہ مرتب ومہذب کیا ہے اور اس کے محاسن اچھی طرح نمایاں کئے''۔ (۶)

کشف الظنون میں ہے: ''اس فن کی جانب سب سے پہلے ابوعبداللہ حاکم نے اعتناء کیا۔ اس کے بعد حافظ ابن الصلاح نے 'علوم الحدیث' کے نام سے بڑی اہم اور قابل ذکر کتاب لکھی جو مقدمہ ابن صلاح کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں انہوں نے بعض انواع کا مفید اضافہ کیا ہے لیکن حاکم کی حیثیت متقدم کی ہے اور ابن الصلاح ان سے متاخر اور ان کے تابع ہیں۔ انہوں نے اکثر چیزیں حاکم کے حوالہ سے لکھی ہیں''۔ (۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر یہ دوسری باقاعدہ اور پہلی مکمل وجامع کتاب ہے جو پانچ اجزاء اور باون انواع پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنف نے حدیث کی اسناد اور متون رواۃِ حدیث کے مختلف درجات وطبقات اور اصول حدیث کے اہم مسائل پر سیر حاصل اور عمدہ بحثیں کی ہیں۔ ہر مبحث کی تعریف، اہمیت، نوعیت اور ضرورت کو مثالوں سے واضح کیا ہے۔ اس سلسلہ میں متقدمین کے کاموں کا ایک حد تک ذکر بھی آ گیا ہے۔ ہر بحث میں پہلے احادیث وآثار سنداً بیان کئے گئے ہیں اور آخر میں ان سے مصنف نے جو حقائق اور معنی خیز نتائج اخذ کئے ہیں ان کا ذکر ہے۔ ضمناً اکثر صحابہ اور رواۃ حدیث کی بعض خصوصیات، سنین وفات اور ان کے بارے میں دوسرے مختلف النوع معلومات بھی تحریر کئے گئے ہیں۔

معرفۃ علوم الحدیث کے قلمی نسخے یورپ، ترکی، مصر، شام اور انڈیا کے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ان سب کی مدد اور مقابلہ وتصحیح کے بعد ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات وعربی کے سابق صدر ڈاکٹر سید معظم حسین نے اس کو ایڈٹ کیا تھا جو ۱۹۸۳ھ میں مصر سے دائرۃ المعارف حیدر آباد کے اہتمام میں شائع ہوا ہے۔ اس کے شروع میں فاضل مرتب نے ایک جامع اور مبسوط مقدمہ بھی لکھا ہے۔ اس میں مصنف کے حالات، علمی خدمات اور اصول حدیث کے بنیادی مصادر کا تذکرہ کیا گیا ہے اور حواشی میں نسخوں کے فرق واختلاف اور کمی بیشی کی تصریح کی ہے۔ حافظ ابو نعیم اصفہانی نے اس پر مستخرج لکھا تھا اور علامہ طاہر بن صالح الجزائری نے 'توجیہ النظر' میں اس کا ملخص شامل کیا ہے۔

② المستدرک علی الصحیحین

یہ امام حاکم کی سب سے اہم اور شہرہ آفاق کتاب ہے۔ اب ہم اس کے متعلق چند بنیادی اور ضروری معلومات کا مطالعہ کریں گے۔

2.1 مستدرک کی تعریف

علماء حدیث کی اصطلاح میں حدیث کی وہ کتابیں 'مستدرک' کہلاتی ہیں جن میں اُن حدیثوں کو نقل کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے جو حدیث کی کسی اور کتاب کی شرط کے مطابق ہونے کے باوجود اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہوں۔ اس طرح کی جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں امام حاکم کی "المستدرک علی الصحیحین" سب سے زیادہ مشہور و متداول ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر استدراک ہے؛ یعنی اس میں ان حدیثوں کو شامل کیا گیا ہے جو امام حاکم کے خیال میں صحیحین کے معیار و شرائط کے مطابق ہونے کے باوجود ان میں شامل ہونے سے رہ گئیں۔

2.2 وجہ تالیف

امام حاکم نے "المستدرک علی الصحیحین" کے شروع میں اس کی جمع و تالیف کا سبب، غرض و غایت اور ان حالات کا ذکر کیا ہے جو اس کی ترتیب و تالیف کا باعث ہوئے تھے۔ آپ لکھتے ہیں:

"ائمہ حدیث میں امام محمد بن اسماعیل البخاری اور امام مسلم بن حجاج القشیری نے صحیح حدیثوں کے دو نہایت عمدہ اور بیش قیمت مجموعے مرتب کئے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کی پوری دنیا میں شہرت ہے لیکن دونوں بزرگوں میں سے کسی نے بھی یہ دعوی نہیں کیا ہے کہ ان کی جمع کردہ روایات کے علاوہ اور کوئی بھی روایت صحیح نہیں ہے۔ مگر ہمارے عہد کے بعض مبتدعین اور اہل اہواء جو محدثین پر سبّ و شتم کرنے میں بہت جری واقع ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ صحیح روایات کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ رہیں وہ اسانید جو ایک ہزار یا اس سے کچھ کم و بیش اجزاء پر مشتمل ہیں سب کے سب سقیم اور غیر صحیح ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر اس شہر کے کچھ اعیان و مشاہیر اہل علم نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ایک ایسی کتاب مدوّن کروں جو ان حدیثوں پر مشتمل ہو جن کی اسانید اسی طرح کی ہوں جس طرح کی اسانید کو شیخین نے (بخاری و مسلم) صحیح اور قابل استدلال قرار دیا ہو۔ اس لئے کہ جو حدیث علت قادحہ سے خالی ہو اس کو صحیح سے خارج کرنے کے کوئی معنی نہیں"۔ (۸)

2.3 مستدرک کی اہمیت

مستدرک کا شمار حدیث کی مشہور اور اہم مصادر میں ہوتا ہے اور بعض حیثیتوں سے اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں اس کو شمار کیا ہے۔ اس طبقہ میں سنن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارمی، سنن دار قطنی، مسند ابوداؤد طیالسی اور مصنف ابن ابی شیبہ جیسی اہم اور بلند پایہ کتابیں ہیں۔ بعض محدثین نے اس کا رتبہ صحیح ابن حبان کے قریب قریب بتایا ہے اور اس کا نام صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے ساتھ ساتھ لیا جاتا ہے۔ حافظ ابن الصلاح اور حافظ نووی نے صحاح کے بعد حدیث کے جن مصادر کو زیادہ اہم، قابل اعتماد اور مفید قرار دیا ہے ان میں سنن دار قطنی کے بعد مستدرک امام حاکم کا نام لیا ہے۔ (۹)

2.4 مستدرک کی روایات کی نوعیت

امام حاکم کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ 'مستدرک' میں مندرجہ ذیل نوعیت کی روایات آئی ہیں:

۱- وہ روایات جو شیخین کے معیار و شرائط کے مطابق ہیں لیکن انہوں نے اپنی کتابوں میں انہیں درج نہیں کیا۔

۲- وہ روایات جو شیخین میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق تھیں لیکن درج ہونے سے رہ گئیں۔

۳- وہ روایات جو شیخین میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں لیکن امام حاکم کی تحقیق کے مطابق ان میں علت اور سقم نہیں تھا۔

۴- امام حاکم کے بیان کے مطابق بعض ایسی روایات بھی مستدرک میں آئی ہیں جن پر کلام کیا گیا ہے اور وہ آپ کے معیار اور شرائط کے مطابق بھی نہیں ہیں لیکن آپ نے ان کو شواہد و متابعات کی حیثیت سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم نے مستدرک میں کہیں کہیں ایک مقدمہ کا حوالہ دیا ہے جس میں آپ نے ان اصول و مبادی اور خصوصیات و شرائط کا مفصل ذکر کیا تھا جن کو مستدرک کی تالیف و ترتیب میں مدنظر رکھا تھا لیکن یہ مقدمہ مستدرک کے مطبوعہ نسخے میں شامل نہیں ہے۔ یا تو وہ محفوظ نہیں رہا یا حاکم اسے پوری طرح مرتب نہیں کر سکے۔ اگر یہ مقدمہ موجود ہوتا تو اس سے مستدرک کے اصول و شرائط اور اس کی روایات کی نوعیت اور خصوصیات معلوم کرنے میں بڑی آسانی ہوتی تاہم جہاں آپ نے اس کے حوالے دیئے ہیں ان سے بھی مستدرک کی روایات کی نوعیت و خصوصیت کا کچھ اندازہ ہوتا ہے اس لئے ذیل میں مستدرک کی روایات کی بعض نوعیتیں ان حوالوں کی مدد سے قلمبند کی جاتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ معروف تابعی کی روایت کو مستدرک میں اخذ کیا جائیگا اور اس کو 'صحیح' کا درجہ دیا جائے گا۔ خواہ اس نے ایک ہی صحابی سے روایت کی ہو۔

۲۔ ثقہ رواۃ کے تفرد اور اضافات کی تخریج بھی کی جائے گی بشرطیکہ وہ مؤلف کی تحقیق کے مطابق علت سے خالی ہوں۔

۳۔ حلال وحرام کے متعلق روایات میں زیادہ احتیاط برتی جائے گی۔ فضائل اعمال کے سلسلہ کی حدیثوں میں زیادہ سختی سے کام نہ لیا جائے گا۔

2.5 مستدرک کی خصوصیات

مستدرک کی بعض اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ امام حاکم نے اس کی ترتیب، ابواب کی تبویب اور روایات کے نقل وانتخاب میں حسن وموزونیت کے علاوہ بعض مقامات میں جدّت واختراع سے کام لیا ہے۔ اس سے آپ کی محنت اور جانفشانی کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ لکھتے ہیں: ''جہاں تک تلاش واجتہاد نے میری رسائی کی ہے میں نے خلفائے اربعہ کے فضائل سے متعلق وہ تمام حدیثیں جمع کردی ہیں جو صحیح اسناد سے مروی ہیں اور جن کو شیخین نے ترک کردیا ہے۔ پھر میں نے اس کتاب کے نظم وترتیب کے لحاظ سے یہ مناسب سمجھا کہ ان بزرگوں کے مناقب کے بعد دیگر صحابہ کرام کے فضائل وفیات کی ترتیب کے مطابق جمع کروں''۔ (۱۰)

۲۔ عام محدثین کے برعکس امام حاکم نے کتاب الفتن والملاحم کے بعد کتاب الأحوال کا بھی ایک علیحدہ باب امام ابن خزیمہ کے طرز پر قائم کیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

''میرے مبلغ علم کے مطابق آخری زمانہ کے فتن کے متعلق آنحضرت ﷺ سے جو کچھ مروی تھا وہ سب میں نے اس کے اندر بہتر اسانید کے ساتھ بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردیا ہے۔ شیخین نے قیامت اور حشر نشر کے احوال کی روایات کتاب الفتن ہی میں شامل کردی ہیں میں نے اس سلسلہ میں ابوبکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے انداز میں اس کو باب الفتن سے علیحدہ ذکر کیا ہے''۔ (۱۱)

۳- امام بخاری اور دیگر محدثین نے کتاب البیوع میں متعدد مباحث ذکر کئے ہیں مثلاً کتاب السلم، شفعہ اور اجارہ وغیرہ لیکن امام حاکم نے کتاب البیوع کے جامع عنوان ہی میں ابواب کو بھی جمع کردیا ہے۔ اس بارے میں لکھتے ہیں:

''میں نے کتاب البیوع کے ضمن میں ان کتب کو بھی درج کردیا ہے جن کیلئے امام بخاری نے کتاب البیوع کے آخر میں مستقل عنوانات قائم کئے ہیں۔ یہ وضاحت اسلئے کردی گئی ہے تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ میں نے کتاب البیوع کو ان ابواب سے خالی رکھا ہے''۔ (۱۲)

۳- فضائل صحابہ میں صرف صحابہ کے مناقب وفضائل ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ان کے مختصر حالات بھی تحریر کئے ہیں۔ مستدرک میں فقہی مسائل سے کم تعرّض کیا گیا ہے تاہم ان کے ذکر سے یکسر خالی بھی نہیں ہے اور امام حاکم نے بعض فقہی اختلافات میں راجح اور اولیٰ کی نشاندہی بھی کی ہے جس سے آپ کی اجتہادی بصیرت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۴- مستدرک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بعض روایات کے مراجع ومصادر کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن أبوداؤد، سنن نسائی، موطا إمام مالک، اور صحیح ابن خزیمہ کے نام لئے ہیں۔ لیکن بعض کتب مسانید اور وحدان کا نام لئے بغیر بھی ان کی روایات اخذ کی ہیں۔

۵- بعض ابواب اور مضامین کی روایات کو جمع کرنے میں بڑا اہتمام کیا ہے اور بعض حدیثوں کے اسنا

" محکم دلائل سے مزین۔متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن۔لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوطرق کو جمع کرنے میں بڑے استقصا سے کام لیا ہے اس لئے مستدرک میں بکثرت ایسی روایات آئی ہیں جن سے دوسرے مصادر حدیث خالی ہیں۔

۶- روایات کی تصحیح وتبویب، ان کے قوی وعزیز، ضعیف وشاذ اور غریب ہونے کی نشاندہی، وقف وارسال، رفع واتصال اور علو اسناد کی تصریح، حفظ وضبط اور اتقان کے لحاظ سے اس کے اولیٰ واحسن ہونے اور علت وضعف سے خالی ہونے کا ذکر، رواۃ کی توثیق اور روایات کا باہمی موازنہ، راوی کے شک ووہم، اس کے تفرد، مخالفت، عدم متابعت اور سماع ولقاء کی توضیح اور بعض روایات کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ اس کو کس جگہ، کس وقت اور کس ماہ وسنہ میں انہوں نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح روایات کے شواہد ومتابعات، فنی مباحث کے متعلق علمائے جرح وتعدیل کے اقوال، روایات ورواۃ کی صحت وقوّت یا ضعف وجرح کو واضح کرکے اس کے دلائل بھی بیان کئے ہیں اور حدیث کے مفہوم وغیرہ کے سلسلے میں بھی مختلف النوع وضاحتیں کی ہیں۔

۷- مستدرک کے محاسن وخصوصیات کا اندازہ اس طرز استدلال سے بھی ہوتا ہے لیکن اکثر دلائل خالص فنی نوعیت کے ہیں۔ اس لئے جب تک ان کا اصل پس منظر اور پوری تفصیل سامنے نہ ہو۔ ان پر بحث کرنا زیادہ مفید نہ ہوگا۔

۸- امام حاکم کے اصول وشرائط اور بحث واستدلال سے مستدرک کی تالیف میں ان کے بھی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے وہی احادیث وروایات درج کرنے کی کوشش کی ہے جو آپ کے اصول ومعیار کے مطابق غیر معلّل اور ضعف وسقم سے خالی ہیں۔ اس لئے حدیث نقل کرنے کے بعد عموماً آپ نے اس کی صراحت بھی کردی ہے کہ وہ قدح وعلت اور سقم وعیب سے پاک ہے لیکن حاکم کا عام رجحان یہ ہے کہ کوئی صحیح اور غیر معلل حدیث چھوٹنے نہ پائے۔ اس لئے احتیاط کے باوجود بھی مستدرک میں تساہل اور مداہنت کو راہ مل گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.6 روایات کے متعلق وضاحت

امام حاکم نے احادیث کے بارے میں مختلف النوع وضاحتیں کی ہیں۔ان سے احادیث کے متعلق مفید معلومات فراہم ہوتی ہیں۔یہ وضاحتیں مختلف طرح کی ہیں:

۱- کسی حدیث کے مشہور ومتداول ہونے یا کسی خاص مقام میں مروّج ہونے کا ذکر۔

۲- بعض حدیثوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کسی خاص مسئلہ میں اساس وبنیاد اور حجت ودلیل ہیں۔

۳- بعض روایات کے کسی باب میں نقل کرنے کی غرض وغایت بیان کی گئی ہے۔

۴- حاکم نے بعض روایات کی اپنے عہد کے حالات کے لحاظ سے خاص اہمیت وضرورت واضح کی ہے۔مثلاً احتکار کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: 'عسرت اور تنگی کے موقعہ پر مسلمانوں کی مواسات سے احتراز کے زجر وتوبیخ کے بارے میں جو اخبار وآثار وارد ہیں ان کا بیان کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ اس وقت مسلمان انہی حالات سے دوچار ہیں۔(۱۳)

اس کے بعد لکھتے ہیں:

''یہ چھ روایات نہایت تلاش وجستجو کے بعد یہاں نقل کی گئی ہیں گو یہ ہماری اس کتاب کی شرط کے موافق نہیں تاہم چونکہ لوگ اس ضیق میں مبتلا ہیں اسلئے یہاں ہم نے ان کو نقل کردیا ہے''۔(۱۴)

امام حاکم نے کہیں کہیں ابواب کے شروع یا درمیان میں نوٹ لکھے ہیں جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں مثلاً: فضائل صحابہ کے ابواب کے تحت لکھتے ہیں: ''ہم نے صحابہ کرام کے ذکر میں پہلے ان کے نسب وفات کا ذکر کیا ہے پھر ان کے مناقب میں وہ روایات درج کی ہیں جو شیخین کی شرائط کے مطابق ہیں لیکن انہوں نے انہیں روایت نہیں کیا۔ہم کو اعتراف ہے کہ ہم اس باب میں محمد بن عمر واقدی اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے رواۃ کی روایات سے صرف نظر نہیں کر سکتے ہیں۔ (۱۵)

اصحاب صفہؓ کے بیان میں امام حاکم نے ان کے متعلق روایات کی مدد سے ان کے ناموں کی مفصل فہرست دی ہے۔ ان کے طبقات وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے اشغال، معمولات اور امتیازی خصوصیات کے سلسلہ میں ان سے اصحابِ تصوف کے پہلو کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے۔ (۱۶)

مستدرک کی تلخیصات

جن علماء نے مستدرک کے ساتھ اشتغال کیا ہے ان میں حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کا نام زیادہ مشہور ہے۔ حافظ ذہبی نے مستدرک کی تلخیص لکھی جو بہت مشہور ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود ان کی اور بعض دیگر علماء کی رائے میں اس (تلخیص) کو دیکھے بغیر مستدرک کی تصحیح پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں حافظ ذہبی نے طویل احادیث اور اسناد کا اختصار ہی نہیں کیا بلکہ جا بجا حاکم پر نقد و تعقب بھی کر کے احادیث کی تصحیح میں ان کے تساہل، روایات میں ضعف و نکارت اور رواۃ میں جرح و سقم کو بھی واضح کیا ہے۔

حافظ ذہبی نے اپنی تلخیص میں بعض مواقع پر حاکم کی توثیق و تائید اور بعض مواقع پر سکوت اختیار کیا۔ یہ بھی حاکم کی رائے سے اتفاق ہی ہے۔ رہا ان کا نقد و تعقب تو اس کی مختلف نوعیتیں ہیں۔

۱- حاکم نے کسی حدیث کو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق بتایا ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تردید کی۔

۲- حاکم نے کسی حدیث کو شیخین کی شرائط کے مطابق قرار دیا لیکن حافظ ذہبی کی تحقیق میں وہ صرف ایک ہی کی شرائط کے مطابق ہے۔

۳- حاکم نے احادیث کی صحت اور رجال اسناد کی قوت کا ذکر کیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کا ضعف، جرح و تعدیل اور سقم ثابت کیا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ حافظ ذہبی نے بڑی دقّت نظر سے مستدرک کی تلخیص کی تھی اور ان کے تعقب کا زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ صحیح ہے لیکن کہیں کہیں اس میں فروگزاشتیں ہیں۔ مثلاً کسوف کے بیان میں ایک حدیث نقل کرنے کے بعد حاکم نے صرف اس قدر لکھا ہے: 'لم یخرجاہ'۔ یعنی شیخین نے اس روایت کی تخریج نہیں کی ہے۔ حافظ ذہبی نے اس پر یہ تنقید کی ہے: "وإسناده حسن وما هو على شرط واحد منهما"۔ اس کے اسناد حسن ہیں لیکن یہ شیخین میں سے کسی کی شرط کے مطابق نہیں۔ حالانکہ حاکم نے یہاں سرے سے حدیث کے شیخین کی شرط کے مطابق ہونے کا ذکر ہی نہیں کیا۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ شیخین نے اس روایت کی تخریج نہیں کی ہے۔ اس بنا پر حافظ ذہبی کا یہ نقد صحیح نہیں ہے۔

ایک جگہ امام حاکم نے ایک حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ اس پر نقد کرتے ہوئے حافظ ذہبی نے لکھا ہے: "عبدالرحمن لم يسمع من أبيه وعبدالرحمن ومن بعده ليسوا بحجة".

تقریب التہذیب میں عبدالرحمٰن کو ثقہ اور صغار تابعین میں بتایا گیا ہے۔ ان کا انتقال ۶۹ھ میں ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے لیکن بہت کم۔ اسی طرح عبدالرحمٰن کے صاحبزادے قاسم کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ وہ ثقہ وعابد اور طبقہ رابعہ کے راوی ہیں۔ پس حافظ ذہبی کا ان رواۃ کو مطلق عدم حجت قرار دینا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ (۱۷)

بعض مقامات پر اصل اور تلخیص میں معمولی فرق بھی ہے۔ مثلاً روزے کے بیان میں حاکم نے ایک حدیث میں صرف "وابتلت العروق" لکھا تھا مگر حافظ ذہبی نے اس کو تلخیص میں "وابتلت العروق بالماء" لکھا ہے۔

ایک اور جگہ حاکم نے "اغار" لکھا تھا۔ ذہبی نے اس کو "اغان" کردیا ہے۔

ایک جگہ حاکم نے "حدثنا يعقوب بن ابراهيم" لکھا تھا، حافظ ذہبی نے اس کو بدل کر "رواه يعقوب الدورقي" کردیا ہے۔ گو یعقوب بن ابراہیم اور یعقوب دورقی ایک ہی شخص ہیں لیکن اس تصرف سے اشتباہ ہوسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستدرک کی یہ تلخیص مستدرک کے متن کے ساتھ چار ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

مستدرک کے قلمی نسخے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں۔ دائرۃ المعارف حیدر آباد نے اس کو کئی مخطوطات کی مدد سے چار ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

2.7 مستدرک اور امام حاکم پر بعض اعتراضات کا اجمالی جائزہ

امام حاکم اور ان کی مستدرک پر چند اعتراضات بھی کئے گئے ہیں ان میں سے بعض تو غلط ہیں ور بعض اگر چہ غلط نہیں تاہم وہ بحث طلب ضرور ہیں۔ اسلئے مستدرک کی اہمیت وخصوصیت بیان کرنے کے بعد ان کا اجمالی جائزہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

امام حاکم اور ان کی مستدرک پر سب سے مشہور الزام تساہل کا ہے۔ اس سلسلہ میں چند اور ضمنی الزامات بھی عائد کئے گئے ہیں لیکن ان کا اصل تعلق بھی تساہل ہی سے ہے۔

مستدرک اور صحیحین

مستدرک کی تالیف کا مقصد صحیحین میں ان متروک روایات کو جمع کرنا ہے جو امام حاکم کے خیال میں ان کی شرائط ومعیار کے مطابق صحیح ہونے کے باوجود ان میں شامل نہیں کی گئیں۔ اس سلسلہ میں بحث طلب امر یہ ہے کہ امام حاکم نے جن روایات کے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہونے کا دعوی کیا ہے وہ واقعۃً صحیح ہیں یا نہیں۔ حافظ ابوسعید مالینی کا بیان ہے کہ میں نے مستدرک کا مطالعہ کیا تو مجھ کو اس کی ایک حدیث بھی شیخین کی شرائط کے مطابق نہیں ملی۔ حافظ ابراہیم بن محمد ارموی کہتے ہیں: ''ابوعبداللہ حاکم نے مستدرک میں بہت سی ایسی روایات جمع کی ہیں جن کے بارے میں گو ان کا خیال ہے کہ وہ شیخین کی حدیثوں کی طرح صحیح ہیں۔ لیکن علمائے کبار نے اس سلسلہ میں حاکم کو غلط ٹھہرایا ہے اور ان پر سخت نکیر کی ہے۔ (۱۸)

حافظ ابوسعید مالینی کی رائے کو عام طور پر حقیقت سے بعید اور زیادتی پر محمول کیا گیا ہے۔ حافظ ذہبی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی نہائت پرزور تردید کی۔ ان کی تردید اس لئے زیادہ معتبر اور قابل لحاظ ہے کہ انہوں نے مستدرک کا دقت نظر سے مطالعہ کیا ہے اور اس کی تلخیص لکھی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''مستدرک کے متعلق حافظ مالینی کی رائے سراسر زیادتی اور صریح ناانصافی پر مبنی ہے۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ مستدرک کا تقریباً نصف حصہ ایسی روایات پر مشتمل ہے جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق ہیں۔ البتہ اس کے چوتھائی حصہ میں ایسی حدیثیں ہیں جن کے اسناد بظاہر تو صحیح ہیں۔ لیکن وہ شیخین کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں۔ بقیہ چوتھائی حصے میں ضعیف و منکر بلکہ موضوع روایات بھی شامل ہیں میں نے اپنی تلخیص میں ان کی تصریح اور تنبیہ کی ہے۔

ضعیف اور موضوع روایات

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ مستدرک میں ضعیف اور موضوع روایات پائی جاتی ہیں۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: ''اس میں شک نہیں کہ مستدرک میں ایسی حدیثیں بھی ہیں جو شرائط صحت کے خلاف ہیں بلکہ موضوع حدیثیں بھی ہیں جو اس کے شایان شان نہیں''۔ (۱۹) دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''گو حاکم حدیث میں امام تھے تاہم انہوں نے مستدرک میں ساقط حدیثوں کی بھی تصحیح کر دی ہے''۔ (۲۰)

مستدرک میں ضعیف و منکر بلکہ موضوع روایات کا بھی یقینی طور پر پایا جانا ثابت ہے۔ حافظ ابن الجوزی نے مستدرک کی ساٹھ حدیثوں کو موضوع قرار دیا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر کو محدثین نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ رہیں ضعیف روایات تو وہ موضوعات کے ساتھ شامل ہو کر چوتھے حصہ کے برابر ہوں گی۔ ضعیف احادیث سے کوئی کتاب بھی خالی نہیں ہے لیکن مستدرک میں ان کی تعداد اس لئے زاید معلوم ہوتی ہے کہ وہ خود ضخیم کتاب ہے اور اس کی ضخامت کے اعتبار سے یہ تعداد زیادہ نہیں۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے مستدرک کا شمار حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں کیا ہے اور اس طبقہ کے متعلق ان کا اور ان کے والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا بیان ہے: ''اگرچہ ان کتابوں کے مؤلفین علوم حدیث میں ماہر، ثقہ اور ضبط و عدالت کی صفات سے متصف تھے۔ لیکن ان میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کی بعض حدیثیں موضوع بھی ہیں گو ان کے اکثر رواۃ عدالت کی صفت سے متصف ہیں تاہم بعض مستور اور مجہول الحال ہیں۔ (۲۱)

خود آزمائی ①

۱- امام حاکم نیشاپوری کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام حاکم کے اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتایئے۔

۳- امام حاکم نے کون کون سے علمی مراکز سے استفادہ کیا؟

۴- امام حاکم کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے حدیث کے اقوال کا خلاصہ پیش کیجئے۔

۵- امام حاکم کی علمی خدمات پر ایک نوٹ قلم بند کیجئے۔

۶- مستدرک امام حاکم کی اہمیت اور اس میں مندرج روایات کی نوعیت پر تبصرہ کیجئے۔

۷- مستدرک کی خصوصیات کی نشاندہی کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از المستدرک للامام الحاکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كتاب الجنائز

(۱)

3.1 ۱۲۵۴ .حد ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، أبنأنا محمد بن عبدالله بن عبدالحكم، ثنا أبى وشعيب بن الليث قالا: أنبأ الليث بن سعد، عن يزيد بن الهاد، عن هند بنت الحارث، عن أم الفضل: أن رسول اللهﷺ دخل عليهم وعباس عم رسول اللهﷺ يشتكى فتمنى عباس الموت فقال له رسول اللهﷺ: "يا عم لا تتمن الموت، فإنک إن كنت محسنا فإن تؤخر تزداد إحسانا إلى إحسانک خيرا لک، وإن كنت مسيئا ، فإن تؤخر فتستعتب من إساء تک خير لک، فلا تتمن الموت". هذا حديث صحيح على شرط الشيخين. ولم يخرجاه بهذا اللفظ، إنما اتفقا على حديث قيس عن خباب: ((لو لا أن رسول اللهﷺ نهانا أن نتمنى الموت لتمنيته)).

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباسؓ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ آپﷺ حضرت عباسؓ کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ حضرت عباسؓ بیماری کی وجہ سے مایوسی کا اظہار کررہے تھے اور موت کی خواہش کررہے تھے۔ اس موقع پر رسول اللہﷺ نے اپنے چچا کو مخاطب کرکے فرمایا:

"چچا جان! موت کی خواہش نہ کیجئے۔ اس لئے کہ آپ اگر بھلائی پر ہیں تو زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی وجہ سے آپ کی بھلائیوں اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا؛ اور یہ آپ کے حق میں مفید ثابت ہوگا۔ اور اگر آپ برائی پر ہیں تو مزید زندہ رہنے کی صورت میں آپ کو اپنے گناہوں پر ندامت اور شرمندگی کے اظہار کا موقع ملے گا اور یہ آپ کے حق میں بہتر ہوگا؛ اسلئے آپ موت کی خواہش نہ کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲)

۱۲۶۰. أخبرنا أبو محمد عبدالله بن إسحاق بن الخراسانی العدل، حدثنا محمد بن الهیثم القاضی، حدثنا ابن أبی مریم، أنبأ یحیی بن ایوب، عن ابن الهاد، عن محمد بن إبراهیم، عن أبی سلمة، عن أبی سعید الخدری، أنه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: "ان المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها". هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین. ولم یخرجاه.

حضرت ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے کپڑوں کا نیا جوڑا طلب کیا۔ اسے پہنا اور پھر کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں کہتے سنا ہے کہ مردے کو ان کپڑوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو اس نے انتقال کے دوران پہنے ہوئے ہوں گے''۔

امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے، اس کے باوجود انہوں نے اس کی روایت نہیں کی۔

(۳)

۱۲۷۱. أخبرنی أبوبکر بن أبی نصر حدثنا أحمد بن محمد البری حدثنا القعنبی فیما قرئ علی مالک، عن یزید بن خصیفة، وحدثنا أبو الفضل محمد بن إبراهیم المزکی، حدثنا أحمد بن سلمة، حدثنا قتیبة بن سعید، حدثنا إسماعیل بن جعفر، حدثنا یزید بن خصیفة، عن عمرو بن عبدالله بن کعب السلمی، أن نافع بن جبیر أخبره أن عثمان بن أبی العاص قدم علی رسول الله ﷺ وقد أخذه وجع قد کاد یبطله، فذکر ذلک لرسول الله ﷺ فزعم أن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول الله ﷺ قال: "ضع يمينک على الذى تشتكى، وامسح به سبع مرات، وقل: "أعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما أجد" فى كُلّ مسحة". هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ، إنما أخرجه مسلم من حديث الجريرى: عن يزيد بن عبدالله بن الشخير عن عثمان بن أبى العاص بغير هذا اللفظ.

حضرت نافع بن جبیر کہتے ہیں: کہ ایک مرتبہ عثمان بن ابو العاص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ انہیں جسم کے کسی حصہ میں شدید درد تھا اور درد کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تکلیف کے بارے میں بتایا تو آپؐ نے فرمایا: "جہاں آپ کو تکلیف ہو رہی ہے اس جگہ اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ یہ کلمات دہراؤ: "أعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما أجد". (میں اللہ جل شانہ کی عزت اور قدرت کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس تکلیف سے جو مجھے ہو رہی ہے)۔ ہر بار اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھتے جاؤ جہاں تکلیف ہو رہی ہے۔

(۴)

3.2 ۱۲۸۷۔ أخبرنى أبو النضر الفقيه، حدثنا معاوية بن نجدة، حدثنا قبيصة، وحدثنا أبوبكر بن إسحاق الفقيه، أنبأ محمد بن غالب، حدثنا أبو حذيفة قال: حدثنا سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن القاسم بن مخيمرة، عن عبدالله بن عمرو قال: قال النبىؐ: "ما من مسلم يصاب ببلاء فى جسده إلا أمر الله الحفظة الذين يحفظونه أن اكتبوا لعبدى فى كل يوم وليلة من الخير على ما كان يعمل ما دام محبوسا فى وثاقى". هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی مسلمان کو جسمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالی اس کی حفاظت پر مامور فرشتوں کو حکم دیتے ہیں، کہ وہ اس کے ان معمولات کو لکھ لیا کریں، جو تندرستی کی حالت میں وہ دن رات ادا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے۔

(۵)

3.3 ۱۲۹۴. أخبرنا أبو على الحسين بن على الحافظ، أنبأ على بن العباس البجلى، حدثنا محمد بن بشار، حدثنا ابن أبى عدى، حدثنا شعبة، عن الحكم، عن عبدالله بن نافع قال: عاد أبو موسى الأشعرى الحسن بن على وعنده على، فقال علّى : أزائرا جئت أم عائدا؟ قال: بل عائدا. فقال علّى سمعت رسول اللهﷺ يقول: ما من مسلم يعود مريضا إلا خرج معه سبعون ألف ملك يشيعونه إن كان مصبحا حتى يمسى، وكان له خريف من الجنة، وإن كان ممسيا شيعة سبعون ألف ملك حتى يصبح، وكان له خريف من الجنة".

هذا من النوع الذى ذكرته غير مرة أن هذا لا يعلل ذلك لإن أبا معاوية أحفظ أصحاب الأعمش، والأعمش أعرف بحديث الحكم من غيره.

حضرت عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسنؓ علیل تھے۔ حضرت ابوموسی اشعریؓ ان کی عیادت کیلئے آئے۔ اس موقع پر حضرت علیؓ بھی موجود تھے۔ حضرت علیؓ نے ابوموسی اشعری سے پوچھا: آپ گھومتے پھرتے آئے ہیں یا بیمار پرسی کی نیت سے؟ ابوموسی اشعری نے جواب دیا: میں حسن کی بیمار پرسی کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ اس موقع پر حضرت علیؓ نے کہا: میں نے رسول اللہﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان عیادت کی نیت سے کسی بیمار کے پاس جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو یہ فرشتے صبح تک اسکے ساتھ رہتے ہیں۔ اور جنت کا ایک حصہ اس کیلئے لکھ دیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦)

3.4 ١٣٠١ حدثنا أبو الحسن علی بن محمد بن شاذان الجوهری ببغداد، حدثنا أبی، حدثنا معلی بن منصور، حدثنا قزعة بن سوید، عن حمید الأعرج، عن الزهری، عن محمود بن لبید، عن شداد بن أوس قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا حضرتم المیت فغمضوا البصر، فإن البصر یتبع الروح، وقولوا خیرا فإن الملائکة تؤمن علی دعاء اهل البیت". هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه.

حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے سامنے کسی کا انتقال ہونے لگے تو اس کی آنکھیں بند کرلیا کرو۔ اس لئے کہ آنکھیں روح کا پیچھا کرتی ہیں۔ اپنے مرحوم بھائی کے حق میں، بھلائی کی بات کیا کرو۔ اسلئے کہ فرشتے اسکے گھر والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کی روایت نہیں کی۔

(٧)

3.5 ١٣٠٥ – أخبرنی إسماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعرانی، حدثنا جدی، حدثنا نعیم بن حماد، حدثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردی عن یحیی بن عبدالله بن أبی قتادة، عن أبیه، أن النبی ﷺ حین قدم المدینة سأل عن البراء بن معرور فقالوا: توفی وأوصی بثُلثِه لک یا رسول الله! وأوصی أن یوجه إلی القبلة لما احتضر، فقال رسول الله ﷺ: أصاب الفطرة وقد ردت ثلثه علی ولده، ثم ذهب فصلی علیه، فقال: اللهم اغفر له وارحمه وأدخله جنتک وقد فعلت". هذا حدیث صحیح فقد احتج البخاری بنعیم بن حماد واحتج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم بن الحجاج بالداوردی، ولم يخرجا هذا الحديث، ولا أعرف فی توجه المحتضر إلي القبلة غير هذا الحديث.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت براء بن معرور کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حضرت براء کے گھر والوں نے بتایا کہ ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ انتقال کرنے سے پہلے انہوں نے وصیت کی کہ ان کے مال کا تیسرا حصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ ان کے گھر والوں نے مزید بتایا کہ جب حضرت براء کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے ہمیں ہدایت کی کہ ان کا منہ قبلہ کی طرف کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سنی تو فرمایا: ''ہاں! براء بہت اچھے رہے۔ انہوں نے جو وصیت کی ہے وہ بالکل ٹھیک کی ہے۔ میرے لئے اپنے مال میں تہائی حصہ کی جو وصیت کی ہے وہ میں اس کی اولاد کو دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت براء کیلئے دعا کی اور یہ کلمات ادا کئے: ((اللهم اغفر له وارحمه وأدخله جنتک)).

نوٹ: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ امام بخاری نے نعیم بن حماد کی روایت کو لیا ہے اور امام مسلم نے دراوردی کی روایات سے استدلال کیا ہے اس کے باوجود شیخین نے اس کی روایت نہیں کی ہے۔

(۸)

3.6 أخبرنا أبو عبدالله محمد بن يعقوب الحافظ، حدثنا محمد بن عبدالوهاب الفراء، أنبأ جعفر بن عون، حدثنا عبدالرحمن بن عبدالله المسعودی، عن عبدالله بن عثمان بن خيثم وحدثنا أبوبكر بن إسحاق الفقيه، أنبأ إسماعيل بن قتيبة، حدثنا يحيى بن يحيى، أنبأ يحيى بن سليم، عن عبدالله بن عثمان بن خيثم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال قال رسول الله ﷺ: ''خير ثيابكم البياض فألبسوها أحيائكم وكفنوا فيها موتاكم''.

هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه وشاهده صحيح'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن سمرة بن جندب

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑا سب سے بہترین ہے۔ جب تم کسی کو کپڑا پہناؤ تو سفید رنگ کا پہناؤ اور اپنے مردوں کو بھی سفید رنگ کے کپڑے میں کفنایا کرو''۔

نوٹ: یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(۹)

3.7 ۱۳۱۴ – أخبرنا أحمدبن جعفر القطيعي، حدثنا عبدالله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، حدثنا عبدالرزاق، أنبأ معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبدالرحمن، عن ثوبان، أن النبي ﷺ شيع جنازة ، فأتي بدابة فأبى أن يركبها، فلما انصرف أتي بدابة فركبها، فقيل له: فقال: إن الملائكة كانت تمشي فلم أكن لأركب وهم يمشون، فلما ذهبوا –أو قال عرجوا– ركبت. هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه

حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شرکت کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ کو سواری پیش کی گئی تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر جنازہ ہو جانے کے بعد جب آپ ﷺ لوٹنے لگے تو آپ کی خدمت میں سواری لائی گئی۔ آپ ﷺ سوار ہو گئے۔ جب اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے پیدل چل رہے تھے اس لئے مناسب نہ تھا کہ وہ پیدل چلیں اور میں سوار ہو کر چلوں۔ پھر جب وہ واپس ہو گئے تو میں نے سواری اختیار کر لی۔

نوٹ: یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔ لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

(۱۰)

۱۳۱۵ – أخبرنا أبو الفضل محمد بن إبراهيم المزكي وأبو نصر محمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أحمد الخفاف قال: حدثنا أحمد بن سلمة ، حدثنا إسحاق بن إبراهيم، أنبا عيسى بن يونس، عن أبى بكر بن أبى مريم، عن راشد بن سعد، عن ثوبان قال: خرج رسول الله ﷺ فى جنازة فرأى أناسا ركبانا. فقال: ''ألا تستحيون!! إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب؟؟

سكت عنه الذهبى، وأبوبكر بن عبدالله بن أبى مريم ضعيف، ضعفه أحمد وغيره لكثرة غلطه.

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شرکت کرنے کی غرض سے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ سوار ہوکر جارہے ہیں۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا: ''کیا تمہیں احساس نہیں؟؟ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم اپنی سواریوں پر بیٹھ کر جارہے ہو۔

نوٹ: حافظ ذہبی نے اس روایت کی حیثیت کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس کی سند میں ابوبکر بن عبداللہ بن ابی امریم ضعیف ہیں۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

(۱۱)

۱۳۱۸ – أخبرنى أبو أحمد بن أبى الحسن الدارمى، حدثنا محمد بن سليمان بن فارس ، حدثنا محمد بن رافع، حدثنا ابن أبى فديك، أنبأ ابن أبى ذئب عن ابن شهاب، عن سالم بن عبدالله بن عمر عن أبيه أن رسول الله كان إذا مرت به جنازة وقف حتى تمر به)).

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وليس هذا متن حديث ابن عمر عن عامر بن ربيعة، فإن ذلك المتن فى تشييع الجنازة، وهذا فى القيام للجنازة على كثرة اختلاف الروايات فيه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جب جنازہ گزرتا تو آپؐ رک جاتے تھے یہاں تک کہ جنازہ گزر جاتا۔

نوٹ: یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری روایت عامر بن ربیعہ کی ہے۔ لیکن اس کا تعلق جنازہ میں شرکت کرنے سے ہے۔ جنازہ کیلئے قیام سے نہیں۔

(۱۲)

3.8 ۱۳۲۶ – حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن بالويه، حدثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمري، حدثنا الحكم بن موسى، حدثنا هقل بن زياد، عن الأوزاعي، حدثني يحيى بن أبي كثير، حدثني أبو سلمة، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ كان إذا صلى على جنازة قال: "اللهم اغفر لحّينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفيته منّا فتوفه على الإيمان". هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ ادا کرتے تو اس میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اللهم اغفر لحَيّنَا وَمَيّتنا..... فتوفه على الإيمان".

نوٹ: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرط کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس روایت کو اپنے ہاں نقل نہیں کیا ہے۔

(۱۳)

۱۳۲۸ – حدثنا أبو محمد عبدالعزيز بن عبدالرحمن الخلال بمكة، حدثنا عبدالرحمن بن إسحاق الكاتب، حدثنا إبراهيم بن المنذر الخرامي، حدثنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحسين بن زيد بن علي بن الحسين بن علي، عن جعفر بن محمد، عن أبيه عن يزيد بن عبدالله بن ركانة بن المطلب قال: كان رسول الله ﷺ إذا قام للجنازة ليصلي عليها قال: اللهم عبدك وابن أمتك احتاج إلى رحمتك وأنت غني عن عذابه إن كان محسنا فزد في إحسانه وإن كان مسيئا فتجاوز عنه".

حضرت یزید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات ادا کرتے تھے:

"اللهم عبدك ....فتجاوز عنه".

نوٹ: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔ اس کی سند میں یزید اور ان کے والد رکانہ دونوں صحابی ہیں۔

(۱۴)

3.9 ۱۳۳۲–حدثنا أبوبكر بن أبي دارم الحافظ، حدثنا عبدالله بن غنام بن حفص بن غياث، حدثني أبي، عن أبيه، عن أبي العنبس، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة فكبر عليها أربعا وسلم تسليمة". التسليمة الواحدة على الجنازة قد صحت الرواية فيه عن علي بن أبي طالب، وعبدالله بن عمر، وعبدالله بن عباس، وجابر بن عبدالله بن أبي أوفى، وأبي هريرة أنهم كانوا يسلمون على الجنازة تسليمة واحدة.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؐ نے اس موقع پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔

(۱۵)

۱۳۳۴. حدثنا أبوعمر وعثمان بن أحمد بن السماك، حدثنا الحسن بن سلام، حدثنا قبيصة عن عقبة، حدثنا سفيان، وأخبرنا أحمد بن جعفر القطيعي،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدثنا سفيان، عن عاصم بن عبيدالله، عن القاسم بن محمد، عن عائشة، أن النبی ﷺ قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكى: قال: وعيناه تهرقان.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس حالت میں کہ وہ شہید ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ اس موقع پر رو رہے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ یہ حدیث علماء کے ہاں رائج اور متداول ہے لیکن شیخین عاصم بن عبیداللہ کی روایت کو قبول نہیں کرتے۔

(۱۶)

3.10 ۱۳۵۵ – حدثنا أبو عبدالله محمد بن عبدالله الصفار، حدثنا أبو إسماعيل محمد بن إسماعيل، حدثنا سعيد بن أبى مريم، وابن بكير قال: حدثنا الليث بن سعد، حدثنى ابن الهاد، عن محمد بن إبراهيم التيمى، عن أبى حازم مولى الغفاريين قال: حدثنى البياض، عن رسول الله ﷺ أنه قال: إذا وضع الميت فى قبره فليقل الذين يضعونه حين يوضع فى اللحد: باسم الله وبالله، وعلى ملة رسول الله ﷺ". قال الذهبى: على شرطهما

رسول اللہ نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو اتارنے والوں کو چاہئے کہ اس موقع پر یوں کہیں: ''باسم الله وبالله، وعلى ملة رسول الله ﷺ)

نوٹ: یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق ہے۔ حافظ ذہبی نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(۱۷)

۱۳۷۰ – حدثنا أبو الحسن أحمد بن محمد العنزى، حدثنا محمد بن عبدالرحمن الشامى، حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا أبو معاوية عن ابن جريج، عن أبى الزبير، عن جابر قال: نهى رسول الله ﷺ عن تجصيص القبور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والكتاب فيها، والبناء عليها والجلوس عليها".

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو چونا کرنے، قبروں کے اوپر لکھنے، قبروں کے اوپر تعمیر کرنے اور قبروں کے اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸)

3.11 ۳۷۷- أخبرنا أبو بكر بن إسحاق الفقيه، أنبأ بشر بن موسى، حدثنا الحميدى، حدثنا سفيان، حدثناَ جعفر بن خالد بن سارة المخزومى، أخبرنى أبى وكان صديقا لعبدالله بن جعفر أنه سمع عبدالله بن جعفر قال لما نعى جعفر، قال النبى ﷺ: اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد أتاهم أمر يشغلهم". هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه

حضرت عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کرو۔ ان کی حالت اس وقت ایسی ہے کہ اپنے لئے کھانا تیار نہیں کر سکتے۔

(۱۹)

3.12 ۱۳۸۸. حدثنا أبوبكر محمد بن عبدالله بن عمر البزار ببغداد، حدثنا محمد بن شاذان الجوهرى، حدثنا زكريا بن عدى، حدثنا سلام بن سليم، عن يحيى الجابر، عن عمرو بن عامر، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، فإنها تذكركم الموت".

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا۔ لیکن اب تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ قبرستان جایا کرو۔ قبروں کو دیکھ کر موت کے لمحات یاد آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۰)

3.13 ۴۲۶- حدثنا أبو علی الحسین بن علی الحافظ، حدثنا أبو العباس احمد بن محمد الهمدانی، حدثنا أبو شیبة إبراهیم بن عبدالله، حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا سلیمان بن بلال، عن عمرو بن أبی عمرو، عن عکرمة، عن ابن عباس، قال قال رسول الله ﷺ: "لیس علیکم فی غسل میتکم غسل إذا غسلتموه، فإن میتکم لیس بنجس، فحسبکم أن تغسلوا أیدیکم".

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص میت کو غسل دے تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ غسل کرے۔ میت نجس نہیں ہوتی۔ ہاں اتنا کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھولو"۔

خود آزمائی ②

۱- کیا موت کی آرزو کرنا جائز ہے؟

۲- بیمار پرسی کرنے والے کیلئے فرشتے کیا دعا کرتے ہیں؟

۳- مرنے والے کا رخ کس طرف کرنا چاہئے؟

۴- مردے کو کس رنگ کے کپڑے کا کفن دینا بہتر ہے؟

۵- جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا جائز ہے یا ناجائز؟

۶- نماز جنازہ کی مسنون دعا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۷- مردے کے اہل وعیال کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- تذکرۃ الحفاظ، ج۳، ص۲۴۶

۲- ایضاً

۳- تاریخ بغداد: ج۵، ص۴۲۳

۴- تذکرۃ الحفاظ: ج۳، ص۲۶۴

۵- المدخل الی علم لحدیث: ص۶

۶- مقدمہ ابن خلدون ص۴۵۸

۷- کشف الظنون: ج۲، ص۲۹

۸- المستدرک، ج۱، ص۲-۳

۹- مقدمہ ابن الصلاح، ص۱۹۲

۱۰- حاشیہ: المستدرک، ج۳، ص۱۸۵

۱۱- المستدرک ج۴، ص۸۸۵

۱۲- المستدرک ج۲، ص۶۵، ۶۶

۱۳- المستدرک: ج۲، ص۱۱

۱۴- المستدرک: ج۲، ص۱۳

۱۵- المستدرک: ج۳، ص۶۱

۱۶- المستدرک ج۳، ص۱۶-۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- المستدرک مع تلخیص ص ۵۰۹

۱۸- طبقات الشافعیہ ج ۳، ص ۴۹

۱۹- تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۲۴۵

۲۰- میزان الاعتدال، ص ۳، ص ۱۵

۲۱- عجالہ نافعہ مع فوائد جامعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوائنٹ نمبر ⑨

السنن للامام النسائی

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

329 یونٹ کا تعارف

325 یونٹ کے اغراض ومقاصد

حصہ اول

326 ① امام نسائی

326 1-1 نام ونسب

327 1-2 سماع حدیث کے لئے سفر

330 1-3 اساتذہ

330 1-4 تلامذہ

332 ② سنن کی تالیف

334 2.1 امام نسائی کی شرائط

335 2.2 سنن نسائی کے تراجم ابواب

335 2.3 شروح وتعلیقات

336 خودآزمائی (۱)

حصہ دوم

337 ③ مطالعہ متن حدیث

338 3.1 مزدور کو اس کی اجرت پہلے سے بتانا چاہئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.2	اُجرا گر اجیر کے ساتھ مشروط معاملہ کرے تو وضاحت ضروری ہے	338
3.3	زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت	340
3.4	مزابنہ کی ممانعت	342
3.5	زمین کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں	344
	خود آزمائی ۲	350

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جو یونٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا تعلق ''سنن نسائی'' سے ہے امام نسائی جہاں بہت بڑے محدث کی حیثیت سے مشہور ہیں وہاں آپ بہت بڑے نقاد اور ماہر علل ودرایۃ مانے جاتے ہیں

آپ کی کتاب ''السنن'' ان چھ مصادر حدیث میں شامل ہے جو اصطلاح میں ''کتب ستہ'' اور اصولِ ستہ کہلاتی ہیں۔

حدیث کے لٹریچر میں سنن نسائی کی اہمیت اور حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا حدیث کے طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ حدیث کے اس اہم ترین مصدر کی ترتیب وتدوین اور اس کے مقام وحیثیت کے بارے میں جانتے ہوں، نیز امام نسائی کی شرائط تخریج اور سنن نسائی کی خصوصیات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ تاکہ دوران مطالعہ وہ ان نکات کو مدنظر رکھ سکیں۔

اس یونٹ کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں امام نسائی کے حالات زندگی، مقام ومرتبہ اور علمی خدمات پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے، دوسرے حصہ میں ''سنن نسائی'' سے چند روایات بہ طور نمونہ پیش کی گئی ہیں، جو روایات منتخب کی گئی ہیں ان کا تعلق ''مزارعۃ'' سے ہے ان روایات کا تعلق چونکہ روزمرہ کی زندگی سے ہے اس لئے ان کی اہمیت کے پیش نظر بہت آسان اور عام فہم زبان میں ان کا مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، آپ اس یونٹ کو پوری توجہ، دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کریں، امید ہے آپ اسے اس موضوع پر مفید اور دلچسپ پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام نسائی کے حالات زندگی کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔
- امام نسائی کے اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتا سکیں۔
- امام نسائی کی علمی خدمات پر روشنی ڈال سکیں۔
- امام نسائی کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- مصادر حدیث میں سنن نسائی کی حیثیت پر بحث کر سکیں۔
- سنن نسائی کی روایات کو پیش نظر رکھ کر ''مزارعۃ'' کے موضوع پر گفتگو کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام نسائی

1.1 نام ونسب

آپ کا نام احمد ہے۔کنیت ابوعبدالرحمان۔ پورا نسب نامہ یوں ہے: احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان۔خراسان (خراسان آج کل ایران کا صوبہ ہے اور ماوراء النہر روسی ترکستان جس میں ازبکستان، تاجکستان، اورقازقستان کی ریاستیں شامل ہیں) کا علاقہ ہمیشہ سے علم وفن اور اہل کمال کا مرکز رہا ہے۔ امت مسلمہ کے ہزاروں نامور فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں۔امام نسائی بھی اس سرزمین کے ایک مایہء ناز فرزند ہیں نسا خراسان کا ایک شہر ہے جو مرو کے قریب واقع ہے۔اس کو امام نسائی کے مولد ومسکن ہونے کا شرف حاصل ہے اور اسی کی طرف منسوب ہوکر آپ نسائی کہلاتے ہیں۔

امام ابن خلکان لکھتے ہیں: ''نسبته الی نساء بفتح النون وفتح السین المهملة وبعده همزة، وهی مدینة بخراسان خرج منها جماعة من الأعیان'' (وفیات الاعیان. ج ا، ص،٦٦) آپ کی نسبت نسا کی طرف ہے جس میں نون وسین دونوں مفتوح ہیں اور اس کے بعد ہمزہ واقع ہے۔ یہ خراسان کا ایک مشہور شہر ہے جہاں سے بہت سے ارباب فن پیدا ہوئے۔نسائی ہمزہ کے مد اور قصر دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔

امام نسائی ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے، اپنے بارے میں آپ خود کہتے ہیں: ''یشبه أن یکون مولدی فی سنة ۲۱۵'' اندازہ ہے کہ میری پیدائش ۲۱۵ھ میں ہوئی ہے۔اس کی تفصیل معلوم نہیں کہ آپ نے ابتدائی تعلم کہاں اور کیسے حاصل کی لیکن اس دور میں خراسان کا علاقہ علم وفن کا مرکز بن چکا تھا۔ بہت سے علماء وفضلا موجود تھے اس لئے اس ضمن میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ امام نسائی نے ابتدائی تعلیم خراسان میں رہ کر حاصل کی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.2 سماع حدیث کے لئے سفر

امام نسائی جس دور میں پیدا ہوئے تھے اس وقت علم حدیث کے لئے گھر بار چھوڑنا اور دور دراز ممالک کا سفر کرنا علماء کا شعار بن چکا تھا، آج اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے محدثین کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی طلب میں ملکوں ملکوں پھرنا، سینکڑوں میل پیادہ طے کر لینا، سمندروں کا پار کرنا اس دور کے علماء کے نزدیک معمولی بات تھی۔ حافظ ابن حجر نے طلب علم کے لئے رحلت کا یہ ضابطہ بیان کیا ہے "وصفة الرحلة بحيث يبتدئ بحديث اهل بلده فيستوعبه ثم يرحل فيحصل فى الرحلة ما ليس عنده" رحلت کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے شہر کی حدیثوں سے ابتدا کرے اور جب وہ پورے طور سے حاصل کر چکے تو پھر اور شہروں کا سفر کرے اور اس سفر میں ان روایات کو حاصل کرے جو اس کے پاس نہ ہوں۔ اسی ضابطہ کے مطابق امام نسائی اپنے شہر کے شیوخ سے استفادہ کرنے کے بعد ۲۳۰ھ میں سب سے پہلے قتیبہ بن سعید کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں "رحل إلى قتيبه وله خمس عشرة، فقال اقمت عنده سنة وشهرين" سب سے پہلے امام قتیبہ بن سعید کی خدمت میں سفر کر کے گئے جب عمر پندرہ سال کی تھی اور ان کے پاس ایک سال ۲ دو ماہ قیام رہا۔

علم حدیث کی تاریخ میں تیسری صدی ہجری کا زمانہ بڑی اہمیت اور خاص امتیاز رکھتا ہے اس زمانہ میں ہر گھر میں علم حدیث کا چرچا تھا اور اسلامی ملکوں کا ہر بڑا شہر اس کا مرکز تھا اس دور سے زیادہ بڑے محدثین اور کسی دور میں بھی نہیں پیدا ہوئے۔ امام نسائی بھی اسی دور کمال میں پیدا ہوئے تھے اس لئے قدرتی طور پر ان کی توجہ کا مرکز علم حدیث ہی قرار پایا اور اس میں ان کو جو مہارت اور کمال حاصل ہوا وہ ان کے دوسرے معاصرین کے حصہ میں نہیں آیا۔

امام دار قطنی کا بیان ہے: "امام نسائی اپنے دور کے تمام علماء حدیث میں یکتا اور سب سے افضل و برتر تھے"۔

قدرت نے امام نسائی کو حفظ کی غیر معمولی قوت عطا کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن یونس (صاحب تاریخ مصر) کا بیان ہے کہ وہ احادیث کے ایک نامور حافظ تھے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: میں نے اپنے شیخ حافظ ذہبی سے پوچھا کہ حافظہ کے لحاظ سے امام مسلم اور امام نسائی میں کون بڑھا ہوا تھا، انہوں نے امام نسائی کا نام لیا، میں نے اپنے والد کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے حافظ ذہبی کے بیان کی تائید کی۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے "الحافظ" اور "احد الحفاظ المتقنین" کے القاب سے ان کا ذکر کیا ہے۔

امام نسائی کی ثقاہت واتقان پر علماء رجال کا اتفاق ہے، ابن یونس کہتے ہیں: امام نسائی نہایت ثقہ تھے۔" (تفصیل کیلئے دیکھئے: تہذیب التہذیب: ج ۱، ص ۳۷ طبقات الشافعیہ: ج ۲، ص ۴)

امام نسائی فن جرح وتعدیل کے آئمہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار نقاد حدیث کی صف میں ہوتا ہے اس لحاظ سے بعض محدثین نے آپ کو امام بخاری اور امام مسلم سے بھی فائق قرار دیا ہے۔ حافظ ابو علی کا بیان ہے: رجال کے باب میں امام نسائی کی شرائط امام مسلم سے بھی زیادہ سخت ہیں۔"

ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: "میں نے سعد بن علی زنجانی سے یہ سن کے متعلق پوچھا تو انہوں نے آپ کی توثیق کی، میں نے کہا: امام نسائی نے تو اس کو ضعیف کہا یہ سن کر انہوں نے کہا صاحبزادے! ابو عبد الرحمان کی رجال کے بارے میں امام بخاری اور امام مسلم سے بھی زیادہ سخت شرائط ہیں احادیث کے سقم وصحت میں ان کی بصیرت ومعرفت کے بارے میں امام دار قطنی اور امام حاکم کی رائے یہ ہے کہ وہ اپنے معاصرین میں صحیح وسقیم روایات وآثار اور رجال کی معرفت وتمیز میں سب سے زیادہ واقف کار تھے۔

ابو بکر حداد کثیر الحدیث ہونے کے باوجود امام نسائی کے علاوہ اور کسی سے روایت نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ میرے اور خدا کے درمیان حجت ہیں مامون مصری کا بیان ہے کہ: جب ہم طرسوس آئے اور حفاظ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان سب نے امام نسائی کے انتخاب کے مطابق حدیثیں لکھی ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۶۸ طبقات الشافعیہ ج ۲ ص)

امام نسائی نے زیادہ توجہ علم حدیث کی طرف دی، لیکن دیگر علوم دینیہ کے ساتھ بھی آپ کو بھرپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسبت حاصل تھی۔ قرآت وتفسیر کے آپ شیخ تھے۔ فقہی احکام کے استنباط میں بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ امام دارقطنی اور امام حاکم کا بیان ہے کہ امام نسائی اپنے دور میں مصر کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ابن یونس اور دیگر علماء نے بھی آپ کے فقیہ ومجتہد ہونے کا اعتراف کیا۔

آپ کی سنن کی ترتیب وتبویب سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کتنے بلند پایہ فقیہ تھے۔ فقہ واجتہاد میں کمال کی بنا پر آپ کو حمص کے قضا وولایت کا منصب تفویض کیا گیا تھا۔

امام نسائی کی عملی زندگی نہایت پاکیزہ تھی۔ آپ کا دل خشیت الٰہی سے لبریز، قلب ذکر الٰہی سے معمور اور دماغ فکر عقبیٰ میں مصروف رہتا تھا آپ بڑے عبادت گزار، متبع سنت اور صاحب ورع وتقویٰ تھے۔ رات اور دن کا بڑا حصہ اللہ جل شانہ کی عبادت اور ذکر وفکر میں گزرتا تھا۔

تہجد کے پابند تھے۔ صوم داؤدی کے مطابق ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ حج بھی اکثر کرتے تھے۔ جہاد کا ولولہ بھی تھا۔ ایک مرتبہ امیر مصر کے ساتھ جہاد میں نکلے تو اتنی شجاعت وبہادری دکھائی کہ لوگوں کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوگئی۔

صبر ورضا، ضبط وتحمل، شجاعت وبہادری اور عزم واستقلال وغیرہ اخلاق فضائل سے بھی آپ آراستہ تھے، طبیعت میں استغنا اور بے نیازی تھی، کبھی عزت نفس کا سودا نہیں کیا، امیر مصر کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے لیکن اس کی مجلس اور ہم نشینی سے ہمیشہ دور رہے، ان کمالات کی بنا پر دیگر اصحاب علم وفضل آپ کو مسلمانوں کا امام اور پیشوا مانتے تھے۔ حافظ ابن عدی کا بیان ہے کہ میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد طحاوی کی زبانی سنا کہ امام نسائی مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک ہیں حافظ ابوالحسین محمد بن مظفر کہتے ہیں: میرے کانوں نے اپنے مصری شیوخ کی زبان سے امام نسائی کے علم وفضل، مرتبت ومنزلہ اور امامت وتقدم کا اعتراف کرتے ہوئے سنا، محمد بن سعد یاوردی کہتے ہیں:

''امام نسائی کو امامت کا درجہ حاصل تھا، میں نے چار ائمہ حدیث دیکھے ان میں سے ایک مصر کے امام نسائی بھی تھے''۔ (تذکرہ الحفاظ۔ ج ۲۔ ص ۲۶۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.3 شیوخ واساتذہ

امام نسائی کے شیوخ کا دائرہ بہت وسیع ہے حافظ ابن حجر کہتے ہیں : ''سمع من خلائق لایحصون''.

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں : ''رحل إلی الآفاق واشتغل بسماع الحدیث والإجتماع با الائمة الحذاق''.

حضرت شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں : ''امام نسائی نے بہت سے شہروں کے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان، عراق حجاز، جزیرہ شام اور مصر وغیرہ وغیرہ۔ مختلف ممالک کے معروف ومشہور علمی مراکز سے استفادہ کر لینے کے بعد آپ نے مصر کو اپنے علوم کی نشر واشاعت کا مرکز بنایا۔

حافظ ذہبی نے ابن یونس کا قول نقل کیا ہے : ''قدم مصر قدیما وکتب بها وکتب عنه''.
(تذکرۃ الحفاظ۔ ج ۲۔ ص ۲۴۲)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں : امام نسائی نے مصر میں مستقل طور سے سکونت اختیار کی۔ آپ کی تصانیف اسی اطراف میں پھیلیں اور بہت سے لوگوں نے آپ سے اخذ وروایت حدیث کیا ہے۔ آخری زندگی (ذیعقدہ ۳۰۲ھ) میں مصر سے دمشق آ گئے تھے۔

امام نسائی کے معروف ومشہور اساتذہ میں امام اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشار، امام ابوداؤد سجستانی، وغیرہ ہیں۔ امام بخاری کو بھی حافظ ابن حجر نے امام نسائی کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ امام ابوزرعہ رازی، ابو حاتم رازی سے امام نسائی کا روایت کرنا ثابت ہے۔

1.4 تلامذہ

امام نسائی کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ آپ سے استفادہ کرنے کے لئے طلبہء حدیث دور دراز کے علاقوں سے آتے تھے۔ امام صاحب کے صاحبزادے عبدالکریم، ابوبکر بن احمد محمد بن احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن السنی (م۔۳۶۳ھ) ابو علی کنانی۔ (م۳۵۷ھ) ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن زکریا بن حیویہ، محمد بن سلیمان بن حیویہ بن الاحمر، محمد بن قاسم الأندلسی۔ (م۔۳۲۸ھ) علی بن جعفر طحاوی، احمد بن محمد بن مہندس، ان حضرات نے آپ کی کتاب ''السنن'' کی روایت بھی کی ہے۔ ان کے علاوہ آپ کے تلامذہ میں ابو بشیر دولابی اور ابو جعفر طحاوی بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر نے ایک طویل فہرست بیان کی ہے اور فرمایا ہے: ''وامم لایحصون''. ان مذکورہ حضرات میں امام علی بن ابی جعفر طحاوی (م ۳۵۱ھ) مشہور محدث امام ابو جعفر طحاوی کے صاحبزادے ہیں۔ جن کی کتاب ''شرح معانی الآثار'' علم حدیث کی ایک بے نظیر کتاب ہے اور علماء کے ہاں مشہور و متداول ہے۔

تصنیفی خدمات

امام نسائی نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا۔ آپ کی جن کتابوں کے نام معلوم ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

۱. السنن الکبریٰ
۲. السنن الصغریٰ
۳. خصائص علی
۴. مسند علی
۵. مسند مالک
۶. کتاب الکنی
۷. عمل الیوم واللیلۃ
۸. اسماء الرواۃ والتمییز بینھم
۹. الضعفاء والمتروکین (فی رواۃ الحدیث).

حضرت شاہ عبد العزیز نے ''کتاب الجمعہ'' اور استاذ خولی نے ''کتاب المدلسین'' کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ان تمام کتب میں کتاب الضعفاء والمتروکین'' چھپ چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سنن کی تالیف

امام نسائی کی تالیفات میں ''سنن'' کے نام سے ان کی دو کتابیں ہیں۔ سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ۔

کتب ستہ میں ''سنن صغریٰ'' شامل ہے جس کا دوسرا نام ''المجتبیٰ'' ہے حضرت شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں: امام نسائی جب ''سنن کبریٰ'' کی تالیف وترتیب سے فارغ ہوئے تو اس کو امیر رملہ (فلسطین) کی خدمت میں پیش کیا۔ امیر موصوف نے امام نسائی سے دریافت کیا کہ اس میں جو روایات درج ہیں کیا وہ سب صحیح ہیں؟ امام نسائی نے جواب دیا: اس میں صحیح روایات بھی ہیں اور کمزور بھی۔ امیر رملہ نے کہا: میرے لئے ایسی کتاب مرتب کر کے لے آؤ جس میں صرف صحیح روایات درج ہوں۔ امام صاحب نے امیر موصوف کی فرمائش کے مطابق صرف ان روایات کا انتخاب شروع کیا جو ان کے نزدیک ''صحیح'' تھیں۔ اور اس طرح ''المجتبیٰ'' کے نام سے کتاب کی تدوین کر ڈالی۔ جسے ''سنن صغریٰ'' بھی کہتے ہیں۔ (بستان المحدثین۔ ص ۲۳)

اس واقعہ کا ذکر علامہ ابن اثیر الجزری نے بھی ''جامع الأصول من احادیث الرسول'' میں کیا ہے۔ ملا علی قاری نے بھی اس کو ''مرقاۃ'' میں سید جمال الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن علامہ ذہبی نے ''سیر أعلام النبلاء'' کے اندر امام نسائی کے ترجمہ کے تحت اس واقعہ کی تصریح یوں کی ہے:

''ان هذه الرواية لم تصح بل المجتبى إختصار ابن السنى تلميذ النسائى''

یہ روایت صحیح نہیں۔ مجتبیٰ دراصل ابن السنی کا اختصار ہے۔

جو امام نسائی کے خاص تلامذہ میں سے ہیں۔ بعض اور علماء نے بھی حافظ ذہبی کے بیان کی تائید کی ہے۔ لیکن امام نسائی کا خود اپنا بیان جو آپ کے شاگرد اور ''سنن کبریٰ'' کے راوی ابو بکر محمد بن معاویہ الاحمر (م ۳۵۸ھ) نے نقل کیا ہے وہ یوں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کتاب السنن أی الکبری کله صحیح وبعضه معلول إلا انه بینه والمنتخب المسمی بالمجتبی صحیح"۔ "سنن کبری" کی بیشتر روایات صحیح ہیں۔ ہاں جو روایات کمزور اور معلول ہیں ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اس کی روایات میں سے صحیح روایات کا انتخاب کر کے جو کتاب مرتب کی گئی ہے اس کا نام "المجتبیٰ" ہے اور اس کی ساری روایات صحیح ہیں۔

"سنن صغریٰ" کے راوی احمد بن محمد بن اسحاق دینوری (م ۳۶۴) ہیں۔ جو ابن السنی کے نام سے معروف ہیں۔ ابن السنی نے امام نسائی سے "المجتبیٰ" کی ساری روایات براہ راست اخذ کی ہیں، اور اپنے شیخ کی ہدایات کے مطابق انہیں ترتیب دی ہے۔

امام نسائی زمانہ کے لحاظ سے کتب ستہ کے مؤلفین میں سب سے مؤخر ہیں۔ اور امام بخاری کی شخصیت سے زیادہ متاثر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب میں امام بخاری اور امام مسلم کے اسلوب کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور علل حدیث کے پہلو کا اضافہ کیا ہے۔

اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی آپ کی کتاب ممتاز ہے۔ حافظ ابو عبداللہ ابن رشد (م ۷۱۲ھ) کہتے ہیں "انه أبدع الکتب المصنفة فی السنن تصنیفاً" وأحسنها ترصنیفا" وهو جامع بین طریقی البخاری ومسلم مع حظ کثیر فی بیان العلل" سنن میں جتنی کتابیں تالیف ہوئی ہیں ان سب میں یہ کتاب تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے اور بخاری ومسلم دونوں کے اسلوب کی جامع ہے نیز علل حدیث کے ایک خاص حصہ کا بیان بھی اس میں آ گیا ہے۔

سنن کے محاسن

حافظ محدث ابوالحسن معافری (م ۴۰۳ھ) جو امام دارقطنی اور امام حاکم کے ہم عصر ہیں لکھتے ہیں:

"إذا انظرت إلی ما یخرج اهل الحدیث فما خرجه النسائی أقرب إلی الصحة مما خرجه غیره" جب آپ تمام محدثین کی جمع کردہ روایات کو دیکھیں گے تو جس حدیث کی تخریج امام نسائی نے کی ہوگی وہ دیگر محدثین کی تخریج کردہ روایات کے مقابلہ میں صحت کے زیادہ قریب ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ سخاوی کہتے ہیں: ”صرح بعض المغاربة بتفضيل كتاب النسائی علی صحيح البخاری“ بعض علماء مغرب نے صحیح بخاری کے مقابلہ میں سنن نسائی کو زیادہ مفید اور وقیع بتایا ہے۔ سنن کبریٰ کے روای شیخ ابو بکر ابن الاحمر نے اپنے بعض مکی شیوخ سے نقل کیا ہے: ”أنه اشرف المصنفات كلها وما وضع فی الاسلام مثله“ یہ اس فن کی سب سے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اب تک اس جیسی کتاب منظر عام پر نہیں آئی۔

2.1 امام نسائی کی شرائط

حافظ مقدسی نے امام نسائی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب میں نے کتاب السنن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ تو جن شیوخ کے بارے میں مجھے اطمینان نہیں تھا ان کے بارے میں میں نے استخارہ کیا۔ اور پھر یہ فیصلہ کیا کہ ان کی روایات میں اپنی کتاب میں جمع کروں اس لئے بہت سی ایسی روایات جنہیں میں عالی سند کے ساتھ بیان کرسکتا تھا ان کو اسی وجہ سے سند نازل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (شروط الائمہ۔ ص ۱۸)

حافظ مقدسی لکھتے ہیں کہ: میں نے امام ابو القاسم سعد بن علی زنجانی سے مکہ معظمہ میں ایک راوی کا حال دریافت کیا تو انہوں نے اس کی توثیق کی، میں نے عرض کیا کہ امام نسائی نے تو اس راوی کی تضعیف کی ہے، امام ابوالقاسم نے فرمایا: يابنی! انّ لأبی عبد الرحمان فی الرجال شرطا أشد من شرط البخاری ومسلم“ بیٹا! رجال کے بارے میں ابوعبد الرحمان نسائی کی شرط بخاری اور مسلم کی شرط سے زیادہ سخت ہے۔ (شروط الائمہ۔ ص ۸)

فی الواقع امام نسائی کی شرط ایسے رواۃ کی روایات کی تخریج ہے جن کے ترک پر علماء رجال کا اجماع نہ ہو بشرطیکہ اس حدیث کی سند میں اتصال ہو انقطاع اور ارسال نہ ہو۔

اسکے باوجود امام نسائی نے بہت سے ایسے رواۃ سے جن سے امام ابو داؤد اور امام ترمذی روایت کرتے ہیں اجتناب کیا ہے بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بہت سے رواۃ سے بھی راویت نہیں کی اس لئے کہا جاتا ہے کہ: ”ان لأبی عبد الرحمان شرط اشدمن شرط البخاری ومسلم“ اس کے ساتھ یہ بھی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حقیقت ہے کہ امام نسائی نے شیخین یا دونوں میں سے ایک کی کئی رواۃ کو اپنی کتاب" الضعفاء والمتروکین" میں داخل کیا ہے تنقید رجال کے سلسلہ میں امام نسائی کا رویہ دیگر علماء رجال کے مقابلہ میں مختلف ہوتا ہے اس لئے علماء حدیث کے ہاں جب امام نسائی کسی راوی کی تضعیف کرتے ہیں تو اسے فورا تسلیم نہیں کیا جاتا اس کے بارے میں دیگر علماء حدیث کی آراء واقوال کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ خطیب بغدادی اور امام حاکم کا تجزیہ یہ ہے کہ سنن نسائی کی جملہ روایات صحیح ہیں۔ لیکن علامہ جلال الدین سیوطی اس ضمن میں کہتے ہیں : "وبالجملة فكتاب السنن بعد الصحيحن اقل حديثا ضعيفا ورجلا مجروحا، ويقاربه كتاب ابی داؤود و كتاب الترمذی" سنن نسائی میں اگر چہ ایسے رواۃ کی روایات بہت کم آئی ہیں جو مجروح اور ضعیف کے زمرے میں آتے ہیں۔ تاہم اس کا درجہ صحیحین کے بعد کا ہے۔ سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی کے برابر کا ہے علامہ ابوبکر حازمی کہتے ہیں کہ امام ابوداؤود نے اپنی سنن میں جن طبقات کے رواۃ کی روایات اخذ کی ہیں انہی طبقات کے رواۃ کی روایات امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں لی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں کا درجہ صحت واستناد کے لحاظ سے ایک جیسا ہے۔

2.2 سنن نسائی کے تراجم ابواب

جس طرح امام بخاری نے اپنی کتاب کی تدوین میں تراجم ابواب باندھنے میں بہت محنت اور کاوش سے کام لیا ہے اسی طرح امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں تراجم ابواب کا بہت اہتمام کیا ہے۔ سنن کے تراجم ابواب امام نسائی کے تفقہ ودقت نظر کا واضح ثبوت ہیں۔ اس لئے امام نسائی کے بارے میں ابن یونس کا قول ہے: "كان إماما، ثقة، ثبتا، حافظا، فقيها".

2.3 شروح وتعلیقات

سنن نسائی کو تدوین کے فورا بعد ہی علماء اور طلبہ کے حلقوں میں تداول اور ترویج حاصل ہوئی۔ حدیث کے بنیادی مصادر اور ماخذ میں شمار ہونے کی بنا پر اس کی درس وتدریس میں کبھی بھی فاصلہ نہیں آیا۔ بایں ہمہ اس کی شروح وتعلیقات کی طرف علماء نے وہ توجہ نہیں دی جو دوسری کتابوں کے حصہ میں آئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی تدوین کے تقریباً چھ سو سال بعد علامہ جلال الدین سیوطی نے اس پر تعلیق کی چنانچہ مقدمہ زہر الربی علی المجتبیٰ میں لکھتے ہیں کہ جس طرح صحیحین، سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی پر میں نے تعلیقات لکھی ہیں اسی طرح سنن نسائی پر تعلیق لکھی ہے اور اس کی ضرورت بھی تھی چونکہ اس کی تصنیف پر چھ 600 سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اس کی کوئی شرح و تعلیق مشہور نہیں ہے۔ علامہ سیوطی نے اپنی تعلیقات کا نام ''زہر الربی'' رکھا ہے۔ آپ کی دیگر تعلیقات کی طرح یہ تعلیق بھی بہت سی خوبیوں کی حامل ہے۔ دوسری تعلیق جو حاشیہ کی شکل میں ہے محمد بن عبدالہادی سندی (م ۱۱۳۸ھ) کی ہے یہ حاشیہ علامہ سیوطی کی تعلیق سے زیادہ مفصل ہے اس میں متن کے ضروری مقامات کا حل اور اعراب کی تحقیق اور الفاظ غریبہ کی تشریح کی گئی ہے۔

سنن نسائی کی ایک اور شرح حافظ ابن الملقن (م ۸۰۴ھ) کی طرف منسوب ہے۔ آپ کا پورا نام ابوحفص عمر بن علی بن محمد ہے۔ حافظ ابن الملقن نے صحاح کی شروح لکھی ہیں۔ اس سلسلہ میں ''زوائد النسائی علی الاربعہ'' بھی ایک جلد میں مرتب کی تھی۔ اس میں سنن نسائی کی ان احادیث کی شرح ہے جو امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابوداؤد کی کتابوں میں نہیں ہے۔ اردو میں علامہ وحید الزمان نے سنن نسائی کا ترجمہ کیا ہے۔ مولانا اشفاق الرحمان کاندھلوی کا حاشیہ بھی طلبہ اور اساتذہ کے لئے مفید ہے۔

خود آزمائی ①

۱۔ امام نسائی کے نام و نسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ امام نسائی نے کن کن علمی مراکز سے استفادہ کیا؟

۳۔ امام نسائی کے اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتائیے۔

۴۔ امام نسائی کی تالیفی خدمات پر ایک نوٹ قلم بند کیجئے۔

۵۔ سنن نسائی کے محاسن اور امام نسائی کی شرائط بیان کیجئے۔

۶۔ سنن نسائی کے تراجم ابواب پر گفتگو کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات
از سنن امام نسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب المزارعة

(۱)

3.1 أَخْبِرنَا مُحَمَّد بنْ حَاتَمْ، أَنْبانَا حِبَّانَ، قَالَ: "أَنْبأنَا عَبْدُ اللّهِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادْ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : إذا استاجرْتَ أَجِيْراً فَاعلِمه أَجْرَه"

مشکل الفاظ کی وضاحت

إذا استَاجرْتَ أَجِيْراً : جب آپ کسی مزدور سے مزدوری کرانا چاہیں

فَاعلِمه اجْرَه" : تو اس کو اس کی مزدوری (محنت کا معاوضہ) کھلے لفظوں میں بتائیں

نوٹ

مزدور کے ساتھ جو بھی بات ہو وہ واضح اور معین الفاظ کے ساتھ ہونی چاہیے تاکہ بعد میں فریقین کے درمیان تلخی اور بدمزگی کا امکان نہ رہے۔

(۲)

3.2 أَخْبرْنَا مُحَمّدٌ قَالَ:حَدّثَنَا حِبّان، قَالَ: أَنْبأنَا عَبْد اللّهِ، عَنْ معمر، عَنْ حَمَّادٍ وقتَادَة، فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ: "أَستكْرِي مِنْك إِلى مَكّةَ بِكَذَا وكَذَا، فَإِنْ سِرتُ شَهْرَا أَوْ كَذَا شَيْئاً سَمّاه، فَلَك زِيَادَة كَذَا وكَذَا، فَلَمْ يَرَيا بِه بِأساً. وَكَرِهَا أَنْ يَقُوْلَ: اَسْتكرِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منْکَ بِکَذَا وَکَذَا، فَإِنْ سِرتُ أَکثَرَ مِنْ شَهرٍ نَقَصْتُ مِنْ کِرَائِکَ کَذَا وَکَذَا".

مشکل الفاظ کی وضاحت

عَنْ حَمَّادٍ وقَتَادَةَ : حضرت حماد اور حضرت قتادہ کا کہنا ہے

فِی رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : جب ایک شخص دوسرے سے کہے

أَستَکْرِی مِنْکَ إِلَی مَکَّةَ : میں آپ سے آپ کی سواری مکہ جانے کے لئے اتنے

بِکَذَا وَکَذَا کرایہ پر لینا چاہتا ہوں۔

فَإِنْ سِرتُ أَکثَرَ مِنْ شَهرٍ : اگر میں ایک مہینہ تک سفر میں رہا فلاں فلاں علاقوں تک گیا۔

فَلَکَ زِیَادَةُ کَذَا وَکَذَا : تو اس کے بدلے آپ کو اتنی رقم مزید ادا کروں گا۔

فَلَمْ یَرَیَا بِهِ بَأْساً : ایسی صورت میں یہ دونوں حضرات (حماد اور قتادہ) معاملہ کو درست سمجھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے

وَکَرِهَا أَنْ یَقُولَ : ہاں ان کے نزدیک یوں کہنا پسندیدہ نہیں تھا۔

اَسْتَکْرِیْ مِنْکَ بِکَذَا وَکَذَا : میں آپ کی سواری اتنی رقم کے بدلے کرایہ پر لینا چاہتا ہوں

فَإِنْ سِرتُ أَکثَرَ مِنْ شَهرٍ : اگر میں نے ایک مہینہ سے زیادہ تک سفر جاری رکھا۔

نَقَصْتُ مِنْ کِرَائِکَ کَذَا وَکَذَا : تو میں تمہیں اتنی رقم کم ادا کروں گا۔

(۳)

عَنْ إِبْنِ جرِیْجٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : عَبْدٌ أُوَاجِرَه سَنَةً بِطَعَامِه وَسَنَة أُخْرَی بِکَذَا وَکَذَا قَالَ: لاَ بَأْسَ بِه، وَیجْزِئه إِشْتَرَاک حِیْنَ تُؤاجِرَه أَیَاماً أَوْ آجرتَه وَقَدْ مَضَی بَعْضَ السَّنَة، قَالَ : إِنَّکَ لاَتحَاسِبْنِی لِمَا مَضَی".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ :	:	حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا۔
عَبْدٍ اَوْ اَجَرَهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ	:	اگر میں ایک غلام ایک سال کے لئے کھانے پینے کے بدلے
وَسَنَةً اُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا		نوکر رکھوں اور دوسرے سال اتنی رقم کے بدلے۔ تو کیسا رہے گا؟
قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ	:	حضرت عطاء نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں
وَيَجُزْئُهُ إِشْتَرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا	:	یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ معاملہ کرتے وقت دنوں کا حساب کرلیں
أَوْ آجَرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ السَّنَةِ	:	یہ بھی ممکن ہے کہ جب اس کے ساتھ بات کررہے ہوں تو سال کا کچھ حصہ گزر گیا ہو
إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَضَى	:	جو دن گزر گئے ان کا حساب نہ رکھیں

(۴)

3.3 أَخْبَرَنَا مُحَمَّد بن إِبْرَاهِيْم، قَالَ : أَنْبَانَا خَالِدٌ هُوَ إِبْنُ الحَارِثِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَبْدَ الْحَمِيْد بِنْ جَعْفَر، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ رَافِع بِنْ أُسَيْد بِنْ ظَهِيْر عَنْ أَبِيْه أُسَيْد بِنْ ظَهِيْر أَنَّه، خَرَجَ إِلَىْ قَوْمِه إِلَىْ بَنِي حَارِثَة فَقَالَ : يَا بَنِيْ حَارِثَة! لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوا: مَا هِيَ؟ قَالَ : نَهَى رَسُوْل اللّه صَلَى اللّه عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَنْ كِرَاء الارْض قُلْنَا : يَا رَسُوْل اللّه ! إذا نَكِرِيها بِشَئ مِنْ الحَبّ، قَالَ: لاَ، قَالَ: وَكُنَّا نُكرِيْهَا بالتِبْنَ، فَقَالَ: لاَ، وَكُنّا نُكرِيهَا بِمَا عَلَى الرَّبِيْع السَّاقِيْ، قَالَ : لاَ اِزرَعها اَوْ امنَحْهَا أَخَاكَ. خَالفه مُجَاهد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

عن أسيد بن ظهير : حضرت اسید بن ظہیر کے بارے میں روایت ہے۔

أنه خرج الى قومه إلى بنى : کہ آپ اپنی قوم بنو حارثہ کے پاس آئے۔

حارثه

فقال : يابنى حارثه! : اور کہنے لگے کہ اے بنو حارثہ!

لقد دخلت عليكم مصيبة : تمہارے لئے ایک بری خبر ہے۔

قالوا: ما هى ؟ : انہوں نے کہا: کیا خبر ہے؟

قال : نهى رَسُوْل اللّٰه ﷺ عن : اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع

كراء الارض فرمایا

قلنا : يا رسُوْل اللّٰه ! إذا نكريها : ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم فصل کے بدلے

بشئ مِنَ الحَبّ زمین کرایہ پر دے سکتے ہیں؟

قال: لا : آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

قال : وكنا نكريها بالتبن : حضرت اسید نے کہا: ہم گھاس کے بدلے زمین کرایہ پر دیتے تھے۔

فقال: لا : آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں۔

كنا نكريه بما على الربيع : ہم اس پیداوار کے بدلے زمین کرایہ پر دیتے تھے جو

الساقى کھیتوں کے کناروں میں اگتی ہے۔

قال: لا : رسول ﷺ نے فرمایا: نہیں ایسا کرنا بھی درست ہیں۔

ازرعها أو امنحها اخاك : زمین میں خود کاشت کرو اور اگر آپ کی ضرورت سے زیادہ ہو

تو اپنے بھائی کے حوالے کردو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵)

3.4 أَخْبَرَنِیْ مُحَمَّد بن قُدَامة، قَالَ: حَدثَنَا جَرِیْر، عَنْ مَنْصُوْر، عَنْ مُجَاهِد، عَنْ اُسَیْد بن ظُهَیْر، قَالَ: أَتَی عَلَیْنَا رَافِعَ بنْ خَدِیْج، فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ. فَقَالَ : اِن رَسُوْل اللّٰه ﷺ نَهَا كُمْ عَنْ اَمرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ، وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ خَيْر لَكُمْ مِمّا يَنْفَعُكُمْ. نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَالْحَقْل المَزَارِعَةُ بِالثُلُث والرّبع، فَمنْ كَانَ لَه اَرْضٌ فَاسْتَغْنی عَنْهَا. فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاه، اَوْ لِيَدَعْ، وَنَهَاكُمْ عَنْ المزَابنَة، وَالْمَزَابنَة الرّجُل يَجِیْ إِلَی النّخلِ الكَثِيْرَ بِالْمَال العَظِيْم، فَيَقُوْل ! خُذْه بِكَذَا وَكَذَا وَسقا مِنْ تَمْر ذَلِكَ العَام".

مشکل الفاظ کی وضاحت

أَتَی عَلَیْنَا رَافِعَ بنْ خَدِیْج : ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج تشریف لائے

فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ : میری سمجھ میں نہیں آ رہا میں آپ لوگوں کو کیا بتاؤں۔

فَقَالَ : اِن رَسُوْل اللّٰه ﷺ نَهَا كُمْ : پھر کہنے لگے: رسول ﷺ نے تمہیں ایک ایسا کام کرنے سے روک

عَنْ اَمرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ دیا ہے جس میں تمہارا فائدہ ہے۔

وَطَاعَةُ رَسُوْل اللّٰه ﷺ خَيْر لَكُمْ : لیکن رسول ﷺ کی فرماں برداری میں جو فائدہ ہے وہ کسی اور عمل

مِمّا يَنْفَعُكُمْ میں نہیں۔

نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ، وَالْحَقْل : رسول ﷺ نے تمہیں "حقل" سے منع فرمایا ہے۔

وَالْحَقْل المزَارِعَةُ بِالثُلُثِ والرّبع : حقل سے مراد یہ ہے کہ کھیتی یا باغ تہائی یا چوتھائی پیداوار کے

بدلے دوسرے کو دے دیا جائے۔

فَمنْ كَانَ لَه اَرْضٌ فَاسْتَغْنی عَنْهَا : جس کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ زمین ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، أَوْ لِيَدَعْ : اسے چاہئے کہ اضافی زمین اپنے بھائی کو دے دے یا اسے چھوڑ دے۔

وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، : اور رسول ﷺ نے تمہیں "مزابنہ" سے بھی منع فرمایا ہے۔

وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَجِيءُ إِلَى النَّخْلِ الْكَثِيرِ بِالْمَالِ الْعَظِيمِ، فَيَقُولُ: خُذْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ذَلِكَ الْعَامَ : مزابنہ یہ ہے کہ ایک متمول شخص کے پاس کھجور کے بہت سارے درخت ہوں۔ وہ دوسرے شخص سے کہے کہ درختوں میں لگا ہوا پھل لے لے اور اس کے بدلے اتنی مقدار کی کھجور دے دے۔

نوٹ

حقل سے مراد یہ ہے کہ زمیندار اور کاشتکار کے درمیان تہائی یا چوتھائی پیداوار کی بنیاد پر معاملہ طے ہو زمیندار کاشتکار کو اس شرط پر زمین دے کہ اس کی پیداوار زمیندار کو ملے گی۔

(٦)

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِ طَاوُسٍ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ عَلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَأَبَى طَاوُسٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلًا.

ترجمہ:

مجاہد کہتے ہیں میں حضرت طاؤس کو اپنے ساتھ لے کر حضرت رافع بن خدیج کے صاحبزادے کے پاس گیا، انہوں نے اپنے والد رافع بن خدیج سے سنی ہوئی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت طاؤس نے ان کی روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس اتنے بڑے فقیہ ہونے کے باوجود اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۷)

3.5 أَخْبَرَنَا هشام بن عَمَّار، عَنْ يَحْيَى بن حَمْزَة، قَالَ: حَدَّثَنا الأوزاعي، عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ لاناسٍ فُضُوْل أَرضِيْنَ يُكْرُوْنَهَا بالنَصف وَالثُلُثَ، و الرُّبعُ، فَقَالَ رَسُوْل اللّٰه ﷺ: مِنْ كَانَتْ لَه أَرْض فَلْيَزرعْهَا أَوْ يُزْرِعهَا، أَوْ يُمْسكَهَا"

مشکل الفاظ کی وضاحت

عَنْ عَطَاء عَنْ جَابِرٍ قَالَ	:	حضرت عطاء حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
كَانَ لاناسٍ فُضُوْل أَرضِيْنَ	:	لوگوں کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ قابل کاشت زمینیں ہوتی تھیں۔
يُكْرُوْنَهَا بالنَصف وَالثُلُثَ، وَالرُّبعُ،	:	وہ ان زمینوں کو آدھی، تہائی یا چوتھائی کی بٹائی پر دیا کرتے تھے۔
فقال رَسُوْل اللّٰه ﷺ: مِنْ	:	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ
كَانَتْ له أَرْض فَلْيَزرعْهَا		اسے خود کاشت کریں۔
"أَوْ يُزْرِعهَا، أَوْ يُمْسكَهَا	:	یا دوسرے کو کاشت کرنے کے لئے دے یا اپنے پاس روکے رکھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸)

3.6 أخبرنی زیاد بْن أیُّوْبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عباد بْنَ العَوَّامِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانَ بْنَ حُسَیْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یُوْنُس بْن عُبَیْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابر، أَنَّ النَّبِی ﷺ نَهَی عَنِ الْمُحَاقِلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابِرَةِ وَعَنْ الثُّنیَا.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ''محاقلہ'' مزابنہ'' و ''مخابرۃ'' اور ثینا'' سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ

''محاقلہ'' سے مراد زمین بٹائی پر دینے کے ہیں۔ مزابنہ سے مراد درخت میں لگے ہوئے پھل کا سواد پکے ہوئے پھل کے ساتھ کرنے کے ہیں۔

''مخابرہ'' یہ ہے کہ زمین ایک فریق کی ہو اور تخم دوسرے فریق کی ہو پیداوار دونوں فریقوں میں حسب معاہدہ تقسیم ہو۔ ''ثنیا'' کے معنی یہ ہیں کہ بیچی ہوئی چیز میں سے بلاتعین کچھ مقدار نکالنے کی شرط رکھی جائے، جیسے بیچنے والا کہے کہ یہ غلہ میں آپ کے ہاتھ بیچ رہا ہوں لیکن اس میں سے کچھ غلہ کی مجھے ضرورت ہے وہ میں اس میں سے نکالوں گا۔

(۹)

أَخْبرنَا عُبَیْد اللّٰہ بن سَعِیْد بن اِبْرَاهِیْم، قَالَ: حَدَّثَنِی عَمّی، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِی، عَنْ مُحَمَّد بْن عِکْرَمَة، عَنْ مُحَمَّد بْنْ عَبْدُ الرَّحْمٰن بْن لَبِیْبَة عَنْ سَعِیْد بِنْ الْمُسَیَّب عَنْ سَعْد بْن أَبِی وَقَّاص، قَالَ: کَا نَ اَصْحَابُ الْمَزَارع یکرُوْنَ فی زَمان رَسُوْل اللّٰہ ﷺ مزارِعَهُمْ بِمَا یَکُوْنَ عَلی السَاقِی مِنْ الزَّرْع فَجَاءوا رَسُوْل اللّٰہ ﷺ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ، وَقَالَ: اكْرُوا بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ، فَقَالَ: عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُمُومَتِهِ.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عہد رسالت میں قابل کاشت زمینوں کے مالک اپنی زمینیں کھیتوں کے کناروں پر اگنے والی فصل کے بدلے دہقانوں سے کاشت کراتے تھے۔

بعد میں ایسا ہوا کہ زمینداروں اور دہقانوں کی آپس میں تلخیاں ہونے لگیں رسول اللہ ﷺ نے اس صورت حال کے پیش نظر زمینوں کو کھیتوں کے کنارے اُگنے والی فصل کے بدلے کاشت پر دینے سے منع فرمایا، اور ہدایت فرمائی کہ زمین سونے یا چاندی کے بدلے کاشت کراؤ، مقصد یہ کہ کاشت کرنے والے کو اس کی اجرت نقد کی شکل میں ادا کیا کرو، تاکہ لڑائی جھگڑے کی صورت پیدا نہ ہو۔

(۱۰)

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ كِرَاءَ الْأَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ، وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَتَرَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ".

حضرت نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر اپنی قابل کاشت زمین کرایہ پر دیتے تھے۔ جب آپ کو حضرت رافع بن خدیج کی روایت پہنچی تو آپ نے مجھے ساتھ لیا اور حضرت رافع بن خدیج کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میری موجودگی میں حضرت رافع نے اپنے ایک چچا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ ابن عمرؓ نے یہ روایت سن لینے کے بعد اپنی زمین کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

أخبرنا الحُسَيْن بن مُحَمّدَ، قَالَ: حَدّثَنَا اِسْمَاعِيل بِنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدّثَنَا عَبْدُ الرّحْمن بِنْ إ سْحق، عَنْ أبِى عُبَيدَة بِنْ مُحَمّد، عَنْ الوَلِيْد بِنْ اَبِىْ اَلْوَلِيْد، اَنّ عُرَوَة بْن الزُبَيْر قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنَ ثَابِتْ: يَغْفِر اللّه لِرَافِعَ بِنْ خدِيْجَ، أنا وَاللّه اَعْلَمْ بِالْحَدَيْث مِنْه، اِنّه كَانَا رَجُلَيْن اقتتلا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّه ﷺ إنْ كَانَ هَذَا شأنكمْ، فَلَا تُكروا الْمَزَارِعَ فَسَمعَ قوْلَه لاتَكْرُوا المَزَارِع".

حضرت عروۃ بن الزبیرؒ کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، میں بہرحال حدیث کے معاملہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں، اصل بات یہ کہ کرایہ پر دی گئی زمین کے سلسلہ میں دو فریق آپس میں لڑے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی لڑائی کو دیکھ کر فرمایا۔ اگر تم اس طرح لڑتے رہتے ہو تو آئندہ اپنی زمین کرایہ پر نہ دیا کرو۔ حضرت رافع نے رسول اللہ ﷺ کے قول کا محض آخری حصہ ضبط کیا۔

(۱۲)

أخْبرنَا قُتَيْبَه، قَالَ: حَدّثَنَا اللّيْث، عَنْ مُحَمّد بِنْ عَبْدُ الرّحْمن، عَنْ نَافِع، عَنْ ابْن عُمر، أنّ اَلنّبِى ﷺ دَفَع إلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَر وأرضَهَا عَلَى أنْ يَعْملُوْهَا مِنْ أمْوَالهمْ، وَأنّ لِرَسُوْلِ اللّه ﷺ شَطَر مَا يَخْرج مِنْهَا"

مشکل الفاظ کی وضاحت

عن ابن عمرؓ

: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أنَ النبی ﷺ دفع إلی یهود خیبر : کہ رسول ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے حوالے کی

نخل خیبر وأرضها : خیبر کی زمین اور کھجوروں کے باغ

علی ان یعملوها من اموالهم : اس شرط پر کہ وہ اپنی جیب سے اس پر خرچ کریں اور محنت کریں۔

وأن لرسول الله ﷺ شطر ما یخرج منها. : اور جو فصل اس میں پیدا ہو اس کا آدھا رسول اللہ ﷺ پہنچائیں۔

(۱۳)

أَخْبرَنَا عَبْدُ الرحمٰنَ بِنْ عبْدُ اللّه بِنْ عَبْد الْحَكم، قَالَ: حدّثنا شُعَيْب بن اَللَيْثَ، عنْ أبيه، عَنْ مُحَمّدٌ بن عَبْدُ الرّحمٰن، عَنْ نافِعٌ أن عَبْدُ اللّه بِنْ عُمر كَانَ يَقُوْلَ: كَانَتْ المَزَارِعُ تُكْرِى علَى عَهْد رَسُوْل اللّه ﷺ، عَلى أنْ لِرَبّ الأرْض مَا عَلى رَبِيْع السَاقِىْ مِنْ الزّرع، وَطَايفَة مِنْ التبنَ لاأدْرِىْ كُمْ هُوَ؟

حضرت نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ عہد رسالت میں قابل کاشت زمین کرایہ دیجاتی تھیں۔فریقین کے درمیان یہ طے ہوتا تھا کہ کھیتوں کے کناروں پر جو فصل ہوگی وہ زمین کے مالک کی ہوگی اس کے علاوہ گھاس میں بھی اس کا حصہ ہوگا، مجھے یاد نہیں کہ یہ حصہ کس طرح متعین کیا جاتا تھا۔

(۱۴)

3.7 أخْبرنَا أحْمَد بْن سُلَيْمَانَ، عَن عبَيْدَ اللّه، قَالَ: حَدّثَنا إسْرَائِيْل عَنْ إبْرَاهيْم بن مُهَاجِر عَنْ مُجَاهِد، عَنْ رَافِعَ بِنْ خَدِيْج، قَالَ: مَرَّالنَبِىّ ﷺ عَلى أرْض رَجُل مِنْ الأنْصَار قَدْ عَرَف أنه مُحتَاجٌ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَال: لِمَنْ هَذه الأَرْضَ؟ قَالَ:لِفُلان أعطَانِيْهَا باألاجْر، فَقَالَ: إنَّ رَسُوْلَ ﷺ نَهَاكُمْ عَنْ أمْرٍ، كَانَ لَكُمْ نَافِعاً، وَطَاعَة رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ انْفَع لَكُمْ

مشکل الفاظ کی وضاحت

مرّ النبی ﷺ علی ارض رجل من الأنصار : رسول ﷺ ایک انصاری کی کھیتی کے پاس سے گزرے

قد عرف أنه محتاج : وہ انصاری ضرورت مند معلوم ہو رہا تھا۔

فقال : لمن هذه الأرض ؟ : آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ زمین کس کی ملکیت ہے؟

قال: لفلان، أعطانيها با الأجر : انصاری نے عرض کیا، یہ فلاں شخص کی ملکیت ہے۔ مجھے اس نے اجرت پر دی ہے۔

فقال : لومنحها أخاه : آپ ﷺ نے فرمایا: کتنا اچھا ہوتا اگر وہ یہ زمین اپنے بھائی کو بخش دیتا۔

فأتى رفع الانصار : یہ سن کر رافع بن خدیج انصار کے پاس آئے۔

فقال: ان رسول ﷺ نها كم عن أمر كان لكم نافعا : رسول ﷺ نے تمہیں ایک ایسا کام کرنے سے روک دیا ہے جو تمہارے لئے نفع بخش تھا۔

وطاعة رسول الله ﷺ انفع لكم : لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ مفید اور نفع بخش ہے۔

(۱۵)

أخْبرنَا الثقة، قَالَ: حَدّثَنَا حَمَاد بْنَ مُسْعدة، عَنْ هَشَام بْنَ أبِی عَبْد اللّٰه، عَنْ يَحيىَ بْنَ أبِی كَثِيْر، عَنْ أبِی سَلْمَة، عَنْ جَابِر بن عَبْداللّٰه،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انَّ النبی ﷺ نَهَى عَنْ المَزَابِنَة وَالمَخَاضَرة، وَقَالَ! المَخَاضرَة بِيْع الثَمر قَبْلَ أنْ يَزهُوَ، والمُخَابَرَة بَيْع الكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ"

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مزابنۃ" اور مخاضرۃ" سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا: مخاضرۃ یہ ہے کہ پھلوں کو پوری طرح پک جانے سے پہلے بیچ دیا جائے۔ اور مخابرہ یہ ہے کہ انگور، خشک انگور کے بدلے بیچا جائے۔

نوٹ

مزابنۃ اور مخاضرہ مترادف ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ پھلوں کو خام حالت میں بیچ دیا جائے، خام حالت میں پھلوں کا بیچنا اور خریدنا چونکہ risk ہے اس لیے اس قسم کے سودوں میں لڑائی جھگڑے کا احتمال رہتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے ایسے معاملات سے منع فرمایا ہے۔

خود آزمائی ②

۱- کیا مزدور کو اس کی اجرت پہلے سے بتانا ضروری ہے

۲- مشروط معاملہ کی وضاحت کس حد تک ضروری ہے؟

۳- زمین کو کرایہ پر دینا جائز؟ یا ناجائز؟

۴- "محاقلہ" اور "مزابنہ" کی تعریف کیجئے۔

۵- کیا دور رسالت میں کاشتکاری کا رواج تھا؟

۶- کرایہ پر زمین دینے سے کیوں منع فرمایا گیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ ⑩

مسند امام احمد بن محمد بن حنبل

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف 354

یونٹ کے اغراض ومقاصد 355

① امام احمد بن محمد بن حنبل 356

1.1 امام احمد۔نام ونسب 356

1.2 تحصیل علم 356

1.3 مجلس درس 357

1.4 اساتذہ وتلامذہ 358

1.5 امام احمد کا دور ابتلاء 358

1.6 تصنیف وتالیف 359

② مسند کی تالیف 360

2.1 مسند کی ترتیب 361

2.2 تعداد روایات 362

2.3 تخریج روایات کی شرط 362

2.4 مسند کی خصوصیات 363

2.5 مسند پر علامہ ابن جوزی کے اعتراضات 364

خود آزمائی نمبر 1 365

③ مطالعہ متن 366

3.1 یوم جمعہ کی فضیلت 367

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.2 ختم نبوت	367
3.3 حسن سلوک	368
3.4 جمعہ کے دن دعا کی فضیلت	368
3.5 نماز کی فضیلت	368
3.6 دعا کے بعد آمین کہنا	369
3.7 وہم پرستی کی ممانعت	370
3.8 اعلان رحمت	370
3.9 دنیا کی حقیقت	371
3.10 آداب صوم	371
3.11 روزہ کی فضیلت	372
3.12 جہاد کی اہمیت	372
3.13 رسول اللہ ﷺ کی شفاعت	373
3.14 تعلق مع اللہ	373
3.15 رسول ﷺ کی اطاعت	373
3.16 علامات قیامت	374
3.17 آخرت میں صالحین کی جزا اور صلہ	375
خود آزمائی 2	376

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت آپ جس یونٹ کا مطالعہ کررہے ہیں س کا تعلق ''مسند امام احمد'' سے ہے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل دوسری صدی ہجری کے کبار محدثین میں سے ہیں۔ دوسری صدی ہجری میں مسانید کی تدوین کا رواج ہو چکا تھا اس وقت ہمارے پاس جو مسانید دستیاب ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم، وقیع، مفید اور ضخیم مسند امام احمد بن حنبل کی ہے اس مسند میں تقریبا چالیس ہزار روایات آئی ہیں۔ حدیث کے طلبہ کے لئے ضروری ہے کے وہ اس مسند کی تدوین وترتیب، اہمیت اور خصائص کے بارے میں اگاہی رکھتے ہوں تا کہ دوران مطالعہ انہیں مشکل پیش نہ آئے۔

اس یونٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں امام احمد بن حنبل کے حالات زندگی کے بارے میں اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور ''مسند'' کی اہمیت وتدوین نیز اہمیت وحیثیت پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں ''مسند'' سے بیس (۲۰) احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ وہ احادیث ہیں جو سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں۔ اور صحیفہ ہمام بن منبہؒ میں منقول ہیں۔ مسند امام احمد میں سیدنا ابو ہریرہ کی جملہ مرویات نقل کی گئی ہیں۔ یونٹ میں جن روایات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کا تعلق چونکہ مختلف موضوعات اور روزمرہ کے معاملات سے ہے اس لئے ہر حدیث کی وضاحت سلیس اور عام فہم زبان میں کی گئی ہے۔ آپ ان روایات کا مطالعہ کریں اور انھیں سمجھنے کی کوشش کریں اگر کہیں کوئی اشکال ہو تو اپنے ٹیوٹر سے رابطہ کریں۔ یا ہمیں خط لکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغراض ومقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام احمد بن حنبل کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- مسند امام احمد کی ترتیب وتدوین کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔
- مسند امام احمد کی حیثیت اور اہمیت پر روشنی ڈال سکیں۔
- مسند امام احمد میں منقول روایات کی بنیاد پر امت مسلمہ کی فضیلت پر بات کر سکیں۔
- مسند امام احمد کی روایات کو مدنظر رکھ کر نماز، روزہ اور جہاد کی فضیلت بیان کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام احمد بن حنبل

1.1 نام ونسب

آپ کا نام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی مروزی ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۶۴ھ میں اس عرصہ میں ہوئی جب آپ کے والدین بغداد میں تھے۔ آپ تین سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا اور زبان کی تعلیم حاصل کی۔ تقوی، طہارت، شرافت اور صلاحیت کے آثار ابتدا ہی سے نمایاں تھے۔ آپ کو دیکھ کر اس دور کے مشہور بزرگ ہشیم بن جمیل نے کہا تھا: اگر یہ نوجوان زندہ رہا تو اہل زمانہ پر حجت ہوگا۔ (۱)

بغداد جسے امام احمد کے مولد و مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے خلافت عباسیہ میں بہت بڑا علم وفن کا مرکز تھا۔ جس کو امام حاکم نیشاپوری نے "مدینة العلماء والافاضل" کا لقب دیا ہے۔ بغداد میں علم حدیث کی نشر واشاعت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک محدّث کے حلقہ درس میں عام طور پر ہزاروں طلبہ کا ہجوم ہوتا تھا۔

1.2 تحصیل علم

امام احمد بن حنبل نے جب بغداد میں علماء کی مجالس سے استفادہ کرنا شروع کیا تو سب سے پہلے امام ابو یوسف کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے روایات لکھیں۔

پھر چار برس تک مشہور محدث امام ہشیم بن بشیر بن ابوحازم الواسطی (م ۱۸۳ھ) سے استفادہ کرتے رہے اس اثناء میں بغداد کے دیگر شیوخ سے بھی استفادہ کیا۔ (۲)

بغداد کے شیوخ سے اخذ کرنے کے بعد آپ نے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور ہر شہر کے نامور محدثین سے روایات لکھیں۔ ۱۸۷ھ میں حجاز کے پہلے سفر میں آپ کی ملاقات امام شافعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہوئی پھر بغداد میں دوبارہ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اب امام احمد کو اتنا ملکہ حاصل تھا کہ امام شافعی حدیث کی صحت وسقم کے بارے میں آپ پر اعتماد کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''آپ کے پاس صحیح روایت ہوتو مجھے بتادیا کرو مجھے اس کے اختیار کرنے میں کوئی تردد نہیں ہوگا''۔

امام ابن تیمیہ امام احمد کے بارے میں لکھتے ہیں ''امام احمد کے مجتہد وفقیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں مگر ان پر حدیث کا رنگ غالب تھا''۔

انہوں نے حافظ جریر بن عبد الحمید سے حدیث میں استفادہ کرنے کی خاطر ''رے'' کا سفر اختیار کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن زادراہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں نہ جاسکے۔

اس بلند ہمتی، کثرت اسفار اور فطری وغیر معمولی ذہانت وصلاحیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کو دس لاکھ روایات یاد تھیں۔ وسعت علم اور کثرت حفظ کے باوجود آپ امام شافعی کی شخصیت سے متاثر تھے اور کہتے تھے: ''مارأت عیناي مثله'' یعنی ''میری آنکھوں نے ان جیسی شخصیت نہیں دیکھی''۔

امام احمد نے امام شافعی سے اجتہاد اور استنباط کے اصول سیکھے اور اس میدان میں اتنا کام کیا کہ امت نے انہیں بطور امام اجتہاد تسلیم کیا۔ جس طرح احمدؒ کو امام شافعی کے ساتھ عقیدت تھی اسی طرح امام شافعی بھی امام احمد کو بہت وقعت اور اہمیت دیتے تھے۔ بغداد سے جاتے ہوئے امام شافعی نے فرمایا: ''خرجت من بغداد وماخلّفت بها اتقی ولا افقه من احمد بن حنبل''(۳) ''میں بغداد کو اس حالت میں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ یہاں احمد بن حنبل سے بڑھ کر نہ کوئی متقی ہے اور نہ فقیہ''۔

1.3 مجلس درس

آپ نے ۲۰۴ھ میں اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ یہ وہ دور تھا جب آپ اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرچکے تھے اور علوم میں پختگی اور رسوخ حاصل کرچکے تھے۔ آپ کے حلقہء درس میں طلبہ کا ہجوم ہوتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچ سو افراد باقاعدہ کتابت کرتے تھے۔ حافظ ابونعیم لکھتے ہیں کہ: ''آپ کی مجلس درس بڑی سنجیدہ اور باوقار ہوتی تھی''۔ (۴)

1.4 اساتذہ وتلامذہ:

حافظ ابن الجوزی نے امام احمد کے شیوخ کی تعداد سو سے زائید بتائی ہے ان میں مشہور حضرات کے نام یہ ہیں قاضی ابویوسف . هشیم بن بشیر بن حازم .وکیع بن الجراح .یحیی بن سعید القطان ،سفیان بن عیینه اور امام محمد بن ادریس شافعی تلامذہ کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں : بخاری ومسلم ، ابو داؤد ، ابوزرعه ، مطین وعبدالله بن احمد وخلق عظیم۔خلق عظیم کے لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے جس میں بڑے بڑے ائمہ فن داخل ہیں۔ (۵)

1.5 امام احمد کا دور ابتلا

جب معتزلہ نے عقیدہ خلق قرآن کو کفر وایمان کا معیار بنادیا، اتفاقا مذہب اعتزال کو حکومت وقت کی سرپرستی حاصل ہوگئی تھی۔ مامون الرشید اس مسئلہ کا پرجوش داعی بن گیا۔ ۲۱۸ھ میں مامون نے والئ بغداد اسحاق بن ابراہیم کے نام مفصل فرمان بھیجا جس میں عام مسلمانوں اور خاص کر علماء حدیث کی جو اس عقیدہ کو قرآن مجید کی عظمت کے منافی سمجھتے تھے سخت مذمت کی اور حقارت آمیز تنقید کی اور انہیں شرارتی اور سازشی گروہ قرار دیا۔ اس فرمان کی نقلیں تمام اسلامی صوبوں کو بھیجی گئیں، اس فرمان کے بعد اسحاق بن ابراہیم نے فرمان شاہی کی تعمیل کی خاطر مشاہیر علماء کو جمع کر کے ان سے گفتگو کی اور ان کے جوابات کو بادشاہ کے پاس لکھ بھیجا۔ مامون الرشید اس محضر کو پڑھ کر بہت غصہ ہوا۔ ان میں سے دو کے قتل کا حکم دیا اور لکھا کہ بقیہ میں سے جس کو اپنے موقف پر اصرار ہو ان کو بغداد بھیج دیا جائے چنانچہ علماء کی ایک جماعت کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں ڈال کر مامون کے پاس روانہ کر دیا۔ جب یہ قافلہ مقام رقہ پہنچا تو مامون الرشید کے انتقال کی خبر ملی۔ مامون نے اپنے جانشین معتصم کو وصیت کی تھی کہ قرآن کے بارے میں اس کے موقف اور مسلک پر قائم رہے۔ چنانچہ اس نے وصیت پر پورا پورا عمل کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب حکومت وقت کے مقابلہ کی تنہا ذمہ داری امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی جو علماء حدیث کے امام اور سنت وشریعت کے اس وقت امین تھے۔ امام صاحب کو ''رقہ'' سے بغداد لایا گیا اور تین دن تک اس مسئلہ پر مناظرہ کیا گیا۔ ہر طرح ڈرایا اور دھمکایا گیا، اس کے بعد امام صاحب کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان کو اس انکار واصرار پر ۲۸ کوڑے لگائے گئے۔ ایک تازہ دم جلاد صرف دو کوڑے لگاتا۔ پھر دوسرا جلاد بلایا جاتا۔ امام احمد ہر کوڑے پر فرماتے: ''اعطونی شیئا من کتاب أو سنة رسوله حتی اقول به'' میرے پاس کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہی سے کوئی دلیل پیش کرو تا کہ میں اس کو مان لوں امام احمد کو ۲۸ ہفتے جیل میں رکھا گیا اور اس عرصہ میں ان کو ۳۴ کوڑے لگائے گئے۔ (۶)

امام بخاری کہتے ہیں: ''میں نے سنا کہ امام احمد کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ایک کوڑا ہاتھی کو لگتا تو چیخ مار کر بھاگتا''۔

امام احمد کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور امت مسلمہ ایک بہت بڑے فتنہ سے محفوظ ہو گئی۔ ان کی عالمگیر مقبولیت ومحبوبیت اور عظمت وامامت کا اصل راز دین کی حفاظت کے لئے اپنے وقت کے سب سے بڑی بادشاہت کا تنہا مقابلہ ہے۔

امام علی بن مدینی، جنہوں نے اس فتنہ کی وجہ سے امت مسلمہ کے اضطراب اور تشویش کو بچشم خود دیکھا تھا فرماتے ہیں: ''ان الله اَعزّا الدین برجلین لیس لهما ثالث. ابوبکر الصدیق یوم الردة . و احمد بن حنبل یوم المحنة'' اللہ تعالی نے اس دین کے غلبہ وحفاظت کا کام دو افراد سے لیا جن کا تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا۔ ارتداد کے موقع پر ابوبکر صدیق اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلہ میں امام احمد بن حنبل۔

1.6 تصنیف وتالیف:

امام احمد بن حنبل کا تعلق جہاں درس وتدریس کے ساتھ رہا وہاں تصنیف وتالیف کیساتھ بھی آپ کا رشتہ برقرار رہا، آپ نے تفسیر اور حدیث کے مختلف پہلوؤں پر لکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل صحابہ پر آپ کی کتاب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کتاب الزہد کو بھی بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ لیکن جس تالیف کی وجہ سے آپ کو عوام وخواص میں شہرت ملی وہ آپ کی ''مسند'' ہے یہ آپ کا ایسا علمی کارنامہ ہے جو زندہ جاوید اور امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ہے۔

② مسند احمد کی تالیف

امام احمد بن حنبل سولہ سال کے تھے کہ علم حدیث کے حلقوں کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ ابتدا ہی سے روایات کو جمع کرنا شروع کیا۔ گویا ۱۸۰ھ سے تالیف کا آغاز کیا۔ اور آخر تک اس میں مشغول رہے۔ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ روایات کو متفرق اوراق میں جمع کرتے تھے اور ان کی جانچ پڑتال کرتے تھے۔ مسند کی روایات کا مجموعہ آپ نے اپنے پاس محفوظ رکھا۔ جب آپ کو احساس ہوا کہ زندگی کے دن اب تھوڑے رہ گئے تو اس مجموعہ کو اپنے عزیز واقارب کے سامنے پیش کر دیا۔

آپ کے بھتیجے حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ امام احمد نے مجھے اور اپنے دونوں بیٹوں صالح اور عبداللہ کو جمع کر کے ہمارے سامنے مسند کی روایات پڑھیں۔ ہمارے سوا اور کسی نے آپ سے اس کتاب کو بہ تمام وکمال نہیں سنا پھر ہم سے فرمایا کہ میں نے اس مجموعہ کی روایات کا انتخاب سات لاکھ سے زائد روایات سے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جس حدیث میں مسلمانوں کا اختلاف ہو تو اس کتاب کی طرف رجوع کرو، اگر وہ روایت اس میں مل گئی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ قابل استدلال نہیں، یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ مسند میں کسی حدیث کا موجود ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ امام احمد کا اس پر عمل بھی ہے۔ امام احمد کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی حدیث آپ کی ''مسند'' میں موجود نہ ہو تو وہ قابل اعتماد نہیں۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ احادیث صحیحہ کی ایک بڑی تعداد اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہے حافظ ابن کثیر اس ضمن میں لکھتے ہیں ''قدقیل انه لم یقع له جماعة من الصحابة الذین فی الصحیحین قریبا من مائتین''۔ (۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ تقریباً دوسو صحابہ کی روایات اس میں درج ہونے سے رہ گئی ہیں جن سے صحیحین میں روایات منقول ہیں حافظ ذہبی کہتے ہیں: امام صاحب کا یہ ارشاد اغلبیت کے لحاظ سے ہوسکتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں: ''امام صاحب کی مراد وہ احادیث ہیں جو تواتر یا شہرت تک نہ پہنچی ہوں ورنہ بہت سی احادیث صحیحہ ومشہورہ ایسی ہیں جو ان کی مسند میں موجود نہیں۔ (۸)

2.1 مسند کی ترتیب

امام احمد اپنی زندگی میں مسند کی ترتیب وتبویب کا کام نہیں کر سکے۔

حافظ شمس الدین جزری کہتے ہیں: ''امام احمد نے مسند کی روایات کو متفرق اوراق میں لکھا تھا اور مختلف اجزاء میں پھیلا رکھا تھا جیسے کہ مسودہ ہوتا ہے''۔

آپ اس کی تنقیح وتہذیب اور ترتیب وتبویب کرنا چاہتے تھے لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور کتاب اس حال میں رہ گئی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں: ''مسند کی موجودہ ترتیب امام احمد کے صاحبزادہ عبداللہ بن احمد کی ہے''۔

لیکن اس میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مدینوں کو شامیوں اور کبھی اس کے برعکس درج کر دیا ہے۔ (۹)

حافظ ذہبی کہتے ہیں: اگر امام احمد نے اسے خود مرتب ومہذب کیا ہوتا تو یہ کام بہت اعلیٰ درجہ کا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ شاید کسی بندے کو اس کار عظیم کی توفیق عطا فرمائے۔ (۱۰)

بعد کے بہت سے علماء نے مسند کی ترتیب وتبویب کی کوشش کی۔ بعض کا کام مکمل ہوا اور بعض کا ناقص رہ گیا۔ لیکن اس وقت یہ ساری کتابیں نایاب ہیں۔ ابوالحسن بن الہادی سندی (۱۲۳۹ھ) نے اس کی ضخیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح لکھی: شیخ احمد بن عبدالرحمان البنا نے مسند کو ابواب پر مرتب کیا ہے۔ان کی کتاب کا نام ''الفتح الربانی'' ہے جو چھپ چکی ہے۔شیخ احمد شاکر نے بھی اس کی ترتیب وتحقیق پر کام کیا ہے۔(ہم ان شاء اللہ ان دونوں حضرات کے کام پر قدرے تفصیل کے ساتھ بحث کریں گے)۔

2.2 تعداد روایات:

مسند میں تقریباً سات سو صحابہ کی روایات ہیں۔جن کی تعداد تیس ہزار بتائی گئی ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کہتے ہیں کہ مسند میں امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد نے اضافے بھی کئے ہیں۔

اسی طرح عبداللہ بن احمد سے روایت کرنے والے حافظ ابوبکر قطیعی نے اضافے کئے ہیں۔عبداللہ نے اکثر اضافے امام احمد سے سنی ہوئی روایات کے کئے ہیں یہی اصل مسند ہے کچھ دیگر شیوخ کی روایات کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن ان کی تعداد کم ہے۔(۱۱)

2.3 مسند میں تخریج روایات کی شرط

امام احمد کی مسند کے بارے میں اگرچہ کہا جاتا ہے۔کہ اس میں آپ نے صرف صحیح روایات کو درج کرنا ضروری قرار دیا تھا۔لیکن امام صاحب نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے مسند میں حدیث مشہور کا قصد کیا ہے اور رواۃ کے نقائص کو اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔اگر میں صرف احادیث صحیحہ کا انتخاب کرتا تو مسند میں روایات کی تعداد بہت کم ہوتی۔میرے بیٹے! تم جانتے ہو کہ میں حدیث ضعیف کی مخالفت نہیں کرتا۔ہاں اگر اس کے مقابلہ میں قوی روایت ہو تو ضعیف کو الگ کرتا ہوں۔(۱۲)

حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں: ''امام احمدؒ نے مسند میں روایت لینے کے لئے جو شرط رکھی ہے وہ امام ابوداؤد کی شرط سے قوی ہے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں ایسی روایات لی ہیں جن سے امام احمد نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعراض کیا ہے"۔ (۱۳)

مسند میں کسی راوی کی روایات درج ہونے کے بعد اگر راوی یا روایت کا غیر معتبر ہونا معلوم ہوتا۔ تو امام صاحب اس کو چھانٹ دیتے تھے۔

آخری عمر تک آپ مسوّدہ میں حذف وترمیم فرماتے رہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے مسند کو طبقہ ثانیہ کی کتب کے قریب قریب بتایا ہے۔

قاضی شوکانیؒ کہتے ہیں: "امام احمد نے اپنی مسند میں جن روایات کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے وہ قابل استدلال ہیں"۔

2.4 مسند احمد کی خصوصیات

اس مسند کی چند امتیازی خصوصیات یہ ہیں:

۱- اس وقت حدیث کے جتنے مجموعے دستیاب ہیں۔ ان میں سب سے بڑا مجموعہ امام احمد کی مسند ہے۔ اس میں لگ بھگ چالیس ہزار روایات منقول ہیں۔ تیس ہزار امام احمد نے خود جمع کی ہیں اور دس ہزار آپ کے صاحبزادے عبداللہ اور مسند کے جامع ابوبکر قطیعی نے درج کی ہیں۔

۲- مسند میں تین سو ثلاثیات ہیں۔ ثلاثیات کی اتنی بڑی تعداد دوسری اور تیسری صدی ہجری کے مصادر حدیث میں نہیں ملتی۔

۳- مصادر حدیث میں جتنی روایات آئی ہیں ان کی اصل امام احمد کی مسند میں موجود ہے۔ حافظ شمس الدین جزری لکھتے ہیں: "مامن حدیث غالبا الاّ وله اصل فی هذا المسند والله اعلم" (تدریب الروای۔ ص:۱۰۱)

۴- دوسری اور تیسری صدی ہجری میں جو مسانید مدوّن ہوئیں ان کے مقابلہ میں امام احمد کی مسند صحت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.5 مسند پر علامہ ابن الجوزی کے اعتراضات

علامہ ابن الجوزیؒ اور حافظ عراقیؒ نے مجموعی طور پر مسند کی ۳۸ روایات کو موضوع قرار دیا ہے۔ جب کہ حافظ سیوطی نے ''التعقبات علی الموضوعات'' کے آخر میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔

حافظ سیوطیؒ نے علامہ ابن الجوزی اور حافظ عراقی کے اعتراضات کو نقل کرنے کے بعد ان کا جواب بھی دیا ہے۔ حافظ عراقی کا تجزیہ یہ ہے کہ اصل مسند میں بھی چند روایات موضوع درج ہوگئی ہیں البتہ امام صاحب کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد کے زوائد میں ضعیف و موضوع دونوں طرح کی روایات شامل ہیں۔ (۱۴)

حافظ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں وضاحت کی ہے کہ مسند اور عبداللہ بن احمد کے زوائد کی کوئی حدیث موضوع نہیں ہے البتہ ابوبکر قطیعی کے زیادات میں بعض حدیثیں موضوع آ گئی ہیں۔ (۱۵)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے حافظ عراقی اور ابن الجوزی کے اعتراضات کے جواب میں مستقل کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ''القول المسدّد فی الذب عن مسند احمد'' ہے۔ اس کتاب کے مقدمہ میں آپ لکھتے ہیں: اس تصنیف عظیم کا دفاع ضروری معلوم ہوا جس کی امت میں مقبولیت و تعظیم ہے۔ اس کتاب میں ان روایات پر بحث کی گئی ہے جن کو حافظ عراقی نے موضوع قرار دیا ہے۔ اور ان روایات پر بھی کلام کیا گیا ہے جن کو حافظ ابن الجوزی نے ''کتاب الموضوعات'' میں شامل کیا ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں: ''جن کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا تھا۔ میں نے ''الذیل الممہّد'' میں ان اعتراضات پر تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے''۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ''مسند میں کوئی حدیث بے اصل نہیں۔ ہاں تین یا چار روایات ایسی ہیں جو بہت کمزور ہیں ممکن ہے امام احمد سے تنقیح کے دوران یہ روایات سہواً رہ گئی ہوں''۔

ابوالحسن بن عبدالہادی سندیؒ (م ۱۱۳۹ھ) نے مسند کی شرح لکھی ہے۔ زین الدین عمر بن احمد شجاع نے اس کا اختصار کیا ہے وراس کا نام ''المنتقد من مسند الامام احمد'' رکھا ہے۔ اسی طرح سراج الدین عمر بن علی جو ابن الملقن کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے بھی مسند کا اختصار کیا ہے۔ (۱۶)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- امام احمد کا پورا نام اور نسب بتائیے؟

۲- امام احمد نے علم کے حصول کے لئے کن کن علاقوں کا سفر اختیار کیا؟

۳- امام احمد نے اپنے دور کے کن کن معروف اساتذہ سے کسب فیض کیا؟

۴- امام احمد کے ان شاگردوں کے نام بتائیے جنھیں علم حدیث کے مجال میں شہرت حاصل ہوئی

۵- امام احمد نے کون کونسی کتابیں تالیف کیں؟

۶- ''مسند'' حدیث کی کونسی کتاب کہلاتی ہے؟

۷- امام احمد نے اپنی مسند کو کس طرح ترتیب دیا؟

۸- مسند احمد میں کتنی روایات منقول ہیں؟

۹- مسند احمد کی خصوصیات کون کونسی ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از مسند امام احمد بن محمد بن حنبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱)

3.1 عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ : "نحن الآخِرُونَ السّابِقُونَ یَوْم القِیَامَةِ بیْد انّهم اُوْتُوا الکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأوْتِیْنَاه مِنْ بَعْدِهم، فَهَذَا یُوْمَهُمْ الَذِیْ فُرِضَ عَلَیْهِمْ فَاختَلَفُوْا فَیْه، فَهَدَانا اللّه لَه فهم لَنَا تَبعٌ، فَالیهودُ غدا، والنصاریٰ بعد غدٍ" رواه احمد فی مُسنده عن عبد الرزاق، عن معمر، عن همّام بن منبه عن أبی هریرة . رقم: ۸۱۰۰

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اس دنیا میں دیگر اقوام (یہود ونصاری) کے بعد آئے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ہم اپنے اعمال کی جزا ان سے پہلے پائیں گے۔ انھیں کتاب ہدایت (تورات وانجیل) پہلے دی گئی۔ ہمیں کتاب ہدایت (قرآن مجید) بعد میں دی گئی۔ عبادت کیلئے یہ دن (جمعہ) ان کو دیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس سے اختلاف کیا۔ تو اللہ تعالی نے ہماری رہنمائی فرمائی۔ اب یہ لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ یہود نے کل کا دن (ہفتہ) لیا اور نصاری نے پرسوں کا دن (اتوار) کا اپنایا۔

(۲)

3.2 ۸۱۰۱. عن أبی هریرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ "مَثَلی وَمَثَل الانبیاء مِن قَبْلی کَمَثل رَجُلٍ ابتنی بیوتًا فأحسنها وَأجملها وأکملها اِلاّ موضعَ لَبِنَةٍ من زاویة من زوایاها فجعل النّاس یطوفون، ویعجبهم البنیان، فیقولون: ألا وُضِعَتْ هٰهُنا لبنة، فَتَمّ بنائه؟ فقال محمد ﷺ فأنا اللّبِنة.

میری اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بہت ہی خوبصورت، شاندار اور ہر پہلو سے مکمل گھر بنایا۔ لیکن اس کے کونے میں ایک پتھر کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کو گھوم گھوم کر دیکھتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں پھر آپس میں کہتے ہیں: یہاں جس اینٹ کی جگہ چھوڑی گئی ہے اگر وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اینٹ اب استوار کی جائے تو عمارت بالکل مکمل ہو جائیگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ رسالت کے عالیشان محل میں جس اینٹ کی جگہ باقی تھی وہ میری بعثت سے بھر گئی ہے۔ اب اس عمارت میں کسی اور اینٹ کا اضافہ نہیں ہوسکتا۔ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۳)

3.3 عن أبی هريرة ، قال :قال رسول ا لله ﷺ إيّاكم والظَنّ، إيّاكم والظَنّ، إيّاكم والظَنّ، فإن الظَنّ أكذبُ الحديث، وَلا تحاسدوا، وَلا تنافَسُوا، وَلا تباغضُوا، وَلا تدابرو، وَكونوا عباد الله إخوانًا"

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقعہ پر تین بار فرمایا دوسروں کے بارے میں بدگمانی سے بچو۔ اور فرمایا: بد گمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے آپس میں حسد نہ کرو۔ وسائل کے حصول میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ دلوں میں ایک دوسرے کیلئے بغض نہ رکھو پیٹھ پیچھے باتیں اور سازشیں نہ کرو۔ اللہ جل شانہ کے بندے بن کر رہو اور آپس میں بھائیوں کی طرح سلوک کیا کرو۔

(۴)

3.4 عن أبی هريرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ "فی الجمعة ساعةلايوا فقها مسلم وَهُو يُصلّی يُصلّی ربه شيئا اِلاّ اتاه اِيّاه . (۱۷)

جمعہ کے دن ایک ایسی خاص گھڑی ہے جس میں جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اپنے رب سے مانگتا ہے۔ تو جو کچھ بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵)

3.5 عن ابی هریرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ "الملائكةُ يَتعاقبون فِيكم، ملائكة بالليل وملائكة بالنّهار وَيَجْتَمعونَ فی صلاة الفجروصلاة العصر، ثُمّ يعرج إِليه الّذين باتوا فيكم فيسألهم، وهُو أعلم بكم :كيف تركتم عبادی؟ قالوا: تركنا هم وهُم يُصَلّون، وَأتيناهم وهُم يُصَلّون"

فرشتے تمہارے پاس تسلسل کے ساتھ آتے ہیں رات کے وقت بھی آتے ہیں اور دن کے وقت بھی آتے ہیں ۔ فجر کی نماز کے وقت اور عصر کی نماز کے وقت یہ آپس میں ملتے ہیں ۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری ہوتی ہے جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ جل شانہ، ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اللہ تعالی کو اپنے بندوں کی حالت معلوم ہوتی ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟

فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آرہے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

نوٹ: اس حدیث میں ان حضرات کے لئے خوشخبری ہے جو اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔اس لئے کہ فرشتے اپنے رب کے حضور روزانہ ان کی عبادت کے بارے میں گواہی دیتے ہیں۔

(٦)

عن أبی هريرةؓ قال: قال رسول ا لله ﷺ "الملئكة تُصلّی عَلی احد كم مادَام فی مُصَلاّه، الذی صَلّی فيه ، وتقول : اَللّهُمّ اغفرلَه ، اللهم ارحَمْه ، مالم يحَدث"

فرشتے اس شخص کے لئے دعا کرتے ہیں جو نماز پڑھتا ہے اور اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اپنی دعا ان کلمات کے ساتھ کرتے ہیں: "اللهم اغفرله ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللھم ارحمه "۔ اے اللہ اس نماز پڑھنے والے کی بخشش فرما اور اس کے حال پر رحم فرما جب تک نمازی باوضو رہتا ہے اور اپنے مصلّی پر رہتا ہے تب تک اس کے لئے فرشتوں کی یہ دعا جاری رہتی ہے۔

نوٹ: اس حدیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ نمازی کو محض نماز کی مقررہ رکعات تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ نماز کے بعد کچھ وقت تسبیح وتہلیل اور تحمید کے لئے بھی نکالنا چاہئے، جتنی دیر تک نمازی جائے نماز پر رہے گا فرشتے اس کیلئے دعا میں مصروف رہیں گے یہ بہت بڑی خوشی قسمتی ہے جسے نصیب ہو۔

(۷)

3.6 عن ابی هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ "إذا قال أحدكم "آمين" والملائكةُ فی السمآء "آمين" فيوافق إحداهما الأخرى، غفرله ماتقدم من ذنبه"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص "آمین" کہتا ہے اور آسمان میں فرشتے "آمین" کہتے ہیں۔ جب دونوں کے کلمات آپس میں مل جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس آمین کہنے والے کے وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس سے سرزد ہوئے ہوتے ہیں۔

نوٹ: "آمین" کے معنی ہیں اے اللہ! ہماری یہ دعا قبول فرما۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ دعا کے وقت توجہ اور انہماک ہے۔ عام طور سے اجتماعی دعاوں میں یوں ہوتا ہے کہ لوگ دعا کے کلمات کی طرف دھیان نہیں دیتے بلکہ رسماً آمین کہتے رہتے ہیں۔ اس طرح نماز میں بھی جب امام سورۃ الفاتحہ پڑھ لے۔ تو مقتدی کو چاہئے کہ سورۃ الفاتحہ کو بڑے غور اور اہتمام کے ساتھ سنے اور اس کے آخر میں تواضع، انکسار اور عجز وخلوص کے ساتھ آمین کہے۔ یہ لفظ دل میں کہے یا زبان سے کہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں توجہ ہونی چاہئے۔

(۸)

3.7 قال ابو هريرةؓ: بينما رجلٌ يَسوق بدنَةً مُقَلَّدَةً فقال له رسول الله ﷺ: اركبها، فقال: إنّها بدنة يارسول الله ﷺ! فقال: ويلک اركبها، ويلک اركبها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی ہنکا کر لے جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: اس پر آپ سوار کیوں نہیں ہوتے؟۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ قربانی کا جانور ہے اس لئے میں اس پر سوار ہونا پسند نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی بات نہیں، کوئی ایسی بات نہیں اس پر سوار ہو جاؤ۔

(۹)

3.8 عن ابی هريرة ، قال :قال رسول الله ﷺ "لَمّا قَضَى الله الخلق ، كتب كِتَاباً عنده فوق العرش اِنْ رَحْمَتي سبقَتْ غَضَبي".

رسول ﷺ نے فرمایا: جب اللہ جل شانہ، نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا، تو تحریری شکل میں یہ اعلان فرمایا: میری رحمت ہمیشہ میرے غضب پر غالب رہے گی۔

(۱۰)

3.9 عن ابی هريرةؓ ، قال:قال رسول الله ﷺ " لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا"

رسول اللہ نے فرمایا: جو حقائق و معارف میں جانتا ہوں اگر تمہیں ان کا علم ہوتا تو تم ہمیشہ روتے رہتے اور کبھی بھی نہ ہنستے۔

(۱۱)

3.10 عن ابی هريرة ، قال :قال رسول الله ﷺ : الصّيام جُنّة، فإذا كان احدكم يوماً صائمًا فلا يَجْهَلَ، وَلا يَرْفُثْ، فان أ مرُؤ قاتله أو شاتمه فليقل: اِنّي صائم ، اِنّي صائم .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہئے کہ ناپسندیدہ اور بے حیائی کے کاموں سے دور رہے۔ اگر کوئی اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا چاہے یا برا بھلا کہنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہے تو یہ اسے جواباً کہے: میں روزہ سے ہوں، میں روزہ سے ہوں۔

نوٹ: روزہ صرف یہ نہیں کہ صبح سے شام تک کھانا پینا ترک کیا جائے یہ دراصل ایک مسلسل عبادت ہے اس کی صحیح ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ روزہ دار اپنی تمام خواہشات اور ظاہری و باطنی جذبات کو قابو میں رکھے اور کوشش کرے کہ روزہ کے دوران اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ناپسندیدگی کے زمرہ میں آتا ہے۔

(۱۲)

3.11 عن ابی هريرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ " والذی نفسی بيده لَخُلوف فَم الصائِم أطيب عندالله من ريح المِسكِ "يذَرُ شهوتَه وَطعامه وشرابه، مِن جَرّای؛ فالصّيام لِی، وَأنا أجزی به .

رسول اللہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ سے بھوک کی وجہ سے جو بو آتی ہے یہ اللہ جل شانہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ قیمتی ہے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: روزہ دار اپنی خواہشات، اپنا کھانا اور اپنا پینا میری رضا کے لئے ترک کرتا ہے اس لئے اس کا روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا صلہ اس کو عطا کروں گا۔

(۱۳)

3.12 عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ "والذی نفسُ مُحمّد بيده لو لا أن أشق على المؤمنين ما قعدت خلف سريّةٍ تغزُو فی سبيل الله، وَلكن لا أجِد سعةً فأحملَهُم،وَلا يجدون سعةً فَيتّبَعُونی، وَلا تَطيب أنْفُسهم أن يقعدوا بعدی"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے اہل ایمان کی مشقت اور صعوبت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں کسی بھی جہادی مہم سے پیچھے نہ رہتا۔ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ سب کو سامان ضرب وحرب فراہم کروں اور ان کے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ خود اپنا بندوبست کریں اور میرے ساتھ چلیں۔ یہ لوگ یہ بھی نہیں چاہتے کہ میں میدان جہاد میں رہوں اور یہ پیچھے گھروں میں رہیں۔

(۱۴)

3.13 عن ابی هريرةؓ ، قال: قال رسول الله ﷺ " لِكُلّ نَبىّ دعوةٌ تُستَجابُ لَه، فَأُريد. إنْ شَاء اللّٰه. أن أُؤخِر دعوتِى شفاعةً لِأُمّتى يوم القيامة"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہر نبی کی ایک اہم دعا قبول ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اس خاص دعا کو قیامت تک مؤخر رکھوں اور اپنی امت کی شفاعت کے لئے اسے استعمال کروں۔

(۱۵)

3.14 عن ابی هريرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ " من اَحَبَّ لقاءَ الله أحَبّ الله لقائه. ومن لم يُحبَّ لقاءَ الله لم يحبَّ الله لقائه.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالی اس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور جو شخص اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق قائم نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ جل شانہ اس کو اپنے سے دور رکھتا ہے اور اس کو اپنی طرف آنے کی توفیق نہیں دیتا۔

(۱۶)

3.15 عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ "مَن أطاعنى فقد أطاع الله، ومن يعصنى فقد عصى الله ، ومن يُطع الأمير فقد أطاعنى ، وَمن يعص ألامِير فقد عصانى"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی گویا اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے بڑے کو اہمیت نہیں دی اس نے گویا مجھے اہمیت نہیں دی۔

(۱۷)

3.16 عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ "لاتقوم الساعة حتى يكثُر فيكم المال، فيفيض، حتى يهم رب المال من يتقبل منه صدقته. قال: ويُقبض العلم، ويقترب الزمان، وتظهر الفتن، ويكثر الهرج، قالوا: الهرج ما هو يا رسول الله ﷺ؟ قال: القتل، القتل.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک صورت حال ایسی نہ ہو جائے کہ وسائل کی خوب کثرت ہو جائے۔ مال کی اتنی ریل پیل ہو جائے کہ مالدار کو سوچنا پڑے کہ اپنا صدقہ کس کو دے اس لئے کہ صدقہ قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرب قیامت کے دور میں علم نہیں رہے گا۔ وقت بڑی تیزی کے ساتھ گزرے گا اور نت نئے فتنے ظاہر ہوں گے۔ ہرج کا دور دورہ ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل۔

نوٹ: اس حدیث میں آپ ﷺ نے علامات قیامت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اور بعض اہم علامات کی نشان دہی فرمائی ہے۔

(۱۸)

عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ "لاتقوم الساعة حَتّى ينبعث دَجّالون كذّابون قريب من ثلاثين، كلهم يزعم أنّه رسول الله" رواه البخاری ومسلم والترمذی.

رسول اللہ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایسے تیس لوگوں کا ظہور نہ ہو جائے جو دجال ہوں گے جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)

عن ابی هریرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ "لاتقوم الساعة حَتىّ تطلع الشمس من مغربها، فاذا طلعَتْ وَرأها الناس آمنوا اجمعون، وذلک حين لا ينفع نفسًا إيمانُها لم تكُن آمَنتْ مِنْ قبلُ أو كسَبتْ فی ايمانها خيراً".

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت قائم ہوگی جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب آفتاب کولوگ مغرب سے طلوع ہوتے ہوئے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ ایسا وقت ہوگا جب ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

(۲۰)

3.17 عن ابی هريرةؓ قال : قال رسول الله ﷺ "اِنّ الله عزّوجل قال : أعددتُ لعبادی الصَّالحين ما لا عينٌ رأتْ، وَلا أذُن سمعَتْ، وَلا خَطَر على قَلْب بَشَرٍ"

رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے باغات، محلات اور آرام وآسائش کے مقامات تیار کئے ہیں کہ ان کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ان کا تصور کسی کے دل میں آسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

۲- ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

۳- جھوٹ اور حسد کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۴- اللہ جل شانہ فرشتوں سے اپنے بندوں کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں؟

۵- روزہ دار کو روزہ کی حالت میں کس طرح رہنا چاہیے؟

۶- اللہ جل شانہ کو اپنے کون سے بندے زیادہ پسند ہیں؟

۷- کیا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے؟

۸- رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو قیامت کی کونسی علامات بتائی ہیں؟

۹- اللہ جل شانہ نے جنت کی تعریف کن الفاظ کیساتھ فرمائی ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- تاریخ اسلام از حافظ ذہبی

۲- مناقب امام احمد لابن الجوزی۔ص ۲۵

۳- تذکرہ الحفاظ ج ۲۔ص ۱۸

۴- حلیۃ الاولیاء۔ج ۹۔۱۵۶

۵- تذکرہ الحفاظ۔ج ۲۔م ۱۸

۶- تفصیل کے لئے دیکھئے۔تاریخ الاسلام از حافظ ذھبیؒ

۷- اختصار علوم الحدیث۔ص ۶

۸- بستان المحدثین۔ص ۲۶

۹- بستان المحدثین۔ص ۲۶

۱۰- امام احمد بن حنبل از استاذ ابوزھرہ۔ص ۶۲

۱۱- بستان المحدثین۔ص ۲۹

۱۲- امام احمد بن حنبل۔ص ۲۶۴

۱۳- توجیہ النظر۔ص ۱۵۴

۱۴- تدریب الراوی ص: ۹۹، ۱۰۰

۱۵- توجیہ النظر ص: ۱۵۴

۱۶- مفتاح السنۃ للاستاذ الخولی

۱۷- رواہ مسلم (۲/۶۸۴)۔کتاب الجمعۃ۔والبخاری (۱/۲۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (11)

مشکوٰۃ المصابیح

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف 383

یونٹ کے مقاصد 384

① خطیب تبریزی 385

1.1 نام ونسب 385

1.2 شیوخ واساتذہ 385

1.3 تلامذہ 386

1.4 علم وفضل 386

1.5 زہدوورع 386

1.6 وفات 386

② مشکاۃ المصابیح کی خصوصیات 387

2.1 شروح وحواشی 390

2.2 الاکمال فی اسماء الرجال 390

2.3 الکاشف عن حقائق السنن 390

2.4 مرقاۃ المفاتیح 391

2.5 لمعات التنقیح 391

2.6 اشعۃ اللمعات 392

2.7 مظاہر حق 393

2.8 تنقیح الرواۃ فی احادیث المشکاۃ 393

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.9	التعلیق الصبیح علی مشکوۃ المصابیح	393
2.10	مشکاۃ مع حاشیہ وتعلیق	393
2.11	زجاجۃ المصابیح	394
2.12	مرعاۃ المفاتیح	395
③	امام بغویؒ	396
3.1	اساتذہ	396
3.2	تلامذہ	397
3.3	علمی مقام	397
3.4	علماء کا اعتراف	397
3.5	تصنیفات	398
④	مصابیح السنۃ	399
4.1	تقسیم وترتیب	400
4.2	تعداد احادیث	400
4.3	خصوصیات	400
4.4	شروح ومختصرات	401
	خود آزمائی ۱	403
⑤	حصہ دوم (مطالعہ متن)	404
5.1	دین میں نت نئے اعمال کا اضافہ قابل رد ہے۔	405
5.2	اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اعمال۔	406
5.3	رسول ﷺ کی اطاعت وسیلہ نجات ہے۔	407
5.4	عبادت میں اعتدال اور میانہ روی ضروری ہے۔	409

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5.5 دنیاوی امور میں عام تجربات سے استفادہ جائز ہے۔	411
5.6 حضور ﷺ کی نافرمانی باعث ہلاکت ہے۔	412
5.7 رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کیلئے کامیابی ہے۔	413
5.8 متشابہات میں غور وخوض کرنا صحیح نہیں۔	415
5.9 غیر ضروری اور لایعنی سوال کرنا بری بات ہے۔	416
5.10 موضوع احادیث کا اخذ اور روایت گناہ ہے۔	417
5.11 اہل کتاب کی روایات سے اعراض بہتر ہے۔	418
5.12 غیر محتاط ہو کر روایت بیان کرنا صحیح نہیں۔	419
5.13 جہاد مؤمن کا بنیادی فریضہ ہے۔	420
5.14 دعوت دینے والے کا اجر۔	420
5.15 اسلام کی ابتداء اور انتہاء۔	421
خود آمائی نمبر۲	422

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جو یونٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا تعلق 'مشکاۃ المصابیح' سے ہے۔ مشکاۃ المصابیح امام ولی الدین خطیب تبریزی کی تالیف ہے۔ خطیب تبریزی نے مشکاۃ المصابیح کی بنیاد امام حسین بن مسعود بغوی کی 'مصابیح السنۃ' پر رکھی ہے اور اس کی تالیف اپنے استاذ اور شیخ حسین بن محمد الطیبی کی ایما اور مشورہ پر شروع کی۔ مشکاۃ المصابیح بنیادی طور پر مصادر حدیث کی روایات کا انتخاب ہے لیکن اسے ایسی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی کہ اصل مصادر کے مقابلہ میں علماء اور طلبہ نے اسے استفادہ کیلئے زیادہ موزوں اور مفید سمجھا۔ یہ کتاب اپنے زمانہ تالیف سے لے کر آج تک مسلسل درس وتدریس کے حلقوں میں شامل ہے۔ حدیث کے طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کی ترتیب اور مباحث نیز اس کے خصائص اور حیثیت سے اچھی طرح آگاہ ہوں تاکہ دوران مطالعہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں۔ اس یونٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں خطیب تبریزی اور امام بغوی کے حالات زندگی اور علمی خدمات کے حوالہ سے اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور مشکاۃ المصابیح سے متعلق اہم معلومات اور نکات پیش کئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں مشکاۃ المصابیح سے بیس روایات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مشکاۃ المصابیح چونکہ بہت اہم کتاب ہے اس لئے یونٹ میں جو روایات لی گئی ہیں ان کی مختصر اور جامع وضاحت کی گئی ہے۔ آپ اس یونٹ کا پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ اسے مفید اور معاون پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ولی الدین خطیب تبریزی کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- مشکاۃ المصابیح کی ترتیب وتدوین اور اہمیت پر گفتگو کر سکیں۔
- امام حسین بن مسعود بغوی کے حالات اور علمی خدمات پر روشنی ڈال سکیں۔
- مشکاۃ المصابیح کی روایات کی روشنی میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- مشکاۃ کی روایات کو مدنظر رکھ کر افتراق اور اختلاف سے اجتناب پر گفتگو کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ولی الدین خطیب تبریزی

(م ۷۳۷ھ)

1.1 نام ونسب

محمد نام، ابوعبداللہ کنیت اور ولی الدین لقب ہے لیکن خطیب تبریزی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام محمد تھا۔ آذربائیجان کے مشہور شہر تبریز کو آپ کے وطن ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس کی نسبت سے آپ تبریزی کہلاتے ہیں۔ خلیفہء دوم سیدنا عمر فاروقؓ سے نسبی تعلق تھا۔ اس بنا پر 'عمری' بھی کہلاتے ہیں۔

1.2 شیوخ واساتذہ

خطیب تبریزی نے اپنے دور کے کئی مشہور اساتذہ سے استفادہ کیا لیکن جس شیخ سے آپ بہت زیادہ متاثر رہے اور جن کی تعلیم وتربیت اور صحبت نے آپ کو چار چاند لگائے وہ شیخ حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی ہیں۔ شیخ حسین الطیبی کے مشورہ اور ایما پر آپ نے مشکوۃ المصابیح مرتب کی۔ شیخ نے آپ کی تالیف کو بہت پسند فرمایا اور اس پر بہت ہی عمدہ، مفید، وقیع اور مبسوط شرح لکھی۔ حافظ ابن حجر علامہ طیبی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "أمر بعض تلامذته باختصار المصابيح على طريقة نهجها له وسماه بالمشكاة وشرح شرحا حافلا". (۱)

علامہ طیبی نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اسی نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام مشکاۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.3 تلامذہ

خطیب تبریزی اپنے عہد کے مشہور محدّث اور مدرّس تھے۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ شہرت امام الدین علی بن مبارک کو ملی۔ امام الدین علی بن مبارک حافظ مزی کے بھی خاص شاگردوں میں سے تھے۔ مشکوۃ انہی کی روایت سے رائج اور مشہور ہوئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنی مشکوۃ کی سندیں بیان کرتے ہوئے ان کا نام تحریر کیا ہے۔ (۲)

1.4 علم وفضل

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ خطیب تبریزی علم وفضل اور حقائق ودقائق کا بحر بیکراں تھے۔ ان کی کتابیں ان کی وسعتِ نظر اور غیر معمولی فضل وکمال پر شاہد ہیں۔ بلاشبہ مشکوۃ المصابیح خطیب تبریزی کے فضل وکمال، علمی تبحر اور حدیث میں عظمت وبرتری کا ثبوت ہے۔ (۳)

1.5 زہد وورع

جن مصنفین نے خطیب تبریزی کا ذکر کیا ہے وہ ان کے علم وفضل کی طرح صلاح وتقوی کے بھی معترف ہیں۔ آپ کے شیخ علامہ حسین الطیبی نے آپ کو 'بقیۃ الاولیاء' 'قطب الصلحاء' اور ملا علی قاری نے 'تقی نقی' لکھا ہے۔

1.6 وفات

خطیب تبریزی کے حالات زندگی پردہ ءخفا میں ہیں۔ اسلئے آپ کے سن ولادت اور سن وفات کا صحیح علم نہیں ہوسکا۔ لیکن یہ بات مسلّم ہے کہ آپ کا انتقال ۷۳۷ھ کے بعد ہوا تھا؛ اس لئے کہ اسی سال آپ مشکوۃ کی ترتیب وتألیف سے فارغ ہوئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف وتالیف

آپ سے دو کتابیں یادگار ہیں۔ ممکن ہے آپ نے اور کتابیں بھی لکھی ہوں جواب ناپید ہیں۔ (۴)

② مشکاۃ المصابیح

یہ حدیث کی بڑی اہم اور مقبول کتابوں میں سے ہے اور صحاح ستہ اور دیگر مستند کتب حدیث سے روایات کا انتخاب ہونے کی بنا پر بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ اس کی ترتیب اور تالیف میں امام بغوی کی مشہور کتاب 'مصابیح السنۃ' پر اعتماد کیا گیا ہے اور یہ دراصل اس کا تکملہ اور ذیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ خطیب تبریزی نے اپنے شیخ علامہ حسین الطیبی کے مشورہ سے اس کو مرتب کیا۔ علامہ حسین الطیبی اس بارے میں کہتے ہیں:

''مجھ میں اور میرے دینی بھائی محمد بن عبداللہ خطیب میں ایک مجموعہ احادیث مرتب کرنے کیلئے مشورہ ہوا اور طے پایا کہ 'مصابیح السنۃ' کا تکملہ لکھا جائے اور اس کو از سر نو مرتب کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے میری خواہش کے احترام میں پوری محنت اور جانفشانی سے یہ مجموعہ مرتب کیا۔ (۵)

خود خطیب تبریزی کو بھی اعتراف ہے کہ انہوں نے یہ کتاب اپنے شیخ کی مدد اور مشورہ سے لکھی۔ گو مشکوۃ المصابیح 'مصابیح السنۃ' کا تکملہ ہے تاہم اس میں کہیں کہیں حذف واضافہ سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے دونوں میں کسی قدر فرق بھی ہوگیا ہے۔ اور مشکوۃ کی روایات کی تعداد بھی 'مصابیح السنۃ' سے زیادہ ہوگئی ہے۔ مشکاۃ المصابیح کے اضافے کی نوعیت حسب ذیل ہے:

۱- امام بغوی نے اختصار کے خیال سے اسناد حذف کردی تھیں اور مصادر کے حوالے بھی نہیں دیئے تھے۔ خطیب تبریزی نے حوالے بھی دے دیئے ہیں اور ان صحابہ کے نام بھی تحریر کئے ہیں جن سے روایات مروی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہر روایت کا ماخذ بھی معلوم ہوجاتا ہے اور اس کی قیمت وقوت اور مرتبہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ''امام ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی کتاب المصابیح اپنے موضوع پر بہت جامع کتاب ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مختلف ومتفرق روایات کو نہائت خوبی کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے مگر اختصار کی بنا پر اسناد حذف کردی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے حالانکہ بغوی جیسے مستند شخص کا نقل کرنا ہی سند کی حیثیت رکھتا ہے''۔

۲- امام بغوی نے ہر ہر باب میں دو ہی فصلیں قائم کی تھیں لیکن خطیب تبریزی نے عموماً تین فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں تو امام بغوی کی طرح صرف صحیحین کی روایات درج کی ہیں اور دوسری فصل میں ان ائمہ کے علاوہ جن سے شیخ بغوی نے روایات نقل کی ہیں اور تیسری فصل میں جو شیخ بغوی کے ہاں نہیں ہیں۔ مرفوع روایات کے علاوہ ابواب کے مناسب آثار صحابہ وتابعین نقل کرکے رواۃ کے نام اور مصادر کے حوالے دے دیے گئے ہیں۔ آپ اس ضمن میں لکھتے ہیں: ''ترتیب وتبویب میں 'مصابیح السنۃ' کے مؤلف شیخ بغوی کی پیروی کی گئی ہے۔ البتہ ہر باب کو عموماً تین فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی روایات جمع کی گئی ہیں اور دوسری فصل میں ائمہ صحاح (ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی) کے علاوہ جن سے شیخ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام دارقطنی، امام بیہقی اور رزین بن معاویہ وغیرہ کی روایات بھی شامل کی گئی ہیں۔ تیسری فصل میں مقررہ شرائط کے مطابق اس کے ابواب کے ہم معنی سلف وخلف سے منقول مناسب الحاقات درج ہیں''۔ (۶)

۳- شیخ ابو محمد حسین بغوی نے جن روایات کی غرابت یا ضعف ونکارت کی جانب صرف اشارہ کیا ہے خطیب تبریزی نے اس کی غرابت یا ضعف ونکارت کے وجوہ بھی بتا دیے ہیں۔ اور جن کے بارے میں انہوں نے سکوت اختیار کیا ہے ان کے سلسلہ میں خطیب تبریزی نے بھی سکوت سے کام لیا ہے۔ البتہ بعض جگہ کسی خاص مصلحت وضرورت کے تحت بعض وضاحتیں کی ہیں جیسے ان روایات کے سلسلہ میں جن پر کوئی طعن کیا گیا ہے اور امام بغوی نے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں خاموشی اختیار کی ہے تو انکی خاموشی کے باوجود خطیب تبریزی نے ان کی اصل حقیقت واضح کر کے یہ بتایا ہے کہ وہ حسن ہیں یا ضعیف۔

۴۔ جن روایات کو شیخ بغوی نے 'مصابیح السنۃ' میں مکمل نقل نہیں کیا ہے خطیب تبریزی نے کسی خاص مصلحت کے تحت ابواب کی مناسبت سے ان کو مکمل ذکر کیا ہے۔ حذف واختصار اس طور پر کیا گیا ہے۔ (۷)

۱۔ مصابیح السنۃ کی مکرر روایات کو مشکاۃ المصابیح میں تکرار کی وجہ سے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

۲۔ مفصل اور طویل روایات کی غیر ضروری طوالت و تفصیل کو حذف کر کے مختصر راویتیں نقل کی گئی ہیں۔

۳۔ شیخ بغوی نے جن طویل روایات کو کسی ایک ہی باب میں تحریر کیا ہے خطیب تبریزی نے ان کے کچھ حصے تو اسی باب میں نقل کئے ہیں مگر دوسرے حصوں کو ان کے مناسب دوسرے باب میں نقل کیا ہے۔

استدراک

مشکوۃ المصابیح میں کہیں کہیں شیخ بغوی پر استدراک بھی کیا گیا ہے جیسے 'مصابیح السنۃ' کی پہلی فصل میں بعض ایسی روایات شیخین کی جانب منسوب کی گئی ہیں جو درحقیقت ان کی بجائے دوسرے محدثین کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ اسی طرح دوسری فصل کی بعض روایات جو شیخین کے بجائے اور ائمہ حدیث کی جانب منسوب کی گئی ہیں حالانکہ وہ شیخین کی کتابوں میں درج ہیں۔ خطیب تبریزی نے ان دونوں قسموں کی غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے اس کی وجہ سے مشکوۃ المصابیح کی پہلی فصل میں بعض دوسرے ائمہ کی اور دوسری فصل میں شیخین کی روایات بھی شامل ہو گئی ہیں لیکن خطیب تبریزی نے اس طرح کے موقع پر تصریح و وضاحت کر دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خطیب تبریزی نے امام بغوی ہی کی تحقیق پر اعتماد کر لینے کو کافی نہیں سمجھا ہے بلکہ خود بھی مراجعت کر کے روایات کے بارے میں چھان بین کی ہے۔ اس ضمن میں آپ لکھتے ہیں: ''اگر آپ کو مشکوۃ المصابیح کی پہلی اور دوسری فصل میں اصل کتاب 'مصابیح السنۃ' سے کوئی فرق و اختلاف نظر آئے مثلاً پہلی فصل میں شیخین کے علاوہ اور ائمہ حدیث کی یا دوسری فصل میں شیخین کی روایات درج ملیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خود بھی تحقیق و کاوش کی ہے اور حمیدی کی ''الجمع بین الصحیحین'' اور امام ابن اثیر الجزری کی 'جامع الاصول من احادیث الرسول' کا تتبع کر کے صحیحین کے متن پر اعتماد کیا ہے''۔ (۸)

ایک اور جگہ اپنی تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش کا اسی طرح ذکر کرتے ہیں: ''میں نے روایات کی تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش میں اپنے امکان بھر پوری جد و جہد کی ہے''۔

2.1 شروح وحواشی

2.2 الاکمال فی اسماء الرجال

یہ رسالہ خود خطیب تبریزی کی تالیف ہے۔ اسمیں آپ نے مشکوۃ المصابیح کے رجال پر گفتگو کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کو لکھ کر جب آپ نے اپنے شیخ علامہ طیبی کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے مشکوۃ المصابیح کی طرح اس کو بھی بہت پسند کیا تھا۔

2.3 الکاشف عن حقائق السنن

یہ علامہ حسین الطیبی کی تالیف ہے۔ خطیب تبریزی کی اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور مشکوۃ کی مقبولیت واہمیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ خود ان کے استاذ نے ان کی کتاب کی شرح لکھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''جب خطیب تبریزی مشکوۃ کی تالیف مکمل کر چکے تو میں اس کی شرح لکھنے کیلئے کمر بستہ ہوا۔ اس میں مشکوۃ کے مشکل مباحث اور غریب الفاظ کو حل کیا گیا ہے اور نکات ولطائف مستنبط کئے گئے ہیں اور نحوی مشکلات اور معانی و بیان کے مسائل سے بھی بقدر ضرورت تعرض کیا گیا ہے۔ ان مباحث کی تحقیق کیلئے جن ائمہ فن کی کتابوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ کیا گیا ہے ان کے حوالے بھی دے دیے گئے ہیں۔ جہاں حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہ میرے اپنے [illegible] فکر ہیں۔ جو لوگ اس کو انصاف کی نظر سے دیکھیں گے وہ اس کو نہائت جامع، محققانہ اور مفید کتاب پائیں گے۔ اس شرح کی ابتدا میں اصول، اصطلاحات اور اس کے اقسام وانواع، نیز جرح وتعدیل پر مفید بحث کی گئی ہے۔ یہ مشکوۃ کی اہم، بنیادی اور مفید شرح ہے۔ پہلے غیر مطبوعہ تھی۔ اب الحمدللہ چھپ گئی ہے اور مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

2.4 مرقاۃ المفاتیح

یہ مشہور محدث اور نامور حنفی عالم شیخ نور الدین علی بن سلطان بن محمد ہروی المعروف ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ) کی تالیف ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں مشکوۃ المصابیح پر مختلف شروح وحواشی کے مباحث کے علاوہ دوسری مفید اور ضروری معلومات جمع کی گئی ہیں۔ اس حیثیت سے اس کو بہت جامع اور اہم خیال کیا جاتا ہے۔ ملا علی قاری اس شرح کے متعلق خود لکھتے ہیں: ''چونکہ مشکوۃ المصابیح، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع کتاب ہے اس لئے مجھ کو اس کے مطالعہ کا شوق ہوا اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح اور مستند نسخہ نہ تھا اور شارحین نے محض بعض لفظوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لئے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ وتصحیح کر کے ایک صحیح نسخہ تیار کیا اور پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور روایات کی فنی بحث وتحقیق کر کے ان کے معانی ومطالب کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

مرقاۃ المفاتیح بہت مفید اور عمدہ شرح ہے۔ طلبہ اور علماء کے ہاں رائج اور متداول ہے۔

2.5 لمعات التنقیح

ہندوستان کے معروف ومشہور محدث حضرت شاہ عبدالحق دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے مشکوۃ پر بڑا کام کیا ہے۔ یہ ان کی عظیم الشان تالیف اور مشکوۃ کی اہم شرح ہے۔ آپ اس بارے میں بتاتے ہیں: ''حرمین سے واپسی اور وہاں کے شیوخ سے روایت حدیث کی اجازت لینے کے بعد جب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعادت اس عاجز کو میسر آئی تو خواہش ہوئی کہ مشکوۃ المصابیح کی، جس کی غیر معمولی شہرت ہے، شرح لکھی جائے اور اس میں علماء نے اپنی کتابوں میں جو فوائد لکھے ہیں یا جو شیوخ وقت سے ہم نے سنے ہیں یا جو ہمارے دل میں ہیں ان کو طلبہ کے سامنے بیان کر دیا جائے۔ بعض مخلص دوستوں کی رائے ہوئی کہ فارسی میں شرح زیادہ بہتر اور مفید ہوگی لیکن آغاز کرنے اور اس کیلئے معلومات جمع کرنے کے بعد محسوس ہوا کہ اس کو فارسی میں تحریر کرنا مناسب نہیں۔ تاہم دوستوں کی بات بھی ٹالی نہیں جا سکتی تھی؛ اس لئے عربی و فارسی دونوں میں ساتھ ساتھ شرح لکھنا شروع کیا۔ عربی کی شرح پہلے مکمل ہوگئی۔

لمعات التنقیح دو جلدوں میں عربی شرح ہے جو بڑی فکر و کاوش اور تحقیق و تدقیق سے لکھی گئی ہے اور گونا گوں علمی مباحث، لطیف تحقیقات اور مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ یہ متوسط اور عمدہ شرح ہے۔ اس میں نہ زیادہ تفصیل سے کام لیا گیا ہے اور نہ اختصار سے۔ لغوی و نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو بڑی خوبی سے حل کیا گیا ہے اور احادیث کی فقہ حنفی سے مطابقت دکھانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ ۱۰۲۵ھ میں اس کی تالیف مکمل ہوئی تھی۔ شروع میں ایک مفید و جامع مقدمہ ہے جس میں شاہ صاحب نے اصول حدیث کے مباحث تحریر کئے ہیں۔ یہ مقدمہ مشکوۃ کے متن کے ساتھ اور علیحدہ بھی طبع ہو کر بہت مقبول ہوا۔

2.6 اشعۃ اللمعات

یہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی شرح ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کو بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ متعدد بار چھپی۔ گو عربی شرح میں شاہ صاحب نے زیادہ کد و کاوش کی ہے تاہم یہ بھی نہایت جامع اور لاجواب ہے۔

۱۰۳۷ھ میں آپ اس کی ترتیب سے فارغ ہوئے تھے۔ پہلی جلد میں ایک مقدمہ بھی ہے۔ اس میں فن حدیث اور اس کی مصطلحات کے علاوہ متعدد اکابر محدثین کا مختصر تذکرہ ہے جو شروع میں اعظم پریس جو نپور سے علیحدہ بھی چھپا تھا۔ شرح میں لغات و مطالب کو عمدہ طور پر حل کیا گیا ہے اور وہ مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ فقہ حنفی کے مسائل کی وضاحت کے سلسلے میں یہ بہت عمدہ شرح ہے۔ (۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.7 مظاہر حق

یہ اردو میں مشکوٰۃ المصابیح کا ترجمہ اور اس کی مختصر شرح ہے۔ ترجمہ کی ابتداء شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی نے کی تھی مگر پھر ان کے ایماء اور مشورے سے مولانا قطب الدین خان دہلوی (م ۱۲۸۹ھ) نے اس کو شرح کی شکل دی۔ اردو میں ہونے کی وجہ سے ایک زمانے میں اس سے عامۃ الناس کو بڑا فیض پہنچا۔ مظاہر حق کی زبان وطرز بیان کی قدامت کی بناء پر دار العلوم دیوبند کے بعض فضلا نے اس کو موجودہ دور کی سہل اور سلیس زبان میں معارف مشکاۃ کے نام سے شائع کیا ہے۔ پہلی جلد کے اغاز میں اصول حدیث کے مسائل ومباحث پر ایک مقدمہ بھی ہے۔

2.8 تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ

یہ مشکوٰۃ المصابیح کا مختصر اور مفید حاشیہ ہے۔ اس کے مؤلف مولانا ابو الوزیر سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۲۸ھ) ہیں۔ یہ حاشیہ اگرچہ مختصر ہے تاہم مفید اور وقیع ہے۔

12.9 التعلیق الصبیح علی مشکاۃ المصابیح

یہ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندہلوی کی تالیف ہے۔ مولانا کاندہلوی عرصہ دراز تک برصغیر کے مختلف دینی مدارس اور جامعات میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے مصادر حدیث کا درس دیتے رہے۔ التعلیق الصبیح کو آپ کی دیگر تالیفات کے مقابلے میں زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ یہ شرح علماء اور طلبہ کے ہاں یکساں مقبول اور متداول ہے۔ اس کی چار جلدیں ۱۳۵۴ھ میں دمشق سے شائع ہوئیں۔ بعد میں کئی بار طبع ہوئی۔ مارکیٹ میں عام دستیاب ہے۔

2.10 مشکاۃ مع حاشیہ وتعلیق

۱۳۸۰ھ میں ابوبکر شاویش نے مشکوٰۃ کا متن کئی نسخوں سے مقابلہ وتصحیح کر کے ناصر الدین الالبانی کے تحشیہ وتعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کیا ہے۔ اس میں روایات پر ہندسہ کے دو طرح کے نمبر دیے گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک تو کتاب کی مسلسل روایات کے لحاظ سے ہے اور دوسرے سے ابواب کی روایات کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔ حواشی میں حدیث کے غریب اور مشکل الفاظ اور وضاحت طلب امور کی تشریح کے علاہ صاحب مشکوٰۃ کی مسامحتوں کا بھی ذکر ہے، جیسے غلط حوالوں کی تصحیح کی گئی ہے اور جہاں سرے سے حوالے نہیں دیئے گئے وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے اور جہاں ایک ہی حوالہ تحریر کیا گیا ہے وہاں مزید دوسرے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ بعض جگہ مشکاۃ المصابیح میں دو حوالے دیگر الفاظ کو ان میں سے کسی ایک کا بتایا گیا ہے لیکن حاشیہ نگار نے اس کی بجائے دوسری کتاب کے الفاظ بتائے ہیں۔ بعض روایات کو مشکوٰۃ میں مرفوع، متصل اور مسند بتایا گیا ہے لیکن حاشیہ میں ان کے موقوف، منقطع اور مرسل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس میں جن کو موقوف وغیرہ کہا گیا ہے اس میں ان کو ان کے برعکس ہونے کی تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح مشکوٰۃ میں اگر امام ترمذی کی روایات نقل کر کے ان کی تصحیح و تحسین یا تضعیف وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے تو اس میں اس کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ جن روایات کو مصنف نے نامکمل نقل کیا ہے حاشیہ نگار نے اس کو مکمل نقل کر دیا ہے اور جن روایات کے بعض الفاظ اور جملے نقل ہونے سے رہ گئے ہیں یا ان میں کسی طرح کا تغیر ہو گیا ہے تو حاشیہ میں ان کو اصل کے مطابق ٹھیک ٹھیک نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح جن روایات کی اسناد ضعیف نقل ہوئی ہیں ان کے یا تو صحیح طرق بیان کئے گئے ہیں یا ان کی تقویت کے لئے شواہد و متابعات بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ یہ خوب صورت اور دیدہ زیب ایڈیشن تین جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں کئی فہرستیں بھی دی گئیں ہیں۔ شروع میں امام بغوی اور خطیب تبریزی کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں اور مصابیح السنۃ و مشکوۃ المصابیح پر مختصر تبصرہ کیا گیا ہے۔

2.11 زجاجۃ المصابیح

یہ مولانا سید ابوالحسنات عبداللہ شاہ حیدر آبادی کی تالیف ہے۔ اس کو مشکوٰۃ ہی کی طرز پر فقہی ابواب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے اور عموماً کتب و ابواب بھی اس سے لئے گئے ہیں۔ البتہ مشکوٰۃ میں جہاں عنوانات میں شافعی مسلک کی رعائت کی گئی ہے اس میں وہاں فقہ حنفی کی رعائت مدنظر رکھی گئی ہے! اور ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی حواشی میں روایات کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔اصل کتاب عربی میں لکھی گئی ہے بعد میں اسکا اردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔

2.12 مرعاۃ المفاتیح

یہ مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کی تالیف ہے۔اس میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آ گیا ہے۔شارح نے روایات کی مفصل تشریح کر کے ان کے معانی ومطالب کی پوری وضاحت کی ہے۔اس کے ضمن میں حدیث کے منکرین اور علماء حدیث پر طعن وتشنیع کرنے والوں اور روایات سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے اور انکے نقص وتضاد کو رفع بھی کیا گیا ہے۔فقہی اختلافات نقل کرنے اور ائمہ فقہ واجتہاد کے مذاہب ودلائل بیان کر کے قوی مسلک کی تعیین کی گئی ہے۔شارح نے عموماً محدثین کے موقف کی تصویب کی ہے اور مرجوح اقوال پر بعض جگہ رد وکد بھی کی ہے۔روایات کی مشکلات، لغوی اور نحوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیا ہے اور ان پر نقد وبحث کر کے ان کا درجہ ومرتبہ اور قوت وضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔رواۃ کے مختصر تر جمے اور بلا دواما کن کے متعلق ضروری معلومات جمع کی گئی ہیں۔مشکوٰۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو روایات نقل کی گئی ہیں اگر ان کی تخریج دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا ذکر کر دیا گیا ہے۔اسی طرح دوسری فصل کی روایات کے لئے جو حوالے دیے گئے ہیں اگر ان کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کی تصریح کر دی گئی ہے۔

جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کئے وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔اگر مصنف سے الفاظ حدیث کے نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے یا اگر انہوں نے صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کی بجائے دوسری فصل میں اور دیگر محدثین کی حدیثیں دوسری کے بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں تو ان پر تنبیہ کی گئی ہے اور جن روایات کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے ان کو اس میں پوری طرح نقل کر دیا گیا ہے۔مسلسل حدیثوں پر نمبر دیے گئے ہیں اور ابواب کی حدیثوں پر علیحدہ نمبر بھی دیا گیا ہے۔شروع میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے۔اس میں اصول حدیث پر عمدہ گفتگو کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب تبریزی نے اپنی کتاب 'مشکوٰۃ المصابیح' کی بنیاد چونکہ امام بغوی کی کتاب 'مصابیح السنۃ' پر رکھی ہے اسلئے ضروری ہے کہ یہاں امام بغوی کا مختصر تذکرہ کیا جائے۔

③ امام بغوی

نام ونسب

امام بغوی کا نام حسین، کنیت ابومحمد، لقب محی السنۃ اور عرفیت الفراء ہے۔ نسب نامہ یوں ہے: حسین بن مسعود بن محمد الفراء۔ فراء کی عرفیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرو (پوستین) سینا اور فروخت کرنا ان کا خاندانی پیشہ تھا۔

ولادت

امام بغوی ۴۳۶ھ میں 'بلغ' میں پیدا ہوئے۔ یہ ہرات اور مرو کے درمیان خراسان کا ایک مقام ہے۔ اس کا اصل نام 'بغشور' جو 'باغ کور' کا معرب ہے بتایا جاتا ہے۔ شور حذف ہو جانے سے بلغ ہوگیا۔ بغوی کی نسبت اسی کی طرف ہے۔ سمعانی (م۵۶۲ھ) کو کئی بار یہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کے زمانے تک یہ آباد اور معمور تھا۔ لیکن یاقوت حموی کا بیان ہے کہ (۶۱۶ھ) میں یہ اجڑنا شروع ہوگیا تھا۔ اس شہر کو جن اکابر علمائے اسلام کے مولد ہونے کا شرف حاصل ہے ان میں امام بغوی ممتاز اور قابل ذکر ہیں۔

3.1 اساتذہ

آپ کے مشہور اساتذہ کے نام یہ ہیں: احمد بن نصر تو قانی، حسان بن محمد منیعی، قاضی حسین، ابوالفضل زیاد بن محمد حنفی، ابوالحسن عبدالرحمان بن محمد داؤدی، ابوالحسن علی بن یوسف جوینی، محمد بن محمد شیرازی، ابوبکر محمد بن ہیثم ترابی اور ابوبکر یعقوب بن احمد صیرفی۔

قاضی حسین فقہ میں بڑے صاحب کمال تھے۔ ان کا شمار شوافع کے کبار علماء میں ہوتا ہے۔ امام بغوی ان کے خاص تلامذہ میں سے تھے اور فقہ کی تحصیل انہی سے کی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.2 تلامذہ

ابو منصور محمد بن اسعد عطاردی اور ابو الفتوح محمد بن محمد طائی آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔ امام بغوی کے آخری شاگرد جن کو ان سے روایت کی اجازت حاصل تھی ابو المکارم فضل اللہ بن محمد تو قانی تھے۔ یہ چھٹی صدی ہجری تک طالقان میں بقید حیات رہے اور حافظ ذہبی کے شیخ فخر الدین علی مقدسی کو ان سے اجازت حاصل تھی۔ (11)

3.3 علمی مقام

امام بغوی کا درجہ حدیث میں مسلّم ہے۔ علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ اس فن میں ان کا مقام نہائت بلند ہے۔ ابن خلکان نے 'محدث' اور حافظ ذہبی نے 'الحافظ' کہہ کر ان کے حدیث میں کمال و امتیاز کا ذکر کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام بغوی بے نظیر محدث اور معتبر و معتمد شارحین حدیث میں تھے۔ شوافع میں احادیث کی شروح و توجیہ کیلئے جو علماء ممتاز سمجھے جاتے ہیں ان میں امام بغوی کا نام بھی ہے۔ (12)

فقہ

امام بغوی فقہ کے ماہر اور مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے۔ اسی لیے حافظ نے ان کو 'المجتہد' کہا ہے۔ علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں: ''امام بغوی کو فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا اور اس میں ان کی معلومات کا دائرہ نقل و تحقیق ہر اعتبار سے وسیع تھا۔ ان کے اختیار کردہ مسائل پر جب بحث کی گئی تو وہ ان اقوال کے مقابلہ میں جن کو انہوں نے ترک کیا تھا قوی اور برتر تھے۔ ابن ہبۃ اللہ کا بیان ہے کہ امام بغوی فقہ میں امام تھے۔ بغوی مجتہدانہ اوصاف کے باوجود شافعی المذہب تھے اور ان کا شمار اکابر شوافع میں ہوتا ہے۔ (13)

3.4 علماء کا اعتراف

علامہ ابن سبکی اور ابن ہبۃ اللہ کا بیان ہے کہ امام بغوی تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم کے جامع، امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یکتائے روزگار تھے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بغوی ان تینوں علوم کے فاضل تھے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام بغوی ان تینوں فنون میں جامع اور ہر ایک میں مرتبہ کمال پر فائز تھے۔ ان کی پوری زندگی انہی علوم کے پڑھنے پڑھانے اور ان سے متعلق تصنیف وتالیف میں بسر ہوئی۔ حافظ ذھبی نے آپ کو امام، حافظ، مجتہد اور محی السنۃ اور ابن خلکان نے علوم کا سمندر بتایا ہے۔

زہد وعبادت

امام بغوی عملی اور دینی حیثیت سے بھی ممتاز اور بلند پایہ تھے۔ حافظ ذھبی لکھتے ہیں کہ وہ قائم اللیل وصائم النہار علمائے ربانیین میں تھے۔ علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ بغوی علم وعمل کے جامع، متبع سلف اور دینی لحاظ سے عالی مقام تھے۔ دیگر ارباب سیر نے بھی آپ کے زہد وروع، صلاح وتقوی اور نسک وعبادت کا ذکر کیا ہے۔

وفات

آپ کا انتقال 'مرو' میں ۵۱۶ھ میں ہوا اور اپنے شیخ قاضی حسین طالقانی کے مقبرہ کے پاس طالقان میں دفن کئے گئے۔

3.5 تصنیفات

امام بغوی نامور مصنف تھے۔ تفسیر، قرآن، حدیث اور فقہ جیسے اسلامی علوم میں آپ سے مفید اور بلند پایہ تالیفات یادگار ہیں۔ حافظ ذھبی کا بیان ہے کہ ان کی نیک نیتی کی وجہ سے ان کی تصنیفات میں بڑی برکت ہوئی۔ یہاں ہم آپ کی چند تصنیفات کا تذکرہ کریں گے۔

۱- معالم التنزیل

یہ تفسیر کی مشہور اور متداول کتاب ہے۔ اس میں صحابہ وتابعین اور متقدمین علمائے تفسیر کے اقوال اور آراء نقل کرنے کا زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی حیثیت تفسیر ماثور کی ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام مجید کی اہمیت، اس کے نزول کا مقصد اور اسکی تفسیر وتاویل کی ضرورت اور ائمہ سلف کی تفسیری خدمات وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "قدیم مفسرین کے کارناموں پر اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے لیکن قدیم کی تجدید کیلئے ان میں کاوش اور جد وجہد کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں نے لوگوں کی فرمائش پر ایک متوسط درجہ کی کتاب مرتب کی ہے جو اطناب ممل اور اختصار مخل سے خالی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس فن میں اشتغال رکھنے والوں کیلئے یہ مفید ثابت ہوگی۔ (۱۴)

اس تفسیر میں اسباب نزول کی تعیین، ناسخ ومنسوخ کی تصریح، فقہاء کے احکام شرعی کے استنباطات کا ذکر اور اعراب وقرأت کے اختلاف اور نحوی وصرفی اشکالات کو حل کرنے پر خاص توجہ کی گئی ہے۔ ان مباحث کی توضیح کیلئے احادیث اور صحابہ وتابعین کے آثار اور مابعد کے ائمہ تفسیر کے اقوال سے مدد لی گئی ہے۔

خازن کا بیان ہے کہ علم تفسیر میں بغوی کی معالم التنزیل بڑی اہم اور بلند پایہ کتاب ہے۔ یہ صحیح اقوال کا مجموعہ وتصحیف سے پاک احادیث وآثار سے مزین اور عجیب واقعات پر مشتمل ہے۔ (۱۵)

④ مصابیح السنہ

یہ حدیث کی اہم اور مشہور کتاب ہے جو بڑی معتبر اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خطیب تبریزی کی مشہور ومتداول کتاب 'مشکوۃ المصابیح' جو مدارس کے نصاب میں شامل ہے اس کا تکملہ ہے۔ خطیب تبریزی کے درج ذیل بیان سے اس کی نوعیت اور اہمیت وغیرہ ثابت ہوتی ہے:

"محیّ السنة، قامع البدعة" امام ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی کتاب المصابیح نہایت جامع کتاب ہے لیکن اس میں اختصار کا پیرایہ اختیار کیا گیا ہے اور اسناد حذف کردی گئی ہیں۔ اس لئے بعض ناقدین فن نے اس میں کلام کیا ہے حالانکہ فی نفسہ اس کے نقل اسناد میں کوئی کلام نہیں ہے۔ مصنف علمائے ثقات میں سے ہیں تاہم اس حیثیت سے اس میں ایک گونہ کمی تھی کیونکہ نہ تو صحابہ کا اس میں ذکر ہے اور نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں کا اس سے اصل مخرج معلوم ہوتا ہے۔ کتب وابواب کی ترتیب میں میں نے امام بغوی کی پوری طرح پیروی کی ہے۔ البتہ ہر باب کو دو کی بجائے تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے''۔ (۱۶)

امام بغوی کی یہ کتاب مصابیح السنۃ اور 'کتاب المصابیح' کے نام سے مشہور ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ نام خود امام بغوی کا رکھا ہوا نہیں ہے بلکہ ان کے مقدمہ کی اس عبارت سے ماخوذ ہے: ''ان أحاديث هذا الكتاب مصابيح'' یعنی ''اس کتاب کی روایات روشن چراغ کی مانند ہیں''۔

4.1 تقسیم وترتیب

یہ کتاب ابواب وفصول میں منقسم ہے۔ ہر باب کی روایات دو فصلوں میں صحاح وحسان کے عنوان کے تحت شامل کی گئی ہیں۔ 'صحاح' کے اندر صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور 'حسان' کے اندر سنن ابو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی وغیرہ کی روایات درج ہیں۔

4.2 راویت احادیث کی تعداد

'مصابیح السنۃ' میں لگ بھگ ساڑھے چار ہزار حدیثیں ہیں۔ ان میں نصف سے کچھ کم صحیحین کی اور نصف سے کچھ زیادہ سنن اربعہ اور دیگر سنن کی ہیں۔

4.3 خصوصیات

مصابیح السنۃ کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- ائمہ صحاح اور اکابر محدثین کی روایات کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے اس کی روایات نہایت معتبر ومستند ہیں۔ گو اصحاب صحاح کے ہاں بھی بعض ضعیف اور غریب روایات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے بھی ان سے یکسر خالی نہیں۔ تاہم فی الجملہ یہ صحیح اور مستند روایات کا مجموعہ ہے اور امام بغوی نے غریب وضعیف روایات کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس حیثیت سے کتب حدیث میں اس کا پایہ نہایت بلند ہو گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲- مختلف کتب حدیث کی روایات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے یہ بڑی جامع کتاب ہے۔اس لئے اس کا مطالعہ ایک حد تک حدیث کی طویل اور ضخیم کتابوں سے مستغنی کر دیتا ہے۔

۳- اسناد کو حذف کرنے کی وجہ سے متون سے براہ راست استفادہ کرنے میں پڑھنے والا سہولت محسوس کرتا ہے۔

۴- یہ عقائد، اعمال اور احکام سے متعلق روایات کا مجموعہ ہے اس لئے ہر طرح کا ذوق رکھنے والے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۵- اس کی ترتیب عمدہ ہے۔مؤلف نے بہت موزونیت اور عمدگی کے ساتھ روایات کو ابواب کے تحت جمع کیا ہے۔

۶- مؤلف نے چونکہ روایات کو صحاح وحسان میں تقسیم کیا ہے اور ضعیف وغریب کی نشاندہی کی ہے۔اس لئے عموماً اس سے ہر روایت کی صحت وقوت اور ضعف وغیرہ کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔

4.4 شروح ومختصرات

مصابیح السنۃ کی اہمیت اور خصوصیات کی وجہ سے اس کی متعدد شرحیں اور کئی مختصرات لکھے گئے ہیں۔ ذیل میں چند شروح کے نام دیئے جاتے ہیں۔

۱- تحفۃ الابرار

قاضی ناصر الدین عبداللہ بن بیضاوی (م ۶۸۳ھ) کی شرح، اس کا نام تحفۃ الابرار ہے۔

۲- المیسّر

شہاب الدین فضل اللہ بن حسین حنفی کی شرح جو "المیسر" کے نام سے موسوم ہے۔

۳- تصحیح المصابیح

شمس الدین محمد بن جزری (م ۸۳۳ھ) نے تین جلدوں میں "تصحیح المصابیح" کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے شرح لکھی۔

۴- المفاتیح فی شرح المصابیح

مظہر الدین حسین بن محمود بن حسن زیدانی کی شرح کا نام "المفاتیح فی شرح المصابیح" ہے۔اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے اس میں حدیث کی مصطلحات وانواعِ علوم پر بحث کی گئی ہے۔

۵- المناہج والمفاتیح فی شرح احادیث المصابیح

شیخ صدر الدین ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم سلمی مناوی شافعی کی شرح کا نام 'المناہج والمفاتیح فی شرح احادیث المصابیح' ہے۔اس میں مصابیح کی روایات کی تخریج کی گئی ہے۔اگر کوئی روایت کتب صحاح کی نہیں ہے تو مؤطا امام مالک اور مسند شافعی وغیرہ سے اس کی تخریج کی ہے۔

۶- تلفیقات المصابیح

قطب الدین محمد ارنیقی نے تلفیقات المصابیح کے نام سے شرح لکھی ہے۔اس میں امام نووی کی شرح سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔شروع میں اصول حدیث پر ایک مقدمہ بھی ہے۔

۷- التخاریج فی فوائد متعلقہ باحادیث المصابیح

شیخ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) نے "التخاریج فی فوائد متعلقة باحادیث المصابیح" لکھی۔

۸- مشکوٰۃ المصابیح

شیخ ولی الدین ابو عبداللہ خطیب تبریزی کی مشہور ومتداول تصنیف "مشکوة المصابیح" "مصابیح السنة" کا تتمہ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- خطیب تبریزی کا پورا نام اور نسب بتایئے۔

۲- خطیب تبریزی کے اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتایئے؟

۳- مشکوٰۃ المصابیح کی خصوصیات کون کون سی ہیں؟

۴- 'الکاشف عن حقائق السنن' کی تعریف کیجئے۔

۵- 'تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکاۃ' کے مؤلف نے مشکاۃ المصابیح کی روایات پر جو کام کیا ہے اس کی تفصیل بتایئے۔

۶- امام بغوی کے مشہور اساتذہ اور تلامذہ کے نام ترتیب کے ساتھ لکھئے۔

۷- 'مصابیح السنۃ' کی ترتیب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۸- 'مصابیح السنۃ' میں کتنی احادیث جمع کی گئی ہیں؟

۹- 'مصابیح السنۃ' کی خصوصیات تحریر کیجئے؟

۱۰- مصابیح کی شروح ومختصرات کا تذکرہ کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از مشکوٰۃ المصابیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

الفصل الأول

(۱)

5.1 عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسولُ الله ﷺ: "مَنْ أحدثَ فی أمرِنا هذا ما لَيسَ منه فهو رَدٌّ". (متفق عليه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

الاعْتصام : الاستمساک بالشیء..... کسی چیز کو پوری طرح گرفت میں لینا

مَنْ أحْدَثَ : من جدّد وابتدع..... جس نے کسی نئے عمل کو رواج دیا

فی أمرِنا هَذا : فی دین الاسلام..... اسلام کے اصول، تعلیمات اور اعمال میں

ما لیس منه : الذی أحدث .....اور اس عمل کا تعلق اسلام سے نہ ہو

ردّ : مردود علیه..... تو وہ عمل مردود اور کھوٹا ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے دین اسلام میں کسی ایسے عمل یا فکر کا اضافہ کیا جس کا تعلق اسلامی ضابطہ حیات سے نہ ہو تو اس فکر اور عمل کی اللہ جل وشانہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں''۔

(۲)

عنْ جابرٍ رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلي الله عليه وسلم : "أمَّا بَعْدُ، فَإنَّ خَيرَ الْحديثِ كتابُ الله، وخير الهدي هدىُ محمدٍ ﷺ، وشرُّ الأمورِ محدثاتُها وكلُّ بدعةٍ ضلالةٌ". (رواه مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

أمّا بعد : قال ذلک فی اثناء خطبته. یہ الفاظ آپ نے خطبہ کے آغاز میں استعمال کئے

خیر الحدیث : خیر الکلام .... بہترین کلام

کتابُ اللّٰہ : کلام اللّٰہ..... اللہ جل شانہ کا کلام یعنی قرآن مجید

الھَدیُ : السیرة، الطریقة..... نمونہ، مثال، طریقہ، راستہ

محدثات : البدع الاعتقادیة والقولیة والفعلیة .... فکری، قولی اور فعلی بدعات

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس دوران میں صحابہ کرام کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا: ''سب سے بہترین کلام قرآن مجید ہے اور سب سے بہترین ضابطہء حیات وہ ہے جو اللہ کے رسول نے تمہیں بتایا ہے''۔ اس کے بعد بدعات اور دین میں نت نئے اعمال بڑھانے سے آپ نے امت کے افراد کو اجتناب کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ بدعت کا انجام تباہی اور گمراہی ہے؛ اس لئے اس سے دور رہو''۔

(۳)

5.2 عنِ ابْنِ عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: ''أبغض الناس الی اللہ ثلاثةٌ: مُلْحِدٌ فی الحرَم، ومُبتغٍ فی الاسلامِ سنة الجَاهلية ومُطَلِبِ دَمَ امرئٍ بغیرِ حقٍ لِیُهریقَ دَمَه''.

مشکل الفاظ کی وضاحت

أبغض الناس : أَبْعَدُ النَّاسِ..... سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ملحد فی الحرم : هَاتک حرمة الحرم .....حرم کی تقدیس کو پامال کرنے والا

مبتغٍ : طالب.....متلاشی

مُطَلِب : مجتهد فی الطلب .....بھرپور قوت کے ساتھ طلب کرنے والا

لِيُهرِيق دمَه : لیقتله..... تاکہ اس کو قتل کردے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے تین قسم کے اشخاص کو اللہ جل شانہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ ایک وہ جو حرم میں نامناسب حرکات کرتا ہے اور بیت اللہ کی تقدیس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دوسرا وہ جو مسلمان ہوتے ہوئے جاہلیت کے رسوم ورواج کو ترویج دیتا ہے۔ تیسرا وہ جو بلا وجہ کسی کا تعاقب کرتا ہے تاکہ اسے قتل کردے۔

(۴)

5.3 عَنْ أبی هريرةَ رضی الله عنه قالَ: قال رسول اللهﷺ:" كُلُّ أمتِی يدخلونَ الجنةَ إلَّا مَنْ أبی! قِيلَ: وَمَنْ أبی؟ قَالَ: مَن أطاعَنِی دَخلَ الجنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِی فقَدْ أبَی". (رواه البخاری)

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَن أبَی : امتنع عن قَبولِ ما جئتُ بِه.....جس نے انکار کردیا

مَنْ أطَاعَنِی دخلَ الجنة : من تمسک بالکتاب والسنة دخل الجنة .....جس نے کتاب وسنت کی تعلیمات کی پیروی کی۔ وہ جنت میں داخل ہوا

مَنْ عَصَانِی فَقَدْ أبَی : مَنِ اتَّبَعَ هَواه وَزَالَ عنِ الصَوابِ وضَلَّ عَنِ الطَّرِيقِ فَقَدْ دَخَلَ النَّارَ.....جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا میری تعلیمات ماننے سے انکار کردیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے سارے افراد جنت میں جائیں گے لیکن وہ لوگ جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے جنہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے میری تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا اور اپنی مرضی اور ہوا و ہوس کے مطابق زندگی گزارتے رہے۔

(۵)

عَن جابرٍ رضی اللهُ عَنْه قَالَ: جاء تْ مَلائكة إلى النبيِّ ﷺ وَهُوَ نائم ، فقالوا: إنَّ لِصاحبِكم هذاَ مثلاً، فاضْربوا له مثلاً، قال بعضُهم: إنّه نَائمٌ، وَقالَ بعضُهم: إنَّ العينَ نائمةٌ وَالقَلبُ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُه كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَاراً وَجَعَلَ فِيهَا مَأدُبَةً، وبعث داعياً، فَمَنْ أجاب الداعيَّ دَخَلَ الدَّارَ و اكلَ معه المأدبةَ، ومَن لَّم يُجب الداعِي لم يدخلِ الدّارَ ولم يأكلْ مِنَ المأدبةِ، فَقَالوا: أوّلوها له يَفْقَهْهَا، قَالَ بَعضُهم: إنَّه نائم، وقالَ بعضُهم: إن الْعَينَ نائمةٌ والقلبُ يقظانُ. فقالوا: الدَارُ الجنَّةُ، وَالدَّاعِيُّ مُحمَدٌ، فَمن أطاعَ محمداً فقد أطاع اللهَ،وَمَن عَصىَ محمداً فقدْ عَصى اللهَ، وَمُحَمدٌ فرق بين الناس". (رواه البخاری)

مشکل الفاظ کی وضاحت

جَاءَ ت مَلائكة : جماعة من الملائكة ..... فرشتوں کی ایک جماعت آئی

فقالوا : بعض الملائكة لبعض ..... انہوں نے آپس میں کہا

إنَّ لِصَاحِبكم : ان لمحمد..... تمہارے موصوف (محمد) کی

مَثَلاً : الصفة العجيبة الشان..... بہت بڑی شان اور رتبہ ہے۔

اضربوا له مَثَلا : بيّنو واجعلوا تمثيلاً ..... اس کے لیے کوئی مثال لاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثله كمثل رجل : عظیم کریم ..... یہ اس شخص کی مانند ہیں جو بہت زیادہ سخی ہو۔

جعل فيها : وضع فی الدار ..... گھر میں انتظام کیا۔

مأدبة : طعام عام يدعى الناس اليه..... دسترخوان۔

بعث داعيا : يدعو الناس اكراما..... لوگوں کو بلانے کے لیے قاصد بھیجا۔

أوّلوها : فسروا الحكاية التمثيلية لمحمد ..... اس تمثیل کو کھول کر بیان کردو۔

يفقهها : يفهمها ..... تاکہ یہ اس تمثیل کو سمجھ لے۔

فرق بين الناس : فارق بين المؤمن والكافر والصالح والفاسق... مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والا۔

(٦)

5.4 عَنْ أنَس رضى اللهُ عنه، قالَ: جَاء ثلاثةُ رَهطٍ الى أزْواج النبى ﷺ يسألون عن عبادة النبى ﷺ فَلَمَّا أخْبَروا بها كَأنَّهم تَقالَّوها: فقالوا: أينَ نحنُ من النبى ﷺ، وقد غفرَ اللهُ له ما تَقدَّمَ مِنْ ذَنبه وَما تَأخَّرَ؟ فقالَ أحدُهم: أمَا أنَا فأُصَلىَ الليلَ أبداً، وقال الآخرُ: أنا أصوم النَّهارَ أبَداً، ولا أفطِرُ. وقال الآخرُ: أنا أعتزلُ النِّساءَ فَلا أتزوَّجُ أبداً، فجاء النَّبى ﷺ إليهمْ فقالَ: أنتم الذين قُلتم كَذا وكذا؟ أما وَاللّهِ إنى لأخشَاكم لِلّهِ، وأتْقاكم له، وَلكنّى أصومُ وَأفطرُ، وأصَلّى وَأرْقُدُ، وَأتزوَّجُ النِساءَ، فمن رغب عنْ سُنَّتِى فَلَيسَ مِنّى". (متفق عليه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

الرَّهْطُ : دس سے کم افراد کا مجموعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يسألون عن عبادةِ النَّبِي : عن عبادتِهٖ فی البیت..... رسول اللہ ﷺ کی اس عبادت کے بارے میں دریافت کررہے تھے جو آپ گھر میں کرتے ہیں

كأنّهم تَقالوّها : عدوا قليلة ..... انہوں نے آپؐ کے معمولات کو کم سمجھا

أُصَلِّي اللَّيل : أصلی طول اللیل ..... میں پوری رات نماز پڑھوں گا۔

أنا أعْتزِلُ النِّساء : أجْتنبُ النِّساءَ ..... میں زندگی بھر شادی نہیں کروں گا۔

مَن رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي : من ترک سنتی ..... جس نے ہمارا بتایا ہوا طریقہ ترک کردیا۔

(۷)

عَنْ عائشةَ رضی اللہ عنها، قَالتْ: صَنَعَ رسولُ اللهﷺ شيئاً، فَرَخَّصَ فِيهِ، فَتَنَزَّه عَنْهُ قَومٌ، فَبَلَغَ ذلک رسولَ اللهِ ﷺ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشيءِ أَصْنَعُه؟ فَوَاللهِ إنّی لأعلمهم بِاللّهِ، وأشدُّهم لَه خشيةً". (متفق علیه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

صَنَع شيئا : عَمل عملاً من المباحات ..... آپ ﷺ نے کوئی عمل کیا۔

رَخَّصَ فِيهِ : جَوّزَهُ للنَّاسِ ..... لوگوں کو اس عمل کی اجازت دی۔

تَنَزَّه عن : اجْتنَبَ عَنْهُ..... اس نے اجتناب کیا ہے۔

مَا بَالُ أقْوَامٍ : استفهام انکاریٌ. مَا حَالُهم ..... لوگوں کو کیا ہوا؟

يتنزّهون : يتباعدون ويحترزون ..... اجتناب کررہے ہیں۔

أَعلَمُهم بِاللهِ : أعلمُ بقدرِ اللهِ ..... میں ان سے اللہ جلّ شانہ کی اہمیت اور قدر و قیمت زیادہ جانتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸)

5.5 عن رافعِ بنِ خديجٍ رضى الله عنه، قال: قَدِم نبيّ الله ﷺ وهم يؤبرون النَّخلَ، فقال: ما تَصنعونَ؟..... قالوا: كُنَّا نَصْنَعُه ..... قَال: لَعلَّكُم لَولَمْ تفعلوا كان خيراً فتركوه فنقصت..... قال: فذكروا ذلك له فقال:إنَّما أنَا بَشَرٌ:إذا أمرتُكم بِشيءٍ مِن أمْرِ دِينِكُم فخذوا به؛ إذا أمرتُكم بِشَيءٍ مِن رأيي، فإنَّما أنَا بَشَرٌ". (رواه مسلم)

مشکل الفاظ کی وضاحت

رافع بن خديج : يُكنَى أبا عبدالله الحارثي ..... آپ کی کنیت ابوعبداللہ الحارثی ہے۔

يؤبرون النخل : يشققون طلع الاناث ويذرون فيه طلع الذكر ليجيء ثمره جيداً ..... کھجور کے درختوں میں پیوند کاری کرتے تھے۔

كُنَّا نصنعهُ : هذا دأبنا وعادتنا .....ہم بہت عرصے سے ایسا کرتے آرہے ہیں۔

لو لم تفعلوا كان خيرا : لا أرى في التابير خيرا..... میں اس پیوند کاری کو مفید نہیں سمجھتا۔

فتركوه : تركوا التابير ..... انہوں نے پیوند کاری چھوڑ دی۔

نقصت : نقصت النخل ثمارها ..... کھجور کی فصل گھٹ گئی۔

إنَّما أنَا بَشَرٌ : أنا بشر ليس لي اطلاع على المغيبات ..... میں ایک بشر ہوں میں نے بشر ہونے کے ناطے آپ لوگوں کو مشورہ دیا تھا

إذا أمَرتُكم بِشيءٍ مِن رأيي ..... متعلق بالدنيا التي لا ارتباط بالدين : جب میں دنیاوی معاملات میں تمہیں کوئی مشورہ دوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹)

5.6 عَنْ ابی موسیٰ رضی اللّٰہ عنہ، قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: إنّما مثلی ومثل ما بَعَثَنِیَ اللهُ به کمثل رجل أتی قوما، فقال: یا قوم انی رأیت الجیش بعینی، وإنی أَنَا النَّذیرُ العُریانُ! فالنَّجاءُ النَّجاء..... فأَطَاعَه طائفةٌ من قومِه فأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلی مهلهم، فنجوا. وَکذَّبتْ طائفةٌ منهم فاصبحو مکانهم، فصبَّحهم الجیشُ فأهلکهم واجتاحهم، فذلک مثل من أطاعنی فاتبع ما جئت به، ومَثَلُ مَن عصانی وکذَّب ما جئت به من الحق". (متفق علیه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

المَثَلُ	:	الصفة العجیبة ..... عام فہم مثال
إنّی رأیت	:	أبصرْتُ ..... میں دیکھ رہا ہوں
الجیش	:	العسکر الکثیر ..... بہت بڑا لشکر
العُریان	:	بلا غرض ..... بے لوث
النجاء النجاء	:	الإسْراع ..... جلدی جلدی
أطاعه طائفة من قومه	:	ادَّقه جماعة من قومِه..... ایک گروہ نے ان کی بات مان لی
أدْلَجُوا	:	ساروا أوَّل اللیلِ ..... رات کے پہلے پہر میں چل دیئے
فأصبحوا مکانَهم	:	دخلوا وقت الصباح فی مکانهم..... صبح سویرے اپنی منزل پر پہنچ گئے
فصبَّحهم الجیش للإغارة	:	آتاهم جیش العَدوِّ صباحاً ..... صبح کے وقت لشکر نے ان کو پالیا
أهلکهم واجتاحهم	:	استأهلهم وأهلکهم بالکلیة ..... ان کو تباہ و برباد کردیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

5.7 عن أبی هریرة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: مَثَلی كَمَثَلِ رجل اسْتَوقَد ناراً، فلما أضاءت ما حولها، جعل الفراش وهذه الدواب التی تقع فی النار يقعن فيها، وجَعَل يَحْجزهُن ويغلبنه فَيتَقَحَّمْنَ فيها، فأنا آخذ بحجزكم عن النَّارِ، وأنتم تَقْحَمُونَ فيها، هذه رواية البخاری ولمسلم نحوها، وقال في آخرها: قال: فذلک مَثَلِی ومَثَلكم، أنا آخذ بحجزكم عن النَّارِ: هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! فتغلبونی، تَقْحَمُون فِيهَا".

(متفق علیہ)

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَثَلی	:	صِفَتِی العجيبة الشان معكم ..... میری مثال
استوقد نارا	:	أوقد ناراً عظيمة..... بہت زیادہ آگ جلائی۔
أضاءت	:	الإضَاءَةُ فرط الانارة ..... آگ بھڑک اٹھی۔
الفراشُ	:	دويبة طير تتساقط في النَّار..... پروانے
الَّتی تقع فی النَّار	:	عادتها القاء نفسها فی النار كالبعوض ..... جو اپنے آپ کو آگ میں ڈال کر خوش ہوتے ہیں۔
يَحْجُزهن	:	يَمْنَعُهُنَّ ..... انہیں آگ میں گرنے سے روکتا ہے۔
يغلبنه	:	للوقوع فيها..... وہ آگ میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں۔
يتقحمن	:	آگ میں زبردستی گھس جاتے ہیں۔
بِحُجَزِكم	:	معقد الازار ..... سلوار باندھنے والی ٹائی۔
هَلُمَّ عَنِ النَّارِ	:	أَبْعِدوا أنْفُسكُم عن النَّارِ..... اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: مَثَلُ ما بعثني الله به من الهُدٰى والعلم كمثل الغيث الكثير أصاب أرضا، فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء، فانبتت الكلأ والعشب الكثير، وكانت منها أجادب أمسكت السماءُ، فَنَفَعَ الله بها الناس، فشربوا وسقوا وزرعوا. وأصاب منها طائفةً أخرى، إنَّما هي قِيعانٌ لا تمسك ماءا، ولا تُنبتُ كلأً، فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به فعلم وعلم، ومثل من لم يرفع بذلك رأساً، ولم يقبل هدي الله الذي أرسلت به".

(متفق علیہ)

مشکل الفاظ کی وضاحت

الهُدٰى : الدلالة على الخير مطلقاً ..... رہنمائی، بھلائی کی ہدایت

الغيث : المطر الكثير ..... موسلا دھار بارش

طائفة : قطعة ..... گروہ، جماعت

قبلت الماء : دخل الماء فيها..... پانی کو جذب کرلیا

اَلكلأُ والعُشب : النبات والحشيش ..... گھاس اور جھاڑیاں

أجادب : الأرض الصلبة ..... سخت اور پتھریلی زمین

قِيْعَان : جمع قاع وهي الأرض المستوية..... ہموار زمین

لم يَرْفَعْ بذلك رأسا : لم يلتفت إليه من غاية تكبره..... اس نے سر اٹھانا گوارا نہ کیا۔ یعنی تکبر وغرور کی وجہ سے توجہ ہی نہ دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ

اس حدیث میں آپ ﷺ نے تین قسم کے افراد کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ایک وہ جو اللہ جل شانہ اور اسکے رسولؐ کی ہدایات کو تسلیم کرتے ہیں ان کو آپؐ نے زرخیز زمین کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آپؐ کی تعلیمات وہدایات کی طرف قدرے توجہ دی انہیں کو آپؐ نے اس زمین کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانی کو جذب نہیں کرتی لیکن پانی اس کے اوپر ٹھہر جاتا ہے۔ لوگ اس پانی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو غرور اور تکبر کی وجہ سے آپؐ کی تعلیمات کو سرے سے قابل توجہ نہیں سمجھتے۔ ان کو آپؐ نے اس زمین کے ساتھ تشبیہ دی جو بنجر ہو، جس میں نہ گھاس اگتی ہو نہ جھاڑیاں اور نہ ہی فصل اگ سکتی ہو۔

(۱۲)

5.8 عَن عبداللهِ بن عمرو رضی الله عنهما قال: هجَّرتُ إلى رَسول الله ﷺ يوماً قال: فسمع أصواتَ رَجُلين اختلفا فى آية، فخرج علينا رسول الله ﷺ يُعرفُ فى وجهه الغضبُ، فقال: إنما هلك من كان قبلكم باختلافهم فى الكتاب".

(رواه مسلم)

مشکل الفاظ کی وضاحت

هَجَّرت : أتيتُ فى الهاجرة أى الظهيرة ..... میں دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اختلفا : تنازعا واختصما..... آپس میں جھگڑتے رہے۔

فى آية : فى معنى آية متشابهة ..... متشابہ آیات کے مفہوم میں۔

يُعرفُ فى وجهه الغضب : يرى أثر الغضب من حمرة اللون ..... آپؐ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ قَبْلَكُم : اَلْيَهُودُ وَالنَّصارَى ..... جو تم سے پہلے آئے یعنی یہود اور نصاری

نوٹ

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالکل نہیں چاہتے تھے کہ لوگ متشابہ آیات اور غیر ضروری مسائل میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کریں اور دوسروں کو پریشان کرتے پھریں۔ اسلئے آپؐ نے باوجود انتہائی نرم خو ہونے کے غصہ کا اظہار فرمایا اور لا طائل گفتگو کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۴)

5.9 عن سعد بن أبى وقّاص رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إنَّ أعظم المسلمين فى المسلين جُرماً من سأل عن شىء لم يُحرَّم على النَّاسِ فَحُرِّم من أجْل مسألتِه.

(متفق عليه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

سعد بن أبى وقاص هو من العشرة المبشرة بالجنة، يكنى أبا إسحاق، واسم أبى وقاص مالك بن وهيب الزهرى القرشى، أسلم قديما وهو ابن سبع عشرة سنة، وقال كنت ثالث الإسلام.....

حضرت سعد بن ابی وقاص عشرۃ مبشرۃ میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ والد کا نام مالک بن وہب الزہری ہے۔ آپ تیسرے مسلمان ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان اعظم المسلمين في المسلمين جرما : فی حقهم وجهتهم ..... مسلمانوں کے حق میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے۔

من سأل : ذنباً وظلماً ..... گناہ اور ظلم وزیادتی کے لحاظ سے

حرِّمَ منْ أجل مسألته : سأل نبيّه ..... جس نے اپنے پیغمبر سے سوال کیا۔

حرِّمَ ذلک الشیء لأجل سؤاله ..... وہ چیز اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام کردی گئی۔

نوٹ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص بہت بڑا مجرم ہے جس نے کسی ایسی چیز کی حلت وحرمت کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کرنے اور پیغمبر کو چھیڑنے کی وجہ سے حرام کردی گئی''۔

مقصد یہ ہے کہ پیغمبر سے خواہ مخواہ اور بلا وجہ سوال کرنا صحیح نہیں۔ پیغمبر جو ہدایات دے اور جو تعلیمات دے ان کو سننا چاہئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۱۵)

5.10 عَن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: يكون فی آخر الزمان دجّالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم، فإيَّاكم وإيَّاهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم".

(رواه مسلم)

مشکل الفاظ کی وضاحت

آخر الزمان : آخر زمان هذه الأمة..... امت مسلمہ کے آخری دور میں

دجّالون : الخداعون..... مکار اور فریبی، دھوکہ باز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يأتونكم من الأحاديث : يتحدثون بالأحاديث الكاذبة..... تمہارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو جھوٹی ہونگی۔

إيَّاكم : أبعدوا أنفسكم عنهم..... ان سے بچو۔

إياهم : بعّدوهم عنكم .....ان کو اپنے قریب نہ آنے دو۔

نوٹ

یہاں رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری دور میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو امت مسلمہ کے افراد کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے جھوٹی روایات کا سہارا لیں گے اور ایسے ایسے نظریات پیش کریں گے جن کا اس امت کے علماء متقدمین اور متاخرین نے نام بھی نہ لیا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: ایسے لوگوں سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔

(١٦)

5.11 عَن أبی هريرة رضی الله عنه قال: كان أَهْل الكتاب يقرأون التوراة بالعبرانية ويُفَسِّرونَها بالعربية لأهل الإسلام فقال رسول الله ﷺ: لا تُصدِّقُوا أهل الكتاب ولا تكذبّوهم وقولوا: آمَنَّا بالله وَمَا أنزل إلينا".

(رواه البخاری)

مشکل الفاظ کی وضاحت

أَهْل الكتاب : اليهود ..... یہاں اہل کتاب سے مراد یہود ہیں

يُفَسِّرونَها : يترجمونها ..... اس کا مفہوم بیان کرتے تھے

لا تُصدِّقُو : فيمالم يتبين لكم صدقه ان يكون كذبا..... علماء اہل کتاب کی تصدیق نہ کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ

تورات چونکہ عبرانی زبان میں تھی اس لئے اہل کتاب یعنی یہود کے علماء اسے عربی میں ترجمہ کر کے بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس ضمن میں فرمایا کہ تورات میں چونکہ علماء یہود نے تحریف کی ہے، علاوہ ازیں تم عبرانی براہ راست نہیں سمجھتے اس لئے بہتر ہے کہ تورات کے بارے میں خاموش رہو۔ علماء یہود جو بھی کہیں تم نہ انہیں جھٹلاؤ اور نہ ان کی تصدیق کرو۔

(۱۷)

5.12 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: كَفَى بالمرء كذبا أن يُحدِّث بكل ما سَمِع".

(رواه مسلم)

ملاحظة: لو لم يكن للمرء كذب إلا تحديثه بكل ما سمع من غير تيقن أنه صدق أم كذب لكفاه من الكذب أن لا يكون بريئا منه، وهذا زجر عن التحديث بشيء لم يعلم صدقه،بل علي الرجل أن يبحث فی كل ما سمع خصوصا فی أحاديث النبی ﷺ ولذا ورد هذا الحديث فی باب الاعتصام.

نوٹ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹے ہونے کیلئے یہ بھی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بلا تحقیق بیان کر دے۔ یہاں رسول اللہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ کوئی بات سن لینے کے بعد ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اسے دوسروں کے سامنے بیان کر دیا جائے۔ ممکن ہے کہ وہ بات جھوٹی ہو اور آپ کی وجہ سے جھوٹ پھیل جائے۔ ہونا یہ چاہئے کہ آپ جو بھی بات سن لیں اس کی حقیقت ظاہر ہونے تک خاموش رہیں۔ دینی امور کے سلسلے میں خاص کر محتاط رہنا چاہئے۔ جو معلومات آپ کے پاس ہیں ان کے بارے میں پوری طرح تحقیق کریں کہ وہ صحیح ہیں یا نہیں۔ اگر صحیح ہیں تو پھر انہیں بیان کریں ورنہ خاموش رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

5.13 عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما من نبی بعثه الله فی أُمَّتِه قَبْلِی إلَّا کَانَ له فی أمته حوارِیُّونَ وأصحابٌ یأخذون بسُنَّتِه، ویعتقدون بأمره، ثُمَّ إنَّها تخلف من بعدهم خُلُوفٌ یقولون ما لا یفعلون، ویفعلون ما لا یؤمرون، فمن جاهدهم بیده فهو مؤمنٌ، وَمَن جَاهَدَهم بلسانِه فهو مُؤمِنٌ، وَمَن جَاهدهُم بقلبه فهو مُؤمِنٌ، ولیس وَرَاء ذلک من الإیمان حَبَّةُ خَرْدَلٍ"

(رواہ مسلم)

مشکل الفاظ کی وضاحت

حوارِیُّون : ناصرون ..... حامی اور مددگار

یأخذونَ بِسنَّتِه : یعملون بهدیه وسیرته ..... اس کی پیروی کرتے تھے۔

یقتدون بِأَمْرِه : یتبعونه فی أمره ونهیه ..... اس کے احکام کی تعمیل کرتے تھے۔

تخلُف : تحدث ..... بعد میں پیدا ہوئیں۔

خُلوف : الردیء من الأعقاب ..... بے کار اور نامراد نسلیں

فمن جاهدهم : فمن حار بهم وأنکر علیهم ..... جس نے ان کیخلاف صف آرائی کی۔

بقلبه : أن یغضب علیهم ..... جس نے ان کو برا سمجھا۔

(۱۹)

5.14 عَنْ أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: مَنْ دَعَا إلی هدی کان لَهُ مِن الأجْرِ مِثلُ أجورِ مَن تَبِعَه، لا ینقص ذلک من أُجورِهم شیئا، وَمَن دَعا إلی ضَلالةٍ کَان علیه منَ الإثْمِ مثل آثامِ من تَبعه، لا ینقص من آثامهم شیئا".

(رواہ مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ دَعَا إلى هُدى : من أرشد غيره إلي عمل صالح ..... جس شخص نے دوسرے کو عمل صالح کی طرف توجہ دلائی۔

كَانَ له : كان للداعى ..... دعوت دینے والے کو اتنا ہی ثواب ملے گا۔

مَنْ تَبِعَه : من عمل بدلالته..... جتنا عمل کرنے والے کو ملے گا۔

مَن دَعا إلي ضَلالةٍ : من أرشد غيره إلي فعل إثم ..... جس شخص نے کسی کو برائی کی طرف مائل کردیا

(۲۰)

5.15 عَنْ أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: بَدَأَ الإسلامُ غريباً وسَيعودُ غريباً كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ".

(رواه مسلم)

ملاحظة : إنَّ الإسلام لمَّا بدأ فى أوَّل الوهلة نهض بإقامته ناس قليلون من الصحابة، فشرد وهم عن البلاد فأصبحوا غرباء ثُمَّ يَعودُ آخرا إلى ما كان عليه لا يكاد يوجد من القائلين به إلا الأفراد.

نوٹ

آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی ابتداء اس حالت میں ہوئی کہ اس کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ وہ بے سروسامان تھے اور مخالف قوتوں کا کھل کر مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ اسلئے انہیں ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی۔ آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا کہ اسلام پر عمل کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہوجائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۱)

عَن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: إِنَّ الإيمانَ ليأزِرُ إلى المدينةِ كَما تأزرُ الحَيَّةُ إلى جحْرِهَا".

(متفق علیہ)

مشکل الفاظ کی وضاحت

يأزر : يأوى وينضم وينقبض ويلتجئ إليها ..... لوٹ آئے گا

كما تأزر الحية : كما ترجع الحَيَّةُ ..... جس طرح سانپ لوٹ کر آتا ہے۔

إلى جحْرِهَا : إلى ثقبها ..... اپنے ٹھکانے کی طرف

خود آزمائی ②

۱- کیا دین میں نت نئے اعمال کا اضافہ قابل قبول ہے؟

۲- اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ اعمال کون کون سے ہیں؟

۳- رسول اللہﷺ نے اپنی اطاعت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۴- عبادت میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

۵- رسول اللہﷺ نے اپنی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۶- کیا متشابہات میں غور وخوض کرنا جائز اور درست ہے؟

۷- غیر ضروری اور فضول سوال کرنے کے بارے میں آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۸- موضوع اور من گھڑت روایات بیان کرنے کی کہاں تک اجازت ہے؟

۹- جہاد کے بارے میں رسول اللہﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۱۰- جو شخص دوسرے کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کیا صلہ عطا فرماتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- الدرر الکامنۃ، ج ۲، ص ۲۳

۲- عجالہ نافعہ، ص ۲۳

۳- مقدمہ مشکوۃ از ابوبکر شاویش

۴- کشف الظنون، ج ۲، ص ۴۴۳

۵- مقدمہ مشکوۃ المصابیح

۶- ایضاً

۷- ایضاً

۸- اتحاف النبلاء، ص ۱۴۹

۹- تذکرۃ الحفاظ، ج ۴، ص ۵۴

۱۰- تذکرۃ الحفاظ، ص ۵۴، ۵۵

۱۱- بستان المحدثین، ص ۵۲

۱۲- طبقات الشافعیۃ لابن ہبۃ اللہ، ص ۴۷

۱۳- مقدمۃ معالم التنزیل

۱۴- مقدمہ تفسیر خازن، ج ۱، ص ۳

۱۵- مقدمہ مشکوۃ المصابیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (12)

صحیح لابن حبان

صحیح لابن خزیمہ

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف 429

یونٹ کے مقاصد 430

① حصہ اول

1-1 امام بن حبان: نام ونسب 431

1.2 شیوخ واساتذہ 432

1-3 تلامذہ 433

1-4 طلب علم کے لئے سفر 434

1-5 حفظ وثقاہت 434

1-6 علم حدیث میں مقام ومرتبہ 435

1-7 فقہ واجتہاد 435

1-8 علم کا شوق وذوق 436

1-9 شہرت ومقبولیت 436

1-10 فکر وخیال میں جدت وندرت 437

1-11 تصنیف وتالیف 438

② صحیح ابن حبان کی خصوصیات 441

2.1 مختصرات وزوائد 442

2.2 ابن حبان اور جرح وتعدیل 442

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام ابن خزیمہ		444
3.1	نام ونسب	444
3.2	اساتذہ	444
3.3	حصول علم کیلئے سفر	446
3.4	حفظ وثقاہت	446
3.5	حدیث میں مقام ومرتبہ	446
3.6	فقہ واجتہاد	447
3.7	علماء کا اعتراف	449
3.8	اتباع سنت	450
3.9	تعلق مع اللہ	451
3.10	جود وسخا	451
3.11	جرأت وبے باکی	452
3.12	امامت وشہرت	452
3.13	تصنیفات	453
④ صحیح ابن خزیمہ		453
خود آزمائی نمبر ۱		454
⑤ حصہ دوم		455
مطالعۂ متن حدیث منتخب روایات از صحیح ابن خزیمہ		455

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5.1	مؤمن باوضو رہتا ہے۔	456
5.2	وضو کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔	456
5.3	وضو پورے اہتمام کے ساتھ کرنا چاہئے۔	457
5.4	وضو کرنے کا مسنون طریقہ	458
5.5	وضو کرتے وقت ہاتھ، چہرہ اور بازو وغیرہ کا تین تین	459
5.6	مسواک کرنے کی فضیلت	460
5.7	وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال کرنا	461
5.8	وضو کرتے وقت بازوؤں کا ملنا	462
5.9	نیا پانی لے کر سر کا مسح کرنا	462
5.10	انگلیوں کے درمیان خلال کرنا	462
5.11	وضو کرتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا	463
5.12	قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	463
5-13	موزوں پر مسح کرنا	464
5-14	ندی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	465
5-15	شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	465
5-16	کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	466
5-17	غسل کرنے کا مسنون طریقہ	466
5.18	خواتین کیلئے غسل کرتے وقت چوٹی کھولنی ضروری نہیں	467
	خود آزمائی نمبر۲	468

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جو یونٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا تعلق ''صحیح ابن حبان'' اور ''صحیح ابن خزیمہ'' سے ہے۔ یہ دونوں کتابیں مصادر حدیث میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ کو علماء حدیث نے صحاح میں شمار کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ ''امام الائمہ'' اور ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' کے درجہ پر فائز ہیں۔

ان دونوں کتابوں میں جو روایات آئی ہیں ان میں سے بیشتر ''صحیح'' اور کچھ ''حسن'' کے درجہ میں ہیں۔ ان دونوں مصادر کی اہمیت کے پیش نظر حدیث کے طلبہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان کی ترتیب وتدوین، خصائص اور شرائط کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتے ہوں تاکہ مطالعہ کرتے وقت ان سے بیش از بیش استفادہ کرسکیں۔

یہ یونٹ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصے میں صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ کے مؤلفین، ان کتب کی ترتیب، امتیازی خصوصیات اور دیگر بنیادی نکات پر اجمالاً بحث کی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں ان دونوں مصادر سے بطور نمونہ چند روایات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس یونٹ میں جو روایات منتخب کی گئی ہیں ان کا تعلق ''طہارت'' سے ہے۔ طہارت چونکہ بہت اہم اور بنیادی موضوع ہے اس لئے منتخب روایات نقل کرلینے کے بعد ان کا مفہوم سلیس اور عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے تاکہ آپ باسہولت ان روایات کو سمجھ سکیں۔ بہت بہتر ہوگا اگر آپ ان احادیث کو یاد کرلیں اور وضو یا غسل کرتے وقت ان پر پوری طرح عمل کریں۔

آپ یونٹ کے مواد کو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پڑھیں گے تو ان شاء اللہ اسے مفید پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابن حبان کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- امام ابن حبان کی علمی خدمات پر بات کر سکیں۔
- صحیح ابن حبان کی خصوصیات گنوا سکیں۔
- امام ابن خزیمہ کے حالات زندگی پر روشنی ڈال سکیں۔
- امام ابن خزیمہ کے علمی مقام و مرتبہ کو واضح کر سکیں۔
- صحیح ابن خزیمہ کے خصائص پر گفتگو کر سکیں۔
- صحیح ابن حبان کی روایات کی روشنی میں وضو کے مسائل بیان کر سکیں۔
- صحیح ابن خزیمہ کی روایات کو پیش نظر رکھ کر تیمّم اور غسل کے احکام پر بات کر سکیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

① امام ابن حبان

(م ۳۵۴ھ)

1.1 نام ونسب

محمد نام، ابوحاتم کنیت اور ابن حبان لقب ہے۔ سلسلہ ءنسب یوں ہے: محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد۔ ابن حبان عربی النسل تھے، جیسا کہ آپ کے نسب سے ظاہر ہے۔ عرب کے مشہور قبیلہ تمیم کی شاخ دارم سے آپ کا نسبی تعلق تھا۔ اس لئے دارمی اور تمیمی کہلاتے ہیں۔

بُست کو آپ کے مولد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ یہ سیستان میں غزنین اور ہرات کے درمیان دریائے ہلمند کے کنارے واقع تھا۔ محبّ الدین خطیب کا بیان ہے: ''غالب گمان یہ ہے کہ ابن حبان کے آباء وجداد میں سے کوئی بزرگ مجاہدین اسلام کے اس دستہ میں شامل رہے ہونگے جو پہلی صدی ہجری میں محمد بن قاسم ثقفی کی سرکردگی میں ہندوستان آیا تھا اور ملتان کی فتح کے بعد انہی علاقوں میں آباد ہوگئے ہونگے۔ انہی کی نسل سے محمد بن حبان بست میں پیدا ہوئے۔ یہ اس عہد میں صوبہ سجستان (سیستان) کا ایک اہم، پُر رونق اور سرسبز وشاداب مقام سمجھا جاتا تھا۔ اور خرما اور انگور کی پیداوار کے لئے مشہور تھا۔ غالباً باغات کی کثرت کی بنا پر اس کا نام بست پڑ گیا تھا جو بستان کی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتا ہے۔ یہ شہر اسلامی فتوحات سے پہلے اور اس کے بعد بھی کئی صدیوں تک آباد رہا۔ یاقوت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ ابن حبان کے بعد تقریباً تین سو سال تک یہ آباد رہا مگر چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کے شروع میں ویران ہوگیا۔ اس کی خاک سے متعدد نامور محدثین اور اکابر علماء پیدا ہوئے۔ عربی زبان کا مشہور ادیب اور شاعر ابوالفتح بستی (م ۴۰۱ھ) کا وطن یہی علاقہ ہے۔ اور سنن ابوداؤد کے مشہور شارح اور عظیم محدث امام ابوسلیمان خطابی (م ۳۸۸ھ) کا تعلق بھی اسی مردم خیز سرزمین سے ہے۔ (۱)

امام ابن حبان بست کے گل سرسبد تھے۔ ان سے اور امام خطابی سے زیادہ کوئی باکمال شخصیت یہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا نہیں ہوئی۔

ولادت

مؤرخین نے امام ابن حبان کے سن ولادت کا ذکر نہیں کیا ہے، لیکن حافظ ذہبی کا بیان ہے کہ وفات کے وقت ان کی عمر قریبا اسی سال تھی۔ اس لحاظ سے لگ بھگ ۲۷۵ھ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔

1.2 شیوخ واساتذہ

امام ابن حبان کے شیوخ کی تعداد بے شمار ہے۔ حافظ ذہبی ور علامہ ابن سبکی تحریر فرماتے ہیں: ''وأمما لا یحصون من مصر إلی خراسان'' ''مصر سے لے کر خراسان تک کے بے شمار شیوخ سے ابن حبان نے کسب فیض کیا''۔

آپ اس ضمن میں خود لکھتے ہیں: ''لعلنا قد کتبنا عن الفی شیخ ما بین الشاش والإسکندریة''. ''شاید ہم نے شاش اور اسکندریہ کے درمیان کے دو ہزار شیوخ سے حدیثیں لکھیں''۔ اگر ابن حبان کی مختلف علوم میں جامعیت اور رحلت وسفر کی کثرت کو مدنظر رکھا جائے تو اس بیان میں کوئی مبالغہ معلوم نہ ہوگا۔ آپ کے بعض مشہور اساتذہ کے نام یہ ہیں:

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ابوخلیفہ جمحی

امام ابوعبدالرحمن نسائی.

امام ابویعلی موصلی

احمد بن حسن صوفی

قاضی ابوأحمد بن إبراہیم بستی

حافظ جعفر بن أحمد دمشقی

حسن بن سفیان شیبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین بن ادریس ہروی

ابو یعلی زکریا ساجی

عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن شیرویہ ازدی

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی

عمر بن محمد

عمران بن موسیٰ مجاشع

محمد بن ابراہیم خلدی ہروی

محمد بن اسحاق بن ابراہیم سراج ثقفی

ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن جنید بستی

محمد بن عثمان بن سعد دارمی

محمد بن یحیی مدینی

محمد بن یزید دورقی

امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق وغیرہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے آپ کا غیر معمولی تعلق تھا۔ سفر ہو یا حضر، ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے اور وہ جو کچھ فرماتے تھے اسے قلم بند کر لیتے تھے۔ فقہ، حدیث، اصول اور فرائض وغیرہ کی ان ہی سے تعلیم حاصل کی تھی۔ (۲)

1.3 تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ چند معروف و مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں:

امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری

ابوعبداللہ بن مندہ اصبہانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جعفر بن شعیب بن محمد سمرقندی

حسن بن منصور

ابوالحسن محمد بن احمد بن ہارون عبدون زوزنی

ابوسلمہ محمد بن محمد بن داؤد شافعی

ابوعلی منصور بن عبداللہ خالد ذہلی وغیرہ (۳)

1.4 طلب علم کیلئے سفر

امام ابن حبان نے علم وفن کی تحصیل کیلئے متعدد اسلامی ملکوں کا سفر کیا۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ انہوں نے شاش واسبیجاب (مشرقی ترکستان) سے اسکندریہ (مصر) اور مصر سے خراسان تک کا چپہ چپہ چھان ڈالا تھا۔ علمائے سیر نے آپ کے مرو، نیشاپور، اہواز، بصرہ، واسط، بغداد، کوفہ، مکہ، موصل، حلب، انطاکیہ، حمص، بخارا، نسا، ماوراء النہر، جرجان، عراق، حجاز، شام، مصر، اور جزیرہ جانے کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے کہ ان میں سے بعض جگہ تو آپ متعدد بار تشریف لے گئے تھے۔ (۴)

1.5 حفظ وثقاہت

امام ابن حبان کو غیر معمولی ذکاوت اور بے مثال حافظہ ملا تھا۔ ابوسعید ادریسی اپنی مرتب کردہ تاریخ 'تاریخ سمرقند' میں لکھتے ہیں: ''ابن حبان آثار واحادیث کے نامور حفاظ میں سے تھے۔ حافظ ابن حجر نے آپ کی غیر معمولی ذہانت اور قوت حافظہ کا اعتراف کیا ہے۔ دیگر اصحاب سیر وتراجم نے بھی آپ کو ''الحافظ الجلیل'' اور ''احد الحفاظ الکبار'' کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ آپ کی ثقاہت پر ائمہ فن کا اتفاق ہے۔ تمام مؤرخین نے خطیب بغدادی کے حوالہ سے آپ کو ثقہ اور متقن لکھا ہے۔ علامہ ابن عماد حنبلی کہتے ہیں کہ آپ حافظ، ثابت، امام اور حجت تھے۔ (۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.6 علم حدیث میں مقام ومرتبہ

حدیث میں آپ کو زیادہ امتیاز وبرتری حاصل تھی اور وہ اس فن کے باکمال ائمہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ مؤرخین اور اہل سیر نے ان کو حدیث میں ''مکثر'' اور معرفت حدیث میں امام قرار دیا ہے۔ متون واسانید حدیث کے عالم اور واقف کار تھے۔ حدیث میں ان کے کارنامے غیر معمولی ہیں۔ آپ نے علوم حدیث کی حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔

امام حاکم لکھتے ہیں: ''حدیث میں ان سے بے نظیر کتابیں یادگار ہیں۔ حدیث میں ابن حبان کی مہارت اور ژرف نگاہی کا ثبوت یہ ہے کہ آپ جرح وتعدیل کے امام تھے اور اس فن میں ان کی تصنیفات بڑی اہم خیال کی جاتی ہیں''۔

1.7 فقہ واجتہاد

اپنے جامع کمالات استاذ امام ابن خزیمہ کی طرح آپ بھی فقہ وحدیث دونوں ہی میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے اور انہی سے اس فن کی تکمیل وتحصیل کی تھی۔ علمائے سیر لکھتے ہیں کہ ابن حبان فقہ کے عالم وعارف اور فقہائے دین میں سے ہیں۔ سمرقند والوں میں فقہی ذوق پیدا کرنا انہی کا کارنامہ ہے۔

امام حاکم کا بیان ہے کہ ابن حبان علم فقہ کا خزانہ تھے۔ (٦)

دینی علوم کی طرح آپ اس دور کے مروجہ علوم اور جدید فنون سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ آپ لغت، صرف ونحو کے علاوہ فلسفہ وکلام، طب ونجوم اور جغرافیہ میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ ان گوناگوں علوم سے واقفیت ومعرفت امام ابن حبان کی جامعیت کا ثبوت ہے۔

ادریسی کا بیان ہے کہ آپ متعدد علوم کے جامع تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ آپ علوم وفنون کا خزانہ تھے۔

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ابن حبان نے ہر ہر فن میں کتابیں لکھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے اسلام میں ایسے جامع کمالات لوگ کم ہی گزرے ہیں جن کو اتنے گوناگوں اور متنوع علوم میں اس قدر رسوخ اور ایسی مکمل مہارت حاصل رہی ہو۔ ان ہی کمالات اور جامعیت کی وجہ سے مورخین نے آپ کو ''امام العصر'' ''العالم الحبر'' اور ''العلامۃ المتبحر'' لکھا ہے۔ (۷)

اللہ جل شانہ نے علم وفضل کی طرح آپ کو فہم وفراست اور عقل ودانش سے بھی نوازا تھا۔ امام حاکم نے آپ کو عقلائے رجال میں بتایا ہے اور خطیب بغدادی نے بھی آپ کے فہم وفراست کا اعتراف کیا ہے۔

1.8 علم کا شوق وذوق

امام ابن حبان کو علم وفن سے غیر معمولی شغف تھا۔ سفر کی زیادتی اسی دلچسپی کا نتیجہ تھی۔ آپ امام ابن خزیمہ کی خدمت میں رہ کر اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ علم سے تعلق اور دلچسپی کا یہ حال تھا کہ اپنے وطن بست میں ایک مدرسہ اور کتب خانہ قائم کیا تھا اور اپنی زندگی ہی میں اپنا مکان ان دونوں کیلئے وقف کر دیا تھا۔ یہ مدرسہ علماء، فقہاء اور محدثین سے معمور رہتا تھا اور کتب خانہ کا نہایت معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اس کی نگرانی باقاعدہ ایک شخص کے ذمہ کر دی گئی تھی۔ اس کی کشش لوگوں کو دور دراز سے یہاں کھینچ لاتی تھی۔ ان کو قیام اور کتب خانہ سے استفادہ اور کتابوں کی نقل کی پوری سہولت بہم پہنچائی جاتی تھی۔ کتابوں کی حفاظت کا بھی معقول انتظام تھا۔ چنانچہ کتب خانہ سے باہر کتابیں لے جانے کی کسی کو اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ اس مدرسہ اور کتب خانہ کا فیض ابن حبان کے انتقال کے بعد بھی جاری رہا۔ (۸)

منصب قضاء

دینی علوم میں بصیرت اور پختگی کی وجہ سے امام ابن حبان کو قضا کا منصب تفویض کیا گیا تھا۔ آپ ایک عرصہ تک سمرقند، نسا، نیشاپور اور خراسان کے بعض شہروں کے قاضی رہے۔

1.9 شہرت ومقبولیت

ابن حبان کے علم وفضل اور جامعیت وکمالات کی بنا پر پوری دنیا میں ان کی شہرت ہوئی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ شہروں اور ملکوں میں ان کی غیر معمولی شہرت تھی اور وہ بالاتفاق ائمہ امت میں شمار کئے جاتے تھے۔

علامہ سمعانی نے آپ کو امام العصر اور حافظ ذہبی نے آپ کو ''ائمہ'' میں شمار کیا ہے۔ آپ کی مقبولیت کا یہ حال تھا کہ جب سیر وسیاحت کے بعد اپنے وطن ''بست'' تشریف لاتے تھے تو آپ کے گھر پر شائقین علم اور طالبان فیض کا ہجوم رہتا تھا۔ آپ کی تصنیفات آپ کی حیات ہی میں پھیل گئی تھیں اور ذوق وشوق سے پڑھی جاتی تھیں۔ (۹)

1.10 فکر وخیال میں جدت وندرت

امام ابن حبان کے بعض افکار وخیالات میں بڑی جدت اور ندرت پائی جاتی ہے۔ اس قسم کی ایک عجیب اور دلچسپ رائے بطور مثال یہاں پیش کی جاتی ہے۔

''حضرت انس سے صوم وصال کی جو روایت منقول ہے اس میں آپ ﷺ کے اس ارشاد مبارک: "إنی لست کأحدکم إنی أطعم وأسقی" ''میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے خداوند کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے''۔

اس روایت کے متعلق امام ابن حبان اپنی صحیح میں لکھتے ہیں:

''اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ روایات صحیح نہیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھ لینے کا ذکر ہے۔ دراصل ان حدیثوں میں حجر (پتھر) کے بجائے جز کا لفظ ہوگا جس کے معنی ظرف الازار یعنی نیفہ ہے؛ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ مسلسل روزہ رکھنے کی صورت میں بھی اپنے رسول کو کھلاتا پلاتا تھا تو اس وقت بھلا کیسے وہ آپ ﷺ کو بھوکا چھوڑ دیتا جب آپ ﷺ روزے سے نہیں ہوتے تھے!! یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اپنے پیٹ پر پتھر رکھنا پڑتا تھا جبکہ واقعہ یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھوک میں پیٹ پر پتھر باندھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا"۔

علامہ ابن سبکی نے اس رائے پر درج ذیل تبصرہ کیا ہے: "حافظ ابن حبان کا یہ قول محل نظر ہے کیونکہ خود انہوں نے اپنی اسی کتاب (صحیح ابن حبان) میں حضرت عبداللہ ابن عباس کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا: "والذی نفسی بیده ما أخرجنی إلا الجوع" "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے میں بھی بھوک ہی کی وجہ سے باہر آیا ہوں"۔

اسی طرح متعدد روایات میں آپ ﷺ کی بھوک کا ذکر ہے۔ درحقیقت بھوک کو نقص اور عیب خیال کرنا ہی غلط ہے بلکہ اس سے نبی کے درجات کی بلندی کا پتہ چلتا ہے۔ ان روایات اور صوم وصال کی روایت میں تطبیق کی صورت بالکل واضح ہے۔ اللہ جل شانہ کی مشیت اور مرضی سے نبی کے مختلف احوال ہوتے ہیں۔ کبھی وہ بھوکا ہوتا ہے، کبھی روزہ سے ہوتا ہے اور کبھی یہ حال ہوتا ہے کہ روزہ میں اس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف کا مطلقاً احساس نہیں ہوتا۔ اور یہ سب صورتیں اور مختلف حالتیں اپنے اپنے عمل اور وقت کے اعتبار سے بالکل موزوں اور مناسب ہوتی ہیں۔

وفات

امام ابن حبان نے جمعہ کا دن گزار کر ۲۴ شوال ۳۵۴ھ کی شب میں اپنے وطن بست میں انتقال کیا۔ انہوں نے اپنے مکان کے قریب ایک چبوترہ بنایا تھا؛ اس میں دفن کئے گئے تھے۔

1.11 تصنیف وتالیف

حافظ ابن حبان ان علمائے اسلام میں تھے جن سے بے شمار کتابیں یادگار ہیں۔ ان کی تصنیفات کیفیت وکمیت دونوں اعتبار سے اہم اور علمائے فن اور محدثین کا عمدہ ماخذ ومرجع ہیں۔ سمعانی اور حاکم کا بیان ہے کہ ابن حبان نے فن حدیث وغیرہ میں بیش قیمت اور عدیم المثال کتابیں لکھی ہیں۔ مگر افسوس کہ چند کے علاوہ اکثر تصنیفات اب ناپید ہیں۔ خطیب بغدادی نے ان تالیفات کی بربادی کا ماتم کرتے ہوئے لکھا ہے: "یہ عظیم الشان کتابیں اس لائق تھیں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ نقل واشاعت ہوتی۔ اہل علم ان کو ہاتھوں ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتے۔ان کی نقل وکتابت کرتے اور جلدوں میں باندھ کر محفوظ کر دیتے۔لیکن افسوس کہ امام صاحب کے اہل وطن ان کے مرتبہء فضل وکمال سے نا آشنا تھے اور وہ اپنی بے بصیرتی کی وجہ سے ان کی اہم اور بلند پایہ تصنیفات کی اشاعت سے غافل رہے۔جن کتابوں کا علم ہوسکا ہے ان کی فہرست اور بعض کا مختصر تعارف یہاں درج کیا جاتا ہے:

۱-کتاب الصحابہ

۲-کتاب التابعین

۳-کتاب اتباع التابعین

۴-کتاب تبع الاتباع

۵-کتاب علل الحدیث الزہری

۶-کتاب علل حدیث مالک

۷-کتاب غرائب الاخبار

۸-کتاب الفصل والوصل

۹-کتاب مناقب مالک بن انس

۱۰-کتاب مناقب الشافعی

۱۱-کتاب المعجم علی المُدن

۱۲-کتاب شعب الایمان

۱۳-روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء

اسلام اور عربوں کے اخلاق وآداب پر عمدہ کتاب ہے۔اس کا ایک حصہ ۱۳۲۸ھ میں قاہرہ سے شائع ہوا تھا۔اس میں مصنف نے اپنی متعدد کتابوں کا ذکر اور حوالہ دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴- کتاب الہدایۃ الی علم السنن

یہ حدیث وفقہ دونوں کی جامع اور عمدہ تصنیف ہے۔ اس میں ترجمۃ الباب کے بعد حدیث نقل کر کے اس کی اسناد کے تمام رجال کے عام حالات، فضل وکمال، نسبت، کنیت، قبائل، اوطان اور سنین ولادت ووفات وغیرہ تحریر کئے گئے ہیں۔ پھر حدیث کی حکیمانہ اور فقہی تشریح کی گئی ہے۔ متضاد اور متعارض روایات میں جمع وتطبیق کی صورتیں اور روایات میں کمی بیشی اور فرق واختلاف کی صراحت بھی کی گئی ہے۔ (۱۰)

۱۵- کتاب الجرح والتعدیل

بعض حضرات نے اس کو اور "کتاب الضعفاء" کو ایک ہی کتاب قرار دیا ہے۔ اس میں رواۃ کے درجہ ومرتبہ کو واضح کرنے کیلئے وہ تمام اقوال درج کئے گئے ہیں جو ان کے ضعف وجرح یا ضبط وعدل کے بارے میں اصحاب سنن سے منقول ہیں۔ اس کتاب کو "کتاب الثقات" کا تکملہ بھی بتایا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے لسان المیزان کے مقدمہ میں اس پر نقد بھی کیا ہے۔

۱۶- کتاب الثقات

یہ رجال کی مبسوط، اہم اور شہرہ آفاق کتاب ہے۔ اس کی اہمیت کیلئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے بعد رجال میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان سب میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کی ابتدا میں سنت واتباع سنت کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور مقدمہ میں حدیث کے رواۃ کی بتیس قسمیں بتائی گئی ہیں۔ اس میں پہلے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کا تذکرہ ہے۔ اسکے بعد عام صحابہ، تابعین وتبع تابعین سے لے کر اپنے عہد تک کے علماء حدیث وروایت کا حروف کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس میں صرف ثقات کا ذکر کیا ہے مگر ان کے نزدیک اس میں قدرے وسعت ہے یعنی جو راوی منکر الحدیث، مجروح اور مدلس نہیں ہے وہ ثقہ ہے۔ اس بارے میں آپ خود لکھتے ہیں: "اس میں صرف ان ہی ثقات کا ذکر ہے جن کی روایات سے استدلال جائز ہے۔ جن رواۃ کی بعض حضرات نے تضعیف کی ہے وہ بھی اس میں شامل کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں بشرطیکہ وہ میرے معیار کے مطابق ثقہ ہوئے۔ میں نے اپنے اصول اور معیار کو ''کتاب الفصل بین الثقات'' میں تحریر کیا ہے۔ جو لوگ اس معیار اور اصول کے مطابق ضعیف ہیں یا جن کی روایات سے استدلال جائز نہیں میں نے ان کو اس میں شامل نہیں کیا ہے۔ ان لوگوں کا ''کتاب الضعفاء'' میں ذکر ہوگا۔

② صحیح ابن حبان

اس کتاب کا نام ''التقاسیم والانواع'' بھی ہے۔ اس کو حدیث کی مشہور اور اہم کتاب خیال کیا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں اس کا نام لیا ہے۔ اس کتاب کی بعض اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- صحیح ابن حبان کی سب سے اہم خصوصیت اس کی صحت ہے۔ جو کتابیں ''صحیح'' کے عنوان سے مرتب کی گئی ہیں ان میں امام ابن خزیمہ کی کتاب کے بعد اس کا درجہ ہے۔ بعض محدثین نے اسکو سنن ابن ماجہ سے زیادہ صحیح روایات کا مجموعہ بتایا ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد بہتر اور عمدہ مجموعے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کے ہیں۔

۲- امام ابن حبان نے اپنی صحیح کو نہایت دلچسپ انداز اور نرالے اسلوب پر مرتب کیا ہے؛ یعنی فقہی ابواب اور مسانید پر احادیث مرتب کرنے کے مشہور اور مروج طریقوں کے بجائے اس کو اقسام وانواع پر مرتب کیا گیا ہے۔

۳- ہر حدیث کے آخر میں رجال واسناد کی تحقیق، حدیث کے مفہوم کی تعیین ووضاحت اور اسناد ومتون کی فنی بحثیں اور دوسرے مفید ولطیف معلومات بیان کی گئی ہیں۔

۴- کتاب کے عنوانات سے امام ابن حبان کی فقہی بصیرت، عالمانہ ژرف نگاہی اور سنت واثر سے مکمل واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

2.1 مختصرات وزوائد

صحیح ابن حبان کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس کی جانب اعتناء کیا گیا اور اس کے زوائد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطراف، حواشی اور مختصرات ترتیب دیئے گئے۔

انواع واقسام پر مرتب کئے جانے کی وجہ سے اس سے استفادہ مشکل اور دشوار تھا اسلئے امیر علاء الدین ابوالحسن علی فارسی (م ۷۳۷ھ) نے اس کو فقہی ابواب پر ''الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' کے نام سے مرتب کیا۔ اس میں اصل کی تمام خصوصیات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس کی پہلی جلد شیخ احمد محمد شاکر کی تصحیح، تعلیق اور مقدمہ کے ساتھ دار المعارف قاہرہ سے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ بعد میں استاذ شعیب الارناؤوط نے اس کا بہت تفصیل کے ساتھ مقدمہ لکھا۔ روایات کی تخریج کی اور عمدہ تعلیقات کے ساتھ اسے مزیّن کیا۔ یہ نسخہ آج کل مارکیٹ میں عام دستیاب ہے اور طلبہ حدیث کے لئے بہت مفید ہے۔

ابوالحسن نورالدین ہیثمی نے موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان کے نام سے اس کے زوائد لکھے۔ اس میں ان روایات کو جمع کیا گیا ہے جو صحیحین میں نہیں ہیں۔ اس کا نسخہ مدینہ منورہ کے ایک کتب خانہ میں محفوظ تھا۔ اس کی مدد سے دار الحدیث مکہ مکرمہ کے مدیر شیخ محمد عبدالرحمٰن حمزہ نے اس کو ایڈٹ کر کے مطبعہ سلفیہ سے شائع کیا ہے۔ اس کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔ حافظ ہیثمی نے صحیحین کی بعض روایات سے اس کی عدم مطابقت وفرق اور حواشی میں حدیث کی بعض اور کتابوں سے بھی اس کی روایات کی مطابقت دکھائی ہے۔ اور کہیں کہیں رواۃ کے ناموں کی تصحیح کی ہے۔

2.2 ابن حبان اور جرح وتعدیل

امام ابن حبان کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ''جرح'' میں تشدّد اور ''تعدیل'' میں نرمی سے کام لیتے ہیں۔ اس بنا پر بعض حضرات نے آپ کو ''متساہل'' کہا ہے۔ لیکن ایسا کہنا مطلق صورت میں قابل تسلیم نہیں ہے۔ اس شبہ کی بنیاد علامہ نووی کے اس قول کی بنیاد پر ہے: ''یقارب صحیح الحاکم فی حکمه صحیح أبی حاتم ابن حبان'' ''یعنی حافظ ابن حبان کی صحیح کا وہی درجہ ہے جو امام حاکم کی صحیح کا تھا''۔

عام محدثین کے نزدیک حاکم کا تساہل مشہور ہے۔ اس لئے علامہ نووی کے اس بیان سے خیال ہوتا ہے کہ ابن حبان کے یہاں بھی اسی قسم کا تساہل پایا جاتا ہے جس کیلئے حاکم کی شہرت ہے۔ لیکن ارباب فن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس قول کی وضاحت میں جو کچھ لکھا ہے اس سے اس شبہ کی تردید ہو جاتی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: ''اس بیان سے بہ ظاہر حاکم کی کتاب کی ترجیح معلوم ہوتی ہے مگر یہ ایسا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد حاکم کے تساہل میں ابن حبان کی قربت ومماثلت کا اظہار ہے۔ ابن حبان کی جانب اس کی نسبت اس لئے صحیح نہیں کہ وہ صرف ''حسن'' کو ''صحیح'' سے موسوم کر دیتے ہیں۔ باقی جن شرطوں کو انہوں نے بیان فرمایا ہے ان کا پوری طرح لحاظ رکھا ہے اور حاکم کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

حافظ ابن حجر اس ضمن میں لکھتے ہیں: ''حاکم کے مقابلہ میں ابن حبان کا تساہل کم درجہ کا ہے''۔

امام حازمی لکھتے ہیں: ''حاکم سے زیادہ ابن حبان کو روایات کی چھان بین میں دلکہ اور رسوخ حاصل ہے۔ اگر ان کی جانب تساہل کی نسبت اس وجہ سے کی گئی ہے کہ ان کی کتاب میں ''حسن'' روایات موجود ہیں تو یہ بجا ہے؛ کیونکہ انہوں نے اس کو ''صحیح'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ لیکن اگر اس سے شرائط میں تخفیف وتساہل کی جانب اشارہ مقصود ہے تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی صحیح میں انہی ثقات اور غیر مدلس اشخاص کی روایات بیان کرتے ہیں جنہوں نے اپنے شیوخ سے اس کو اور ان سے روایت کرنے والوں نے ان سے ان کا سماع کیا ہو اور ان میں کسی قسم کا ارسال وانقطاع نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ رواۃ کی ثقاہت کے متعلق ان کا ایک خاص نظریہ ہے۔ اسی کے مطابق کتاب الثقات مرتب کی گئی ہے لیکن اس اصول سے ناواقفیت کی بنا پر ان پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ (۱۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

③ امام ابن خزیمہ

(م ۳۱۱ھ)

3.1 نام ونسب

محمد نام، ابوبکر کنیت، شیخ الاسلام لقب، اور نسب نامہ یہ ہے: محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر۔ آپ ماہ صفر ۲۲۳ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

3.2 اساتذہ

آپ کے شیوخ واساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں جن کو شہرت حاصل ہے وہ یہ ہیں:

ابوقدامہ سرخسی

ابوکریب

احمد بن منیع

اسحاق بن موسیٰ خطمی

بشر بن معاذ عقدی.

عبدالجبار بن علاء

عتبہ بن عبداللہ

علی بن حجر

علی بن خشرم

محمد بن ابان مستملی

محمد بن اسلم زاہد

محمد بن حرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن مہران

محمود ابن غیلان

نصر بن علی جہضمی

یونس بن عبداللہ

امام اسحاق بن راہویہ اور محمد بن حمید رازی سے بھی آپ کو ملاقات اور سماع کا شرف حاصل ہوا۔ مگر اس وقت آپ کم سن تھے اس لئے ان شیوخ سے آپ نے کوئی روایت نہیں کی۔

تلامذہ

جن حضرات نے آپ سے استفادہ کیا اور آپ کی روایات کو ان کی وجہ سے ترویج حاصل ہوئی ان کے نام یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن مہران مقری

ابوحامد احمد بن محمد بن بابویہ

ابوعلی نیشاپوری

ابوعمرو بن حمدان

اسحاق بن سعید نسوی

محمد بن نصیر

اور آپ کے پوتے محمد بن فضل

آپ کے تلامذہ میں ابراہیم بن ابی طالب اور ابوعمرو احمد بن مبارک مستملی بھی تھے جو عمر میں آپ سے بڑے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.3 حصول علم کیلئے سفر

علم وفن کی تحصیل اور حدیث وفقہ کی تکمیل کیلئے آپ نے مختلف مقامات کے سفر کئے۔ بچپن میں اپنے وطن نیشاپور کے علماء ومشائخ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد رے، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، حجاز، عراق، مصر اور واسط وغیرہ تشریف لے گئے۔ (۱۲)

3.4 حفظ وثقاہت

حافظ ابن حبان کہتے ہیں کہ روایات کے اسناد اور متون کا آپ سے بہتر کوئی حافظ میں نے نہیں دیکھا۔ امام ابو احمد دارمی نے خود امام ابن خزیمہ سے ان کے حافظہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: ''میں جس چیز کو تحریر کرتا ہوں وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی ہے''۔ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ: ''جس طرح حفاظ قرآن کو قرآن کی سورتیں زبانی یاد ہوتی ہیں اسی طرح ابن خزیمہ کو فقہیات حدیث زبانی یاد ہوتی ہیں۔ امام دارقطنی نے ان کو ثقہ وثابت قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان کہتے ہیں کہ روئے زمین پر احادیث وسنن کے صحیح الفاظ اور زیادات کی یادداشت رکھنے والا ابن خزیمہ کی مانند کوئی اور شخص نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کا تمام ذخیرہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے''۔ (۱۳)

3.5 علم حدیث میں مقام ومرتبہ

امام ابن خزیمہ کا شمار اکابر محدثین اور نامور ائمہ فن میں ہوتا ہے۔ احادیث پر آپ کی نظر نہایت وسیع اور گہری تھی۔ آپ کم عمری میں امام اور حافظ حدیث کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ امام شافعی کے نامور شاگرد اور فقہ شافعی کے جامع ومدون امام مزنی سے ایک عراقی نے دریافت کیا کہ جب قرآن مجید نے قتل کی صرف دو ہی صورتیں بیان کی ہیں: عمد اور خطا۔ تو آپ لوگ تیسری قسم شبہ عمد کو کس طرح مانتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں ایک حدیث پیش کی۔ اس نے کہا: ''آپ علی بن زید بن جدعان کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ سن کر امام مزنی خاموش ہو گئے اور ابن خزیمہ نے جواب دیا کہ شبہ عمد کی روایات

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوسرے طرق سے بھی مروی ہیں۔ عراقی نے کہا کہ آپ کے پاس اور کونسی سند ہے؟ امام ابن خزیمہ نے جواب دیا: ''ایوب سختیانی اور خالد الحذاء کی سند میرے پاس ہے''۔ عراقی نے سند کے ایک راوی عقبہ بن اویس کے بارے میں شک وتردد کا اظہار کیا تو ابن خزیمہ نے فرمایا: ''عقبہ بن اویس بصری شیخ ہیں اور ابن سیرین جیسے جلیل القدر بزرگ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ عراقی نے امام مزنی کو مخاطب کر کے کہا: ''میں آپ سے بات کر رہا ہوں؛ ان سے نہیں''۔ امام مزنی نے فرمایا: ''یہ احادیث کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقف کار ہیں۔ اس لئے جب روایات پر گفتگو ہوتی ہے تو میں خاموش رہتا ہوں اور یہ بحث کرتے ہیں''۔ (۱۴)

امام ابن خزیمہ مسائل وفتاوی اور عمومی سوالات کے جواب بھی احادیث کی روشنی میں دیتے تھے۔ امیر اسماعیل بن احمد نے ایک مرتبہ فے اور غنیمت کا فرق دریافت کیا تو ابن خزیمہ نے سورہء انفال کی آیت: ﴿ما أفاء الله على رسوله.....﴾ پڑھ کر احادیث سے مسئلہ کی وضاحت کی۔ ابوزکریا یحیی بن محمد کا بیان ہے کہ اس موقع پر امام ابن خزیمہ نے ۷۰ احدیثیں بیان کی ہوں گی۔ (۱۵)

احادیث وروایت سے استنباط اور استخراج مسائل میں آپ کو بڑا ملکہ حاصل تھا۔ ابن شریح کا بیان ہے کہ امام ابن خزیمہ بڑی چھان بین اور محنت سے احادیث کے نکات ومطالب کا استخراج کرتے تھے۔ (۱۶)

حدیث کی نقل وروایت میں آپ کے فضل وکمال اور امتیاز کا اعتراف کرتے ہوئے حافظ ابن الجوزی نے لکھا ہے: "كان مبرزا فى علم الحديث" ''آپ علم حدیث میں بہت ممتاز اور نہائت فاضل تھے''۔ (۱۷)

3.6 فقہ واجتہاد

فقہ واجتہاد اور استخراج میں بھی آپ کا درجہ نہائت بلند تھا۔ امام بویطی اور امام مزنی جیسے اساتذہء وقت سے آپ نے اس فن میں استفادہ کیا تھا۔ لیکن فقہ کے عام مذاہب میں آپ کسی خاص مذہب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وابستہ نہیں تھے بلکہ آپ کا شمار مجتہدین میں ہوتا ہے۔

علامہ ابن سبکی نے آپ کو مجتہد مطلق اور حافظ ابن کثیر نے "من المجتهدين فی دين الإسلام" کہہ کر آپ کی تعریف کی ہے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ سولہ سال کی عمر کے بعد میں نے کسی کی تقلید نہیں کی۔

ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرمان کی موجودگی میں کسی شخص کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ ابن خزیمہ خود صاحب مذہب تھے اور مستقل امام فقہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کے فتاوی بھی ایک زمانہ میں بعض اسلامی ملکوں میں رائج تھے۔

حافظ ابن القیم الجوزیہ لکھتے ہیں: محمد بن اسحاق امام الائمہ کے لقب سے موسوم کئے جاتے تھے۔ آپ کے متبعین آپ کے مذہب کی پیروی کرتے تھے۔ آپ مقلّد نہیں تھے بلکہ خود امام مستقل اور صاحب مذہب تھے۔ امام بیہقی نے یحییٰ بن محمد عنبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ علمائے حدیث کے پانچ طبقے ہیں:

۱- مالکیہ

۲- شافعیہ

۳- حنبلیہ

۴- راہویہ

۵- خزیمیہ (۱۸)

امام ابن خزیمہ بدعات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور عام محدثین کی طرح کلام وعقائد کے غیر ضروری مسائل میں بحث وتدقیق احتیاط وتقوی کے منافی خیال کرتے تھے۔ اپنے تلامذہ اور مُنتَسبین کو سخت تاکید کردی تھی کہ اس قسم کے مسائل میں پڑنے سے پرہیز کریں۔ بعض تلامذہ کے متعلق جب معلوم ہوا کہ وہ ایسے مباحث آپ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں تو سخت برہمی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ میرے حوالہ سے جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقائد وکلام کے متعلق آپ نے جو کتابیں لکھی تھیں ان میں اہل سنت والجماعت کے نقطہ نظر کی ترجمانی کی ہے۔ بعض مسائل میں عام اہل سنت سے بھی زیادہ متشدد تھے۔ یہاں چند مسائل کے متعلق آپ کی آراء وخیالات طبقات وتراجم کی کتب سے نقل کئے جاتے ہیں۔

''قرآن مجید اللہ جل شانہ کا کلام ہے۔ اس کی وحی تنزیل اور وہ خود غیر مخلوق ہے۔ وہ اللہ جل شانہ کی صفات میں ایک ذاتی صفت اور مستقل بالذات ہے۔ اس کو مخلوق محدث اور فعلی صفت سمجھنے والے جہنمی، بدعتی اور گمراہ ہیں۔ بعض جاہل کہتے ہیں کہ اللہ تعالی مکرر کلام نہیں کرتا۔ یہ لوگ کلام الٰہی سے نا آشنا اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اللہ جل شانہ نے کئی مقامات پر تخلیق آدم کا ذکر کیا ہے۔ حضرت موسی کا قصہ مکرر بیان کیا ہے۔ ﴿فبأیّ آلاء ربّکما تکذّبان﴾ بار بار کہا گیا ہے۔ یہ کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہوسکتا اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ازل میں کلام کرنے کے بعد اللہ تعالی پھر کلام نہیں کرتا وہ جہنمی ہے۔ اللہ تعالی عرش پر بلا کیف مستوی ومتمکن ہے۔ ان مسائل میں آپ اتنے متشدد تھے کہ جہمیہ وغیرہ کو بہت سخت الفاظ کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ آپ کہتے ہیں: ''اللہ جل شانہ ازل سے متکلم ہے۔ جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ جل شانہ ایک ہی بار کلام کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اس کا اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالی عرش پر ساتویں آسمان کے اوپر متمکن ہے۔ وہ کافر ہے۔ اسکا خون مباح اور مال حلال ہے۔ قرآن مجید کو کلام الٰہی کے بجائے مخلوق سمجھنے والا کافر ہے۔ اس سے توبہ کرائی جائے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائے گا۔ اور وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ جہمیہ اور کلامیہ ملعون اور اپنے عقائد وخیالات میں جھوٹے ہیں''۔ (۱۹)

3.7 علماء کا اعتراف

امام ابن خزیمہ کے ہم عصر علماء اور ارباب کمال آپ کے علم وفضل کے معترف تھے۔

امام دارقطنی نے آپ کو عدیم النظیر اور حافظ ذہبی نے فرید العصر اور حافظ ابن کثیر نے ''بحرا من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحور العلم" لکھا ہے۔

ابوعلی نیشاپوری لکھتے ہیں: ''میں نے امام ابن خزیمہ سے زیادہ صاحب کمالات آدمی نہیں دیکھا۔ آپ کے استاذ ربیع بن سلیمان کا بیان ہے: ''ابن خزیمہ نے ہم سے جتنا استفادہ کیا ہم نے اس سے زیادہ ان سے استفادہ کیا''۔

علامہ ابن سبکی آپ کی جامعیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابن خزیمہ مختلف علوم کے جامع اور مرتبہء کمال پر فائز تھے۔ نیشاپور میں جو علم وفن کا گہوارہ اور فضلاء وارباب کمال کا مرکز تھا۔ یکتائے روزگار تھے۔ آپ کی علمی شان سب سے بالا وبرتر تھی۔ آپ کے گرد طلبہ ومستفیدین کا ہجوم رہتا تھا۔ آپ کے فتاوی تمام روئے زمین میں نقل ہوتے تھے۔ عقل وفطانت میں بے مثال تھے۔ بحث ومناظرہ میں انہیں زیر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ درحقیقت علم وفضل کا ایسا بحر زخار تھے جس سے تشنگان علوم سیراب ہوتے تھے۔ ان کی اس علمی ضیاباری کی وجہ سے ایک عالم کو بصیرت حاصل ہوتی تھی۔ علماء واساطین بھی ان کی جانب رجوع کرتے تھے۔ ان کے فیض کا یہ حال تھا:

كالبحر يقذف للقريب جواهرا
كرما ويبعث للبعيد سحائبا

یعنی ابن خزیمہ سمندر کی طرح اپنے قریب کے لوگوں کو موتی اور جواہرات سے مالا مال کرتے ہیں اور دور والوں کیلئے باران رحمت کی طرح سامان فیض کرتے ہیں''۔ (۲۰)

3.8 اتباع سنت

امام ابن خزیمہ کو اتباع سنت میں بڑا اہتمام تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ سنت کا لحاظ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے حمام میں بال منڈانے کیلئے کہا گیا تو فرمایا: ''میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا حمام میں داخل ہوکر بال منڈانا ثابت نہیں''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوعمرو بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں ابن خزیمہ کے درس میں شریک ہوتا تھا۔ وہ اکثر معمولی کاموں میں مدد لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میرا دایاں ہاتھ روشنائی سے آلودہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے ان کو بائیں ہاتھ سے قلم دینا چاہا تو انہوں نے نہیں لیا۔ میرے رفقا نے دائیں ہاتھ سے قلم دینے کے لئے کہا۔ جب میں نے دائیں ہاتھ سے دیا تو قلم انہوں نے لے لیا۔ (۲۱)

3.9 تعلق باللہ

امام ابن خزیمہ زہد وتقوی اور عبادت وریاضت میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ آپ صاحب کرامت تھے۔ لوگ ان کی ذات کو نہائت بابرکت خیال کرتے تھے۔ ابوعثمان زاہد کا بیان ہے کہ ''اللہ تعالی اہل نیشاپور کے مصائب وآلام ابن خزیمہ کی برکت سے دفع کرے گا''۔

محمد بن ہارون طبری روایت کرتے ہیں کہ میں محمد بن نصر مروزی، محمد بن علویہ اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ چاروں تحصیل علم وسماع حدیث کیلئے امام ربیع بن سلمان کے پاس گئے۔ وہاں ہم لوگوں کا ساز وسامان ختم ہو گیا۔ جب تین دن اور تین رات تک فاقہ کرنا پڑا تو ہم نے آپس میں کہا کہ ایسی حالت میں تو ہمارے لئے سوال کرنا جائز ہے، لیکن ہر شخص سوال کرنے میں عار محسوس کرتا تھا اسلئے قرعہ اندازی کی گئی۔ اتفاق سے قرعہ ابن خزیمہ کے نام نکلا۔ انہوں نے کہا: ''پہلے مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو''۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کھولا گیا تو امیر مصر احمد بن طولون کا خادم اجازت لے کر اندر داخل ہوا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ ایک پرزہ نکال کر پوچھا: ''محمد بن نصر کون ہیں؟ ہم لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس نے پچاس ہزار کی ایک تھیلی دی اور کہا: امیر نے سلام عرض کیا ہے اور آپ کے اخراجات کیلئے یہ رقم پیش کی ہے۔ ختم ہونے کے بعد مزید رقم پیش کی جائے گی۔

اسی طرح ہم چاروں کو تھیلیاں دے کر یہی پیغام پہنچایا۔ (۲۲)

3.10 سخاوت

امام ابن خزیمہ بڑے فیاض اور مہمان نواز تھے۔ آپ کے پوتے محمد بن فضل کا بیان ہے کہ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دادا بخل سے نا آشنا اور مال پس انداز نہیں کرتے تھے۔ ان کا کل مال ودولت اہل علم اور ضرورت مندوں کیلئے وقف تھا۔ ایک مرتبہ بڑی پر تکلف دعوت کی۔ مختلف قسم کے لذیذ کھانوں اور پھلوں سے دسترخوان آراستہ تھا۔ امراء واعیان کے ساتھ اہل علم، فقہاء اور محدثین بھی مدعو تھے۔ لوگ اس دعوت کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ ایسی شاندار دعوت کا اہتمام صرف سلاطین ہی کر سکتے ہیں۔ (۲۳)

3.11 جرأت وبے باکی

امام ابن خزیمہ کے اخلاقی اوصاف میں سب سے نمایاں وصف صاف گوئی اور بے باکی ہے۔ امراء واعیان دولت کے سامنے بھی آپ اس میں باک نہ کرتے تھے۔

ایک دفعہ اسماعیل بن احمد نے اپنے والد کے واسطہ سے ایک حدیث بیان کی جس کی سند میں ان کو وہم ہوگیا تھا۔ ابن خزیمہ بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے فوراً اس کی تصحیح کی۔ جب واپس ہوئے تو قاضی ابوذر نے بتایا کہ ہم لوگ بیس سال سے یہ غلط روایت سنتے تھے مگر تصحیح کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ابن خزیمہ نے کہا: ''میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں خطا وتحریف جان کر خاموش رہنا گوارا نہیں کر سکتا''۔ (۲۴)

3.12 امامت وشہرت

اللہ تعالیٰ نے امام ابن خزیمہ کو بڑی مقبولیت اور شہرت عطا فرمائی تھی۔ امام الائمہ آپ کے نام کا جزو بن گیا تھا۔ علامہ اسنوی کا بیان ہے کہ ابن خزیمہ اپنے زمانہ میں خراسان کے امام تھے۔

امام دارقطنی نے ان کو امام اور ابن ابی حاتم نے امام ومقتدیٰ کہا ہے۔

مقبولیت کا یہ حال تھا کہ آپ سے استفادہ کرنے کیلئے علماء وطلبہ کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ بڑے بڑے ارباب کمال دور دراز سے مشقتیں برداشت کر کے استفادہ کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مستفیدین کے قافلے ہر وقت خیمہ زن رہتے تھے۔ امراء اور اہل اقتدار بھی آپ کے اعزاز واکرام کو ملحوظ رکھتے تھے۔ پہلی مرتبہ جب امیر اسماعیل بن احمد سے آپ کی ملاقات ہوئی تو اس نے ناواقفیت کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شایان شان التفات نہیں کیا۔ بعد میں جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ ابن خزیمہ ہیں تو اس نے بڑی معذرت اور شرمندگی کا اظہار کیا اور نہائت گرم جوشی کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ (۲۵)

وفات

۲ ذیقعد ۳۱۱ھ کو آپ کا انتقال ہوا اور اپنے گھر کے ایک کمرہ میں آپ کی تدفین کا انتظام کیا گیا۔ حافظ ابن الجوزی نے آپ کی تاریخ وفات ۸ ذیقعد بتائی ہے۔

3.13 تصنیفات

امام ابن خزیمہ کا تعلق درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے ساتھ بھی رہا۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد امام حاکم نے چودہ سے زیادہ بتائی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے فتاوی کا مجموعہ بھی لگ بھگ سو اجزاء پر مشتمل تھا۔ آپ کی زیادہ تر تخلیقات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خرد برد ہوگئیں!! صرف دو کتابیں محفوظ رہ سکی ہیں:

ا- کتاب التوحید والصفات

یہ بڑی اہم اور مشہور کتاب ہے اور کئی اجزاء پر مشتمل ہے۔ حافظ ابونعیم نے اس پر ''المستخرج علی التوحید'' کے نام سے کتاب لکھی تھی۔ کتاب التوحید کے مخطوطات مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔

④ صحیح ابن خزیمہ

یہ امام ابن خزیمہ کی سب سے اہم کتاب ہے۔ اس کا شمار حدیث کی اہم اور معتبر کتابوں میں ہوتا ہے۔ مستند مصنفین اور علماء اس کی روایات سے اخذ اور استفادہ کرتے ہیں۔ کتب ستہ کے علاوہ ''طبقہ صحاح'' میں جو مصادر آتے ہیں ان میں امام ابن خزیمہ کی صحیح کو پہلا درجہ حاصل ہے۔

حافظ ابن کثیر اس کے بارے میں لکھتے ہیں: ''من أنفع الكتب وأجلها''۔ یعنی صحیح ابن خزیمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہائت مفید اور اہم کتابوں میں ہے۔

علامہ جلال الدین السیوطی نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد جن کتابوں کو زیادہ معتبر اور مستند بتایا ہے ان میں کتب صحاح کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: ''صحیح ابن خزیمہ کا درجہ صحیح ابن حبان سے زیادہ ہے کیونکہ ابن خزیمہ نے صحت کی جانب زیادہ توجہ کی ہے۔ یہ صحت میں مسلم کے قریب تر ہے۔

خود آزمائی ①

۱- امام ابن حبان کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام ابن حبان کے معروف ومشہور اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتایئے۔

۳- علم حدیث میں امام ابن حبان کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

۴- امام ابن حبان کے فکر میں کونسی جدت اور ندرت تھی؟

۵- صحیح ابن حبان کی خصوصیات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۶- امام ابن خزیمہ کا پورا نام ونسب بتایئے۔

۷- امام ابن خزیمہ کے اساتذہ اور تلامذہ میں کس کس کو زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی؟

۸- فقہ واجتہاد کے لحاظ سے ابن خزیمہ کا مقام کیا ہے؟

۹- ابن خزیمہ کے بارے میں علماء رجال نے کیا تبصرہ کیا ہے؟

۱۰- صحیح ابن خزیمہ کی مصادر حدیث میں کیا حیثیت ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ مطالعہ متن حدیث

از صحیح ابن حبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب الطہارۃ

5.1 ذکر إثبات الإیمان للمحافظة علی الوضوء

(۱)

۱۰۳۷ – أخبرنا أبو یعلی، حدثنا سریج بن یونس وأبو خیثمة حدثنا الولید بن مسلم، حدثنا ابن ثوبان، حدثنی حسان بن عطیة أن أبا کبشة السلولی حدثه أنه سمع ثوبان یقول: قال رسول اللہ ﷺ: ((سَدِّدُوْا وقاربوا، واعلَموا أنّ خیر أعمالکم الصلاةُ، ولا یحافظُ علی الوضوء إلا مؤمن".

مشکل الفاظ کی وضاحت

سَدِّدُوْا : آپس میں ملوتو خندہ پیشانی سے ملواور باہمی تعلق قائم رکھو۔

واعلَموا أنّ خیر أعمالکم الصلاة : تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہارا سب سے مفید عمل نماز کی ادائیگی ہے۔

ولا یحافظُ علی الوضوء إلا مؤمن : اپنے وضو کی حفاظت وہی کرتا ہے جس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔

5.2 ذکر حط الخطایا بالوضوء وخروج المتوضی نقیا من ذنوبه بعد فراغه من وضوئه

(۲)

۱۰۴۰ – أخبرنا عمر بن سعید بن سنان الطائی، أخبرنا أحمد بن أبی بکر، عن مالک، عن سهیل بن أبی صالح، عن أبیه عن أبی هریرة أن رسول اللہ ﷺ قال: "إذا تَوضَّأ العبدُ المسلمُ –أو المؤمنُ– فَغَسلَ وجهَه خرجَتْ من وجهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كلُّ خطيئةٍ نظر إليها بعينيه مع الماءِ أومع آخر قَطْرِ الماءِ، أو نَحْو هذا، فإذا غسَلَ يَديهِ خَرجَتْ من يَديه كلُّ خطيئةٍ بطَشَتْهَا يداه مع الماءِ أو مَع آخر قَطْرِ الماءِ حتَّى يَخرُجَ نقِيًّا من الذُّنوبِ".

ترجمہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو کرتے وقت اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی گرنے کے ساتھ ساتھ وہ سارے گناہ دھل جاتے ہیں جو اس کی آنکھوں کے ذریعہ سرزد ہوئے ہوں۔ اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے وہ سارے گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں جو اس سے اس کے ہاتھوں کے ذریعے سرزد ہوئے ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل صاف ہو جاتا ہیں۔

5.3 ذكر العلة التي من أجلها أمر بإسباغ الوضوء

(۳)

أخبرنا أبو يعلى قال: حدثنا أبو خيثمه، حدثنا جرير، عن منصور، عن هلال بن يِسَاف، عن أبي يحيى، عن عبدالله بن عمرو قال: رجعْنَا مع رسولِ اللهﷺ مِن مكةَ إلى المدينةِ حتى إذا كنّا ببعض الطريق، تَعجَّل قومُ عندَ العصرِ، فتَوضَّئوا وَهُمْ عِجَالٌ، قَال: فانتهينا إليهم وَأَعْقَابُهم تَلوُحُ لم يَمَسَّها الْماءُ، فَقالَ رسولُ اللهﷺ: "ويلٌ للأعقابِ من النَّار، أَسْبِغُوا الوُضوءَ".

مشکل الفاظ کی شرح

عِجَال : جلد باز

تَلوُحُ : چمکنا

أَسْبِغُوا : اہتمام سے کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف سفر کررہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ عصر آیا تو ہم میں سے بعض حضرات نے جلدی جلدی وضو کیا۔ جب ہم ان کے قریب گئے تو ان کی ایڑیاں خشک رہ جانے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ایڑیوں کو آگ سے بچاؤ۔ وضو اہتمام سے کرو''۔

(۴)

5.4 ۲۴- أخبرنا الفضل بن الحباب ، قال حدثنا أبو الوليد الطيالسى قال حدثنا زائدة بن قدامة، عن خالد بن علقمة، عن عبد خير قال: صلّى علىّ بن أبى طالب- الفجر، ثُمَّ دخلَ الرَّحبةَ، فدخلْنَا معه، فدعا بوَضوء، فأتاه الغلامُ بإناءٍ فيه ماء وطَسْت، فأخذ الإناءَ بيمينه، فأفْرَغ على يَسَارِه ففَسَلها ثلاثَ مرَّاتٍ، غَسَل كفَّيه قبلَ أن يُدْخِلَهما الإناءَ، ثم أدخل يدَه اليمنى فى الإناءِ، ففَرف منه ماءً، فملأ فاه، فَمَضْمَضَ، واسْتَنْشَقَ ثلاثا، ثُمَّ أدْخَلَ يده فى الإناءِ، ففَسل وجهَه ثلاثا، وذراعيه ثلاثا، ثُمَّ مسَحَ رأسَه بيديه جميعا مقدمه ومؤخرة، ثم أدْخَلَ اليمنى، فأفْرَغَ على قدمِه اليُمْنَى ففَسَلَها، ثُمَّ أدْخَلَ يدَه فى الإناءِ ثُمَّ أخْرَجَهَا ففَسل الأخْرى، ثُمَّ قال: مَنْ أَحَبَّ أن يَّنْظُرَ إلى وُضوءِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَهذا وُضوءُه.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن فجر کی نماز ادا کی۔ پھر اپنی آرام گاہ تشریف لے گئے۔ اس حدیث کے راوی عبد خیر کہتے کہ ہم آپؓ کے ساتھ تھے۔ آپ نے وضو کرنے کیلئے پانی طلب کیا۔ ایک غلام پانی سے بھرا ہوا برتن لے آیا۔ آپ نے پانی کا برتن دائیں ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ میں پانی انڈیل دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پانی سے اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے صاف کرلیا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور چلّو میں پانی لے کر اس کے ساتھ تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔ پھر برتن سے پانی لے کر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور تین بار کہنیاں دھولیں۔ پھر پورے سر کا مسح کیا۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بایاں پاؤں دھویا۔ پھر برتن سے پانی لے کر بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا: ''جو شخص رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ دیکھنا چاہے اور سیکھنا چاہے تو اس طریقہ کو ذہن میں رکھے''۔

(۵)

5.5 أخبرنا محمد بن الحسن بن قتيبة قال: حدثنا حرملة بن يحيى قال: حدثنا ابن وهب قال: أخبرنا يونس عن ابن شهاب أن عطاء بن يزيد الليثي أخبره أن حمران مولى عثمان أخبره أن عثمان بن عفان رضي الله عنه دَعا بوضوء فتَوضَّأَ وغَسَل كفَّه ثلاثَ مَرَّاتٍ، ثم مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَل وجْهَه ثلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَده اليُمْنَى إلى المرفق ثلاثَ مرَّاتٍ ثُمَّ غسلَ يدَه اليُسْرَى مِثلَ ذلك ثُمَّ مَسحَ برأسِه ثُمَّ غسَل رجْلَه اليمنى إلى الكعبينِ ثَلاث مراتٍ، ثُم غسَل رجلَه اليسرى مثل ذلِك ثُمَّ قال: رأيتُ رسولَ اللهِ ﷺ توضَّأَ نحوَ وُضوئي هَذا، ثُمَّ قال رسولُ اللهِ ﷺ: ''مَنْ توضَأَ نَحْوَ وَضوئِي هذا ثُمَّ قام فركَعَ رَكْعَتينِ لا يُحَدِّث فيهِما نفْسَه، غفَر الله له مَا تقدَّم من ذَنْبِه''.

حضرت عثمانؓ کے غلام حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے وضو کرنے کیلئے پانی طلب کیا۔ وضو کرتے وقت آپؓ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا۔ (ہر عمل تین بار کیا)۔

پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا اور بایاں بھی اسی طرح تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا۔ پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ کو اسی طرح وضو کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے وضو کرنے کے بعد فرمایا: ''جس نے میرے طریقہ کے مطابق وضو کیا پھر دو رکعت نماز اس طرح ادا کی کہ اس میں خیالات سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا جو اس سے سرزد ہوئے ہوں گے۔

الأمر بغسل اليدين للمستيقظ ثلاثاً

(٦)

أخبرنا عبدالله بن محمد الأزدى قال حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال حدثنا سفيان، عن الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة عن النبى ﷺ قال: ((إذَا اسْتيَقَظَ أحدُكم مِنْ مَنامِه فَلا يَغْمِسَنَّ يدَه فِى إنائِه حَتىَّ يَغْسِلَهَا ثلاثاً، فَإنَّه لا يَدْرِى أينَ باتَتْ يَدُه)). (أخرجه ابن خزيمة فى صحيحه برقم: ٩٩)

مشکل الفاظ کی شرح

إذَا اسْتيَقَظَ أحدُكم مِنْ مَنامِه : جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے۔

فَلا يَغْمِسَنَّ يدَه فِى إنائِه حَتىَّ يَغْسِلَهَا ثلاثا : تو اپنا ہاتھ اس وقت تک پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین بار دھو نہ لے۔

فَإنَّه لا يَدْرِى أينَ باتَتْ يَدُه : اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کے وقت کس حال میں رہا۔

(٧)

5.6 ١٠٦٧ - أخبرنا الحسن بن سفيان الشيبانى، حدثنا روح بن عبدالمؤمن المقرئ، حدثنا يزيد بن زريع، عن عبدالرحمن بن أبى عتيق، سمعت أبى، سمعت عائشة رضى الله عنها تُحدِّث أن رسول الله ﷺ قال: ((السِّواكُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَطْهَرةٌ لِلْفَم مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ١٣٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور اللہ جل شانہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے''۔

(٨)

أخبرنا عمر بن سعيد بن سنان، أخبرنا أحمد بن أبی بكر عن مالک عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی هريره قال قال رسول الله ﷺ: "لو لا أنّ أَشُقَّ عَلى أمَّتِی لأمَرْتُهُم بِالسِّواكِ عِندَ كُلِّ صَلاةٍ". (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ١٤٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کو لازمی قرار دیتا''۔

(٩)

5.7 أخبرنا الحسن بن سفيان قال: حدثنا أبوبكر بن أبی شيبة قال: حدثنا ابن نمير قال: حدثنا إسرائيل عن عامر بن شقيق عن أبی وائل قال: رأيت عثمان رضی الله عنه توضأ، فخلّل لحيته ثلاثا وقال: هكذا رأيت رسول الله ﷺ فعله. (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ١٥١ - ١٥٢)

حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے وقت داڑھی میں تین مرتبہ خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؓ نے وضو کر لینے کے بعد فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

5.8 أخبرنا أبو خليفة قال حدثنا مسّدد بن مسرهد قال: حدثنا يحيى بن سعيد قال: حدثنا شعبة قال: أخبرني حبيب بن زيد عن عبّاد بن تميم عن عمه قَ رأيتُ النَّبيَّ ﷺ يَتوضَأُ فَجعَلَ يُدلِكُ ذِرَاعَيهِ.

حضرت عباد بن تمیمؓ کے چچا کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کے دروان اپنے دونوں بازوؤں کو ملتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱)

5.9 أخبرنا ابن سلم قال: حدثنا حرملة بن يحيى قال: حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث، عن حبان بن واسع أن أباه حدثه أنه سمع عبدالله بن زيد بن عاصم المازني يذكر أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ توضأ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وجهَه ثلاثاً ويَدَهُ اليُمْنَى ثلاثاً، والأخرَى مِثْلَهَا، وَمَسَحَ بِرَأسِهِ بِمَاءٍ غَيرِ فَضْلِ يدِه وغَسَلَ رِجْلَيهِ حَتَى انْقَاهُمَا. (أخرجه ابن خزيمه في صحيحه برقم ۵۴)

حضرت زید بن عاصم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا۔ وضو کرتے وقت آپ ﷺ نے مضمضہ کیا، استنشاق کیا۔ پھر تین بار چہرہ دھویا اور تین بار دایاں ہاتھ، پھر بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا اور پاؤں کو اچھی طرح صاف کیا۔

(۱۲)

5.10 أخبرنا الحسن بن سفيان قال: حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة قال: حدثنا يحيى بن مسلم، عن إسماعيل بن كثير، عن عاصم ابن لقيط بن صبرة عن أبيه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: قُلتُ یا رسولَ اللہ! أخْبِرنی عنِ الوُضوء، قالَ: (أَسْبِغِ الوُضوءَ، وخَلِّلْ بَینَ الأصَابِعِ، وَبَالِغْ فِی الاسْتِنْشَاقِ إلَّا أنْ تَکُون صَائِماً)..

حضرت لقیط بن صبرۃ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''وضو اچھی طرح کیا کرو۔ ناک اچھی طرح صاف کرلیا کرو؛ ہاں اگر روزہ کی حالت ہو تو پھر ناک میں پانی ڈالتے وقت احتیاط سے کام لو''۔

(۱۳)

5.11 أخبرنا أبو عروبة قال: حدثنا عبدالرحمن بن عمرو البجلی، حدثنا زهير بن معاوية حدثنا الأعمش عن أبی صالح، عن أبی هريرة قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((إذَا لَبِسْتُم وإذَا تَوضَّأتُم فَابْدَءوا بِمِيامِنِكُم)). (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ۱۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کپڑے وغیرہ پہنو یا وضو کرو تو دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو''۔

(۱۴)

5.12 أخبرنا محمد بن إسحاق بن خزيمة قال: حدثنا أبو موسى قال: حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث قال: سمعت أبی، قال: حدثنا حسين المعلم، قال: حدثنا يحيى بن أبی كثير أن ابن عمر الأوزاعی حدثه أن يعيش بن الوليد حدثه، أن معدان بن طلحة حدثه أن أبا الدرداء حدثه أنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوبَانَ فی مَسجِدِ دِمِشْق، فَذَكَرْتُ لَه ذَلِكَ فَقَالَ: صَدقَ، أنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صببتُ لَه وَضُوءا. (أخرجه ابن خزيمه فى صحيحه برقم ١٩٥٦)

حضرت معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ کو ایک مرتبہ قے آئی تو آپ ﷺ نے روزہ افطار کر دیا۔ بعد میں جب میری ملاقات حضرت ثوبان کے ساتھ جامع دمشق میں ہوئی تو میں نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپؓ نے کہا: ہاں! ابوالدرداء نے ٹھیک بتایا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کو وضو کیلئے پانی میں نے دیا تھا۔

(۱۵)

5.13 أخبرنا أبو يعلى، حدثنا هارون بن معروف، حدثنا سفيان، عن عاصم عن زر قال: أتيت صفوان بن عسال المرادى فقال لى: ما حاجتُك؟ قلتُ له: ابتغاءُ العِلمِ! قالَ: فإنَّ الْملائكةَ تَضَعُ أجْنِحَتِها لِطالبِ العلمِ رِضىً بِما يَطْلُبُ. قلتُ: حَكَّ فى نَفْسِى المَسْحُ على الخُفَّين بعد الغائطِ والبَولِ وكنتَ امرأً مِن أصحابِ النَّبى ﷺ، فأتيتُك أسْألُكَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْه فى ذَلك شيئاً؟ قال: نعَم! كانَ يأمرُنا إذا كنَّا فى سَفَرٍ او مُسافِرينَ أن لا ننزعَ خفافَنا ثلاثةَ أيّامٍ ولياليَهن إلاَّ مِن جَنابةٍ لكن من غائطٍ وبولٍ ونومٍ)). (أخرجه ابن خزيمه فى صحيحه برقم ١٧)

www.kitabosunnat.com

حضرت زرّ بن حبیش کہتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال کے پاس گیا۔ آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا: آپ کو کوئی کام ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ سے کچھ معلومات لینی ہیں۔ آپ نے کہا: جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: ”مجھے یہ بات کھٹک رہی ہے کہ باتھ روم استعمال کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ کی ہمیں ہدایت تھی کہ ہم حالت سفر میں تین دن اور تین رات تک اپنے موزے نہ اتاریں۔ ہاں! اگر جنابت کی حالت پیش آئے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پھر موزے اتاریں۔ ہاتھ روم استعمال کے کرنے کے بعد موزے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۶)

5.14 أخبرنا عمر بن محمد الهمدانی قال: حدثنا بشر بن معاذ قال: حدثنا عبيدة بن حميد الحذاء قال: حدثنا الركين بن الربيع بن عَمِيلة، عن حصين بن قبيصة، عن علی بن أبی طالب، قال: كنتُ رَجُلا مذَّاء اً، فجعلتُ أَغْتَسلُ فی الشِّتاءِ حتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِی، فَذَكَرتُ ذَلِک للنَّبِیِّ ﷺ أو ذكر له، فقال: ((لا تَفْعل إذا رأيتَ المَذِیَّ، فَاغْسِل ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضوئَک للصَّلاةِ وإذَا نَصَحَتِ المَاءُ فَاغْتَسِلْ)). (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ۲۰ عن بشر بن معاذ العقدی)

حضرت علیؓ کہتے ہیں: 'مذی آنے کی وجہ سے مجھے موسم سرما میں غسل کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے میری پشت میں تکلیف ہونے لگی۔ میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا یا کسی اور نے آپ کو میری اس حالت کے بارے میں بتایا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''ایسا نہ کیجئے۔ مذی آنے کی صورت میں اپنی شرمگاہ کو دھو لیجئے اور وضو کر لیجئے۔ ہاں اگر پانی منی کی شکل میں آئے تو پھر غسل کرنا ضروری ہے۔

(۱۷)

5.15 أخبرنا الحسن بن سفيان الشيبانی قال: حدثنا نصر بن علی بن نصر قال: أخبرنا ملازم بن عمرو، عن عبدالله بن بدر، عن قيس بن طلق، عن أبيه قال: خرجنا وفدا إلى النبی ﷺ فجاء رجل فقال: يا نبی الله! ما تقول فی مسّ الرجل ذكره بعد ما يتوضأ؟ فقال: ''هل هو إلا مضغة أو بضغة منه''. (أخرجه ابن خزيمه فی صحيحه برقم ۳۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلقؓ کہتے ہیں کہ ہم وفد کی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص وضو کر لینے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اس کو دوبارہ وضو کرنا ہوگا یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''شرم گاہ جسم کا ایک حصہ ہے؛ اس کو چھو لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا''۔

(۱۸)

5.16 ۱۱۳۷ – أخبرنا عمر بن محمد الهمداني قال: حدثنا الحسن بن قزعة قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمن الطفاوى قال: حدثنا أيوب عن محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبدالله قال: دَعَتْ امرأةٌ مِن الأنْصارِ رسولَ اللهﷺ عَلى شاةٍ، فأكلَ النَّبيُّﷺ وأصحابُه، فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ، فَتوضأ رسولُ اللهﷺ ثُمَّ عَادَ إلَى بَقِيَّتِهَا فَأكَلُوا، فَحضَرتِ العَصْرُ، فَلَمْ يتوضأ رسولُ اللهﷺ.

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے کھانا تناول فرمایا۔ جب نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور نماز ادا کی واپس آئے تو مزید کھانا تناول فرمایا۔ جب عصر کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

(۱۹)

5.17 أخبرنا عبدالله بن محمد الأزدى قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال: أخبرنا عمر بن عبيد الطنافسى، عن عطاء بن السائب، عن أبى سلمة بن عبدالرحمن، قال: وصفت عائشة غُسل رسول اللهﷺ من الجنابة، قالت: ((كان رسولَ اللهﷺ يغسِلُ يديهِ ثلاثاً، ثُمَّ يُفيضُ بِيَده اليُمنى علي اليُسرَى، فيغسِل فرجَه ومَا أصَابَه، ثُمَّ يُمَضْمِضُ ويَسْتَنْشِقُ ثلاثا، ويَغْسِل وجهَه ويديه ثلاثاً، ثُمَّ يُفيضُ على رأسِه ثلاثا، ثُمَّ يَصُبُّ عليه الماءَ)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرتے وقت سب سے پہلے اپنے ہاتھ تین بار دھوتے تھے۔ پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور استنجا کرتے تھے۔ جسم پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اس کو صاف کرتے تھے۔ پھر مضمضہ اور استنشاق تین بار کرتے تھے۔ پھر چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین بار دھوتے تھے۔ پھر اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے تھے۔ اس کے بعد پورے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

(۴۵)

5.18 أخبرنا أحمد بن علي بن المثنى قال: حدثنا أبو خيثمة قال: حدثنا ابن عيينة، عن أيوب بن موسى، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن عبدالله بن رافع، عن أم سلمة أنها قالت للنبي ﷺ: إني امرأة أشد ضفر رأسي، أفأحله لغسل الجنابة؟ فقال ﷺ: ((إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات من ماء، ثم تفيضي عليك الماء، فإذا أنت قد طهرت)).

حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بالوں کو مضبوطی سے گوندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے دوران سر کے بالوں کا کھولنا ضروری ہے''؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! بس اتنا کافی ہے کہ آپ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیں۔ پھر پورے جسم پر پانی ڈال لیں۔ ایسا کرنے سے آپ کا جسم پاک ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- باوضو رہنا کس صفت کی علامت ہے؟

۲- وضو کرنے سے وضو کرنے والے کو کیا اجر ملتا ہے؟

۳- وضو کرنے کا مسنون طریقہ کون سے صحابی سے مروی ہے؟

۴- وضو کرتے وقت کون کون سے اعضاء کا دھونا ضروری ہے؟

۵- مسواک کرنے کے بارے میں آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۶- کیا موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

۷- کھانا کھا لینے کے بعد وضو کرنا فرض ہے یا سنت؟

۸- غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

۹- کیا خواتین کیلئے غسل کرتے وقت چوٹی کا کھولنا ضروری ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- معجم البلدان ج ۲، ص ۱۷۰

۲- تذکرۃ الحفاظ: ج ۳، ص ۱۳۴

۳- طبقات الشافعیۃ: ج ۲، ص ۱۴۱

۴- طبقات الشافعیۃ، ج ۲، ص ۱۴۱

۵- لسان المیزان: ج ۵، ص ۱۱۵

۶- تذکرۃ الحفاظ: ج ۳، ص ۱۳۴

۷- تذکرۃ الحفاظ: ج ۳، ص ۱۳۴

۸- لسان المیزان: ج ۵، ص ۱۱۴

۹- تذکرۃ الحفاظ: ج ۳، ص ۱۳۵

۱۰- معجم البلدان: ج ۲، ص ۱۷۵

۱۱- تفصیل کیلئے دیکھئے: مقدمہ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان

۱۲- البدایہ والنہایۃ: ج ۱۱، ص ۱۴۹

۱۳- تذکرۃ الحفاظ: ج ۲، ص ۲۸۹

۱۴- طبقات الفقہاء لابی إسحاق الشیرازی، ص ۸۷

۱۵- طبقات الشافعیۃ للامام السبکی، ج ۲، ص ۱۳۴

۱۶- طبقات الفقہاء للشیرازی، ص ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷- المنتظم: ج۶، ص۱۸۴

۱۸- اعلام الموقعین: ج۱، ص۳۶۲

۱۹- تذکرۃ الحفاظ: ج۲، ص۲۹۲-۲۹۴

۲۰- طبقات الشافعیہ: ج۲، ص۱۳۰

۲۱- طبقات الشافعیہ: ج۲، ص۱۳۱

۲۲- المنتظم لابن الجوزی: ج۶، ص۱۸۵

۲۳- طبقات الشافعیہ: ج۲، ص۱۳۵

۲۴- تذکرۃ الحفاظ: ج۲، ص۲۹۵

۲۵- طبقات الشافعیہ: ج۲، ص۱۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (13)

① مسانید امام ابوحنیفہ

② مصنّف عبدالرزاق الصنعانی

③ معجم طبرانی

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

یونٹ کا تعارف 474

یونٹ کے اغرض و مقاصد 475

حصہ اول

① امام ابوحنیفہ 476

1.1 نام و نسب 476

1.2 تحصیل علم 477

1.3 علمی اسفار۔ اساتذہ 477

1.4 تلامذہ 478

1.5 فضل و کمال 478

② مسانید ابوحنیفہ 481

③ منتخب روایات کا مطالعہ (مطالعہ متن) 489

خود آزمائی ا 495

حصہ دوم

④ امام عبدالرزاق صنعانی 496

4.1 نام و نسب 496

4.2 اساتذہ و شیوخ 496

4.3 تلامذہ۔ طلب علم کے لئے سفر 496

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4.4	مقبولیت	497
4.5	علماء کا اعتراف	497
4.6	حفظ وضبط	498
4.7	ثقاہت	498
4.8	تالیفات	499
⑤	منتخب روایات (مطالعہ متن)	501
	خود آزمائی ۲	507

حصہ سوم

⑥	امام طبرانی	508
6.1	نام ونسب	508
6.2	تعلیم وتربیت	508
6.3	اساتذہ	508
6.4	تلامذہ	509
6.5	علماء کا اعتراف	509
⑦	تالیفات	510
7.1	معاجم ثلاثہ	510
⑧	منتخب روایات	510
	خود آزمائی	518

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جو یونٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا تعلق ''مسانید ابوحنیفہ'' ''مصنف عبدالرزاق'' اور ''معجم طبرانی'' سے ہے۔ مسانید ابوحنیفہ سے مراد وہ پندرہ مسانید ہیں۔ جو امام ابوحنیفہ کی روایات پر مشتمل ہیں اور جنہیں مختلف ائمہ حدیث نے ترتیب کر کے کتابی شکل دی ہے امام ابوحنیفہ جہاں فقہ واجتہاد کے امام ہیں وہاں حدیث اور علم حدیث کے بھی امام ہیں۔

امام عبدالرزاق صنعانی دوسری صدی ہجری کے کبار مشائخ اور محدثین میں سے ہیں۔ آپ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کے شاگرد اور امام بخاریؒ کے شیخ ہیں۔ امام عبدالرزاق کی ''مصنف'' تلاش حدیث کے حلقوں میں شروع سے متداول رہی ہے امام طبرانی محدثین کے اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے حدیث کی ترویج اور خدمت کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر رکھی۔

اس یونٹ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں امام ابوحنیفہ کے حالات زندگی، فضل وکمال اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مسانید ابوحنیفہ سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ دوسرے حصہ میں امام عبدالرزاق کے حالات زندگی، اساتذہ، تلامذہ اور علمی خدمات پر بحث کی گئی ہے اور مصنف سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ تیسرے حصہ میں امام طبرانی کے حالات زندگی ان کے علمی افکار اور فضل وکمال پر گفتگو کی گئی ہے اور معجم کبیر سے چند روایات منتخب کر کے پیش کی گئی ہیں۔ اس یونٹ میں مذکورہ مصادر سے جو روایات منتخب کی گئی ہیں ان روایات کا مفہوم آسان اور عام فہم زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ساتھ ہی ضروری بحث بھی کی گئی ہے تاکہ آپ متعلقہ مصادر کے اسلوب اور منہج کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ آپ اس یونٹ کا توجہ اور تنہائی کے ساتھ مطالعہ کریں۔ امید ہے آپ اسے مفید اور دلچسپ پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے اغراض و مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابوحنیفہؒ کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- امام ابوحنیفہ کے علمی مقام و مرتبہ کے بارے میں علماء کے اقوال پیش کر سکیں۔
- مسانید ابی حنیفہ کے بارے میں سیر حاصل تبصرہ کر سکیں۔
- امام عبدالرزاق کے حفظ و ضبط اور ثقاہت پر گفتگو کر سکیں۔
- امام عبدالرزاق کی علمی خدمات بیان کر سکیں۔
- امام طبرانی کے حالات زندگی پر روشنی ڈال سکیں۔
- امام طبرانی کے معاجم ثلاثہ کا تعارف کروا سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام ابوحنیفہ

(م ۱۵۰ھ)

1.1 نام ونسب

نعمان نام، کنیت ابوحنیفہ، امام اعظم لقب، شجرہ ءنسب یہ ہے نعمان بن ثابت بن زوطی ۔ خطیب بغدادی اور مؤرخ ابن خلکان نے امام صاحب کے پوتے اسماعیل کی زبانی یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم لوگ فارسی نسل کے ہیں۔ ہمارے دادا امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ ثابت بچپن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، انہوں نے ان کے اور ان کے خاندان کیلئے دعا کی تھی ہم کو امید ہے کہ وہ دعا بے اثر نہ ہوئی ۔ (۱)

سکونت

کوفہ امام صاحب کا مولد و مسکن ہے جو اسلام کی وسعت اور تہذیب وتمدن کا دیباچہ تھا۔ علامہ ابن قیم کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد علم نبوت کے تین مراکز تھے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور کوفہ۔ مکہ معظّمہ کے صدر معلم حضرت ابن عباس تھے مدینہ منورہ میں حضرت ابن عمرؓ اور کوفہ میں حضرت ابن مسعودؓ تھے۔ حضرت علیؓ نے اس شہر کو دارالخلافہ بنایا۔ شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں: ''کَانَ اَغْلَب قَضَایاہ بِا لْکُوفَةِ''۔ ''حضرت علیؓ کے بیشتر فیصلے کوفہ سے صادر ہوئے تھے''۔ (۲)

کوفہ عہد فاروقی میں علوم کا مرکز بن چکا تھا۔ حافظ ابن تیمیہ اس ضمن میں لکھتے ہیں: جب حضرت علیؓ کوفہ تشریف لے گئے تو اہل کوفہ آپ کے وہاں آنے سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاص ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے جن کو حضرت عمرؓ نے کوفہ بھیجا تھا علوم (دین) حاصل کر چکے تھے۔ (۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.2 تحصیل علم

امام ابوحنیفہ بیس سال کے عمر میں تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ سب سے پہلے ادب وانساب اور اس کے بعد علم کلام حاصل کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد فقیہ وقت امام حماد کے حلقہ درس میں شریک ہونے لگے۔ حضرت حماد جو مشہور امام اور شیخ تھے بڑے بڑے تابعین سے استفادہ کر چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے حدیث وفقہ کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا اس کا مدار انہیں پر رہ گیا تھا۔ حضرت حماد کا انتقال ۱۲۰ھ میں ہوا۔ امام صاحب نے اگرچہ مختلف اساتذہ سے فقہ وحدیث میں استفادہ کیا ہے لیکن خصوصیت سے امام حماد کے تربیت یافتہ ہیں۔

کوفہ میں کوئی محدث ایسا نہ تھا جس کے سامنے امام ابوحنیفہ نے زانوئے تلمذ تہہ نہ کیا ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے امام ابوحنیفہ کے شیوخ کی تعداد چار ہزار بتائی ہے۔ (۴)

امام ابوحنیفہ نے جن روایات کی بنیاد پر استدلال کیا ہے وہ ساری روایات ان تابعین سے ماخوذ ہیں جن کی عدالت اور ثقاہت معلوم ومعروف ہے۔ آپ کے اساتذہ وشیوخ فقہ وحدیث دونوں کے جامع تھے۔

1.3 علمی اسفار

امام ابوحنیفہ کے دور میں حج استفادہ وافادہ کا بڑا ذریعہ تھا، تمام بلاد اسلامیہ کے گوشے گوشے سے علماء اور اہل کمال آ کر جمع ہو جاتے تھے اور درس وافتاء کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔

امام صاحب نے اپنی زندگی میں پچپن حج کئے۔ (۵)

حرمین کے شیوخ میں سے عطاء بن ابی رباح سے مکہ معظمہ میں، اور سالم بن عبداللہ اور سلمان سے مدینہ منورہ میں خصوصیت سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ منصور عباسی کے زمانہ خلافت میں آپ کا مستقل قیام مکہ ہی میں رہا۔

بیس مرتبہ سے زیادہ بصرہ کا سفر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، غرضیکہ عراق وحجاز دونوں علاقوں کی روایات حاصل کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.4 تلامذہ

امام ابوحنیفہ سے جن لوگوں نے استفادہ کیا ان کی تعداد ان گنت ہے ائمہ اسلام میں اتنے شاگرد کسی اور امام کے نہیں ہوئے۔ علامہ کردری نے آٹھ سو فقہاء و محدثین کو آپ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔ ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ جس طرح فقہاء میں امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں اسی طرح محدثین میں عبداللہ بن مبارک، لیث ابن سعد اور مسعر بن کدام اور صوفیا میں فضیل بن عیاض، حضرت داؤد طائی جیسے ائمہ کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ (۶)

1.5 فضل وکمال

امام ابو حنیفہ کا تعلق چونکہ پہلی صدی ہجری سے ہے اس لئے آپ کی بیشتر روایات ثنائیات اور ثلاثیات ہیں۔ ابن حجر مکی حافظ ابن حجر عسقلانی کے فتاوی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”أنَّه أدْرَكَ جماعةً مِن الصَّحَابَة ، كانُوا بِالكوفَةِ بَعدَ مولِدِه بِها سنَةَ ثَمانينَ، فَهُوَ مِن طَبقَةِ التَّابِعينَ ، ولَمْ يَثْبُتْ ذَلك لأَحَدٍ مِنْ أَئمة الأمْصارِ المُهَاجِرينَ لَه كَالأوزَاعِي بِالشّامِ، وَالْحمَادين بالبَصرةِ ، والثَّورى بِالكوفَة ، وَمَالِك بِالْمَدِينةِ المشرَّفةِ واللَّيثُ بنُ سَعد بِمِصْرَ“(الخیرات الحسان. فصل سادس)

امام ابوحنیفہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو پایا جو کوفہ میں تھے آپ کی پیدائش چونکہ ۸۰ھ کی ہے اس لئے آپ تابعین کے طبقہ (اخیرہ) میں داخل ہیں۔ یہ ایسی خصوصیّت ہے جو کہ آپ کے ہم عصر دیگر علماء کو حاصل نہیں۔ مثلاً اس دور میں امام اوزاعی شام میں حمّاد بن سلمہ اور حمّاد بن زید بصرہ میں۔ امام سفیان ثوری کوفہ میں اور امام مالک مدینہ میں موجود تھے۔ لیکن ان حضرات میں سے کسی کو بھی تابعیت کا شرف حاصل نہیں۔

امام شافعیؒ کہتے ہیں: ”الناس عيال على أبى حنيفة فى الفقه“ علماء فقہ کے میدان میں امام ابو حنیفہ کے محتاج ہیں۔ (۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر مروزیؒ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا: لَمْ يَصِحَّ عِندَنَا أَنَّ أَبَاحَنِيفَةَ قَالَ القُرآنُ مَخلوقٌ"۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ بات ثابت نہیں کہ امام ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔ میں نے عرض کیا: ابوعبداللہ! یہ بات تو بہت وقیع ہے اس لئے کہ امام ابوحنیفہ تو بہت بڑے عالم ہیں۔ میری بات سن کر امام احمد نے فرمایا: سُبحانَ اللهِ، هُوَ مِن العِلمِ والوَرَعِ، وإيثارِ الدَّارِ الآخِرةِ بمحلٍ لا يُدرِكه أحدٌ"۔ (۱)

ہاں! امام ابوحنیفہ تو علم، تقویٰ، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر فائز ہیں کہ جہاں کسی کی رسائی نہیں۔ امام سفیان ابن عیینہ کہتے ہیں: "مَا مقلَتْ عَينَيَّ مِثلَ أبي حَنِيفَةَ" میری آنکھوں نے امام ابوحنیفہ جیسی شخصیت کو نہیں دیکھا۔

آپ کہا کرتے تھے: العلماء ابن عباس فی زمانه. والشَّعبی فِی زمَانِه، وأَبُو حَنيفَةَ فی زمَانِه" علماء تو یہ تھے۔ ابن عباس اپنے زمانہ میں، شعبی اپنے زمانہ میں اور ابوحنیفہ اپنے زمانہ میں۔ (۹)

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں:

كُنتُ نَقَّالا للحَديثِ، فَرأيتُ سفيانَ الثَّورىَّ، أميرَ المُؤمنين فِى العُلَمَاءِ، وَسُفْيَانَ بِن عُيينَةَ أَمِيرَ العُلماءِ، وشُعبةُ عيار الحديثِ وعَبدُ الله بن المُبارَكِ صَرَّافُ الحَديثِ، ويحيَى بنُ سَعيدٍ قَاضى العُلماءِ، وأَبُو حنيفةَ قَاضى قُضاةِ العُلماءِ، ومَنْ قَالَ لَكَ سِوى هذا فَارْمِهِ فِى كَناسَةِ بَنى سليمٍ". (۱۰)

میں حدیث کا بڑا ناقل تھا۔ میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری علماء میں امیر المؤمنین ہیں، سفیان بن عیینہ امیر العلماء، شعبہ حدیث کی کسوٹی ہیں، عبداللہ بن مبارک حدیث کے صراف اور یحیی بن سعید قاضی العلماء ہیں۔ اور ابوحنیفہ قاضی قضاۃ العلماء ہیں جو شخص تجھے ان حضرات کے بارے میں کچھ اور بتائے اس کی بات کو بنو سلیم کے خاکدان میں پھینک دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام یزید بن ہارون کہتے ہیں : كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ تَقِيًّا ، نقيًّا، زَاهداً ، عَالِماً، صَدوقُ اللِّسانِ، أَحْفظ أَهْلُ زَمانِه، سَمعت كل من أَدْرَكْتُه من أَهْلِ زَمانِه، أَنَّه مَا رؤى افقه مِنْه".

امام ابوحنیفہ متقی ، پاکیزہ صفات ، زاھد عالم ، زبان کے سچے اور اپنے ہم عصر علماء میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔

میں نے ان کے معاصرین میں جتنے لوگوں کو پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ ان سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا گیا۔

امام یزید بن ہارون کہا کرتے تھے :"لَمْ أَرَى أَعْقَلَ ولا أَفْضَلَ، وَلا أَرْوَعَ مِن أَبِى حَنِيفَةَ". (۱۱) "میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ عاقل، ان سے افضل اور ان سے زیادہ پاکباز نہیں دیکھا"۔

سید الحفاظ امام یحیی بن معین سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد احمد بن محمد بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی آپ نے فرمایا: "عَدلٌ ، ثِقَةٌ ، مَا ظَنُّكَ بِمَنْ عَدَّلَه ابنُ المُبَارَكِ وَوَكِيعٍ"(۱۲)

عدالت کے پیکر ہیں، ثقہ ہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کی توثیق ابن مبارک اور وکیع نے کی ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک کہا کرتے تھے:

"لَو لاأَنَّ اللهَ تَدارَكَنِى بِأبى حَنيفةَ وسُفْيانَ لَكنتُ بِدْعِيًّا." اگر اللہ تعالی نے ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری رہنمائی کا سامان نہ کیا ہوتا تو میں آج بدعتی ہوتا۔ (۱۳)

حافظ ابومحمد عبداللہ حارثی سند متصل کے ساتھ امام وکیع سے نقل کرتے ہیں :أَخْبَرنَا القَاسِمُ بنُ عبَّادٍ، سَمِعْتُ يوسفَ الصَّفَّارَ يقولُ: سَمِعْتُ وَكِيعاً يَقُولُ : لَقَدْ وُجِدَ الوَرْعُ عَنْ أَبِى حَنيفةَ فِى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحدیثِ مَالَمْ یُوجَد عَن غیرِہ". (۱۴)

جس قسم کی احتیاط امام ابو حنیفہ سے حدیث میں پائی گئی ہے کسی دوسرے امام سے نہیں پائی گئی۔

مطلب یہ کہ امام ابوحنیفہ روایتِ حدیث میں حد درجہ محتاط تھے۔

علی بن الجعد جو امام بخاری اور امام ابو داؤد کے شیخ ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی روایات کے ضمن میں کہتے ہیں: "ابو حنیفه اذا جاء بالحدیث جاء به مثل الدر". (۱۵)

امام ابوحنیفہ جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موتی کی طرح آبدار ہوتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: "کان ابو حنیفه ثقة ، لایحدث بالحدیث الا بما یحفظه، ولا یحدث بما لایحفظ" "ابوحنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو یاد ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی اس کو بیان نہیں کرتے"۔

② مسانید ابی حنیفہ

امام ابوحنیفہ کی علمی خدمات پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یہاں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا فن حدیث پر آپ کا کوئی مجموعہ موجود ہے یا نہیں؟۔ عام طور پر یہ غلط فہمی ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تالیف نہیں ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ امام صاحب نے جس طرح فقہ کو باقاعدہ مرتب و مدوّن کرایا۔ اس کو امام صاحب کے تلامذہ بالخصوص، امام ابو یوسف اور امام محمد نے اپنی تالیفات میں جمع کر دیا ہے۔

امام شافعی نے بالکل بجا فرمایا ہے: "النَّاسُ عِیالٌ لأبِی حَنیفةَ فِی الفِقْهِ".

اسی طرح حدیث کا سرمایہ جو منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا اس کو بھی باقاعدہ فقہی ترتیب پر مرتب کرایا۔

اس بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: "مِن مَناقِبِ أبِی حَنِیفةَ الَّتی انْفَرَدَ بِها، أنَّه اول من دَوّن عِلم الشریعةِ، ورتَّبَه أبْوَاباً. ثُمَّ یَتْبَعُهُ مَالکُ بنُ أنَسٍ فِی تَرْتیبِ المُؤطَّإِ وَلَمْ یَسْبِقْ أبَاحَنِیفَةَ أحَدٌ". (۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ کے ان مناقب خصوصی میں سے جن میں وہ منفرد ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ وہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کو ابواب پر ترتیب دیا، پھر امام مالک نے مؤطا کی ترتیب میں انہیں کی پیروی کی اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں۔ علامہ زاہد الکوثری نے ان مسانید کی تعداد اکیس بتائی ہے اور فرماتے ہیں کہ ان سب کی مسانید متصل ہیں۔ ان مسانید کو امام ابوحنیفہ کے تلامذہ نے جمع کیا تھا، محدث ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد بن الحسن الخوارزمی (م-٦٦٥ھ) نے ان میں سے بیشتر مسانید کو جمع کر دیا ہے۔ آپ کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں: میں نے شام کے بعض کم علم اور ناواقف خطبا سے سنا کہ وہ امام ابوحنیفہ کی تنقیص کرتے ہیں اور ان پر قلتِ روایتِ حدیث کا الزام لگاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسند شافعی، مسند امام احمد اور مؤطا امام مالکؒ تو مشہور ہیں مگر امام ابوحنیفہ کی کوئی ''مسند'' نہیں۔ بہ ظاہر اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے صرف چند احادیث کی روایت پر اکتفا کیا ہے اس لئے میری دینی حمیت نے آمادہ کیا کہ امام ابوحنیفہ کی ان پندرہ مسانید کو یکجا جمع کر دوں جن کو بڑے بڑے علماء حدیث نے ضبط کیا ہے۔

محدث خوارزمی نے جن مسانید کو جمع کیا ہے، ان کی فہرست درج ذیل ہے:

١-حماد بن ابی حنیفہ کی مسند

اس مسند کے راوی امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے امام حماد ہیں۔

٢-امام ابو یوسف کی کتاب الآثار

اس نسخہ کا ذکر حافظ عبدالقادر قرشی نے '' الجواهر المضيئة فی طبقات الحنفيه'' میں کیا ہے آپ امام یوسف بن ابی یوسف کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ''رَوَی''كتاب الاثار عن أبيه عن ابی حنيفة وهو مجلد ضخم'' امام یوسف اپنے والد ابو یوسف کی سند سے امام ابوحنیفہ سے کتاب الآثار کی روایت کرتے ہیں جو ایک ضخیم جلد میں ہے۔ اللہ تعالی جزائے خیر دے مولانا ابو الوفا افغانی صدر مجلس احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد دکن کو کہ انہوں نے بڑی تلاش اور کوشش سے اس نسخہ کو فراہم کر کے تصحیح و تحشیہ کے اہتمام کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر ١٣٥٥ھ میں مصر سے طبع کرا کر اسے شائع کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو یوسف سے بھی ''کتاب الآثار'' کے اس نسخہ کو دو حضرات روایت کرتے ہیں ایک یہی ان کے صاحبزادے امام یوسف، اور دوسرے عمر بن ابی عمرو۔ محدث خوارزمی نے عمرو بن ابی عمرو کی روایت کو جامع المسانید'' میں نسخہ ابو یوسف سے موسوم کیا ہے اور اس کتاب کے دوسرے باب میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام ابو یوسف تک نقل کر دی ہیں۔

۳۔ مسند حسن بن زیاد لولوی

اس نسخہ کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں کیا ہے، آپ محدث محمد ابراہیم حبیش البغوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں: محمد بن ابراهيم بن حبيش بغوى روى عن محمد بن شجاع الثلجي، عن الحسن بن زياد "عن ابى حنيفه" كتاب الآثار"۔

محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی، محمد بن شجاع ثلجی سے وہ امام حسن بن زیاد سے اور وہ امام ابوحنیفہ سے کتاب الآثار کو روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن قیم کی ''اعلام الموقعین'' کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ ان کے بھی پیش نظر تھا، چنانچہ انہوں نے اس نسخہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زياد اللُّؤْلُؤِی ، ثنا أبُو حَنِيفَةَ، قَالَ كُنَّا عِند مَحارِب بْن دَثَارٍ، وَكَان مُتَّكِئاً ، فاستوى جالِسا'' ثم قال: سمعت ابن عمر يقول : سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ : ليأتِيَنَّ على النَّاسِ يومٌ تُشيَّب فِيه الوِلْدان، وَتضَع الحواملُ مَا فى بُطونِها''. (۱۷)

محدث علی بن عبد المحسن دوالبی نے اپنے ''ثبت'' میں اس نسخہ سے ساٹھ حدیثیں نقل کی ہیں جن کو شیخ محمد زاہد کوثری نے اپنی مشہور تالیف ''الإمتاع بسيرة الإمامين الحسنِ بنِ زيدٍ، وَصَاحبه مُحمَّد بن شُجَاعٍ'' میں بہ تمام وکمال نقل کر دیا ہے۔

محدث خوارزمی نے ''جامع مسانید'' میں اس نسخہ کو مسند ابی حنیفہ لحسن بن زیاد'' سے موسوم کیا ہے۔ اور کتاب مذکور کے دوسرے باب میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام لولوی تک نقل کر دی ہیں امام خوارزمی کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر محدثین بھی اس کو ''مسند ابی حنیفہ'' ہی کے نام سے روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کی مرویات میں بھی یہ نسخہ موجود تھا۔ اس نسخہ کی اسانید واجازات کو محدث علی بن عبد المحسن الدوالیبی الحلبی نے اپنے ''ثبت'' میں اور حافظ ابن طولون حنفی نے ''الفهرست الأوسط'' میں اور حافظ محمد بن یوسف دمشقی شافعی مصنف ''سیرۃ شامیہ نے ''عقود الجمان'' میں اور محدث ایوب خلوتی حنفی نے اپنے ثبت میں اور خاتمۃ الحفاظ ملا محمد عابد سندھی نے ''حصر الشارد فی اسانید الشیخ محمد عابد'' میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علامہ محمد زاہد کوثری نے ان سب کو ''الامتاع'' میں نقل کر دیا ہے جو ۱۳۶۸ھ میں مصر میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ کتاب الآثار لإمام محمد

یہ نسخہ ''کتاب الآثار'' کے تمام نسخوں میں متداول ترین، مشہور ترین اور مقبول ترین ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے ''تعجیل المنفعة بزوائد الائمة الاربعة'' کے مقدمہ میں لکھا ہے:

والموجود من حديث ابی حنيفة انما هو '' كتاب الآثار '' التی رواها محمد بن الحسن عنه''

حدیث میں امام ابوحنیفہ کی جو مستقل کتاب موجود ہے وہ ''کتاب الآثار'' ہے جس کو امام محمد بن حسن نے ان سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس نسخے میں جن راویوں سے روایات اخذ کی گئی ہیں ان کے حالات میں دو اہم کتابیں لکھی ہیں۔

پہلی تالیف جو مستقل طور پر ''کتاب الآثار'' کے رجال سے متعلق ہے اس کا نام ''الإيثار بمعرفة رواة الأثار'' ہے۔ دوسری کتاب '' تعجيل المنفعة '' ہے جس میں حافظ ابن حجر نے صرف ان رواۃ حدیث کا تذکرہ لکھا ہے جن سے ائمہ اربعہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اپنی اپنی کتب میں روایات اخذ کی ہیں لیکن صحاح ستہ میں انکی سند سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ اس کے ذیل میں حافظ ابن حجر نے ''تعجيل المنفعة'' میں کتاب الآثار لامام محمد'' کے زوائد رجال کو بھی جمع کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ سخاوی نے ''الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ'' میں لکھا ہے کہ حافظ زین الدین قاسم بن قطلو بغا الحنفی (م-۸۷۹ھ) نے بھی ''کتاب الآثار'' پر ایک مستقل کتاب مرتب کی ہے۔ ملا کاتب چلپی نے کشف الظنون میں ''اسامی الکتب و الفنون'' میں '' کتاب الآثار'' پر امام طحاوی کی شرح کا ذکر بھی کیا ہے اور امام سرخسی نے مبسوط میں کتاب الآثار کے متعلق خود امام محمد کی شرح کا حوالہ دیا ہے۔ (۱۸)

علامہ تقی الدین احمد بن علی مقریزی نے '' العقود فی تاریخ العهود '' میں حافظ قاسم بن قطلو بغا کی تالیفات میں ان کی ایک کتاب ''التعلیق علی کتاب الآثار'' کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو کتاب الآثار کے رجال کے علاوہ ہے، اسی طرح علامہ مرادی نے بھی ''سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، میں شیخ ابوالفضل نورالدین علی بن مراد موصلی عمری (م:۱۱۴۷ھ) کے ترجمہ میں ان کی شرح کتب الآثار کا ذکر کیا ہے۔ مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوری نے بھی کتاب الآثار کی ایک محققانہ شرح لکھی ہے جس کے بارے میں مولانا ابوالوفا افغانی لکھتے ہیں: ''شرحا حسنًا لم یر مثله''.

یہ ایسی شرح ہے جو لاجواب اور بے مثال کہی جاسکتی ہے۔

امام محمد سے اس نسخہ کو ان کے متعدد شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ مطبوعہ نسخہ امام ابوحفص کبیر اور امام ابوسلمان جوزجانی کا روایت کردہ ہے۔ ان دونوں شیوخ کے علاوہ امام محمد کے ایک اور شاگرد عمرو بن ابی عمرو بھی ان سے اس کتاب کی روایت کرتے ہیں محدث خوارزمی نے ''جامع المسانید'' میں اس نسخہ کو امام محمد سے موسوم کیا ہے۔ چونکہ اس نسخہ میں فتاوی اور قضایا کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ زیادہ تر روایات مسند اور مستند ہیں اس لئے اس کو ''مسند ابی حنیفہ'' کہا جاتا ہے۔

۵-مسند ابی حنیفہ

اس کے جامع امام حافظ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی البخاری المعروف بعبد اللہ الاستاذ ہیں۔ قاضی صدرالدین الحصکفی (م-۶۵۰ھ) نے اس کا اختصار لکھا ہے۔ اور شیخ محمد عابد السندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے ابواب فقہ کے مطابق ترتیب دیا۔ اس کی شرح ملا علی القاری نے لکھی ہے اور دوسری شرح محمد حسن اسرائیل الہندی نے اس کی شرح لکھی ہے۔

۶۔ مسند ابی حنیفہ:

اس نسخہ کے جامع امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل ہیں۔

۷۔ مسند ابی حنیفہ

اس مسند کے جامع امام حافظ ابوالخیر محمد بن المظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد ہیں۔

۸۔ مسند ابی حنیفہ

اس مجموعہ کے جامع مشہور و معروف امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصفہانی ہیں۔

۹۔ مسند ابی حنیفہ

اس مسند کے جامع الشیخ الامام ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد الانصاری ہیں۔ جن کی ثقاہت اور عدالت پر علماء حدیث کا اتفاق ہے۔

۱۰۔ مسند ابی حنیفہ

اس نسخہ کے راوی امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی ہیں۔ حافظ ابن عدی جرح وتعدیل کے امام اور بہت اعلیٰ درجہ کے نقاد ہیں۔ علماء حدیث کے نزدیک حافظ ابن عدی کا تجزیہ اور تبصرہ دیگر علماء رجال کے مقابلہ میں زیادہ وقیع اور وزنی شمار ہوتا ہے۔ آپ کی کتاب ''الکامل'' اب عام دستیاب ہے اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کی مہارت اور علم حدیث میں کمال ظاہر ہوتا ہے۔

۱۱۔ مسند ابی حنیفہ

اس نسخہ کے جامع امام حافظ عمر بن الحسن الاستاذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ مسند ابی حنیفہ

اس مسند کے جامع امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن الحسین بن محمد بن خسرو البلخی ہیں۔

۱۴۔ مسند ابی حنیفہ

اس کے جامع امام محمد بن حسن شیبانی مروزی ہیں۔ یہ کتاب انہوں نے امام ابوحنیفہ سے براہ راست روایت کی ہے اس کا دوسرا نام ''نسخہ محمد'' ہے۔

۱۵۔ مسند ابی حنیفہ:

اس کتاب کے جامع امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن العوام ہیں۔

ان مسانید کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی اکثر روایات صرف دو واسطوں سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہیں۔ اس سے ان روایات کی صحت وقوت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ائمہ مجتہدین میں صرف امام مالک اس خصوصیت میں شریک ہیں۔ لیکن ان کی مرویات میں سب سے عالی روایات ثنائی ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ کی مرویات میں وحدانیات بھی موجود ہیں۔

محدث خوارزمی نے ان کو مسانید کے نام سے موسوم کیا ہے اس لئے بعد کے علماء ان کو مسند کہنے لگے مگر بہت سے اہل علم نے کتاب الآثار والسنن کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ قاضی ابو یوسف کی مسند ''کتاب الآثار'' کے نام سے چھپ بھی گئی ہے اس طرح امام محمد کی کتاب بھی ''کتاب الآثار'' کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔

خوارزمی نے ان تمام مسانید کو ابواب فقہ کی ترتیب کے مطابق یکجا کر دیا ہے۔ کتاب میں کل چالیس ابواب ہیں۔ کتاب کے آخر میں ابواب کی تفصیلی فہرست موجود ہے۔ پہلے باب میں امام ابوحنیفہ کے حالات اور فضائل سے متعلق اقوال جمع کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں محدث خوارزمی نے تمام مسانید تک اپنی سند کو بالتفصیل پیش کیا ہے۔ بعد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواب میں ایمان طہارت، صلاۃ، زکوۃ، صوم وغیرہ کے احکام ومسائل سے متعلق روایات ہیں کتاب میں تین طرح کی اسانید مذکور ہیں۔ پہلی اسانید محدث خوارزمی سے جامع تک۔ دوسری قسم، جامع سے امام ابوحنیفہ تک اور پھر امام ابوحنیفہ سے تابعین، صحابہ کرام یا رسول اللہ ﷺ تک۔ کتاب میں جہاں مرفوع روایات ہیں وہاں موقوف اور مرسل روایات بھی آئی ہیں۔

مسانید أبی حنیفہ

امام ابوحنیفہ کی مسانید کے بارے میں آپ نے مطالعہ کرلیا ہے۔ ان مسانید کو محدث ابو المؤید الخوارزمی نے یکجا کردیا ہے۔ محدث خوارزمی کا نام محمود بن محمد ہے۔ آپ کی کنیت ابوالمؤید اور لقب ''خطیب'' ہے۔ خوارزم میں ۶۰۳ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ اپنے دور کے معروف ومشہور فقیہ اور محدث تھے۔ آپ نے سب سے زیادہ استفادہ امام نجم الدین طاہر بن محمد سے کیا۔ خوارزم میں قضا کا منصب ایک عرصہ تک آپ کے پاس رہا۔ دمشق میں آپ نے حدیث کا مرکز قائم کیا اور تلامذہ کی بہت بڑی تعداد کو مستفید ہونے کا موقع دیا بغداد میں بھی آپ کا حلقہ حدیث کے طلبہ کا مرکز ومرجع رہا۔ ۶۶۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محدث خوارزمی نے امام ابوحنیفہ کی مسانید کو محض جمع کردیا ہے۔ ان مسانید کی تالیف وتدوین کا کام بہت پہلے ہو چکا تھا۔

یہ پندرہ مسانید چونکہ الگ الگ نسخوں کی شکل میں تھیں اس لئے شیخ خوارزمی نے ان کو یکجا کردیا تاکہ جو طلبہ اور اساتذہ امام ابوحنیفہ کی روایات سے استفادہ کرنا چاہیں انھیں تمام روایات ایک ساتھ مل سکیں۔ یہاں مسانید ابی حنیفہؒ سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں۔ آپ ان روایات کا بغور مطالعہ کریں۔ اور خاص کر ان کی اسانید کو مدنظر رکھیں شیخ خوارزمی نے مختلف مسانید میں درج اسانید کو یکجا کرکے اس کے بعد متن حدیث نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از مسانید ابوحنیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- أبو حنيفه عن عبد اللهٰبن أبى زياد . عن أبى نجيح ، عن عبد اللهٰبن عمرو، أن اسماء بنت عميس أتت النبى ﷺ بابن لها من أبى بكر، وإبن لها من جعفر، فقالت: يارسول اللهٰ ﷺ إنى اخاف عليهما العين فار قيهما، قال: نعم' إذ لو كان شئ يسبق القدر لسبقته ا لعين " أخرجه الحافظ طلحة ابن محمد فى مسنده .

عن إبراهيم بن محمد بن شهاب ، عن عبد الله بن عبد الرحمان الواقدى مولى المهدى ، عن أبيه، عن محمد بن الحسن الشيبانى،عن أبى حنيفةؒ وأخرجه ابوعبد ا لله بن خسرو البلخى فى مسنده ، عن أبى طالب بن يوسف، عن أبى محمد الجوهرى ، عن أبى بكر الابهرى، عن أبى عروبة الحرانى . عن جده ، عن محمد بن الحسن الشيبانى ، عن أبى حنيفةؓ.

ترجمہ

حضرت اسماء بنت عمیسؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں، ان کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے تھے ایک ان کے پہلے شوہر حضرت جعفر طیارؓ سے اور دوسرا دوسرے شوہر ابو بکر صدیقؓ سے تھا، حضرت اسماء نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ان دونوں بیٹوں کے بارے میں خدشہ ہے کہ کہیں نظر بد سے متاثر نہ ہوں۔ آپ ان دونوں کو دم کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں نظر میں ایک ایسی چیز ہے جو تقدیر کے آگے پیچھے رہتی ہے۔

نوٹ

دیکھئے اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام خوارزمی نے دو اسناد پیش کی ہیں۔

یہ دونوں اسناد درج ذیل مسانید سے نقل کی گئی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مسند طلحہ ابن محمد۔

۲۔ مسند ابوعبداللہ بن خسرو البلخی سے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی دیکھئے کہ شیخ خوارزمی نے ان دونوں مسانید سے متعلقہ اسناد پوری تفصیل کے ساتھ نقل کی ہیں تا کہ استفادہ کرنے والے کو ایک ہی جگہ اسناد اور متن حدیث دیکھنے کا موقع ملے آپ جب اس کتاب کا مطالعہ کریں گے۔تو ہر روایت کے ضمن میں آپ کو یہ اسلوب نظر آئیگا۔

۲۔ أبو حنيفه عن علقمة بن مرثد ، عن يحيى بن يعمر:قال: بينما أ نا مع صاحب النبیﷺ رآهما، فارسل إليهما فجئ بهما، وفرائصهما ترعد مخافة أن يكون قد حدث فی أمرهما شئ ، فاخبراه الخبر، فقال رسول الله ﷺ إذا فعلتما ذلک فصليا مع الناس، واجعلا الأولى هی الفريضة " أخرجه ابو محمد البخاری عن صالح بن منصور بن نصر الصنعانی، عن جده، عن أبی مقاتل، عن أبی حنيفة، فقال ابو محمد البخاری : قد روى هذا الخبر جماعة عن الهيثم، منهم من يرفعه الى النبی ﷺ ومنهم من لم يجاوز به الهيثم. وأخرجه الإمام محمد بن الحسن فی الآثار، فرواه عن أبی حنيفة، عن الهيثم، يرفعه إلى النبیﷺ ثم قال محمد: وبه نأخذ، ولانرى أن تعاد العصر، والفجر ولا المغرب.

مفہوم

حضرت یحییٰ بن یعمرؒ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے دو (۲) لوگوں کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ جماعت سے پہلے نماز پڑھ چکے تھے اور اب نماز پڑھنے والوں سے الگ کھڑے تھے آپ ﷺ نے ان کو بلایا۔ وہ دونوں خوف کے مارے کانپتے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی کاروائی تو نہیں ہو رہی۔ بہر حال جب وہ آپ ﷺ کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تم جماعت سے پہلے نماز پڑھ لو تو پھر جماعت کے ساتھ شامل ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں تم نے پہلے جو نماز پڑھ لی ہوگی وہ فریضہ ہی شمار ہوگی اور دوسری نفل شمار ہوگی۔

نوٹ:

شیخ خوارزمی نے اس حدیث کو نقل کر لینے کے بعد لکھا ہے:- اس روایت کو ابو محمد البخاری نے اخذ کیا ہے اور اس کو سند متصل کے ساتھ نقل کیا ہے اور بعض نے امام ہیثم تک سند بتائی ہے۔ اس کے بعد انقطاع ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: اس روایت کو امام محمد نے کتاب الآثار میں نقل کیا ہے۔ اور اس کے بارے میں بتایا ہے کہ ہمارا عمل بھی اس روایت پر ہے لیکن ہم عصر، مغرب اور فجر کی نماز کے اعادہ کے قائل نہیں۔

٣. أبو حنيفة، عن مالک بن انس،عن نافع، عن ابن عمر قال: إذا صليت الفجر والمغرب، ثم ادركتهما فلا تعدهما، اخرجه الامام محمد بن الحسن فی الأثار، فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد : أما الفجر والعصر، فلا ينبغی أن يصلی بعدهما نافلة لقول رسول الله ﷺ : لاصلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس، ولابعد الفجر حتی تطلع الشمس، وأما المغرب فهی وتر، فيكره أن يصلی مطوع وترا، فان دخل رجل معهم مطوعا، فسلم الإمام فليقم، وليضف إليها رابعة، ويشهد ويسلم، ثم قال: وهذا كله قول أبی حنيفةؒ "

مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں جب آپ فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لیں۔ اور اس کے بعد آپ کو جماعت ملے۔ تو جماعت کے ساتھ مل کر نماز نہ دہرائیں۔

نوٹ

شیخ خوارزمی اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں: اس روایت کو امام محمد نے اپنی "آثار"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نقل کیا ہے اس کے بعد امام محمد کہتے ہیں: جہاں تک فجر اور عصر کا تعلق ہے تو ان دونوں نمازوں کو ادا کر لینے کے بعد دوبارہ نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز کی ادائیگی سے منع فرمایا ہے۔ مغرب کی نماز چونکہ طاق ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی شخص اپنی نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت میں شامل ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر چوتھی رکعت بھی پڑھ لے تا کہ اس کی نماز طاق نہ رہے۔ یہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے:

۴. أبو حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم، أنه قال : إذا سها الامام فلم يسجد سجدتي السهو، فليس عليك أن تسجد هما " أخرجه الحافظ الحسين بن خسرو في مسنده، عن أبي الحسين ا لمبارک بن عبد الجبار الصيرفي ، عن أبي منصور محمد بن محمد بن عثمان. عن أبي بكر محمد بن جعفر بن حمدان القطيعي عن بشربن موسي عن أبي عبد الرحمن المقرى، عن أبي حنيفةؒ.

مفہوم

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: جب جماعت ہو رہی ہو۔ اور امام سجدہ سہو لازم ہونے کے باوجود سجدہ سہو نہ کر لے تو مقتدی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ سجدہ سہو کرے۔ مطلب یہ کہ مقتدی کی نماز انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری امام پر ہے۔ اگر امام سجدہ سہو کرنا بھول جائے۔ تو مقتدی کی انفرادی طور پر سجدہ سہو کرنا کافی نہیں۔ شیخ خوارزمی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد بتایا ہے کہ اس روایت کو حافظ حسین بن خسرو نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔ اور مسند ابن خسرو میں اس کی جو سند مذکور ہے وہ تفصیل کے ساتھ امام خوارزمی نے پیش کی ہے۔

۵. ابو حنيفه، عن عبد الله بن عمر العمرى ،عن سعيد بن ابى سعيد عن ابن عمر رضى الله عنهما، قال: رأيت النبى ﷺ يهل إذا استوت به راحلته ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أخرجه الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده، عن أبی العباس بن عقدة ، عن محمود بن على بن عبيد الله عن أبيه عن الصلت بن الحجاج ، عن أبی حنيفة۔ قال الحافظ، قال الصلت : وحدثنا عبيد الله عن سعيد بن ابی سعيد، عن عبد الله بن جريج ، عن ابن عمر — ورواه عن أبی حنيفة زفر، وهياج، والمسروق، واسد بن عمرو، وحمزة بن صهيب، والحسن بن زياد وأبو يوسف رحمهم الله، وأخرجه القاضی ابو بكر محمد بن عبد الباقی الانصاری فی مسنده.

مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں: میں نے حج کے دوران میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری جب چڑھائی یا اترائی سے ہموار زمین پر آجاتی تو آپ تہلیل (لاالہ الا اللہ) فرماتے تھے۔

نوٹ

شیخ خوارزمی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: اس روایت کو حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے اور اس کے بعد مسند أبی حنيفه لطلحه بن محمد میں جو سند مذکور ہے اس کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے، اسکے بعد امام خوارزمی کہتے ہے کہ اس روایت کو امام ابوحنیفہ سے درج ذیل رواۃ نے بھی اخذ کیا ہے اور اپنی اپنی مسانید میں راویت کیا ہے امام زفر، ہیاج، مسروق، اسد بن عمر، حمزہ بن حبیب حسن بن زیاد اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ نے اِنکے علاوہ قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے بھی اپنی مسند میں سے اس روایت کو اخذ کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱۔ امام ابوحنیفہ کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ امام ابوحنیفہ کے معروف ومشہور اساتذہ اور تلامذہ کے نام بتائیں۔

۳۔ امام ابوحنیفہ کے فضل وکمال کے بارے میں علماء حدیث کی آراء بیان کیجئے

۴۔ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

۵۔ مسانید ابوحنیفہ سے کیا مراد ہے۔ ان مسانید کی فہرست تیار کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ امام عبدالرزاق بن ہمام

(م:۲۱۱ھ)

4.1 نام ونسب

عبدالرزاق نام، ابوبکر کنیت اور نسب نامہ یہ ہے۔ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع۔ یمن کے مشہور شہر صنعاء میں پیدا ہوئے قبیلہ حمیر سے تعلق تھا اس لئے صنعانی اور حمیری کہلاتے ہیں۔

4.2 اساتذہ

امام عبدالرزاق نے اپنے دور کے معروف ومشہور اساتذہ سے استفادہ کیا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: عبدالملک بن جریج۔ امام اوزاعی، امام عبداللہ بن ابی سبرۃ، امام مالک، امام معتمر بن سلیمان، امام معمر بن راشد ازدی۔ ہیثم بن بشیر واسطی، ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی، اسماعیل بن عیاش، ایمن بن نابل، ثور بن یزید، جعفر بن سلمان، داؤد بن قیس فراء، زکریا بن اسحٰق مکی، سعید بن بشیر، سعید بن عبدالعزیز، عبدالرحمٰن بن زید اسلم، عبدالعزیز بن ابی زیاد، عبداللہ بن زیاد بن سمعان، عبداللہ بن عمر عمری، اور ابو معشر نجیح سندی۔ ان اساتذہ کے علاوہ آپ نے اپنے والد ہمام بن نافع اور چچا وہب بن نافع سے بھی استفادہ کیا، معمر بن راشد یمنی کے ساتھ آپ کا خاص تعلق تھا آپ ان کی خدمت میں آٹھ سال رہے اور ان کے پاس روایات کا جتنا ذخیرہ تھا سارا ضبط کیا۔ (۱۹)

4.3 تلامذہ

امام عبدالرزاق صنعانی اپنے دور کے کبار اساتذہ کے صف میں شامل ہونے کی وجہ سے طلبہ کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، دور دراز کے علاقوں سے طلبہ آ کر آپ کی خدمت میں رہتے تھے اور آپ سے استفادہ کرتے تھے آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ان میں سے جن کو بعد میں شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو اسامہ حماد بن سلمہ ، وکیع بن الجراح ، امام احمد بن محمد بن حنبل، امام اسحق بن راھویہ ، امام علی بن المدینی، امام محمد بن یحیی ذھلی، امام یحیی بن معین، ابراھیم بن موسی، ابو مسعود رازی، امام احمد بن صالح، احمد بن منصور رمادی، احمد بن یوسف سلمی،ا سحاق بن ابراھیم دیری، اسحاق بن ا براھیم سعدی، اسحاق بن منصور کوسج، حجاج بن شاعر، حسن بن علی خلال، امام زھیر بن حرب، امام سلمہ بن شبیب، امام عبد بن حمید، عبد اللہ بن محمد مسندی، عبد الرحمان بن بشر، امام عمرو الناقد، محمد بن رافع، محمد بن مھران حمال، یحیی بن جعفر بیکندی، اوریحیی بن موسی، (۱۹)

طلب علم کیلئے سفر

تذکرہ نگاروں نے آپ کے سفر کی تفصیلات نہیں بتائیں ۔محض شام اور حجاز کے سفر کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آپ کے اساتذہ کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے اس دور کے اہم مراکز تک پہنچنے کے لئے سفر کیا ہے۔

4.4 مقبولیت

امام عبدالرزاق صنعانی کو اللہ جل شانہ نے جہاں قابلیت سے نوازا تھا وہاں مقبولیت کا درجہ بھی عطا کیا تھا۔آپ کے ہاں عوام وخواص کا اتنا ہجوم ہوتا تھا کہ بڑے بڑے امراء اور حکام اس پر رشک کرتے تھے۔لوگ دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ (۲۰)

4:5 علماء کا اعتراف

حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں: عبدالرزاق صنعانی علوم کا خزانہ ہیں ایک مرتبہ امام احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حنبل سے پوچھا گیا کہ امام عبدالرزاق صنعانی سے زیادہ بہتر اور برتر محدث آپ کی نظر میں کون ہے؟ امام احمد نے فرمایا: ان سے بہتر اور برتر محدث میرے علم میں کوئی بھی نہیں، امام ہشام بن یوسف کہتے ہیں: ہم لوگوں میں سب سے زیادہ صاحبِ علم عبدالرزاق ہیں۔ (۲۱)

4.6 حفظ وضبط

امام عبدالرزاق صنعانی کے حفظ وضبط کے بارے میں علماء حدیث کا اتفاق ہے البتہ آخری عمر میں جب آپ کی بینائی کمزور ہوگئی تھی اور بڑھاپے کی وجہ سے ضعیف ہوئے تھے تو حافظہ بھی متاثر ہوگیا تھا اس لئے بعض محدثین آپ کے اس دور کی روایات کو وہ حیثیت نہیں دیتے جو آپ کے پہلے دور کی روایات کو دیتے ہیں۔

ابراہیم بن عباد دبری کہتے ہیں: ''امام عبدالرزاق کو سترہ ہزار حدیثیں زبانی یاد تھیں''۔

ہشام بن یوسف کہتے ہیں: ''ہم لوگوں میں سب سے بہتر حافظہ عبدالرزاق صنعانی کا تھا''۔

4.7 ثقاہت

امام عبدالرزاق کی ثقاہت پر علماء کا اتفاق ہے حافظ ذہبی کہتے ہیں: ''علماء حدیث کی بہت بڑی جماعت نے عبدالرزاق کو ثقہ اور متقن کہا ہے''۔

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: ''امام عبدالرزاق کی روایات قابل اخذ، قابل ضبط اور قابل استدلال ہیں''۔

امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: ''امام عبدالرزاق کی روایات ثابت اور معتبر ہیں''۔

امام ابن حبان، یعقوب بن شیبہ آجری، عجلی اور بزار وغیرہ نے امام عبدالرزاق کی توثیق کی ہے، امام ذہلی نے آپ کو احادیث کی روایت کے معاملہ میں ''متیقظ'' قرار دیا ہے، امام احمد سے عبدالملک بن جریج کے شاگردوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''عبدالرزاق ان میں سب سے زیادہ ثقہ اور معتبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں: معمر بن راشد یمنی کی روایات کے سب سے بڑے حافظ اور سب سے زیادہ مستند راوی عبدالرزاق ہیں۔

امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ''معمر بن راشد کی روایات کے لیے عبدالرزاق صنعانی سے زیادہ بہتر اور معتبر کوئی راوی نہیں''۔

امام احمد کہتے ہیں: ''عبدالرزاق کی سند سے معمر بن راشد کی روایات بصری علماء کی سند سے مرویات کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور قابل اعتماد ہیں، جب معمر بن راشد کی روایت کے متعلق ان کے تلامذہ مختلف الرائے ہوتے تھے تو امام احمد عبدالرزاق کی راویت کو قبول کرتے تھے''۔ (۲۲)

امام عبدالرزاق صنعانی نے بڑی بھرپور زندگی گزاری، آپ محض ایک شیخ اور استاذ نہیں تھے بلکہ اپنے دور کے ایک بہت بڑے تاجر تھے تجارت کے سلسلہ میں شام جایا کرتے تھے، مؤرخین نے اپنے تذکروں میں آپ کے ان اسفار کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق آپ کے تجارتی امور سے تھا۔

آپ شعر وسخن کا ذوق بھی رکھتے تھے اور آپ بہت عمدہ شاعری کرتے تھے۔ زبان پر بہت عبور تھا۔ خوبصورت اور شستہ زبان بولنے کی وجہ سے جہاں خواص آپ سے مستفید ہوتے تھے وہاں عوام بھی آپ کو سننے کے لئے جوق در جوق آتے تھے، آپ کا انتقال ۲۱۱ھ میں ہوا عمر پچاسی سال تھی آخری عمر میں ہوش وحواس نے کام چھوڑ دیا تھا۔

4.8 تالیفات

امام عبدالرزاق متعدد کتابوں کے جامع اور مؤلف ہیں مگر ان میں سے اکثر کتابیں اب معدوم اور نایاب ہیں۔ جن کتابوں کے نام معلوم ہیں وہ یہ ہیں۔

۱- سنن عبدالرزاق: اس کتاب کی اکثر روایات کتب ستہ اور دیگر مصادر حدیث میں تخریج کی گئی ہیں۔

۲- کتاب السنن فی الفقہ نایاب ہے۔

۳- کتاب المغاوی: نایاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

یہ آپ کی تالیفات میں سب سے زیادہ اہم اور مشہور تالیف ہے آپ نے اس کتاب کو فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ ''مصنف'' کے جو مجموعے موجود ہیں۔ ان میں مصنف ابن ابی شیبہ کے بعد سب سے زیادہ مشہور یہی ہے، اور قدامت کے لحاظ سے یہ اس پر بھی فوقیت رکھتی ہے، شاہ ولی اللہ صاحب نے حدیث کے مصادر کے تیسرے طبقہ میں اس کا ذکر کیا ہے، اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کے اس کی اکثر روایات ثلاثی ہیں۔

مصنف عبدالرزاق قرون اولیٰ کی دینی، سیاسی، سماجی، اخلاقی، علمی اور اجتہادی کوششوں کی عکاس ہے۔ اس کتاب کے بالالتزام مطالعہ سے اس دور کے حالات وظروف کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس دور کے قانونی اور شرعی فیصلے کیسے ہوتے تھے جب علماء کے اقوال مختلف ہوتے تو ان میں تطبیق کس طرح پیدا کی جاتی تھی - عبدالرزاق صنعانی کا تعلق اس دور سے ہے جب نصوص سے استنباط اور استخراج کی کدوکاوش علماء وفقہاء کے ہاں عام تھی آپ نے ان حالات کے پیش نظر احادیث، آثار، اخبار او رفتاوے کو جمع کیا اور فقہاء ومحدثین دونوں کے لیے ایک بیش قیمت سرمائے کا انتخاب کیا۔ امام عبدالرزاق کی مصنف میں جہاں آثار واخبار جمع ہیں وہاں مشاہیر علماء اور قضاۃ کے اجتہادات بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔

امام عطاء ابن ابی رباح، امام سفیان ثوری، امام سفیان بن عیینہ، امام عبدالملک بن جریج، امام ابن شہاب زہری، امام حسن بصری، امام ابن المسیّب اور امام شعبی کے اقوال وآراء سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا ہے اور ان کو اپنی کتاب میں جمع کیا جس کی وجہ سے کتاب کی افادیت بعد میں آنے والے فقہاء ومحدثین کے لئے بہت بڑھ گئی، مصنّف عبدالرزاق پہلے غیر مطبوع تھی۔ اب الحمدللہ چھپ چکی ہے اور عام دستیاب ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

⑤ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از مصنف عبدالرزاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام عبد الرزاق صنعانی کے بارے میں آپ مطالعہ کر چکے ہیں آپ کی تالیف 'مصنف' ذخیرہ حدیث میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت کی حامل ہے، اس مصنف کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں امام عبدالرزاق نے روایات کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے اقوال، فتاوی، قضایا اور تابعین و تبع تابعین کے اقوال وفتاوی اور استخراج واجتہاد کو بھی پیش کیا ہے، یہاں بہ طور نمونہ چند روایات پیش کی جارہی ہیں، آپ ان روایات کے اسانید اور متون دونوں کو اچھی طرح دیکھیں، اور غور کریں کہ امام عبد الرزاق نے اپنے اسلوب کو کس طرح نبھایا ہے۔

ان چند روایات کے علاوہ آپ اصل کتاب سے بھی مستفید ہونے کی کوشش کریں، یہ کتاب بہت جامع، مفید اور دلچسپ ہے، اس کے مطالعہ سے بہت سارے وہ گوشے طلبہ کے سامنے آجاتے ہیں جو دیگر مصادر کے مطالعہ سے نمایاں نہیں ہوتے۔

باب: المشرک یتحول من دین إلی دین هل یترک؟

(۱)

أخبرنا عبد الرزاق قال: أخبرنا إبن جریج، قال: حدثت حدیثا رفع إلی علّی فی یهودی أو نصرانی تزندق، قال: دعوه یحول من دین إلی دین.

مفہوم

حضرت علی رضی اللہ کے ہاں ایک شخص لایا گیا جو یہودی تھا یا غالباً عیسائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علیؓ کو بتایا گیا کہ یہ شخص بے دین ہو گیا ہے مطلب یہ کہ اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین میں داخل ہو گیا ہے، حضرت علیؓ نے جواب دیا: کوئی بات نہیں ایک دین چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہو گیا ہے۔ مقصد یہ کہ پہلے جس دین پر تھا وہ بھی صحیح نہیں تھا اب جس دین کی طرف گیا وہ بھی صحیح نہیں، جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب بھی ہے، اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام عبدالرزاق دوسری روایت ذکر کرتے ہیں، اس دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت کا مفہوم وہی ہے جو پہلی روایت کا ہے البتہ سند میں فرق ہے پہلی روایت امام ابن جریج کی سند سے ہے اور یہ دوسری روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔ روایت درج ذیل ہے۔

(۲)

أخبرنا عبد الرزاق قال سمعت أبا حنيفة قال رفع إلى علّى يهودى أونصرانى تزندق قال : دعوه تحول من كفر إلى كفر"

امام عبدالرزاق مزید وضاحت کرتے ہیں آپ کہتے ہیں: "قلت له : عمن هذا ؟ فقال: عن سماک بن حرب، عن قابوس بن المخارق، أن محمد بن أبى بكر كتب فيه إلى علّى، فكتب إليه علىّ بهذا"

میں نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا: یہ روایت آپ نے کہاں سے لی ہے؟ آپ نے پوری سند بتائی اور فرمایا کہ محمد بن ابوبکر نے حضرت علی کو خط لکھ کر اس ضمن میں دریافت کیا تھا اس کے جواب میں حضرت علیؓ نے یہ اصول لکھ کر بھیجا تھا۔

باب هل تهدم كنائسهم؟ ومايمنعوا

(۴)

اخبرنا عبد الرزاق قال: أخبرنا معمر عمن سمع الحسن يقول : من السنة أن تهدم الكنائس التى فى الامصار القديمة والحديثة ،

مفہوم

جو طریقہ رائج اور متداول ہے وہ یہ ہے کہ مفتوح علاقوں میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں گرادی جائیں خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی بنی ہوئی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ

اس روایت کو ذکر کر لینے کے بعد امام عبدالرزاق اس ضمن میں دوسری روایات پیش کرتے ہیں تاکہ موضوع کی پوری طرح وضاحت ہو جائے۔

قال لی عمرو بن میمون بن مهران وسألته عن ذلک فقال : إنما صالحوا علی دینهم، یقول : لاتهدم

معمر بن راشد یمنی اس بارے میں کہتے ہیں: میں نے عمرو بن میمون سے مفتوح علاقوں میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں سے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: مفتوح علاقوں میں جو غیر مسلم رہتے ہیں ان کے ساتھ چونکہ مصالحت کی جاتی ہے اس لیے ان کی عبادت گاہیں نہیں گرانی چاہئیں۔ مطلب یہ کہ اسلامی ریاست میں جو غیر مسلم رہتے ہیں ان کی حیثیت ذمی کی ہوتی ہے وہ ریاست کے شہری ہوتے ہیں اس لئے جس طرح ان کے مال وجان کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے اسی طرح ان کے رسوم ورواج اور روایات میں عدم مداخلت بھی ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

(۵)

اخبرنا عبد الرزاق قال: اخبرنا عمی وهب بن نافع قال: شهدت کتاب عمربن عبد العزیز إلی عروة بن محمد، أن تهدم الکنائس القدیمة، شهدته یهدمها، فأعیدت فلما قدم رجاء دعانی، فشهدت علی کتاب عمر بن عبد العزیز، فهدمها ثانیة"

مفہوم

وہب بن نافع کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کے نام جس خط میں لکھا تھا کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اکھیڑ دی جائیں وہ میرے پاس ہے۔ میری موجودگی میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اکھیڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دی گئیں، بعد میں جب ان لوگوں نے دوبارہ اپنی عبادت گاہیں تعمیر کیں، اور رجاء کا دور آیا تو میں نے انہیں عمر بن عبدالعزیز کا خط دکھایا انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا خط دیکھنے کے بعد ان عبادت گاہوں کو دوبارہ گرادیا۔

اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام عبدالرزاق مندرجہ ذیل روایت پیش کرتے ہیں اس میں موضوع سے متعلق مزید تفصیل پائی جاتی ہے۔

٦-أخبرنا عبدا لرزاق قال : اخبرنا ابن التيمى عن أبيه قال: حدثنى شيخ من أهل المدينة يقال له حنش أبوعلى، أن عكرمة أخبره قال: سئل ابن عباس: هل للمشركين أن يتخذوا الكنائس فى ارض العرب؟ فقال إبن عباس: أمّاما مصّرالمسلمون فلا ترفع فيه كنيسة، ولا بيعة، ولا صليب ولا سنان، ولا ينفخ فيها ببوق، ولا يضرب فيها بنا قوس، ولا يدخل فيها خمر ولا خنزير، وما كانت من أرض صولحوا صلحاً، فعلى المسلمين أن يفوا لهم بصلحهم".

مفہوم

حضرت عکرمہ کہتے ہیں: ''عبداللہ ابن عباس سے پوچھا گیا کہ کیا غیر مسلم لوگ عرب کے علاقوں میں اپنی عبادت گاہیں تعمیر کر سکتے ہیں؟

ابن عباس نے جواب دیا: جو بستیاں مسلمانوں نے آباد کی ہیں ان میں غیر مسلموں کا کوئی فرقہ اپنی عبادت گاہ تعمیر نہیں کرسکتا۔ نہ وہ بگل بجا سکتے ہیں نہ گھنٹی بجا سکتے ہیں اور نہ صلیب لٹکا سکتے ہیں، نہ ان بستیوں میں شراب اور خنزیر کے گوشت کا کاروبار کیا جا سکتا ہے، ہاں وہ علاقے جو مسلمانوں نے فتح کئے ہیں اور وہاں کے غیر مسلموں کے ساتھ مصالحت کا معاہدہ کیا ہے، تو اس معاہدہ کے تحت ان کے ساتھ سلوک کرنا ضروری ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب هل يحكم المسلمون بينهم ؟

٧- عبد الرزاق، عن الثوری، عن سماک، عن قابوس عن أبيه قال: كتب محمد بن أبی بكر إلى علّی يسأله عن مسلم زنى بنصرانية، فكتب إليه: اقم الحد على المسلم، واردد النصرانية إلى أهل دينها.

مفہوم

محمد بن ابو بکر نے حضرت علیؓ کو خط لکھا، اور ان سے پوچھا کہ ایک مسلمان شہری نے نصرانی عورت کے ساتھ زنا کیا ہے ان کو کس طرح سزا دی جائے؟

حضرت علیؓ نے جواب دیا: مسلمان کے اوپر حد نافذ کرو اور نصرانی خاتون کو عیسائی علماء کے حوالہ کردو، وہ اس کے لئے جو سزا تجویز کریں انہیں کرنے دو۔

نوٹ:

اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام عبد الرزاق نے دیگر روایات بھی پیش کی ہیں۔ اور موضوع زیر بحث کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے آپ اگر تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو مصنف عبد الرزاق کی طرف رجوع کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- امام عبدالرزاق صنعانی کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام عبدالرزاق کے مشہور اساتذہ کے نام بتائے۔

۳- امام عبدالرزاق نے طلب علم کے لئے کن کن علاقوں کا سفر کیا؟

۴- علماء حدیث نے امام عبدالرزاق کے علمی کمال کا کس طرح اعتراف کیا ہے؟

۵- امام عبدالرزاق کی تالیفات کے بارے میں بتادیں۔

۶- امام عبدالرزاق کی کتاب ''مصنف'' کا منہج اختصار کے ساتھ بیان کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ امام طبرانی

(م۔۳۶۰ھ)

6.1 نام ونسب

آپ کا نام سلیمان بن احمد، کنیت ابوالقاسم اور نسبت الطبرانی ہے۔ شام کے معروف ومشہور شہر عکا میں صفر ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔

6.2 تعلیم وتربیت

امام طبرانی نے ایسے ماحول میں آنکھیں کھولیں جو خالص علمی تھا۔ آپ کے والد کی خواہش تھی کہ طبرانی کی تعلیم وتربیت کا انتظام بہتر سے بہتر ہو اس لئے بچپن میں آپ کی تعلیم کیلئے فاضل اور قابل اتالیق مقرر کئے ابتدائی تعلم حاصل کر لینے کے بعد ۲۷۳ھ میں آپ نے مجالس حدیث میں بیٹھنا شروع کیا۔ قریبی مراکز کے اساتذہ اور شیوخ سے استفادہ کر لینے کے بعد آپ نے بیت المقدس کا سفر کیا تقریبا ایک سال تک القدس میں رہنے کے بعد قیساریہ گئے وہاں محمد بن یوسف الفریابی (م۲۱۲ھ) کے قائم کردہ مرکزِ حدیث میں قیام کیا، اوران کے تلامذہ سے مستفید ہوئے، اس کے بعد حمص، جبلہ اور مدائن الشام کا سفر کیا اور بہت سے مشائخ سے ملاقات کی اوران سے روایات اخذ کیں اس کے بعد حجاز کا رخ کیا، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کر لینے کے بعد مصر کا سفر کیا اور برقہ سے ہوتے ہوئے عراق میں داخل ہوئے، عراق میں رہنے کے بعد آپ نے اصفہان کا سفر کیا۔ وہاں قیام کے بعد جزیرہ اور فارس کے مراکز علم گئے، پھر اصفہان واپس ہوئے اور یہیں کے ہو رہے، آپ تقریبا سات سال تک اصفہان میں رہے، یہاں آپ کا مرکزِ حدیث طلبہ اور علماء کا مرجع تھا۔

6.3 اساتذہ

امام طبرانی نے اپنے دور کے اساتذہ کی بہت بڑی تعداد سے استفادہ کیا۔ تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کے مشائخ کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے، ان میں سے جو بہت زیادہ معروف و مشہور ہیں ان کے نام یہ ہیں:

هاشم بن مرثد الطبرانی- محدث شام امام ا بوزرعه الدمشقی- مسند یمن امام اسحاق بن ابراهیم الدیری - ابو محمد ادریس بن جعفرالعطار، بشربن موسی محدث بغداد، ابو الحسن علی بن عبد العزیز البغوی. شیخ الحرم، ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی، عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل، یحیی بن ایوب العلاف، وغیره۔

6.4 تلامذہ

امام طبرانی کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: ابو خلیفه الفضل بن الحباب الجمحی، ابوالعباس أحمد بن محمد الکوفی المعروف بابن عقده ، أبو بکر احمد بن موسی المعروف بابن مردویه الأصبهانی، أبو نعیم احمد بن عبد ا لله الأصبهانی، ابو الفضل احمد بن محمد الجارودی.

6.5 علماء کا اعتراف

حافظ ذہبی نے آپ کو ''مسند الدنیا'' کا لقب دیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ اپنے دور کے سب سے بڑے محدث تھے ابن عساکر دمشقی لکھتے ہیں: ''أحد الحفا ظ المکثرین الرحالین'' آپ ان حفاظ حدیث میں سے تھے جنہوں نے سماع حدیث اور اخذ حدیث کے لئے بکثرت علمی اسفار کئے، ابن عبدالہادی نے آپ کو ''الإمام'' علامہ، حافظ کبیر، ثبت، مسند الدنیا، صدوق، امین اور متقن قرار دیا ہے، ابن مندہ کی رائے بھی یہی ہے۔ ابوالعباس شیرازی کہتے ہیں: میں نے امام طبرانی کی خدمت میں رہ کر تین لاکھ روایات ان سے اخذ کی ہیں، امام طبرانی کے پاس احادیث کا وسیع ذخیرہ تھا، ایک مرتبہ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا، تو جواب میں فرمایا: ''کنت انا م علی البواری ثلاثین سنة'' میں تیس سال تک حدیث کی طلب اور حفظ کی خاطر چٹائی پر سویا، مطلب یہ کہ مسلسل سفر میں رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات

امام طبرانی ایک لمبی زندگی گزار کر ۳۶۰ھ میں انتقال کر گئے۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو سال اور دس ماہ تھی۔ جنازہ میں بڑے بڑے مشائخ اور عوام کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

⑦ تالیفات

امام طبرانی نے بہت سی کتابیں مرتب کیں۔ اور ہر موضوع پر قلم اٹھایا، حدیث، تفسیر، اور دلائل پر آپ کی تالیفات نے زیادہ شہرت حاصل کی، آپ کی چند کتب کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

7.1 معاجم ثلاثہ

۱- المعجم الکبیر

یہ امام طبرانی کی سب سے زیادہ مشہور تالیف ہے، اس کتاب میں آپ نے رواۃ حدیث کی ترتیب کے مطابق روایات جمع کی ہیں، حدیث کے جتنے اہم رواۃ ہیں ان سب کی روایات آپ نے نقل کی ہیں، البتہ اس معجم میں سیّدنا ابو ہریرہ کی روایات نہیں ہیں، صحابہ کرام میں حضرت انسؓ حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید الخدری اور حضرت عائشہ کی مسانید بھی نہیں آئی ہیں، امام سیوطی کہتے ہیں: غالباً امام طبرانی کا ارادہ تھا کہ ان مسانید کو ایک مستقل کتاب میں جمع کرنا زیادہ مفید ہوگا، لیکن انہیں ان روایات کو مرتب کرنے کا موقع نہ مل سکا، اس معجم کو طلبہ اور علماء کے حلقوں میں بہت پذیرائی ملی اور مسلسل متداول رہی، اس وقت کتاب کا جو نسخہ مطبوعہ شکل میں دستیاب ہے یہ نامکمل ہے، شیخ حمدی نے اب تحقیق کے ساتھ اس کو طبع کرایا ہے۔

علماء حدیث جب صرف "معجم" کہتے ہیں تو اس سے مراد امام طبرانی کی ہی "المعجم الکبیر" ہوتی ہے۔

۲- المعجم الوسیط

امام طبرانی کی یہ دوسری معجم ہے اس کتاب کو آپ نے اپنے شیوخ کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہر شیخ کی اس حدیث کو اخذ کیا ہے جس میں انفرادیت تھی یہ کتاب امام دار قطنی کی کتاب ''الإفراد'' سے ملتی جلتی ہے۔

ایسی کتب میں وہ احادیث جمع کی جاتی ہیں جو ایک ہی شیخ کے پاس ہوں اور دوسرے شیوخ ان سے ناواقف ہوں امام طبرانی نے اس معجم میں اپنے ہر ایک شیخ کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اس کے فضل وکمال پر بحث بھی کی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں آپ کہا کرتے تھے: هذا الكتاب روحي '' یہ کتاب میری جان ہے۔ مطلب یہ کہ مجھے بہت عزیز ہے۔ اس کتاب کی ترتیب وتدوین کے سلسلے میں امام طبرانی نے بہت محنت اور جدوجہد کی ہے۔ اس میں ہر قسم کی روایات آئی ہیں، اس لئے علماء حدیث اس کو چوتھے طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ کتاب مطبوعہ شکل میں دستیاب ہے، حدیث کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

۳-المعجم الصغیر

یہ امام طبرانی کی تیسری معجم ہے اس میں آپ نے اپنے ہر ایک شیخ کی ایک روایت بیان کی ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام طبرانی نے اپنے دور کے کتنے سارے مشائخ کی خدمت میں حاضری دی وراستفادہ کیا، امام طبرانی نے اسناد عالی کا بھی ضمناً ذکر کیا ہے۔

یہ کتاب بھی مطبوعہ شکل میں دستیاب ہے۔ اور بہت مفید ہے معاجم ثلاثہ کے علاوہ امام طبرانی نے درج ذیل کتب تالیف کی ہیں: كتاب الدعاء - كتاب السنة - دلائل النبوة - حديث الشاميين - الطوالات - كتاب النوادر لیکن آپ کی شہرت طلبہ اور علماء کے حلقوں میں معاجم ثلاثہ کی وجہ سے ہے۔

المعجم الکبیر

امام طبرانی کے بارے میں آپ مطالعہ کر چکے ہیں۔ امام طبرانی اپنے دور کے بہت بڑے محدث اور شیخ تھے۔ آپ نے پوری زندگی روایات کو جمع کرنے اور روایت کرنے میں گزار دی۔

آپ سے جو کتابیں یادگار ہیں ان میں ''معاجم ثلاثہ'' کو سب سے زیادہ شہرت اور پذیرائی حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ امام طبرانی نے ان معاجم میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور اپنے شیوخ کی روایات ترتیب کے ساتھ جمع کی ہیں۔

یہاں "المعجم الکبیر" سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں۔

آپ ان روایات کا پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ مطالعہ کریں، اور دیکھیں کہ امام طبرانی نے روایات کو جمع کرنے میں جو اسلوب اختیار کیا ہے اس کا اطلاق اس معجم پر کس حد تک ہوا ہے۔ یہ کتاب بہت مفید اور دلچسپ ہے، آپ ان روایات کے علاوہ اصل کتاب کا مطالعہ بھی کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از معجم الکبیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ أنس بن النضر الانصاری عم انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ

۷۶۸۔ حدثنا أبومسلم الكشي، قال: حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري، قال: حدثنا حميد عن انس بن مالک، أن الربيع بنت النضر عمته، لطمت جارية، وكسرت سنها، فعرضوا عليها الإرش، فأ بوا، فطلبوا العفو فأبوا، فأتوا النبی ﷺ فأمرهم بالقصاص. فجاء أخوها انس بن ا لنضر، فقال: يا رسول الله ﷺ أتكسر سنّ الربيع؟ لاوالذی بعثک بالحق لاتكسر سنها فقال: ياأنس كتاب الله القصاص" فعفا القوم، فقال رسول الله ﷺ : إن من عباد الله من لو أقسم على الله لابرّه"

مفہوم

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آپ کی پھوپھی ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کو ڈانٹتے ہوئے تھپڑ رسید کیا۔ جس کی وجہ سے اس لڑکی کا دانت ٹوٹ گیا، ربیع بنت نضر کے گھر والوں نے اس لڑکی کے گھر والوں کو تاوان دینا چاہا، لیکن انہوں نے تاوان کی رقم لینے سے انکار کردیا، ربیع کے گھر والوں نے معافی مانگی تو بھی انہوں نے معاف کردینے سے انکار کردیا، اس کے بعد مقدمہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فریقین کو سن لینے کے بعد قصاص کا حکم دیا، جب ربیع بنت نضر کے بھائی انس بن نضر کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انس! یہ اللہ کا حکم ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی، اس دوران لڑکی والوں نے مشورہ کیا اور ربیع بنت نضر کو معاف کردیا، رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: اللہ جل شانہ کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ قسم کھالیتے ہیں تو اللہ تعالی ان کی قسم کی لاج رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٧٦٩- حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمی، قال: حدثنا بشربن الوليد الكندی قال: حدثنا محمد بن طلحه بن مصرف، عن حميد، عن أنس بن مالک، أن عمه أنس بن النضرغاب عن قتال بدر، فقال: غبت عن اول قتال رسول الله ﷺ المشركين، لئن أشهدنی الله مع رسول الله ﷺ ليرين الله ما أصنع، فلما كان يوم أحد لقی المشركين وهزم ا لناس فقال: اللّٰهم إنی أعتذر إليک مما صنع هؤلا ء يعنی المسلمين. وابرأ إليک مما جاء به هؤلاء، يعنی المشركين، ثم أخذ السيف فلقی سعد بن معاذ فقال: أی سعد إنی لأجد ر يح الجنة دون أحد، فمضی فقتل، فماعرف حتی عرفته أخته من حسن بنانه، وإذا به بضع وثمانون من طعنة برمح، وضربة بسيف ورمية بسهم"

مفہوم

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں: میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ اس لئے آپ کہا کرتے تھے: میں مشرکین کے ساتھ پہلی جنگ یعنی جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکا اب اگر اللہ تعالی نے مجھے مشرکین کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیّت میں لڑنے کا موقع دیا، تو میں اللہ جل شانہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری توانائی کے ساتھ میدان جنگ میں اتروں گا، کرتے کرتے جب جنگ احد کا موقعہ آیا۔ تو آپ اس جنگ میں شریک ہوئے، جب مسلمانوں کی مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی۔ اور یک موقع پر مسلمان پیچھے ہٹنے لگے، تو آپ نے پروردگار عالم کے حضور دونوں ہاتھ اٹھائے اور التجاء کرنے لگے: میرے رب! اس وقت مسلمان جو کچھ کر رہے ہیں میں ان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ مقصد یہ کہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ اور کفار جو کچھ کر رہے ہیں میں ان کے مقابلہ میں تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے اپنی تلوار سونت لی، سعد بن معاذ سامنے آئے تو انہیں مخاطب کیا اور کہنے لگے: سعد! مجھے احد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ اس کے بعد مشرکین کے مقابلہ میں لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

شہید ہو جانے کے بعد زخموں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پہچان مشکل تھی ان کی بہن نے انہیں انگلیوں کی پوروں سے پہچانا اس لئے کہ ان کی انگلیاں بہت خوبصورت تھیں۔ بعد میں جب دیکھا گیا تو انکے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے، کچھ نیزوں کے تھے۔ کچھ تلواروں کے تھے اور کچھ تیروں کے تھے۔

٥٤۔ إياس بن عبد الله بن أبي ذباب

٧٨٤–حدثنا اسحاق بن ابراهيم الديرى، قال: أخبرنا عبد الرزاق، قال: أخبرنا معمر، عن الزهرى، عن عبدالله بن عبد الله بن عمر. عن إياس بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ : لا تضربوا إماء الله قال: فذئر النساء، وسآئت اخلاقهن على ازواجهن فقال عمر: يا رسول الله ﷺ ذئر النساء وسآء ت اخلا قهن على ازواجهن، منذ نهيت عن ضربهن، فقال النبى ﷺ فاضربوهن، فضرب الناس النسآء تلك الليلة، فأتى نساء كثير يشتكين ا لضرب، فقال رسول الله ﷺ حين أصبح: لقد طاف بآل محمد ﷺ الليلة سبعون امرأة كلهن يشتكين من الضرب، وايم الله لا تجدون أولآئک خياركم"

مفہوم

حضرت ایاس بن عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو گھریلو خواتین کو جھاڑنے اور پیٹنے سے منع فرمایا، صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے خواتین کو جھاڑنا اور پیٹنا بالکل چھوڑ دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خواتین کا رویہ اپنے شوہروں کے ساتھ بگڑ گیا اور وہ سرکش ہونے لگیں، حضرت عمر بن الخطاب نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ جب سے آپ ﷺ نے خواتین کو جھاڑنے اور پیٹنے سے منع فرمایا ہے تب سے ان خواتین کا رویہ بگڑ گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن الخطاب کی بات سن کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: اگر ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے تو ٹھیک ہے خواتین کو جھاڑ لیا کرو اور پیٹ بھی لیا کرو لوگوں نے خواتین کی جھاڑ پیٹ شروع کر دی۔ خواتین نے رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمع ہو کر شکایت کی کہ ان کے شوہر انہیں پیٹتے رہتے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: رات کو ہمارے ہاں لگ بھگ ستر خواتین جمع ہوئی تھیں، انہیں شکایت تھی کہ ان کے شوہر انہیں بے محابا پیٹتے ہیں، اللہ کی قسم تم میں جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اچھے اور بہتر لوگ نہیں ہیں۔

٤٤۔ الحسن بن علی بن أبی رافع عن جدّہ

٩٦٣ – حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح، قال: حدثنا أصبغ بن الفرج - (ح) - وحدثنا ابو يزيد القراطيسى، قال :حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، قال:حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن بكير بن الأشج حدثه أن الحسن بن على بن أبى رافع حدثه أن ابارافع أخبره أنه أقبل بكتاب من قريش إلى رسول الله ﷺ قال: فلما رأيت النبى ﷺ ألقى فى قلبى الإسلام ، فقلت: يا رسول الله ﷺ انى والله لا أرجع اليهم ابدا ، فقال رسول الله انى لا أخيس بالعهد، ولا أحبس البرد . ولكن إرجع فان كان فى قلبك الذى فى قلبك الآن فارجع، فرجعت إليهم ثم أقبلت إلى رسول الله ﷺ فاسلمت".

مفہوم

میں قریش کی طرف سے ایک خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب سے دیکھا تو میں ان کی ذات بابرکات سے متاثر ہوا اور اسلام میرے دل میں ڈھل گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کے رسول میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغام لانے والوں کو اپنے پاس نہیں روکتا، بہتر صورت یہ ہے کہ آپ اب چلے جائیں، اگر آپ وہاں جا کر بھی ہماری طرف مائل ہوں تو آ جایئے۔

ابورافع کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر عمل کیا قریش کے پاس گیا، ان کو رپورٹ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اسلام قبول کیا۔

امام طبرانی نے اپنی معجم میں وہ تمام روایات جمع کی ہیں، جو انہیں ایک صحابی کی سند سے ملی ہیں، پھر دوسرے صحابی کی روایات لی ہیں پھر تیسرے صحابی کی، اس طرح انہوں نے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین کی روایات ترتیب کے ساتھ نقل کی ہیں، آپ جب اس معجم کو براہ راست مطالعہ کریں گے، تو اس کے اسلوب کو مزید بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے۔

خود آزمائی ③

۱۔ امام طبرانی اور ان کے خاندان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ امام طبرانی نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

۳۔ امام طبرانی کے معروف اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست تیار کریں

۴۔ امام طبرانی کے بارے میں علماء حدیث کے اقوال کا خلاصہ پیش کیجئے۔

۵۔ ''معاجم ثلاثہ'' سے کیا مراد ہے، اختصار کے ساتھ ''معجم کبیر'' کے منہج پر گفتگو کیجئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ البدایہ والنہایہ۔ ج ۱۰، ص ۱۰۷

۲۔ حجۃ اللہ البالغۃ۔ ج ۱۔ ص ۱۳۲

۳۔ منہاج السنۃ۔ ج ۴۔ ص ۱۰۷

۴۔ شرح سفر السعادۃ۔ ص ۲۰

۵۔ مناقب الامام از موفق ج ۱۔ ص ۲۵۳

۶۔ مقدمہ اوجز المسالک۔ ص ۶۸

۷۔ مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی۔ ص ۱۹

۸۔ مناقب ابی حنیفہ۔ از حافظ ذہبی ص ۲۷

۹۔ مناقب ابی حنیفہ۔ ص ۱۲۷

۱۰۔ مناقب الامام الأعظم للامام مکی، ج ۲۔ ص ۱۰۱

۱۱۔ مناقب ذہبی۔ ص ۲۶

۱۲۔ مناقب ابی حنیفہ از علامہ کردری۔ ج ۱۔ ص ۹۱

۱۳۔ مناقب ابی حنیفہ از ذہبی۔ ص ۱۸

۱۴۔ مناقب موفق بن احمد۔ ج ۱، ص ۱۹۷

۱۵۔ جامع مسانید الامام الاعظم۔ ج ۲۔ ص ۲۳۰

۱۶۔ تبییض الصحیفۃ۔ فی ۳۶

۱۷۔ اعلام الموقعین۔ ج:۱ ص:۴۳

۱۸۔ مبسوط۔ ج:۱، ص ۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹- تہذیب التہذیب۔ ج:۶ ص:۳۱۱

۲۰- تهذيب التهذيب ج:۶،ص:۳۱۱

۲۱- وفیات الأعیان؛۱،ص:۵۴۳

۲۲- مرآۃ الجنان ج،۲۔ص۵۲

۲۳- تذکرہ الحفاظ ج:۱،ص:۳۳۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (14)

① السنن للامام ابوبکر البیہقی

② السنن للامام الدارقطنی

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

یونٹ کا تعارف 524

یونٹ کے اغراض و مقاصد 525

حصہ اول

① امام ابوبکر البیہقی 526

1-1 نام ونسب 526

1-2 اساتذہ 526

1-3 تلامذہ 527

1-4 علماء کا اعتراف 527

② تالیفات 529

2.1 سنن کبریٰ کی خصوصیات 531

③ منتخب روایات - کتاب الصیام 534

خود آزمائی 540

حصہ دوم

④ امام ابوالحسن دارقطنی 541

4.1 نام ونسب 541

4.2 تعلیم وتربیت 541

4.3 اساتذہ وشیوخ 542

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4.4	تلامذہ	542
4.5	علماء کا اعتراف	544
		545
⑤ تالیفات		
5.1	کتاب السنن	546
5.2	سنن کی خصوصیات	547
5.3	حواشی وتعلیقات	548
⑥ منتخب روایات- کتاب السیر		549
خودآزمائی ۲		557

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جس یونٹ کا آپ مطالعہ کررہے ہیں اس کا تعلق امام ابوبکر البیہقی کی سنن اور امام ابوالحسن دارقطنی کی سنن سے ہے۔ امام ابوبکر البیہقی اپنے دور کے بہت بڑے شیخ اور معروف محدّث ہیں۔ آپ کے بارے میں حافظ ذہبی کا کہنا ہے کہ بیہقی اگر چاہتے تو اپنا مستقل مسلک اختیار کرسکتے تھے۔ آپ محض فقہ وحدیث کے عالم ہی نہ تھے بلکہ علل اور رجال کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام ابوالحسن دارقطنی حدیث کے مشہور حفاظ میں سے ہیں۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ دارقطنی نے دنیا بھر کا علم اپنی سنن میں جمع کررکھا ہے۔ آپ کی سنن کا مطالعہ کرتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ دارقطنی کی طرف اسانید اور متون خود دوڑ دوڑ کر آرہے ہیں۔ حدیث کے طلبہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں مصادر کی ترتیب وترکیب، تبویب وتدوین اور خصوصیات سے پوری طرح آگاہ ہوں تاکہ دوران مطالعہ وہ ان سے بیش از بیش استفادہ کرسکیں۔

اس یونٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں امام ابوبکر البیہقی کے حالات زندگی، اساتذہ، تلامذہ اور علمی خدمات پر اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور سنن بیہقی سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ دوسرے حصہ میں امام دارقطنی کے حالات زندگی، فضل وکمال اور علمی خدمات نیز سنن دارقطنی کی خصوصیات پر اجمالا بحث کی گئی ہے۔ ساتھ ہی سنن دارقطنی سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ ان دونوں مصادر سے جو روایات منتخب کی گئی ہیں ان کا مفہوم آسان اور عام فہم زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں ان روایات پر بحث کرنے کی ضرورت تھی وہاں بحث بھی کی گئی ہے۔

آپ اس یونٹ کا مطالعہ کریں اور پوری توجہ کے ساتھ کریں۔ امید ہے آپ اسے مفید پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابوبکر بیہقی کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- امام بیہقی کے بارے میں علماء کے اقوال پیش کر سکیں۔
- سنن کبریٰ کی خصوصیات پر گفتگو کر سکیں۔
- سنن بیہقی کی روایات کو مدنظر رکھ کر روزہ کے احکام پر بحث کر سکیں۔
- امام ابوالحسن دارقطنی کے اساتذہ اور تلامذہ کے بارے میں بتا سکیں۔
- امام دارقطنی کی تالیفات پر بحث کر سکیں۔
- سنن دارقطنی کی خصوصیات پر گفتگو کر سکیں۔
- سنن دارقطنی کی روایات کو پیش نظر رکھ کر مال غنیمت کی تقسیم پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام ابوبکر البیہقی

1.1 نام ونسب

نام احمد بن الحسین، کنیت ابوبکر اور نسبت بیہقی ہے۔ بیہق نیشاپور سے ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ایک بستی کا نام ہے۔

پیدائش

امام بیہقی شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔

1.2 اساتذہ

امام بیہقی نے ابتدائی تعلیم نیشاپور کے اساتذہ سے حاصل کی۔ نیشاپور اس دور میں بہت بڑا علمی مرکز تھا اور مختلف فنون کے مشہور ومعروف اساتذہ اس علاقہ میں آباد تھے۔ نیشاپور کے علاوہ آپ نے بغداد، حجاز، کوفہ اور خراسان کے علمی مراکز سے استفادہ کیا اور اپنے دور کے بڑے بڑے شیوخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ آپ نے جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ ان میں جو بہت زیادہ معروف ومشہور ہیں ان کے نام یہ ہیں:

امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری، ابوطاہر بن محمش الفقیہ، ابوعبدالرحمٰن السلمی، امام ابوبکر بن فورک، امام ابوسعید المالینی الصوفی، ابوعمر البسطامی وغیرہ۔

امام بیہقی نے حدیث کے علاوہ فقہ کی طرف بھی خاص توجہ دی۔ آپ نے اس دور کے عظیم فقیہ امام ابوالفتح ناصر بن محمد العمری اور ابوسہل صعلوکی سے فقہ میں استفادہ کیا۔ جب آپ علمی سفر سے واپس بیہق آئے تو تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنا علمی حلقہ قائم کیا اور تدریس کا کام بھی جاری رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.3 تلامذہ

امام بیہقی کو علمی کمال کی بنا پر اپنے دور میں مرجع کی حیثیت حاصل رہی۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ان میں سے جن کو بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی ان کے نام یہ ہیں:

شیخ الاسلام ابو اسماعیل الانصاری

اسماعیل بن احمد البیہقی

ابوالحسن عبداللہ بن اسماعیل البیہقی

ابوزکریا یحیی بن مندہ الحافظ

ابوعبداللہ محمد بن الفضل،

ابوالمعالی محمد بن اسماعیل الفارسی وغیرہ

1.4 علماء کا اعتراف

امام بیہقی کے علم وفضل، ورع وزہد اور سیرت وکردار کے بارے میں علماء کے اقوال بکثرت ملتے ہیں۔

حافظ عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی اپنی تاریخ میں لکھتے ہی: ''امام ابوبکر بیہقی ایک اعلی درجہ کے فقیہ، حافظ حدیث، دیانت دار، متقی، متقن اور ضبط حدیث میں بے مثال تھے۔ امام حاکم نیشاپوری کے خاص شاگردوں میں شامل تھے اور امام حاکم کے مقابلہ میں بعض علوم میں زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں:

''جمع بین علم الحدیث والفقه وبیان علل الحدیث ووجه الجمع بین الاحادیث''۔''

امام بیہقی نے حدیث اور فقہ کو یکجا کر دیا۔ روایات کی علتوں کو واضح کر دیا اور ان احادیث میں تطبیق پیدا کی جن میں اختلاف تھا''۔

ایک مرتبہ نیشاپور کے علماء نے امام بیہقی سے درخواست کی کہ وہ نیشاپور آ کر کچھ عرصہ کے لئے قیام کریں تاکہ یہاں کے طلبہ اور علماء ان سے مستفید ہو سکیں۔ امام بیہقی نے ان کی درخواست قبول کی۔ نیشاپور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کے لئے حلقہ قائم کیا گیا۔آپ نے اس حلقہ کے شرکاء کو اپنی کتاب معرفۃ السنن والآثار پڑھائی۔

امام ذہبی کہتے ہیں:''تصانيف البيهقي عظيمة القدر، غزيرة الفوائد، قل من جود تواليفه مثل الإمام ابی بكر، فينبغي للعالم أن يقتدى بهؤ لاء وسيما سنن الكبير''۔(۱)''امام بیہقی کی کتابیں عظیم الشان ہیں جو طلبہ اور علماء کیلئے بہت مفید ہیں۔ایسے مؤلف بہت کم ہوں گے جنہوں نے امام بیہقی جیسی تالیفات کی ہوں گی۔حدیث کے ہر طالب علم اور استاد کو چاہئے کہ امام بیہقی کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور خاص کر سنن کبیر کا''۔

امام جوینی آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:''ما من فقيه شافعي إلا وللشافعي عليه منة إلا أبابكر، فإن المنة له على الشافعي لتصانيفه في نصرة مذهبه''۔(۲)''شافعی مسلک سے تعلق رکھنے والے جتنے شیوخ ہیں سب پر امام شافعی کا احسان ہے۔لیکن ابوبکر بیہقی وہ ہیں جن کا احسان امام شافعی پر ہے۔انہوں نے مسلک شافعی کی حمائت اور ترویج کیلئے بہت لکھا اور بہت زیادہ لکھا''۔

امام ذہبی، امام جوینی کے اس تجزیہ کے بارے میں کہتے ہیں:''أصاب أبو المعالى –هو هذا''۔ ابوالمعالی نے بالکل صحیح کہا۔بیہقی واقعی اسی طرح تھے۔

امام ذہبی کہتے ہیں:''اگر امام بیہقی چاہتے تو اپنا ایک خاص مسلک اختیار کر لیتے اور اس کے لئے اجتہاد کرتے۔مجھے یقین ہے لوگ ان کے مسلک کو قبول کرتے؛ اس لئے کہ ان کا علم بہت وسیع تھا۔اور ہر قسم کی روایات اور ان کے مصادر تک ان کو رسائی حاصل تھی۔ان کی تالیفات سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلافیات کے ہر ہر پہلو سے آپ پوری طرح واقفیت رکھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② تالیفات

امام بیہقی نے بہت کچھ لکھا۔ آپ کی جو کتابیں طلبہ اور علماء کے ہاں زیادہ متداول رہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱- السنن الکبریٰ

یہ امام بیہقی کی سب سے زیادہ مشہور تالیف ہے۔ دس ضخیم جلدوں میں حیدر آباد، دکن سے چھپ چکی ہے۔

علامہ علاء الدین ترکمانی نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔ حاشیہ کا نام الجوہر النقی ہے۔

۲- السنن الصغیر

یہ کتاب استاذ امین رواس قلعجی کی تحقیق کے ساتھ چھپ چکی ہے۔ شروع میں بہت مفید مقدمہ ہے جس میں تدوین حدیث کی مختصر تاریخ اور امام بیہقی کے حالات اور کتاب کے بارے میں اہم نکات درج ہیں۔

۳- شعب الایمان

یہ امام بیہقی کی بہت خوب صورت اور وقیع تالیف ہے۔ اس میں آپ نے روایات و آثار نقل کیے ہیں اور ساتھ ساتھ علماء، صلحاء اور اہل سلوک کے اقوال بھی جمع کیے ہیں جس کی وجہ سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

۴- معرفۃ السنن والآثار

یہ وہ کتاب ہے جو امام بیہقی اپنے تلامذہ کو بطور خاص پڑھاتے تھے۔ اس میں آپ نے احکام سے متعلق روایات و آثار اور اقوال کو جمع کیا ہے۔ کتاب چھپ چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- کتاب الأسماء والصفات

یہ کتاب حیدر آباد دکن سے ایک جلد میں چھپ چکی ہے۔ اس میں 'اسماء' اور 'صفات' سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

٦- دلائل النبوۃ

اس کتاب کا تعلق سیرت سے ہے۔ اپنے موضوع پر ایک وقیع اور علمی تالیف ہے۔ دو ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۷۔ مناقب الشافعی

امام شافعی کی حیات، علمی خدمات اور مناقب پر مشتمل ہے۔ دار التراث قاہرہ کی طرف سے چھپ چکی ہے۔

امام بیہقی کی تالیفات کو اگر جمع کیا جائے تو قریب قریب ایک ہزار اجزاء ہو جائیں گی۔ یہاں ہم السنن الکبریٰ کے بارے میں چند نکات پیش کر رہے ہیں اس لئے کہ ہم نے جو روایات لی ہیں وہ ''السنن الکبریٰ'' سے ماخوذ ہیں۔

السنن الکبریٰ

یہ کتاب امام مزنی کی مختصر کی طرز پر مرتب کی گئی ہے۔ کتاب دو سو اجزاء پر مشتمل ہے۔ امام بیہقی کی یہ شہرہ آفاق تالیف ذخیرہ حدیث کی ایک منفرد اور اہم کتاب ہے۔ ''کتب ستہ'' کی طرح اس کتاب کو بھی علمی حلقوں میں سراہا گیا اور محض درس و تدریس میں نہیں بلکہ حدیث کے مختلف موضوعات کے بنیادی اور اہم معلومات کے لئے اس کا مطالعہ ہر شیخ اور روای نے ضرور کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسانید، علل، اسماء الرجال، کتب ستہ کے متون کے علاوہ دیگر مصادر کے متون سے واقفیت اور اختلاف حدیث کی صحیح معلومات کے لئے یہ کتاب بہت مفید حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی ترتیب اور متون واسانید کی صحت اور چھان بین میں امام بیہقی نے بہت احتیاط اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ علماء حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام بیہقی نے دانستہ طور پر اپنی کتاب میں کوئی کمزور اور منکر روایت نہیں لی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن الکبریٰ کو کتب حدیث کے تیسرے طبقے میں شمار کیا ہے۔ اس کتاب کو مؤلف کی زندگی ہی میں قبول عام حاصل ہوا، یہاں تک کہ ان کے استاد امام ابومحمد عبداللہ بن یوسف جوینی نے اس کا نسخہ منگوا کر اس کا مطالعہ کیا اور اپنی مسرت واطمینان کا اظہار کیا۔

2.1 السنن الکبریٰ کی خصوصیات

۱- اس کتاب میں اچھا خاصا ذخیرہ ایسی روایات کا آیا ہے جو حدیث کے دیگر معروف ومشہور مصادر میں موجود نہیں۔ بہت ساری روایات ایسی ہیں جو دوسرے مصادر میں اجمالاً ذکر ہوئی ہیں لیکن امام بیہقی نے تفصیل کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے۔ کئی روایات ایسی بھی ہیں جو دوسری کتب میں سند منقطع کے ساتھ مذکور ہیں۔ امام بیہقی نے ان کی اسانید کو تلاش کر کے سنداً نقل کیا ہے۔

۲- سنن کبریٰ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ وجوہ طرق اور کثرت اسانید سے بھرپور ہے۔ ایک حدیث کی جتنی اسانید ہوسکتی ہیں مؤلف نے ان سب کو جمع کر دیا ہے۔

۳- امام بیہقی نے ایک مفہوم کی روایات کو جمع کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ کئی مقامات پر آپ نے ایک موضوع سے متعلق معمولی فرق کے ساتھ متعدد روایات کو جمع کر کے نقل کیا ہے۔

۴- تراجم ابواب کی کثرت سنن کبریٰ کی امتیازی اور فقہی خصوصیت ہے۔ مؤلف نے ہر ہر فقہی مسئلہ کے استنباط کے لئے مستقل اور جداگانہ عنوان قائم کئے ہیں۔ اس کی وجہ سے امام بیہقی کے فقہی مقام ومرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- متون کے معانی ومطالب کی وسعت اور تنوع جگہ جگہ عیان ہے۔قوّت استدلال، استنباط واستخراج کا ایک واضح منہج سنن کبریٰ میں جگہ جگہ نظر آتا ہے۔عنوانات اور ابواب قائم کر کے مؤلف نے ایسے لطیف، دقیق اور انوکھے نکات کی طرف اشارے کئے ہیں جن کی طرف عموماً ذہن منتقل نہیں ہوتا۔

۶- کتاب کی ترتیب وتدوین بہت عمدہ ہے۔ابواب کے تفنن اور اسالیب کے تنوع کے لحاظ سے اسکا درجہ اکثر سنن اور مسانید سے برتر نظر آتا ہے۔صحیح بخاری اور کتب سنن کی طرح اس کے ابواب بھی روایات سے ماخوذ ہیں۔مناسبت کا پہلو کہیں دقیق اور کہیں بالکل معمولی ہے۔

۷- مؤلف نے سنن کبریٰ میں خالص تحقیقی انداز اپنایا ہے۔ ہر اہم قول کا حوالہ اور مصادر کی نشاندہی کردی گئی ہے۔جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس روایت اور قول کا ماخذ کیا ہے اور کن کن مصادر میں اسے نقل کیا گیا ہے۔امام بیہقی نے اس فرق واختلاف کا تذکرہ بھی کیا ہے جو اسانید اور متون کے لحاظ سے دیگر مصادر میں پایا جاتا ہے۔

۸- سنن کبریٰ فقہی معلومات کا خزینہ ہے۔ایک ایک حدیث سے جس طرح مختلف مسائل کو مستنبط اور متعدد ابواب کی تفریع کی گئی ہے اس سے امام بیہقی کے فقہی کمال اور اجتہادی سلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔صحابہ وتابعین کے اقوال اور ائمہ اربعہ کے اقوال ومسالک بھی جمع کئے گئے ہیں اور ضعیف وقوی، راجح ومرجوح اقوال کا محاکمہ بھی کیا گیا ہے۔امام شافعی کے قدیم وجدید اقوال اور ان کے اصول ودلائل خصوصیت کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔مختلف فیہ امور ومسائل کے متعلق صرف ایک فقہی مسلک کی مؤید روایات نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ دوسرے مسالک اور مواقف کی مؤید احادیث کو بھی بیان کیا ہے۔

۹- جرح وتعدیل کے امام ہونے کی حیثیت سے امام بیہقی نے اسانید ومتون پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔روایات، رجال کی ثقاہت، ضعف، جرح وتعدیل، صحت وسقم اور ترجیح وتقابل کا وافر مواد سنن کبریٰ میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ روایات کے مفہوم بیان کرنے میں ان کی مناسب توجیہ، تطبیق، مصالح وحکم اور استدلال کے اہم نکات کتاب میں جگہ جگہ نمایاں ہیں۔ شارحین حدیث کی آراء، اہل لغت کے اقوال بھی اس میں موجود ہیں۔ فنی اور اصطلاحی تشریحات بھی ذکر کی گئی ہیں۔ حافظ ابن الصلاح سنن کبریٰ کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ما تم کتاب فی السنة أجمع للأدلة من کتاب السنن الکبریٰ للبیهقی، کأنه لم یترک فی سائر أقطار الأرض حدیثا إلا وقد وضعه فی کتابه". (۳)

دلائل کے اعتبار سے امام بیہقی کی سنن کبریٰ سے بڑھ کر جامع اور مکمل تالیف حدیث وسنت کے ذخیرہ میں موجود نہیں۔ لگتا ہے کہ امام بیہقی نے دنیا بھر کی روایات کو لے کر اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

سنن کبریٰ پہلی مرتبہ دائرۃ المعارف حیدر آباد سے ۱۳۴۴ھ تا ۱۳۵۶ھ تک دس جلدوں میں مختصر اور مفید حواشی کے ساتھ طبع ہوئی۔ ہر جلد کے آخر میں ابواب کے لحاظ سے مفصل فہرست دی گئی ہے۔ ان تمام جلدوں کی تصحیح کے لئے مصر، سندھ، مدراس، بمبئی اور رام پور وغیرہ کے نو قلمی نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از سنن کبریٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بیہقی کی سنن کبریٰ کے بارے میں آپ مطالعہ کر چکے۔ اس کتاب کی ترتیب وتبویب اور خصوصیات کی مزید وضاحت کیلئے چند روایات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان روایات کا تعلق کتاب الصیام سے ہے۔ امام بیہقی چونکہ حدیث اور فقہ دونوں علوم کے امام ہیں اس لئے آپ نے اپنی سنن میں روایات کو جمع کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث اور فقہ دونوں پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ یہاں جو روایات پیش کی جارہی ہیں آپ ان کا بغور مطالعہ کریں۔ ان روایات کو اسناد سمیت اس لئے نقل کیا گیا ہے تاکہ آپ سند اور متن دونوں کو بیک وقت دیکھ سکیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ امام بیہقی کے اسلوب اور منہج کو ان روایات کے ذریعہ واضح کیا جاسکے۔ آپ امام بیہقی کی اصل کتاب بھی مزید مطالعہ کیلئے ضرور دیکھیں اور یہاں جو بحث کی گئی ہے اس کا مطالعہ انہماک کے ساتھ کریں۔

کتاب الصیام

(۱)

أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأ أبو على الحسين بن على بن يزيد الحافظ، أنبأ أبو يعلىٰ الموصلى، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير، قال: حدثنا أبو خالد الأحمر عن أبى مالك الأشجعى، عن سعد بن عبيدة عن ابن عمر عن النبىّ ﷺ قال: بنى الإسلام على خمس: أن يوحّد الله وإقام الصلوة، وإيتاء الزكوة وصيام رمضان والحج. رواه مسلم فى الصحيح عن محمد بن عبدالله بن نمير، وزاد فيه، فقال رجل: الحج وصيام رمضان، قال: لا صيام رمضان والحج- هكذا سمعته من رسول الله ﷺ.

مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا

۲- نماز قائم کرنا

۳- زکوۃ ادا کرنا

۴- رمضان کے روزے رکھنا

۵- حج کرنا

نوٹ:

اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام بیہقی کہتے ہیں: ''امام مسلم نے اپنی صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر کی سند سے یہ روایت اخذ کی ہے۔ امام مسلم کے ہاں منقول ہے کہ جب حاضرین میں سے ایک صاحب نے حدیث کے کلمات دہراتے ہوئے ''الحج وصیام رمضان'' کہا تو ابن عمرؓ نے کہا: ''ایسا نہیں بلکہ ''صیام رمضان والحج'' ہے اور پھر کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اس ترتیب کے مطابق سنا ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین ومحدثین حدیث کو نقل کرنے اور روایت کرنے میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ان حضرات کی کوشش ہوتی کہ حدیث انہی کلمات، الفاظ اور ترتیب کے ساتھ روایت ہو جن کے ساتھ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو۔ اس ضمن میں آپ کورس نمبر ا کے یونٹ نمبر ۱۱ کا مطالعہ کریں۔ اس یونٹ میں روایۃ باللفظ اور روایۃ بالمعنی کی حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔

(۲)

أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، قال: أخبرنی أبو أحمد یعنی الحافظ، أنبأ الحسین بن محمد بن عفیر، قال: حدثنا علی یعنی ابن الربیع الأنصاری، قال: حدثنا عبدالله بن نمیر، عن الأعمش، قال: حدثنا عمرو بن مرة قال: حدثنا عبدالرحمن بن أبی لیلیٰ، قال: حدثنا أصحاب محمد ﷺ قالوا: أحیل الصوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

على ثلاثة أحوال: قدم الناس المدينة ولا عهد لهم بالصيام، فكانوا يصومون ثلاثة أيام من كل شهر حتى نزل شهر رمضان. فاستكثروا ذلك وشق عليهم فكان من أطعم مسكينا كل يوم ترك الصيام ممن يطيقه رخص لهم فى ذلك، ونسخه ﴿وأن تصوموا خير لكم إن كنتم تعلمون﴾ قال: فأمروا بالصيام، قال البخارى: وقال ابن نمير: حدثنا الأعمش فذكر بعض معناه مختصرا.

مفہوم

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام نے بتایا: ''روزہ تین ادوار سے گزرا ہے: جب صحابہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو اس دور میں روزہ فرض نہیں تھا۔ اس لئے انہیں روزہ رکھنے سے مناسبت نہیں تھی۔ یہ لوگ ہر مہینہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿شهر رمضان الذى أنزل فيه القرآن.....﴾ اور روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا تو انہیں روزہ رکھنے میں تکلیف محسوس ہونے لگی اس لئے جس کے پاس وسائل تھے وہ فدیہ دیتا تھا اور روزہ نہیں رکھتا تھا۔ بعد میں جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ تو صحابہ کو حکم دیا گیا کہ وہ رمضان کے روزے رکھیں اور باقاعدگی سے رکھیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: ابن نمیر نے کہا ہے کہ امام اعمش نے اس مفہوم کی جو روایت بیان کی ہے وہ مختصر ہے۔

نوٹ:

امام بیہقی کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث کی سند اور متن دونوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں اس حدیث کی سند میں حسب ضرورت ہر روای کی تفصیل دی گئی ہے اور متن کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے کہ دوسری سند سے جو روایت مروی ہے اس کا متن اس کے مقابلہ میں مختصر ہے۔ آپ سنن کبریٰ کا مطالعہ کریں گے تو جگہ جگہ اس طرح کی تفصیلات آپ کے سامنے آئیں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)

أخبرنا محمد بن عبدالله الحافظ قال: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، قال: حدثنا بحر بن نصر بن سابق الخولاني، قال: قُرئ على عبدالله بن وهب، أخبرنا عمرو بن الحارث عن بكير بن عبدالله بن الأشج، عن يزيد بن أبي عبيد، عن سلمة بن الأكوع، قال: كنا في رمضان في عهد رسول الله ﷺ من شاء صام ومن شاء أفطر، وافتدى بطعام مسكين حتى نزلت الآية: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾ رواه مسلم في الصحيح عن عمرو بن سواد عن ابن وهب.

مفہوم

حضرت سلمہ بن الأکوع کہتے ہیں: رمضان کے مہینے میں ہم میں سے جو چاہتا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا افطار کرتا اور فدیہ دیتا تھا۔ فدیہ میں کسی محتاج کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ ہمارا یہ معمول اس وقت تک جاری رہا جب تک یہ آیت نازل نہ ہوئی: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾ ''تم میں سے جو بھی رمضان کا مہینہ پائے اس کیلئے ضروری ہے کہ روزہ رکھے''۔ مطلب یہ کہ اس آیت کے نزول کے بعد فدیہ دے کر روزہ نہ رکھنے کا معمول ختم ہوگیا اور ہر ایک نے روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ اس روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں عمرو بن سواد عن ابن وہب کی سند سے نقل کیا ہے۔

نوٹ:

اس حدیث میں حضرت سلمہ بن الاکوع نے رمضان کے مہینہ میں فدیہ دے کر روزہ نہ رکھنے کا فعل اپنی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم دور رسالت میں ایسا کرتے تھے۔ جب کوئی راوی کسی قول یا فعل کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو اس صورت میں راوی کی حیثیت، اس کے دور اور اس کے علاقہ کو دیکھا جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہاں چونکہ راوی حضرت سلمہ ہیں اور آپ مشہور صحابی ہیں؛ دور کے بارے میں آپ نے خود وضاحت کی ہے کہ دور رسالت میں ہم ایسا کرتے تھے اس لئے اس پہلو سے کوئی ابہام نہیں ہے۔ جب راوی کی حیثیت اور اس کے دور وغیرہ کی صراحت ہو جائے تو روایت کی حیثیت کی تعیین بآسانی ہو جاتی ہے۔

(۴)

أخبرنا أبو عبدالله الحافظ، أنبأ أبو عبدالله محمد بن يعقوب، قال: حدثنا أبوعمرو المستملي قال: حدثنا قتيبة بن سعيد، قال: حدثنا بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، عن بكير، عن يزيد مولى سلمة بن الأكوع، عن سلمة بن الأكوع، قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين﴾ كان من أراد منا أن يفطر ويفتدي حتى نزلت هذه الآية التي بعدها فنسختها. رواه البخاري ومسلم جميعا في الصحيح عن قتيبة.

نوٹ:

اس روایت کا مفہوم سابقہ روایت کے مفہوم کے ساتھ ملتا جلتا ہے، البتہ اس کی سند اُس کی سند سے مختلف ہے۔ امام بیہقی کا منہج یہ ہے کہ ایک موضوع پر جتنی روایات مختلف اسانید کے ساتھ مل سکتی ہیں آپ انہیں جمع کرتے ہیں اور ہر ایک سند میں جو راوی قابل ذکر ہوتا ہے اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پہلی سند میں قتیبہ بن سعید نہیں تھا اس سند میں قتیبہ بن سعید ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں جو روایت اخذ کی ہے وہ قتیبہ بن سعید کی ہے۔ اس لئے امام بیہقی نے حدیث نقل کر لینے کے بعد اس کی حیثیت بتانے کے لئے شیخین کا حوالہ دیا ہے۔

(۵)

أخبرنا أبو الحسن علي بن محمد المقرئ أنبأ الحسن بن محمد بن إسحاق،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال: حدثنا يوسف بن يعقوب، قال: حدثنا محمد بن المنهال قال: حدثنا يزيد بن ذريع قال: حدثنا شعبة عن قتادة عن عبدالرحمن بن مسلمة عن عمه أن أسلم أتت النبی ﷺ يوم عاشوراء، فقال: صمتم يومكم هذا؟ قالوا: لا، قال: فأتموا بقية يومكم واقضوه. رواه أبو داؤد فی السنن عن محمد بن المنهال، وكذلك رواه أبوقلابة، عن يزيد عن شعبة ووقع ذلك فی بعض نسخ سعيد، وقد رواه أيضا سعيد فخالف شعبة فی الأسناد والمتن.

مفہوم

عبدالرحمٰن بن سلمۃ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو اسلم کے لوگ عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا: تم لوگوں نے آج روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اب شام تک روزہ رکھو۔ اور اس کی قضا بھی کرو۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں محمد بن المنہال کی سند سے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابوقلابہ نے بھی محمد بن المنہال عن یزید عن شعبہ کی سند سے اس کی تخریج کی ہے۔

خود آزمائی ①

۱- امام ابوبکر کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام بیہقی کے معروف ومشہور اساتذہ کے نام بتائیے۔

۳- امام بیہقی کے معروف ومشہور تلامذہ کے نام بتائیے۔

۴- امام بیہقی کی خدماتِ حدیث کا اجمالی تذکرہ کیجئے۔

۵- امام بیہقی کی سنن کبریٰ کی خصوصیات پر اختصار کے ساتھ گفتگو کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ امام ابوالحسن دارقطنی

4.1 نام ونسب

نام علی بن عمر، کنیت ابوالحسن اور نسبت بغداد کے ایک محلّہ دارقطن کی طرف ہے۔

پیدائش

امام دارقطنی ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔

4.2 تعلیم وتربیت

امام دارقطنی نے علمی خاندان میں آنکھیں کھولیں۔ آپ کے والد اپنے دور کے ممتاز علماء حدیث میں سے تھے۔ آپ نے اپنے والد سے خوب استفادہ کیا۔ دس سال کی عمر میں آپ نے روایات اور مسائل کی کتابت شروع کی۔ قرآن مجید بچپن ہی سے حفظ کرلیا تھا۔ ابوالفتح بن ابی الفوارس کہتے ہیں کہ ہم امام بغوی کی خدمت میں پڑھنے کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ دارقطنی ہمارے پیچھے پیچھے چلے آتے تھے۔ وہ اس وقت اتنے چھوٹے تھے کہ ہاتھ میں روٹی کے ٹکڑے لے کر کھایا کرتے تھے۔

اس دور میں امام اسماعیل الصفار کی مجلس بہت مشہور تھی۔ دارقطنی کم عمر ہونے کے باوجود ان کی مجلس میں شریک ہوتے تھے اور ان کی روایات کو اپنے پاس لکھتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ امام صفّار املاء کرا رہے تھے۔ دارقطنی پیچھے بیٹھے روایات لکھ رہے تھے۔ قریب بیٹھے ہوئے ساتھی نے آپ کو مخاطب کر کے کہا: ''آپ میں اچھی طرح ضبط کرنے کی صلاحیت نہیں! کیوں اتنی محنت کر رہے ہو؟ دارقطنی نے اس سے پوچھا: اب تک شیخ نے کتنی روایات املاء کروائی ہیں؟ اس نے کہا: میں گن کر بتا سکتا ہوں۔ دارقطنی نے کہا: گن کر بتانے کا کیا فائدہ؟ شیخ نے اب تک اٹھارہ حدیثیں املاء کرائی ہیں۔ اس کے بعد ساری روایات پوری سند کے ساتھ بیان کردیں۔ اور ترتیب وہی قائم رکھی۔ یہ دیکھ کر پورا مجمع حیران رہ گیا اور آپ کے غیر معمولی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظہ کا اعتراف کرنے لگا۔

امام ذہبی کہتے ہیں: ''دارقطنی کا حافظہ بچپن ہی سے غیر معمولی اور بے نظیر تھا۔ آپ علم کا سمندر ثابت ہوئے۔ آپ کو نہ صرف احادیث یاد تھیں بلکہ علل، رجال، استخراج، اختلافِ فقہاء، مغازی اور ماضی کے واقعات ازبر تھے اور ہر فن میں کامل مہارت رکھتے تھے۔

امام دارقطنی کے دور میں بغداد عروس البلاد کہلاتا تھا۔ یہاں نامور اور ممتاز فقہاء و محدثین کے کئی حلقے قائم تھے۔ آپ نے جب یہاں کے مراکز سے استفادہ کیا تو اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے مختلف ممالک کا سفر شروع کیا۔ آپ نے حجاز، کوفہ، بصرہ، شام اور مصر کے علاوہ متعدد مقامات کے شیوخ سے روایات حاصل کیں۔

4.3 اساتذہ

آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے جو بہت زیادہ مشہور و معروف ہیں ان کے نام یہ ہیں: امام ابوالقاسم بغوی، امام ابوعلی محمد بن سلمان المالکی، امام یحیی بن محمد بن صاعد، امام ابوالعباس بن عقدہ، امام اسماعیل الصفار، امام ابوبکر بن ابوداؤد السجستانی اور امام یوسف بن یعقوب نیشاپوری ان حضرات کے علاوہ امام ابوبکر الشافعی اور امام ابن المظفر کی خدمت میں بھی آپ نے حاضری دی۔

4.4 تلامذہ

امام دارقطنی اپنے دور کے ممتاز شیوخ میں شمار ہوتے تھے۔ حدیث اور فقہ کے طلبہ آپ سے استفادہ کرنے کو سعادت سمجھتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ان میں سے جن کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں:

امام ابو عبدالله حاکم نیشاپوری، حافظ عبدالغنی بن سعید الأزدی، فقیه ابو حامد الاسفراینی، صوفی ابو عبدالرحمن السلمی، امام ابو مسعود الدمشقی، امام ابو نعیم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الاصبہانی، امام ابوبکر البرقانی، قاضی ابو الطیب الطبری اور امام حمزہ بن یوسف السہمی وغیرہ۔

4.5 علماء کا اعتراف

امام دارقطنی کی ثقاہت، امانت ودیانت، علم وفضل اور شان وشوکت کو حافظ ذہبی نے ان الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا ہے: ''الإمام، الحافظ، المجود، شیخ الإسلام، علم الجهابذة، المقرئ، المحدّث''. امام دارقطنی روایت ودرایت حدیث میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ جرح وتعدیل کے بھی امام تھے۔ آپ کا شمار ناقدین حدیث میں ہوتا ہے۔ رجال کی تمام کتب میں امام دارقطنی کے اقوال بکثرت ملتے ہیں۔ علل حدیث میں آپ کو اتنی مہارت تھی کہ شاگردوں کو علل کی املاء کرایا کرتے تھے۔ حافظ عبدالغنی کہتے ہیں: حدیث کے بارے میں جن مشائخ نے بہت ہی عمدہ کلام کہا ہے وہ اپنے اپنے وقت کے تین لوگ ہیں: علی بن المدینی، موسیٰ بن ہارون اور امام دارقطنی۔

قاضی ابوالطیب کہتے ہیں: ''امام دارقطنی امیر المؤمنین فی الحدیث تھے''۔

آپ کے شاگرد ازدی کہتے ہیں: ''ایک دفعہ کسی حدیث کی علت یا کسی راوی کے نام کے متعلق ابن ابی الفوارس نے سوال کیا۔ اس کا جواب دینے کے بعد امام دارقطنی نے فرمایا: ''ابوالفتح! مشرق ومغرب کے درمیان اس فن کا جاننے والا اب میرے سوا کوئی نہیں''

حمزہ بن طاہر نے امام دارقطنی کی علمی عظمت کو یوں بیان کیا ہے: ''جعلناک فیما بیننا ورسولنا وسیطاً فلم تظلم ولم تتحوّب – فأنت الذی لولاک لم یعرف الوری – ولو جهدوا ما صادق من مکذب'' ''آپ ہمارے اور ہمارے رسول کے درمیان بہترین واسطہ ہیں۔ علم حدیث کو ہم تک پہنچانے میں آپ نے نہ کمی سے کام لیا اور نہ بیشی سے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو لوگ انتہائی کوشش کے باوجود جھوٹے اور سچے رواۃ میں تمیز نہ کر سکتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہرحال اس فن میں آپ کو جو کمال حاصل تھا آپ کے معاصرین اور بعد کے علماء نے اس کا برملا اعتراف کیا ہے۔

⑤ تالیفات

امام دارقطنی نے تقریباً بیاسی (۸۲) کتابیں تالیف کی ہیں۔ ان میں اکثر حدیث، اصول حدیث، اور رجال کے موضوع سے متعلق ہیں۔ آپ کی کتابیں انتہائی مفید، بلند پایہ اور حسن تالیف کا نمونہ ہیں۔ آپ کی جو کتابیں طلبہ اور علماء کے حلقوں میں رائج اور متداول ہیں ان کا اجمالاً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱- کتاب المؤتلف والمختلف

یہ کتاب متعلقہ موضوع پر بہت وقیع اور جامع ہے۔ امام عبدالغنی الأزدی جو کتاب ''المؤتلف والمختلف'' اور ''مشتبہ النسبۃ'' کے مؤلف ہیں امام دارقطنی نے اپنی یہ تالیف جب ان کی خدمت میں رائے لینے کیلئے پیش کی تو امام عبدالغنی نے کہا: ''میں اس پر کیا رائے دوں!! میں نے تو اپنی کتاب کو آپ ہی کی کتاب سے مستفید ہونے کے بعد لکھا ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر موفق بن عبداللہ عبدالقادر کی تحقیق کے ساتھ دار الغرب الإسلامی کی طرف سے پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۲- کتاب العلل

فن حدیث کے اہم ترین علوم میں ایک علم ''علل الحدیث'' ہے۔ اس موضوع پر امام دارقطنی کی یہ انتہائی عمدہ تالیف ہے جو درحقیقت متقدمین کی تالیفات کا خلاصہ اور جامع ہے۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس میں صحیح وسقیم، متصل ومرسل اور منقطع ومعضل وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ مسانید کی ترتیب پر یہ کتاب علل حدیث کی تلاش میں بہت ممد ومعاون ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ کتاب اب تک سات جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کتاب الالزامات

یہ کتاب دراصل صحیحین پر استدارک ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے جن روایات کو اخذ نہیں کیا حالانکہ ان کے راوی صحیح تھے ایسی روایات کو امام دارقطنی نے جمع کیا ہے۔ اس کتاب میں امام دارقطنی نے جتنی روایات جمع کی ہیں وہ ان کے دعوی کے مطابق صحیح ہیں۔ اس لئے علمائے حدیث نے کتاب الالزامات کو صحاح میں شامل کیا ہے۔

۴۔ التتبع علی الصحیحین

یہ امام دارقطنی کا وہ رسالہ ہے جس میں آپ نے ایسی روایات جمع کی ہیں جنہیں امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے حالانکہ ان کے رواۃ متکلم فیہ ہیں۔ اس رسالہ کا جواب حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری کے مقدمہ میں دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے امام دارقطنی کے جملہ اعتراضات کو ترتیب کے ساتھ لے کر ہر ایک پر بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ صحیحین کے سارے رواۃ صحیح ہیں اور امام دارقطنی کے اعتراضات درست نہیں۔

5.1 کتاب السنن

امام دارقطنی کی یہ کتاب فقہ وحدیث کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام دارقطنی کو جہاں علوم حدیث میں مہارت تھی وہاں استنباط واستخراج میں بھی کمال حاصل تھا۔ اس کتاب میں جو مضامین اور موضوعات ہیں انہیں دیکھ کر یہی کہا جاتا ہے کہ یہ مواد وہی شخص جمع کرسکتا ہے جسے احکام ومسائل اور خلافیات کا بخوبی علم ہو۔ امام دارقطنی کی یہ شہرہ آفاق تصنیف طلبہ اور علماء کے ہاں ممتاز مقام رکھتی ہے۔

حاجی خلیفہ اس بارے میں لکھتے ہیں: ''فن حدیث میں بے شمار کتب لکھی گئی ہیں مگر علمائے سلف وخلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد معتبر کتاب امام بخاری کی صحیح ہے؛ پھر صحیح مسلم اور مؤطا ہیں۔ ان کے بعد سنن اربعہ اور سنن دارقطنی اور مشہور مسانید کا درجہ ہے۔

حافظ ابن الصلاح کہتے ہیں: ''صحیحین پر وہ اضافے قابل قبول ہیں جنہیں امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن خزیمہ اور امام دارقطنی میں سے کسی نے اپنی مشہور اور معتبر کتاب میں کئے ہوں اور ان کی صحت کی صراحت بھی کی ہو۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن دارقطنی کو تیسرے طبقہ کی کتب میں شمار کیا ہے۔ اس طبقہ میں سنن بیہقی اور معانی الآثار بھی آجاتی ہیں۔

5.2 سنن دارقطنی کی خصوصیات

۱- امام دارقطنی کو روایات کی اسانید اور طرق پر بڑا عبور حاصل تھا۔ سنن میں انہوں نے اسانید کو بھرپور طریقے سے جمع کیا ہے۔ اس بارے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کہتے ہیں: ''دارقطنی نے سنن کے شروع میں قلتین والی روایت کے طرق واسانید کو جس طرح پیش کیا وہ حیران کن ہے۔ آپ نے اس متن کی چون اسانید جمع کر لی ہیں۔ جو ان کی قوّت حفظ اور وسعت نظر پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی طرح میتہ کی کھال کے رنگنے والی حدیث کی ستائیس اور سمندر کے پانی سے متعلق حدیث کے سولہ طرق بیان کئے ہیں۔

۲- سنن دارقطنی میں نقد وجرح سے متعلق اقوال کا ایک عمدہ ذخیرہ موجود ہے۔ احادیث کے اگر متعدد طرق بیان کئے ہیں تو ان پر مکمل بحث کر کے ان کی حیثیت بھی متعین کر دی ہے اور بتایا ہے کہ روایت کی حیثیت کیا ہے۔ ہر روایت کے حسن وضعف، ارسال اور انقطاع کی صراحت بھی کر دی ہے۔ حافظ ابن الصلاح اس بارے میں کہتے ہیں: ''ونص الدار قطنی فی سننه علی کثیر من ذلک''۔ دارقطنی نے اپنی سنن میں بیشتر روایات کے حسن اور ضعیف ہونے کی نشاندہی کی ہے۔

۳- مؤلف نے رواۃ کے نام، کنیت، بلاد واماکن اور مشکل الفاظ وکلمات کی مختصر وضاحت اور تفسیری بحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کی ہے۔

5.3 حواشی وتعلیقات

علماء حدیث نے سنن دارقطنی کو خاص اہمیت دی ہے اور اس کے متعدد حواشی، تعلیقات اور زوائد لکھے ہیں۔ یہاں چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

۱۔ علامہ بغوی اور حافظ سیوطی نے سنن دارقطنی کی احادیث کی تخریج کی ہے اور ہر ایک روایت کی حیثیت کی نشاندہی کی ہے۔

۲۔ ابوالفضل بن طاہر المقدسی نے سنن دارقطنی کے غرائب وافراد کے اطراف الفبائی ترتیب کے ساتھ لکھ دی ہیں۔

۳۔ حافظ ابن حجر نے "اتحاف المهرة باطراف العشرة" میں سنن دارقطنی کے اطراف جمع کئے ہیں۔

۴۔ علامہ زین الدین عراقی نے سنن کے رجال کی بحث وتحقیق کی ہے۔

۵۔ قاسم بن قطلو بغا الحنفی نے ایک جلد میں سنن کے زوائد جمع کئے ہیں۔

۶۔ شیخ شمس الحق عظیم آبادی نے سنن کی مختصر شروح اور تعلیق لکھی ہے جو سنن کے ساتھ چھپ چکی ہے۔ اس تعلیق کا نام "التعلیق المغنی" ہے۔ روایات کی تحقیق وتنقید، ان کے علل، مطالب اور مشکل مقامات کو حل کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از سنن امام ابوبکر بیہقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب السیر

سنن دارقطنی کے اسلوب، ترتیب اور خصوصیات کے بارے میں آپ مطالعہ کر چکے ہیں۔ اب ہم اس ''سنن'' سے چند روایات بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں تا کہ کتاب کا اسلوب مزید واضح ہو جائے۔ امام دارقطنی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک موضوع پر آپ کو مختلف اسانید اور طرق کے ساتھ جتنی روایات مل سکتی ہیں انہیں جمع کر لیتے ہیں اور جہاں جہاں روایت کی حیثیت یا خصوصیت کی نشاندہی ضروری ہوتی ہے وہ کرتے جاتے ہیں۔ یہاں ہم نے ''کتاب السیر'' کی ابتدائی بحث لی ہے۔ اس کا تعلق مال غنیمت میں گھوڑ سوار اور عام سپاہی کے حصہ سے ہے۔ ان روایات میں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کیلئے دو، گھڑ سوار کیلئے ایک اور عام سپاہی کے لئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ آپ اس بحث کا غور سے مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ امام دارقطنی نے روایات کو جمع کرنے میں کیسی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔

(۱)

۴۱۱۶- حدثنا أحمد بن محمدبن إسماعيل الآدمي، قال: حدثنا محمد بن الحسين الحنيني، قال: حدثنا معلى بن أسد قال: حدثنا محمد بن حمران، قال: حدثني عبدالله بن بشير عن أبي كبشة الأنماري، قال: لما فتح رسول الله ﷺ مكة، كان الزبير على المجنبة اليسرى وكان المقداد على المجنبة اليمنى، فلما دخل رسول الله ﷺ مكة وهدى الناس جاء ا بفرسيهما، فقام رسول الله ﷺ، فمسح الغبار عنهما وقال: (إني قد جعلت للفرس سهمين، وللفارس سهما، فمن نقصهما نقصه الله).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم

ابو کبشہ انماری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اس وقت آپ کے بائیں جانب زبیر بن العوام اور دائیں جانب مقداد بن الاسود تھے۔ رسول اللہ نے مکہ میں داخل ہو جانے کے بعد لوگوں کو جمع کیا اور انہیں ہدایات دیں۔ جب آپ لوگوں کو ہدایات دینے سے فارغ ہوئے تو زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود گھوڑے لے کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ازراہ شفقت ان دونوں گھوڑوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''میں نے مال غنیمت میں سے گھوڑے کیلئے دو حصے اور گھڑ سوار کیلئے ایک حصہ مقرر کیا ہے۔ جو اس میں کمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے وسائل میں کمی کر دے گا۔

(۲)

حدثنا الحسين بن إسماعيل قال: حدثنا الفضل بن سهل، قال: حدثنا الأحوص بن جواب، قال: حدثنا قيس بن الربيع، عن محمد بن على، عن أبى حازم ح وحدثنا إبراهيم بن قيس بن أحمد الحداد وجماعة قالوا: حدثنا أبو الوليد بن برد الأنصارى قال: حدثنا الهيثم بن جميل قال: حدثنا قيس عن محمد بن على السلمى، عن إسحاق بن عبدالله عن أبى حازم مولى ابى رهم الغفارى، عن أبى رهم، قال:" غزوت مع رسول اﷺ أنا وأخى ومعنا فرسان، فأعطانا ستة أسهم، أربعة لفرسينا وسهمين لنا. فبعنا سهمينا ببكرتين".

مفہوم

اس روایت کے راوی ابو رہم غفاری ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی دونوں رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمارے پاس دو گھوڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے ہمیں چھ حصے عطا کئے۔ چار ہمارے گھوڑوں کے لئے اور دو حصے ہم دونوں بھائیوں کو دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)

حدثنا أبوبكر النيسابوری قال: حدثنا علی بن الحسن بن أبی عيسی قال: حدثنا عبدالله بن الوليد، قال: حدثنا سفيان عن عبدالله عن نافع، عن ابن عمر: "أن رسول الله ﷺ أسهم للرجل ولفرسه ثلاثة أسهم، للرجل سهم ولفرسه سهمان".

مفہوم

اس روایت کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ آپؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار اور اس کے گھوڑے کیلئے تین حصے مقرر فرمائے۔ گھوڑے کیلئے دو اور گھڑ سوار کیلئے ایک۔

(۴)

حدثنا عثمان بن جعفر بن اللبان، قال: حدثنا محمد بن عثمان بن كرامة، قال: حدثنا أبو أسامه، قال: حدثنا عبدالله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر، قال: "أسهم رسول الله ﷺ للفرس سهمين ولصاحبه سمها".

مفہوم

اس روایت کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں مفہوم وہی ہے جو اس سے پہلے والی روایت کا ہے۔

(۵)

حدثنا أبوبكر النيسابوری قال: حدثنا عبدالرحمن بن بشر بن الحكم، قال: حدثنا عبدالرحمن بن نمير قال: حدثنا عبيدالله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قسم للفرس سهمين وللرجل سهما.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

دیکھئے اس سے پہلے والی روایت کی سند میں امام دارقطنی کے شیخ عثمان بن جعفر ہیں۔ عثمان کے شیخ محمد بن عثمان ہیں اور محمد بن عثمان کے شیخ ابو اسامہ ہیں۔ یہاں امام دارقطنی نے روایت ابوبکر نیشاپوری سے لی ہے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے روایت اخذ کی ہے اور عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن نمیر سے روایت سنی ہے۔ اس کے بعد دونوں اسناد ایک ہوجاتی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام دارقطنی نے اسانید کو جمع کرنے پر کتنی توجہ دی ہے۔

(٦)

حدثنا الحسن بن إسماعيل، قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا عبدالجابر بن سعيد، قال: حدثني يحيى بن هانى، عن موسى بن يعقوب، عن عمته، عن أمها كريمة بن المقداد، عن أبيها المقداد قال: " ضرب لى رسول الله ﷺ بعد خيبر بسهم ولفرسى سهمين".

مفہوم

حضرت مقداد کہتے ہیں: خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے میرے لئے ایک حصہ اور میرے گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے۔

(٧)

حدثنا محمد بن عمرو بن البحترى، قال: حدثنا أحمد بن الخليل، قال: حدثنا الواقدى، قال: حدثنا موسى بن يعقوب عن عمته، عن أمها عن ضباعة بنت الزبير، عن المقداد بن عمرو أنه: " ضرب له رسول الله ﷺ يوم بدر سهمين لفرسه، وله سهما".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٨)

حدثنا أبوبكر النيسابوری وعلی بن أحمد بن الهيثم، قالا: حدثنا علی بن حرب، قال: حدثنا قاسم بن يزيد، قال: حدثنا ياسين بن معاذ، عن الزهری، عن مالک بن أوس بن الحدثان، عن عمر بن الخطاب وطلحة بن عبيدالله والزبير بن العوام رضی الله عنهم قالوا: "كان رسول الله ﷺ يسهم للفرس سهمين وللرجل سهما".

نوٹ:

امام دارقطنی نے یہ روایت اپنے دو اساتذہ امام ابوبکر نیشاپوری اور امام علی بن احمد بن الہیثم سے اخذ کی ہے۔ امام زہری کے شیخ مالک بن اوس نے یہ روایت تین جلیل القدر صحابہ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر سے سنی ہے۔ امام دارقطنی نے اپنے اسلوب اور منہج کے مطابق ایک ہی سند میں تینوں صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ جب آپ سنن دارقطنی کا مطالعہ کریں گے تو اس طرح کی کئی اسناد آپ کے سامنے آئیں گی۔

(٩)

حدثنا عبدالملک بن أحمد بن نصر الدقاق، قال: حدثنا يونس بن عبدالأعلى قال: حدثنا ابن وهب، قال: وقال يحيى عن أبيه، قال لی إبراهيم بن سعيد، عن كثير مولى بنی مخزوم، عن عطاء عن ابن عباس: "أن رسول الله ﷺ قسم لمائتی فرس بحنين سهمين سهمين".

مفہوم

اس روایت کے راوی عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ آپؓ کہتے ہیں کہ حنین کے موقع پر آپؐ نے دو سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھوڑوں میں سے ہر گھوڑے کے لئے مال غنیمت میں سے دو دو حصے تقسیم فرمائے۔

(۱۰)

حدثنا أبو بكر النيسابوری، قال حدثنا أحمد بن يوسف السلمی، قال: حدثنا النضر بن محمد بن موسى اليمامی، قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن عبيدالله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ أسهم للفارس سهما وللفرس سهمين. خالفه حجاج بن المنهال عن حماد، فقال:" للفارس سهمين، وللرجل سهما".

نوٹ:

اس روایت کے روای عبداللہ بن عمر ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ مال غنیمت میں سے گھڑ سوار کو ایک اور اس کے گھوڑے کے لئے دو حصے دیا کرتے تھے۔ امام دارقطنی نے یہاں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ حجاج بن المنہال نے حماد سے جو روایت بیان کی ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت میں سے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیدل سپاہی کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔

امام دارقطنی کا اسلوب یہ ہے کہ ایک موضوع پر مختلف روایات کو جمع کرتے ہیں اور اختلاف کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ جب آپ سنن دارقطنی کا مطالعہ کریں گے تو اس طرح کے متون آپ کے سامنے بکثرت آئیں گے۔

(۱۱)

حدثنا أبوبكر النيسابوری، قال: حدثنا أحمد بن منصور، قال: حدثنا نعيم بن حماد، قال: حدثنا ابن المبارک، عن عبيدالله بن عمر، عن نافع، عن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر عن النبی ﷺ "أنه أسهم للفارس سهمين وللرجل سهما".

مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت میں سے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیدل سپاہی کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔

امام دارقطنی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "قال أحمد، كذا لفظ نعيم عن ابن المبارک، والناس يخالفونه". امام احمد کہتے ہیں کہ نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت اخذ کی ہے۔ اگرچہ بعض علماء نے اس کی مخالفت کی ہے۔

(۱۲)

حدثنا أبوبكر النيسابوری، قال: حدثنا يونس بن عبدالأعلى، قال: حدثنا ابن وهب، قال: أخبرنی عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ كان يسهم للخيل وللفارس سهمين وللرجل سهما.

مفہوم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت میں سے گھوڑے کو دو حصے اور پیدل سپاہی کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔

(۱۳)

حدثنا زريق بن عبدالله المخزومی قال: حدثنا أحمد بن الفرج الجشمی، قال: حدثنا عمر بن الواحد، قال: حدثنا إسحاق بن عبدالله عن ابن شهاب، عن سالم بن عبدالله عن أبيه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "مَن وَجَد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالَه فِی الفَیءِ قبَلَ أنْ یقسم فَهوَ له، ومَنْ وَجَدَهَ بعْدَ ماَ قسَم فلَیس له شیء". إسحاق هو ابن أبی فروة متروک.

مفہوم

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے غنیمت کے ذخائر میں اپنی کوئی چیز دیکھ لی تو اسے چاہئے کہ اسے لے۔ مطلب یہ کہ اس چیز کے اٹھا لینے کا حق اسے حاصل ہے۔ لیکن جب غنیمت کے ذخائر تقسیم ہو جائیں تو اس کے بعد وہ چیز اس کی نہیں بلکہ جس کے حصہ میں آئی ہے اس کی ملکیت ہے۔ امام دارقطنی اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں: ''اس حدیث کی سند میں اسحاق سے مراد اسحاق بن فروہ ہے اور وہ علمائے حدیث کے ہاں متروک ہے۔

امام دارقطنی کا اسلوب یہ ہے کہ جس روایت میں سند یا متن کے لحاظ سے کوئی نقص یا سقم ہوتا ہے آپ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس وجہ سے یہ روایت قابل استدلال نہیں ہے۔ آپ جب سنن دارقطنی کا مطالعہ کریں گے تو اس طرح کے کئی مقامات آپ کے سامنے آئیں گے۔

(۱۴)

حدثنا أحمد بن علی بن العلاء الجوزجانی، قال: حدثنا علی بن مسلم، قال: حدثنا محمد بن بکر، قال: حدثنا ابن جریج، عن عبیدالله عن نافع، عن ابن عمر قال: عُرضتُ علی رسول اللهﷺ یوم أحد، وأنا ابن أربع عشرة فلم یجزنی، ولم یرنی بلغت، ثم عرضت علیه یوم الخندق وأنا ابن خمس عشرة فأجازنی، وأخبرت بهذا الخبر عمر بن عبدالعزیز، فکتب إلی عماله أن لا تُفرضوا إلا لمن بلغ خمس عشرة سنة، وکان عمر لا یفرض لأحد إلا مائة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درهم حتى يبلغ خمس عشرة. تابعه عبدالرزاق عن ابن جريج وهو صحيح.

مفہوم

عبدالعزیز بن جریج اموی، حضرت عبیداللہ سے وہ حضرت نافع سے اور وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں: ''غزوہ ءاحد کے موقع پر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر چودہ برس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوہ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دی۔ جب غزوہ خندق کا موقع آیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال ہو گئی تھی۔ آپؐ نے مجھے غزوہ میں شریک ہونے کی اجازت دی۔ جب عمر بن عبدالعزیز کو یہ روایت بتادی گئی تو آپؒ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ پندرہ سال سے کم عمر کے لڑکوں کو وظیفہ کی فہرست میں شامل نہ کریں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں ان لوگوں کو ایک سو درہم وظیفہ دیا جاتا تھا جن کی عمر پندرہ سال سے زیادہ ہوتی تھی۔

امام دارقطنی اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں: ''امام عبدالرزاق صنعانی نے بھی عبدالعزیز بن جریج کی روایت لی ہے اور یہ روایت صحیح ہے۔ امام دارقطنی نے اپنے منہج کے مطابق یہاں اس روایت کی حیثیت بتائی ہے۔ آپ سنن دارقطنی میں اس طرح کی مثالیں جگہ جگہ دیکھیں گے۔

خودآزمائی ①

۱۔ امام ابوالحسن دارقطنی کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ امام دارقطنی نے ابتدائی تعلیم کہاں کہاں حاصل کی؟

۳۔ امام دارقطنی کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست تیار کیجئے۔

۴۔ امام دارقطنی کے بارے میں علماء حدیث کے اقوال کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیجئے۔

۵۔ امام دارقطنی کی تالیفات اور ان کی اہمیت کے بارے میں ایک نوٹ لکھ دیجئے۔

۶۔ سنن دارقطنی کی خصوصیات کا اپنے الفاظ میں تذکرہ کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱- سیر اعلام النبلاء: ج۱۸،ص۱۶۸

۲- تبیین کذب المفتری، ص۲۶۶

۳- مقدمہ ابن الصلاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (15)

① معانی الآثار

للإمام الطحاوی

② موطا امام محمد

تحریر: ڈاکٹر علی اصغر چشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

یونٹ کا تعارف 562

یونٹ کے اغراض ومقاصد 563

حصہ اول

① امام طحاوی 564

1-1 نام ونسب 564

1-2 تحصیل علم 564

1-3 اساتذہ 565

1-4 تلامذہ 565

1-5 علماء کا اعتراف 566

1-6 علمی خدمات 566

1-7 معانی الآثار کی خصوصیات 569

② منتخب روایات مطالعۂ متن 569

خود آزمائی نمبر ا 570

③ امام محمد بن الحسن 571

3.1 نام ونسب 571

3.2 تحصیل علم، اساتذہ 571

3.3 تلامذہ 572

3.4 وفات 573

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.5 امام محمد کی تالیفی خدمات 573

مؤطا امام محمد 574

4.1 مؤطا امام محمد کی خصوصیات 575

4.2 شروح، حواشی وتعلیقات 575

⑤ مطالعۂ متن حدیث منتخب روایات 577

خود آزمائی ۲ 592

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ وطالبات!

اس وقت جس یونٹ کا آپ مطالعہ کررہے ہیں اس کا تعلق امام ابوجعفر طحاوی کی ''معانی الآ ثار'' اور امام محمد بن حسن شیبانی کی ''مؤطا'' سے ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی حدیث وفقہ کے امام ہیں۔ آپ نے روایات کو اخذ کرلینے کے بعد ان پر بحث وتحقیق اور تقابل کے سلسلہ میں محدثین کو ایک نئے رخ سے متعارف کرایا۔ امام طحاوی اپنے دور کے بہت بڑے شیخ اور محدث ہیں۔ امام محمد بن حسن بھی فقہ وحدیث دونوں شعبوں کے امام ہیں۔ آپ امام بوحنیفہ کے شاگرد ہیں اور آپ کی روایات کے راوی بھی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کی ایک مسند جو کتاب الآ ثار کے نام سے مشہور ہے امام محمد کی روایت سے ہے۔ مؤطا امام محمد میں بھی امام ابوحنیفہ کی روایات آپ نے ذکر کی ہیں۔

معانی الآ ثار اور مؤطا امام محمد دونوں حدیث کے اہم مصادر میں شمار ہوتے ہیں۔ حدیث کے طلبہ ان مصادر سے مستغنی نہیں رہ سکتے۔ اس یونٹ میں آپ ان دونوں مصادر کا اجمالی مطالعہ کریں گے۔

یونٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں امام ابوجعفر طحاوی کے حالات زندگی، فضل وکمال، علمی خدمات اور معانی الآ ثار کی خصوصیات پر اختصار کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے اور معانی الآ ثار سے چند روایات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔

دوسرے حصہ میں امام محمد بن حسن کے حالات زندگی، علمی خدمات اور مؤطا کی خصوصیات پر اجمالاً بات کی گئی ہے اور مؤطا امام محمد سے چند روایات بطور مثال منتخب کی گئی ہیں۔ جو روایات ان مصادر سے منتخب کرکے پیش کی گئی ہیں ان کا مفہوم آسان اور سلیس زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ اس یونٹ کا مطالعہ پورے اہتمام اور توجہ کے ساتھ کریں گے تو ان شاء اللہ اسے مفید پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے اغراض و مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابو جعفر طحاوی کے حالات زندگی بیان کر سکیں۔
- امام طحاوی کے اساتذہ اور تلامذہ کے بارے میں بات کر سکیں۔
- معانی الآثار کی خصوصیات پر بحث کر سکیں۔
- امام محمد بن الحسن کے حالات زندگی پر روشنی ڈال سکیں۔
- امام محمد کی تالیفات پر سیر حاصل تبصرہ کر سکیں۔
- مؤطا امام محمد کی خصوصیات پر گفتگو کر سکیں۔
- مؤطا امام محمد کی شروح، تعلیقات اور حواشی کے بارے میں بتا سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام طحاوی

1.1 نام ونسب

احمد نام، ابو جعفر کنیت، اور الطحاوی نسبت ہے۔ شجرہ نسب یوں ہے: ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الأزدی، المصری الطحاوی۔

امام طحاوی کا تعلق چونکہ یمن کے مشہور قبیلے ازد سے تھا اس لئے اس کی طرف منسوب ہو کر ازدی کہلاتے ہیں۔ آپ کے آباء واجداد مصر کے فتح ہو جانے کے بعد صعید کے قریب طحا نامی گاؤں میں آ کر آباد ہو گئے تھے اسلئے آپ مصری اور طحاوی بھی کہلاتے ہیں۔

ولادت

ابن خلکان اور حافظ ذہبی کی تحقیق کے مطابق آپ کی پیدائش ۲۲۹ھ میں ہوئی۔

1.2 تحصیل علم

امام طحاوی استفادہ کرنے کی غرض سے مصر آئے۔ وہاں اپنے ماموں امام ابراہیم مزنی سے پڑھتے رہے۔ امام مزنی چونکہ امام شافعی کے خاص شاگردوں میں سے تھے اسلئے آپ امام شافعی کے اجتہاد سے متاثر ہوئے۔ بعد میں جب احمد بن ابی عمران حنفی مصر کے قاضی بن کر آئے تو آپ نے ان کی صحبت اختیار کی دوران سے استفادہ کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں آپ نے فقہ حنفی کے مصادر کا مطالعہ شروع کیا اور بالآخر س کی طرف مائل ہو گئے۔ (۱)

1.3 اساتذہ

امام طحاوی نے امام مزنی اور احمد بن ابی عمران حنفی کے علاوہ مصر کے دیگر محدثین کی خدمت میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہو کر ان سے استفادہ کیا۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: یونس بن عبدالأعلی (م ۲۶۴ھ) جن کے متعلق حافظ ذہبی لکھتے ہیں: "عالم الديار المصرية، الإمام الحافظ المقرئ"۔

ہارون بن سعید ایلی

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم اور بحر بن نصر وغیرہ

مصر کے شیوخ سے استفادہ کرنے کے بعد آپ نے ۲۶۸ھ میں شام کا سفر کیا جہاں ابو حازم قاضی دمشق سے ملاقات کی اور ان سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد ۲۶۹ھ میں مصر واپس تشریف لائے۔

علامہ زاہد کوثری لکھتے ہیں: ''جو شخص امام طحاوی کے اساتذہ کی فہرست پر نظر ڈالے گا تو اسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ ان کے اساتذہ میں مصری، مغاربہ، یمنی، بصری، کوفی، حجازی، شامی اور خراسانی مختلف ممالک کے شیوخ شامل ہیں جن سے امام طحاوی نے اخبار و آثار کا علم حاصل کیا۔ مصر اور اس کے علاوہ دوسرے شہروں کے شیوخ سے تحصیل کیلئے آپ نے لمبے لمبے سفر کئے اور محض اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مصر میں ہر آنے والے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ علوم جو مختلف اساتذہ کے پاس تھے ان سب کو آپ نے حاصل کر کے سمیٹ لیا''۔ (۲)

امام طحاوی کے اساتذہ کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ان کے ناموں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس دور کے ہر خرمنِ حدیث سے خوشہ چینی کی جن میں امام بخاری اور امام مسلم کے شیوخ بھی ہیں، کیونکہ امام بخاری کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے۔ اس وقت امام طحاوی ۲۷ سال کے تھے۔ اسی طرح امام مسلم نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی جب کہ امام طحاوی ۳۲ سال کے تھے۔ (۳)

1.4 تلامذہ

امام طحاوی کے علمی کمالات نے ان کی ذات کو طلبہ کیلئے حدیث وفقہ کا مرجع بنا دیا تھا اسلئے آپ کے شاگردوں کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ان میں سے جن کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ان کے نام یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن قاسم خشاب، ابوالحسن محمد بن احمد صمیمی، ابوبکر بن المقریٔ طبرانی، احمد بن عبدالوارث زجاج، عبدالعزیز بن محمد جوہری، قاضی سعید، محمد بن بکر بن مطروح وغیر ذلک۔ (۴)

1.5 علماء کا اعتراف

امام طحاوی کے فضل وکمال، ثقاہت ودیانت کا اعتراف ہر دور کے محدثین ومؤرخین نے کیا ہے۔ جیسے متقدمین میں طبرانی، ابوبکر الخطیب، امام حمیدی، ابن عساکر وغیرہ ہیں اور متاخرین میں حافظ ابوالحجاج مزی، حافظ شمس الدین ذہبی اور حافظ ابن کثیر دمشقی نے آپ کی امامت کو تسلیم کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امام طحاوی قرآن وحدیث سے استنباط اور تفقہ میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام کے حامل تھے۔

علامہ ابن عبدالبر مالکی لکھتے ہیں: ”كان الطحاوی من أعلم الناس بسير الكوفيين وأخبارهم وفقههم مع مشاركته فی جميع المذاهب“. (۵)

امام طحاوی علماء کوفہ کے سیر واخبار اور اجتہاد کے بڑے عالم تو تھے ہی، ساتھ ہی دیگر مذاہب سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے تھے“۔

ابن حماد حنبلی کہتے ہیں: ”شيخ الحنفية، الثقة، الثبت، برع فی الحديث والفقه“۔

علامہ ابن الجوزی لکھتے ہیں: ”كان ثبتا، فهما، فقيها، عاقلا“۔ (۶)

1.6 علمی خدمات

مؤرخین کے اجمالی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی نے مختلف فنون کے حوالے سے تالیفات کی ہیں۔ متاخرین علماء سے زیادہ متقدمین نے ہمیشہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اب ان کتب میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ ذیل میں آپ کی تالیفات کی فہرست پیش کی جاتی ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۔ معانی الآثار

یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے۔

۲۔ مشکل الآثار

یہ آپ کی آخری تصنیف ہے۔ اس میں مؤلف نے احادیث کے تضاد کو رفع کیا ہے اور ان سے احکام کا استخراج کیا ہے۔ قاضی ابن رشد نے بعض اعتراضات کے ساتھ اس کا اختصار کیا ہے۔ علامہ عینی کے شیخ قاضی جمال الدین یوسف ملطی نے اس اختصار کا بھی اختصار کیا ہے جو المعتصر من المختصر کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔

۳۔ اختلاف العلماء

۴۔ کتاب احکام القرآن

۵۔ کتاب الشروط الکبیر

۶۔ کتاب الشروط الاوسط

۷۔ کتاب الشروط الصغیر

۸۔ مختصر الطحاوی

یہ حیدر آباد سے چھپ کر مشہور اور رائج ہو چکی ہے۔

۹۔ نقض کتاب المدلسین

۱۰۔ الرد علی أبی عبید

۱۱۔ التاریخ الکبیر

۱۲۔ کتاب فی النحل وأحکامها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳-سنن الشافعی:

اس میں وہ سب روایتیں ہیں جو امام مزنی کی سند سے آپ نے اخذ کی ہیں۔

۱۴-شرح المغنی

۱۵-النوادر الفقہیۃ

۱۶-النوادر والحکایات

۱۷-کتاب الاشربۃ

۱۸-شرح الجامع الصغیر للإمام محمد

۱۹-شرح الجامع الکبیر

۲۰-کتاب الوصایا

۲۱-کتاب الفرائض

۲۲-اخبار أبی حنیفۃ وأصحابہ

۲۳-کتاب صحیح الآثار

۲۴-اختلاف روایات علی مذہب الکوفیین

۲۵-مناقب أبی حنیفہ

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار کو معانی الآثار بھی کہا جاتا ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ امام طحاوی کی پہلی تالیف ہے مگر ان کی کتابوں میں نہائت اہم، مشہور اور متداول ہے۔ علماء نے خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف توجہ دی ہے۔ حافظ سخاوی نے جن کتب حدیث کے مطالعہ کا خصوصی مشورہ دیا ہے ان میں شرح معانی الآثار بھی ہے۔ علامہ عینی کو یہ کتاب اتنی پسند تھی کہ آپ نے برسوں اس کا درس دیا۔

علامہ عینی نے معانی الآثار کو دوسری بہت سی کتب حدیث پر ترجیح دی ہے۔ آپ کہتے ہیں: ''سنن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ پر اس کتاب کی ترجیح اس قدر واضح ہے کہ اس میں شک کرنے کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں''۔ (۷)

علامہ ابن حزم اندلسی نے معانی الآثار کو سنن ابوداود اور سنن نسائی کے طبقہ میں لکھا ہے۔

علامہ انور شاہ کاشمیری کہتے ہیں: ''میرے نزدیک امام طحاوی کی کتاب شرح معانی الآثار کا مرتبہ سنن ابوداؤد کے قریب ہے کیونکہ اس کے رواۃ معروف ہیں۔ اگرچہ بعض راوی متکلم فیہ ہیں۔ جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کا درجہ اس کے بعد کا ہے''۔ (۸)

1.7 معانی الآثار کی خصوصیات

معانی الآثار میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جو دیگر مصادر حدیث میں نہیں ملتیں۔

۲- امام طحاوی ایک روایت کی دستیاب مختلف اسانید جمع کر دیتے ہیں جس سے بہت سارے نکات اور فوائد نمایاں ہو جاتے ہیں۔

۳- غیر منسوب رواۃ کی نسبت، مبہم روای کا نام، مشتبہ کی تمییز، مجمل کی تفسیر، اضطراب اور شک روای سب کو نہایت صراحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

۴- صحابہ اور تابعین کے آثار، فقہاء کے احوال اور ائمہ حدیث کی جرح وتعدیل بھی بیان کرتے ہیں جن سے ان کے معاصرین کی کتابیں خالی ہیں۔

۵- کبھی ترجمۃ الباب کسی فقہی مسئلہ پر قائم کرتے ہیں اور باب کے تحت کی روایت سے ایسے باریک استنباطات کرتے ہیں جس کی طرف ذہن کم منتقل ہو سکتے تھے۔

۶- کتاب کو فقہی ترتیب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ کبھی معلوم ہوتا ہے کہ باب کے تحت کی روایت بظاہر عنوان سے کوئی تعلق نہیں رکھتی مگر نہایت باریک طریقہ سے عنوان سے مناسبت پیدا کرنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۷- ادلّہ احناف کے ساتھ دوسرے ائمہ مجتہدین کے دلائل بھی بیان کرتے ہیں اور اس پر ''نظر'' قائم کرکے پوری طرح بحث کرتے ہیں۔ جس سے تفقہ کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔

شروح ومتعلقات

معانی الآثار کی مندرجہ ذیل شروح متداول رہیں۔

۱- مبانی الأخبار : علامہ بدرالدین یمنی کی شرح ہے، یہ شرح چھ جلدوں میں موجود ہے لیکن اس میں رجال پر کلام نہیں کیا گیا ہے۔

۲- نخب الأخبار فی رجال معانی الآثار : - یہ بھی علامہ یمنی کی تالیف ہے۔ اس میں ہر روایت کے رواۃ پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔

۳- معانی الأخبار فی رجال معانی الآثار : - یہ بھی علامہ یمنی کی تالیف ہے اس کی تلخیص ''کشف الأستار'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔

۴- حافظ ابن عبدالبر مالکی قرطبی نے معانی الآثار کی تلخیص کی ہے۔

۵- علامہ جمال الدین زیلعی نے معانی الآثار پر کام کیا ہے۔ اس کی تلخیص وتحقیق کی ہے۔

۶- حافظ قاسم بن قطلوبغا الحنفی نے معانی الآثار کے رجال پر ایک مستقل تالیف ''الإیثار فی رجال معانی الآثار'' کے نام سے کی۔

۷- امانی الأخبار فی شرح معانی الآثار : - مولانا محمد یوسف کاندہلوی کی تالیف ہے۔ یہ تمام شروح سابقہ کا خلاصہ ہے اس کتاب میں مؤلف کی انتہائی کوشش یہ تھی کہ اکثر متقدین علماء کے اقوال نقل کئے جائیں۔ جب متقدمین کا کوئی قول نہیں ملتا تو متاخرین کے اقوال علی الترتیب نقل کئے ہیں۔

" مجکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شرح میں مشکل مقامات کا حل بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس شرح کی تکمیل نہ ہوسکی۔ مولانا کی زندگی میں صرف دو (۲) جلدیں چھپ کر شائع ہوسکیں۔ پہلی جلد کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے جس میں امام طحاوی کے اساتذہ کی تفصیلی فہرست بھی پیش کی گئی ہے۔

امام طحاوی نے ''معانی الآثار'' میں جو اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہاں بطور نمونہ ایک بحث پیش کی جارہی ہے۔

اس بحث کا تعلق جھوٹے پانی کے استعمال سے ہے۔ امام طحاوی نے اس ضمن میں پہلے وہ روایات پیش کی ہیں جن میں جھوٹے پانی کے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ روایات بیان کی ہیں جن میں جھوٹے پانی کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ آپ اس بحث کا غور سے مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ امام طحاوی نے روایات کا تقابل کس طرح کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از معانی الآثار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سؤر بنی آدم

۱۔ حدثنا محمّد بن خزيمة، قال: حدثنا المعلى بن أسد قال: حدثنا عبدالعزيز بن المختار، عن عاصم الأحول، عن عبدالله بن سرجس، قال: نهى رسول اللهﷺ أن يغتسل الرجل بفضل المرأة، والمرأة بفضل الرجل ولكن يشرعان جميعا.

۲۔ حدثنا أحمد بن داؤد بن موسى قال: حدثنا مسّدد قال: حدثنا أبو عوانة عن داؤد بن عبدالله الأودى، عن حميد بن عبدالرحمن، قال: لقيت من صحب النبيﷺ كما صحبه أبو هريرة أربع سنين قال: نهى رسول اللهﷺ فذكر مثله.

۳۔ حدثنا على بن معبد، قال: حدثنا عبدالوهاب بن عطاء عن شعبة، عن عاصم الأحول، قال: سمعت أبا حاجب يحدث عن الحكم الغفارى قال: نهى رسول اللهﷺ أن يتوضأ الرجل بفضل المرأة أو بسؤر المرأة، لا يدرى أبو حاجب أيّهما قال.

۴۔ حدثنا حسين بن نصر، قال: حدثنا الفريابى، قال حدثنا قيس بن الربيع، عن عاصم بن سليمان عن موادة بن عاصم أبو حاجب، عن الحكم الغفارى، قال: نهى رسول اللهﷺ عن سؤر المرأة.

ان مذکورہ بالا چاروں روایات کا مفہوم یہ ہے کہ مرد کو اس پانی کے ساتھ وضو نہیں کرنا چاہئے جو خاتون کے وضو کرنے کے بعد بچ گیا ہو۔ اور خاتون کو بھی اس پانی کے ساتھ وضو نہیں کرنا چاہئے جو مرد کے وضو کرنے کے بعد بچ گیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان روایات کونقل کرلینے کے بعد امام طحاوی کہتے ہیں: ''ذهب قوم إلي هذه الآثار، فكرهوا أن يتوضأ الرجل بفضل المرأة، أو تتوضأ المرأة بفضل الرجل'' ''ان روایات کو پیش نظر رکھ کر علماء کی ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ مرد کا خاتون کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا مکروہ ہے اور خاتون کا بھی مرد کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا مکروہ اور نامناسب ہے''۔

اس کے بعد امام طحاوی کہتے ہیں: '' وخالفهم في ذلك آخرون: فقالوا: لا بأس بهذا كله، وكان مِمّا احتجوا به في ذلك'' علماء کی دوسری جماعت نے اس ضمن میں مذکورہ بالا جماعت کے موقف سے اختلاف کیا اور کہا کہ مرد کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ خاتون کیلئے وضو کرنے میں کوئی کراہت نہیں اور خاتون کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ مرد کے لئے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

دوسرے موقف سے تعلق رکھنے والے علماء نے جن روایات کو مدنظر رکھا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱- حدثنا عليّ بن معبد، قال: حدثنا عبدالوهاب بن عطاء عن شعبة، عن عاصم، عن معاذة امرأة؛ عن عائشة قالت: كنت أنا ورسول الله ﷺ نغتسل من إناء واحد''.

۲- حدثنا ابن خزيمه قال: حدثنا حجاج بن المنهال، قال: حدثنا حماد، عن عاصم فذكر بإسناده مثله.

۳- حدثنا صالح بن عبدالرحمن بن عمرو بن الحارث، قال: حدثنا أبو عبدالرحمن بن المقرئ قال: حدثنا الليث بن سعد، قال: حدثني ابن شهاب، عن عروة عن عائشة مثله.

۴- حدثنا يونس قال: أخبرنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة مثله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥- حدثنا أحمد بن داؤد، قال: حدثنا أبو الوليد، قال: حدثنا شعبة عن أبى بكربن حفص، عن عروة عن عائشة مثله.

٦- حدثنا على بن معبد قال: حدثنا يعلى بن عبيد، عن حريث عن الشعبى عن مسروق عن عائشة مثله

٧- حدثنا نصر بن مرزوق قال: حدثنا الخصيب بن ناصح، قال: حدثنا وهيب بن خالد عن منصور بن عبدالرحمن عن أمه، عن عائشة مثله.

٨- حدثنا ابن أبى داؤد قال: حدثنا الوهبى، قال: حدثنا شيبان عن يحيى بن أبى كثير قال: أخبرنى أبوسلمة بن عبدالرحمن عن زينب بنت أم سلمة، قالت: كنت أغتسل أنا ورسول اللهﷺ من إناء واحد".

٩- حدثنا أبو بكرة قال: حدثنا إبراهيم بن بشار قال: حدثنا سفيان، عن عمرو بن دينار، عن جابر بن زيد، عن ابن عباس قال: أخبرتنى ميمونة أنها كانت تغتسل والنبىﷺ من إناء واحد".

١٠- حدثنا يزيد بن سنان البصرى، قال: حدثنا أبو عامر العقدى، قال: حدثنا رباح بن أبى معروف عن عطاء عن عائشة مثله.

١١- حدثنا ابن أبى داؤد قال: حدثنا نعيم بن حمادٍ قال: حدثنا عبدالله بن المبارک قال: أخبرنا سعيد بن يزيد قال: سمعت عبدالرحمن بن هرمز الأعرج يقول: حدثنى ناعم مولى أم سلمة قالت: كنت أغتسل أنا ورسول اللهﷺ من مركن واحد، نفيض على أيدينا حتى ننقيها، ثم نفيض علينا الماء".

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲ا- حدثنا ابن مرزوق قال: حدثنا عثمان بن عمر قال أخبرنا شعبة رحمه الله.....

۱۳- وحدثنا أبو بكرة قال: حدثنا سعيد بن عامر، قال: حدثنا شعبة، عن عبدالله بن عبدالله بن جابر، عن أنس بن مالك، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل هو والمرأة من نسائه من الإناء الواحد.

مندرجہ بالا تیرہ روایات کا مشترکہ مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ اور امّ سلمہ ایک ہی برتن میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ مطلب یہ کہ مرد جو پانی غسل یا وضو کیلئے استعمال کرے اس میں سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ خاتون کیلئے وضو یا غسل کرنے میں کوئی قباحت اور کراہت نہیں۔ اسی طرح اگر خاتون کسی برتن میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کرلے اور اس برتن میں اس کے وضو سے پانی بچ جائے تو اس پانی کے ساتھ مرد بلا جھجک وضو کرسکتا ہے۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد امام ابو جعفر طحاوی کہتے ہیں:

"لم يكن في هذا عندنا حجة على ما يقول أهل المقالة الأولى، لأنه قد يجوز أن يكون كانا يغتسلان جميعا".

"پہلا موقف رکھنے والے علماء کے موقف کو رد کرنے کیلئے ان مذکورہ روایات میں ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ مرد اور خاتون کا ایک ساتھ برتن سے پانی لے کر غسل یا وضو کرنا تو ان کے نزدیک جائز ہے"۔

پھر لکھتے ہیں:

"إنما التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك".

"علماء کے ہاں اختلاف اس بات پر ہے کہ اگر ایک فریق نے پہلے وضو کرلیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے نے اس پانی سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ بعد میں وضو کر لیا تو آیا اس میں قباحت ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا تو درج ذیل روایات ہمارے سامنے آئیں"۔

۱- حدثنا علی بن معبد، قال: حدثنا عبدالوهاب ، عن أسامة بن زيد، عن سالم، عن أم صبية الجهنية، قال: وزعم أنها أدركت وبايعت رسول الله ﷺ قالت: اختلفت يدى ويد رسول الله ﷺ فى الوضوء من إناء واحد.

۲- حدثنا يونس، قال: أخبرنا ابن وهب، قال:أخبرنى أسامة عن سالم بن النعمان، عن أم صبية الجهنية مثله". فى هذا دليل على أن أحدهما قد كان ياخذ من الماء بعد صاحبه.

۳- حدثنا ابن أبى داؤد قال حدثنا محمد بن المنهال، قال: حدثنا يزيد بن زريع، قال: حدثنا أبان بن سمعة، عن عكرمةعن عائشة قالت: كنت أغتسل أناورسول الله ﷺ من إناء واحد يبدأ قبلى. فى هذا دليل على أن سؤر الرجل جائز للمرأة التطهيربه.

۴- حدثنا أحمد بن داؤد قال: حدثنا مسدد قال: حدثنا حماد بن زيد، عن أفلح بن حميد، عن القاسم، عن عائشة قالت: كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد، تختلف فيه أيدينا من الجنابة.

۵- حدثنا ربيع الجيزى، قال: حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب، قال: حدثنا أفلح رحمه الله.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦ – حدثنا ابن مرزوق قال: حدثنا أبو عامر العقدى، قال: حدثنا أفلح فذكرا مثله بإسناده.

٧ – حدثنا سليمان بن شعيب الكيسانى، قال: حدثنا الخصيب، قال: حدثنا همام، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة أنها والنبى ﷺ كانا يغتسلان من إناء واحد، يغترف قبلها وتغترف قبله".

٨ – حدثنا ابن مرزوق، قال: حدثنا أبو عاصم عن مبارك بن فضالة، عن أمه، عن معاذة، عن عائشة قالت: كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد فأقول: إبق لى، إبق لى.

٩ – حدثنا محمد بن العباس بن الربيع اللؤلوى، قال: حدثنا أسد بن موسى، قال: حدثنا المبارك، فذكر بإسناد مثله.

١٠ – حدثنا ابن مرزوق قال: حدثنا وهب بن جرير، قال: حدثنا شعبة، عن يزيد الرشك عن معاذة عن عائشة مثله.

١١ – حدثنا أبو بكرة قال: حدثنا أبو أحمد، قال: حدثنا سفيان عن سماك، عن عكرمة، عن ابن عباس أن بعض أزواج النبى ﷺ اغتسلت من جنابة، فجاء النبى ﷺ يتوضأ فقالت له: فقال: "إن الماء لا ينجسه شىء".

مندرجہ بالا گیارہ روایات کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک برتن میں رکھے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پہلے پانی لے کر استعمال فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد میں اسی پانی سے لے کر استعمال کرتی تھیں۔ اور بعض مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پہلے پانی لیتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ بعد میں پانی لے کر استعمال فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں ایک برتن کے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔ بعض مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ پہل فرماتے تو میں کہتی: ''میرے لئے پانی بچائیے''۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے غسل کیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا شروع کیا۔ جب آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ تو غسل سے بچا ہوا پانی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی اس طرح نجس نہیں ہوتا''۔

امام طحاویؒ اس بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

''إذا كان وضوء كل واحد من الرجل والمرأة مع صاحبه لا ينجس الماء عليه، كان وضوءه بعده من سؤره في النظر ايضا كذلك''.

''جب یہ بات واضح ہے کہ مرد اور خاتون کے ایک ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لے کر استعمال کرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا تو اسی طرح اگر ایک فریق اسی پانی میں سے پہلے استعمال کر لے اور دوسرا اس کے بعد استعمال کر لے تو بھی پانی کو بظاہر نجس نہیں ہونا چاہئے''۔

پھر لکھتے ہیں:

''فثبت بهذا ما ذهب إليه الفريق الآخر، وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى!

''اس پوری تفصیل سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوتا ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا ہے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- امام ابو جعفر طحاوی کے نام و نسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام طحاوی نے تحصیل علم کے لئے کن کن مراکز کا سفر کیا؟

۳- امام طحاوی کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست تیار کیجئے۔

۴- امام طحاوی کے بارے میں علماء حدیث کے اقوال کا خلاصہ پیش کیجئے۔

۵- ''معانی الآثار'' کی خصوصیات پر ایک مختصر نوٹ قلم بند کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام محمد

3.1 نام ونسب

نام محمد بن الحسن، کنیت ابوعبداللہ اور نسبت الشیبانی ہے۔ آپ کے والد کا تعلق بنیادی طور پر شام سے تھا۔ نقل مکانی کر کے عراق کے مشہور شہر واسط آ کر آباد ہوئے۔

ولادت

امام محمد بن الحسن کی پیدائش واسط میں ۱۳۲ھ میں ہوئی۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ آپ کے والد اصلاً جزری تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ بعد میں شام کو خیر باد کہا اور واسط چلے آئے۔ واسط میں کچھ عرصہ تک رہ کر جب جی نہ لگا تو کوفہ چلے گئے۔ امام محمد کی ابتدائی تربیت کوفہ میں ہوئی۔

3.2 تحصیل علم

کوفہ ان دنوں علم اور علماء کا مرکز تھا۔ امام محمد کو یہاں کے علماء وفقہاء سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔ آپ بچپن ہی سے انتہائی ذہین تھے۔ طلب علم کے شوق اور تڑپ کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں جب آپ حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر چودہ برس تھی۔ آپ نے امام ابوحنیفہ سے براہ راست استفادہ کیا اور ان کی خدمت میں رہ کر فقہ میں رسوخ حاصل کیا۔ امام ابوحنیفہ کی وفات کے بعد آپ نے امام ابو یوسف کی شاگردی اختیار کی اور ان سے فقہ کے دستیاب مصادر حاصل کر لئے۔ فقہ میں آپ نے اتنا بلند مقام حاصل کیا کہ معاصر علماء برملا آپ کا اعتراف کرتے تھے۔

حافظ ذہبی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"کان مع تبحرہ فی الفقہ یضرب بذکائہ المثل".

"فقہ میں تبحر اور مہارت کی وجہ سے آپ کی مثال دی جاتی تھی"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم حدیث کے حصول کیلئے آپ نے علمی اسفار کئے۔ امام مسعر بن کدام، مالک بن مغول، امام اوزاعی، امام مالک بن انس اور سفیان ثوری سے آپ نے حدیث میں استفادہ کیا۔ ان کے علاوہ امام ابو حنیفہ سے بھی روایت کی۔

عربی ادب، نحو، ریاضی اور علوم القرآن میں بھی اپنے اساتذہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ان سے تمام مروجہ علوم میں مہارت حاصل کی۔

امام ابوعبید کہتے ہیں: ''میں نے علوم القرآن میں امام محمد سے زیادہ ماہر کسی کو نہیں دیکھا''۔

علم حدیث کے حصول کے سلسلے میں آپ امام مالک کے حلقے میں رہے۔ آپ کہتے ہیں:

''اقمت عند مالک ثلاث سنین وکسرا، وسمعت من لفظه سبعمائة حدیث''.

''میں امام مالک کی خدمت میں کم وبیش تین سال تک رہا اور ان سے براہ راست سات سو روایات سنیں''۔

3.3 تلامذہ

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے جن کو شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی ان کے نام یہ ہیں:

امام محمد بن ادریس شافعی، امام ابوعبید، ہشام بن عبیداللہ، امام احمد بن حفص بخاری، عمرو بن ابی عمر حرانی اور علی بن مسلم الطوسی۔ امام شافعی نے آپ سے بہت کچھ سیکھا خود کہتے ہیں: ''کتبت عنه وقربختی''۔ میں نے امام محمد سے ایک بختی اونٹ کے برابر کتابیں لکھی ہیں۔

امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ''کتبت عنه الجامع الصغیر''. ''میں نے آپ ہی سے الجامع الصغیر کو سن کر لکھا''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَذكروا أنَّ بِه العَينَ، فقَالَ له رَسولُ اللهِ ﷺ: أفلاَ تَسْتَرْقُونَ له من العَينِ؟

مفہوم

حضرت عروۃ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ ام سلمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں ایک بچہ رو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بچے کے رونے کا سبب پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر بد دور کرنے کیلئے جھاڑ پھونک کیوں نہیں کروا لیتے''۔

اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام محمد کہتے ہیں:

''بهذا نأخذ، لا نرى بالرقية بأسا، إذا كانت من ذكر الله تعالى''.

''اسی پر ہمارا عمل ہے۔ ہمارے نزدیک دم اور جھاڑ پھونک میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں دم کے کلمات صحیح اور درست ہونے چاہئیں''۔

(۳)

أخبرَنا مالِكٌ أخبرَنا يزيد بن خُصيفة، أن عُمرَ بنَ عبدِاللهِ بنِ كعب السَّلمى أخْبَرَهَ، أنَّ نَافعَ بنَ جبيرِ بنِ مطعمٍ أَخْبَرَه عَن عُثْمَانَ بنِ أبى العاصَ أنَّه: أتَى رَسولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُثْمَانُ: وَبِى وَجْعٌ حَتَّى كَادَ يُهْلِكُنِى، قَالَ: فقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: ((أمْسحه بِيمينِك سَبعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: أعُوذُ بعزَّة اللهِ وَقُدْرَته مِنْ شَرِّمَا أجد))، فَفَعَلتُ ذَلك، فَأذهَبَ اللهُ مَا كَان بِى، فَلَمْ أَزَلْ بَعدُ آمُرُ به أهْلَى وَغَيرَهم''.

مفہوم

ایک مرتبہ عثمان بن ابی العاص اس حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہیں جسم کے کسی حصہ میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں: ''درد کے مارے اتنی تکلیف ہو رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ جینا مشکل ہو رہا تھا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تکلیف کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسم کے جس حصہ میں درد ہو رہا ہو اس جگہ یہ کلمات دہرا کر سات مرتبہ اپنا دایاں ہاتھ پھیر دیجئے۔ کلمات یہ ہیں: ((أعُوذُ بعزَّة اللهِ وَقُدْرَته مِنْ شَرِّمَا أجد)). ''میں اللہ جل شانہ کی قدرت اور عزت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف سے جو مجھے ہو رہی ہے''۔

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق جسم کے اس حصہ کو دم کیا جہاں درد ہو رہا تھا۔ اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے میری یہ تکلیف دور ہو گئی۔ اس کے بعد سے میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے احباب کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں''۔

(۴)

باب ما يُسْتَحَبُّ من الفال والإسم الحسن

نیک فال لینا اور اچھا نام رکھنا

أخبرنَا مالكٌ، أخبرنَا يحيى بنُ سعيدٍ، أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال لِلِقْحَةٍ عنْدَه: مَن يحلبُ هَذه؟ فَقَام رَجُلٌ، فَقَال لَه: مَا اسْمُكَ؟فَقَال: مُرَّةٌ. قَال: اِجْلِس. ثُمَّ قَالَ: مَن يَحْلِبُ هَذِه النَّاقَةَ؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَه: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَرْبٌ. قَالَ: اِجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ: مَن يَحْلِبُ هَذِه النَّاقَةَ؟ فَقَامَ آخَرُ: فَقَالَ لَه: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: يَعِيُش. قَالَ: اُحلُبْ!!

مفہوم

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹنی تھی۔ ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں کئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: میں دوہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مرّۃ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک اور شخص اٹھا۔ آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: حرب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک اور شخص اٹھا آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: یعیش! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دودھ دوہ لو۔

نوٹ:

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اچھے نام کو پسند فرماتے تھے اور بے مقصد نام کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ بچوں کا نام رکھتے ہوئے ہمیں اس روایت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

(۵)

أخبرنَا مالكٌ، أخبرنَا ابنُ شهاب أنَّ: "عائشةَ زوجَ النَّبيِّ ﷺ وسَعْدَ بنِ أبي وقّاصٍ كانَا لا يَريان بِشُربِ الإنْسَانِ وَهُو قَائِمٌ بَأسَاً".

مفہوم

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۶)

أخْبرنَا مالكٌ، أخبرني مُخبرٌ أنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ وعُثْمَانَ بنَ عَفَّانَ وعَلِيّ بْنَ أبِي طالِبٍ كَانُوا يَشْرَبون قِيَامًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم

امام مالک کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ عمر فاروقؓ، عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔ ان دونوں روایتوں کی بنیاد پر امام محمدؒ کہتے ہیں: ''بهذا نأخذُ، لا نرى بالشُّربِ قائماً بأساً، وهو قولُ أبي حنيفةَ والعامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنا''.

خود آزمائی ②

۱- امام محمد بن الحسن شیبانی کے نام ونسب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲- امام محمد نے طلب علم کیلئے کن کن علمی مراکز کا سفر کیا؟

۳- امام محمد نے کن کن اساتذہ سے استفادہ کیا اور آپ سے کن کن حضرات نے استفادہ کیا، بیان کیجئے۔

۴- علم حدیث کی ترویج کیلئے امام محمد کی خدمات پر نوٹ لکھئے۔

۵- مؤطا امام محمد کی خصوصیات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۶- مؤطا امام محمد کی شروح اور تعلیقات کی نشاندہی کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ الفوائد البہیۃ: ص ۳۸

۲۔ الحاوی فی سیرۃ الإمام الطحاوی: ص ۹

۳۔ الحاوی: ص ۹

۴۔ لسان المیزان: ص ۲، ص ۲۷۵

۵۔ لسان المیزان: ج ۱، ص ۲۷۵

۶۔ المنتظم: ج ۴، ص ۲۵۰

۷۔ الحاوی: ص ۱۲

۸۔ فیض الباری: ج ۱، ص ۵۲، ۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ 16

① مسند اسحاق بن راہویہ

② سنن الدارمی

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

یونٹ کا تعارف	598
یونٹ کے مقاصد	599
① اسحاق بن راہویہ	600
1-1 نام ونسب	600
1-2 خاندان اور وطن	600
1-3 علمی سرگرمیاں	600
1-4 مقام ومرتبہ	601
1-5 فقاہت	602
1-6 تالیفات	602
1-7 مسند اسحاق بن راھویۃ	603
② متن حدیث	604
2-1 ما یروی عن رجال اهل الكوفة عن عائشة عن النبی ﷺ ومایروی عن مسروق	605
2-2 مایروی عن سعید بن جبیر عن عائشه	608
2-3 خودآزمائی نمبر ا	610

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③امام دارمی		611
3-1	نام ونسب	611
3-2	اساتذہ	611
3-3	تلامذہ	611
3-4	مقام ومرتبہ	611
3-5	ثلاثیات دارمی	612
3-6	فقہ وتفسیر میں مرتبہ	612
3-7	تالیفات	613
3-8	سنن دارمی	613
3-9	اسلوب وخصوصیات کتاب	614
④متن حدیث		616
4-1	باب الفتیا وما فیه من الشدة	617
	خودآزمائی نمبر۲	623
	مراجع ومصادر	624

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

(اس یونٹ کے دو حصے ہیں حصہ ''الف'' میں اسحاق بن راھویہ اور حصہ ''ب'' میں امام دارمی کے حوالہ سے بحث کی گئی ہے۔ ذیل میں ہم دونوں حصوں کا عمومی تعارف پیش کرتے ہیں)

⇦ الف: اسحاق بن راھویہ خراسانی ۱۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کا شمار دنیائے اسلام کے عظیم محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ کے اساتذہ میں عبداللہ بن المبارک، ابوبکر بن عیاش، سفیان بن عیینہ اور یحی بن آدم جیسے معروف محدثین کے نام شامل ہیں۔ اسلامی دنیا کے نامور محدثین کا شمار آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمان الدارمی، محمد بن نصر مروزی، کے علاوہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں ماسوائے ابن ماجہ کے سب نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

آپ کا شمار آئمہ مجتہدین میں ہوتا۔ آپ کے فقہی مسلک پر ایک زمانہ میں مسلمانوں کا عمل بھی رہا ہے۔ زیر نظر یونٹ کے پہلے حصے میں آپ کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی کتب کا بشمول اور مسند اسحاق بن راھویہ کا تعارف دیا گیا ہے۔ کتاب کے اسلوب اور خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔ طلبہ کے لیے متن حدیث کے مطالعہ اور کتاب کے اسلوب کو واضح کرنے کی غرض سے چند روایات پر بحث کی گئی ہے۔

⇦ ب: امام عبداللہ بن عبدالرحمان الدارمی کا شمار بھی عظیم محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ ۱۸۱ھ سمرقند میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں احمد بن اسحاق حضرمی، اسحاق بن راھویہ، امام لیث بن سعد اور وہب بن جریر جیسے نامور محدثین کے نام سرفہرست ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں امام مسلم بن حجاج القشیری، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور محمد بن یحی ذھلی جیسے بڑے محدثین شامل ہیں۔ اس یونٹ کے دوسرے حصے میں آپ کے حالات زندگی، علمی دنیا میں آپ کے مقام و مرتبہ پر بحث کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی کتب کا عمومی اور آپ کی السنن (سنن دارمی) کا خصوصی تعارف پیش کی گیا ہے۔ متن حدیث سے واقفیت اور طلبہ کو کتاب کا اسلوب سمجھانے کے پیش نظر چند روایات پر بحث بھی کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حدیث کے دو معروف اماموں اسحاق بن راھویہ اور امام دارمی کا تعارف کروا سکیں۔
- ان کی کتب اور علمی دنیا میں ان کے مقام و مرتبہ پر بحث کر سکیں۔
- مسند اسحاق بن راھویہ اور سنن الدارمی کے اسلوب کو سمجھ سکیں۔
- حدیث کی چند مخصوص روایات پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اسحاق بن راھویہ

1.1 نام ونسب

آپ کا نام اسحاق والد کا نام ابراہیم اور سلسلہ نسب یوں ہے، اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم۔ آپ کی کنیت ابویعقوب اور نسبت تمیمی، الحنظلی، المروزی، النیشاپوری ہے۔ آپ ابن راھویہ کے نام سے معروف ہوئے۔ ۱۶۱ھ میں پیدائش ہوئی اور ۲۳۸ھ میں وفات ہوئی۔

1.2 خاندان اور وطن

آپ کا وطن خراسان کا مشہور شہر ''مرو'' تھا۔ لیکن آپ نے نیشاپور میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اس لیے آپ مروزی اور نیشاپوری کہلاتے تھے۔ تمیمی اور حنظلی نسبتوں سے آپ کا عربی النسل ہونا ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ کے والد کا شمار مرو کے ممتاز افراد میں سے ہوتا تھا۔ راھویہ کی اصل نسبت انھیں کی طرف سے آئی ہے مؤرخین کہ کہنا ہے کہ آپ کے والد کی ولادت اس وقت ہوئی جبکہ والدہ سفر حج میں تھیں اس لیے لوگوں نے انھیں راھویہ (یعنی راہ والا) کہنا شروع کر دیا خود اسحاق بن راھویہ کا بیان ہے کہ اگرچہ والد صاحب اس نسبت کو اچھا نہیں سمجھتے تھے مگر میں اس کو ناپسندیدہ خیال نہیں کرتا۔

1.3 علمی سرگرمیاں

اسحاق بن راھویہ کے بچپن کی علمی سرگرمیوں کا تفصیلی طور پر تذکرہ تو نہیں ملتا البتہ اتنا معلوم ہے کہ انھوں نے جوانی تک خراسان میں ہی علم حاصل کیا۔ خراسان میں عبداللہ بن المبارک جیسے بلند پایہ عالم سے آپ نے استفادہ کیا البتہ ان سے آپ کوئی راویت آگے نہیں بیان کر سکے کیونکہ اس وقت آپ کی عمر چھوٹی تھی۔ آپ نے 23 برس کی عمر میں خراسان سے اپنے تعلیمی سفر شروع کیے آپ کے اساتذہ میں درج ذیل شخصیات شامل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش، ابومعاویہ، اسباط بن محمد، اسماعیل بن علیہ، بشر بن مفضل، بقیہ بن ولید، جریر بن عبد

" مجکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمید رازی، خاتم بن اسماعیل، حفص بن غیاث، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن نافع عدنی، سوید بن عبد العزیز، شعیب بن اسحاق، عبد الرحمٰن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد العزیز دراوردی، عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن وہب، عبدہ بن سلیمان، عبد الوہاب ثقفی، عتاب بن بشیر جزری، عمر بن ہارون، عیسیٰ بن یونس، محمد بن بکر برسانی، محمد بن سلمہ حرانی، معاذ بن ہشام، معتمر بن سلیمان، نضر بن شمیل، وکیع بن جراح، ولید بن مسلم. اور یحییٰ بن واضح وغیرہ۔

تلامذہ

ابن راھویہ کے تلامذہ کے مختلف طبقے ہیں، ان کے بعض اساتذہ بقیہ بن ولید، محمد بن یحی ذہلی، اور یحی بن آدم وغیرہ اور معاصرین میں احمد بن حنبل، اسحاق بن منصور کوسج، محمد بن رافع اور یحییٰ ابن معین اور عزیزوں میں فرزند محمد نے بھی استفادہ کیا ہے، اور صحاح ستہ کے مصنفین میں امام ابن ماجہ کے علاوہ سب کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے بعض اور ممتاز تلامذہ اور منتسبین کے نام حسب ذیل ہیں:

ابراہیم بن ابی طالب، احمد بن سلمہ، اسحاق بن ابراہیم نیشاپوری، جعفر فریابی، حسن بن سفیان، زکریا سنجری، ابو العباس سراج، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی (امام دارمی) عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ، محمد بن افلح، محمد بن نصر مروزی اور موسیٰ بن ہارون وغیرہ

1.4 مقام ومرتبہ

اسحاق بن راہویہ کا شمار عالم اسلام کے بلند پایہ محدثین ومجتہدین میں ہوتا ہے۔ ان کے علم وفضل کو دیکھتے ہوئے ماسوائے ابن ماجہ صحاح ستہ کے مؤلفین نے ان سے استفادہ کیا۔ امام احمد بن حنبل ان کے متعلق فرماتے تھے کہ خراسان وعراق میں ان کی علمی برابری کا کوئی آدمی نہیں۔ آپ کے متعلق ابن خزیمہ کا بیان ہے کہ اگر طبقہ تابعین میں ہوتے تو تابعین بھی آپ کے حفظ، علم اور فقاہت کا اقرار کرتے۔ حدیث کی نشر واشاعت، درس ومذاکرہ، حفظ وضبط اور حزم واحتیاط کے لئے ان کی ذات آفاقی شہرت رکھتی ہے۔ امام نسائی، ابن حبان، خطیب بغدادی اور حافظ ذہبی نے انہیں ثقاہت کے اعلیٰ مرتبہ پر تسلیم کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.5 فقاہت

اسحاق بن راہویہ کا شمار آئمہ مجتہدین میں ہوتا ہے۔ ان کے فقہی مسلک پر ایک زمانہ میں مسلمانوں کا عمل بھی رہا ہے۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اگرچہ ان کے مقلدین ختم ہوگئے لیکن ان کی فقہی آراء واجتہادات کے تذکرے اب بھی کتب میں ملتے ہیں۔ ابن رشد مالکی نے فقہ کی مشہور زمانہ کتاب بدایۃ المجتہد میں اکثر امام احمد بن حنبل کے ساتھ ان کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ رسالہ ''الانصاف'' میں لکھتے ہیں کہ ان کے مسائل کی بنیاد زیادہ تر احادیث اور اقوال صحابہ پر ہے۔ امام شافعی جیسے امام فقہ کے ساتھ آپ کے علمی مذاکروں کے تذکرے کتب میں ملتے ہیں۔ آپ فقہ کے علاوہ تفسیر القرآن میں بھی بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ امام طبری نے اپنی تفسیر میں ان کے اقوال جگہ جگہ نقل کئے ہیں۔

1.6 تالیفات

طبقات وتراجم کے مصنفین نے آپ کی کئی تالیفات کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی اکثر تصانیف مرور زمانہ کے ساتھ ضائع ہوگئیں۔ بعض تالیفات درج ذیل ہیں:

۱- الجامع الکبیر

امام شافعی کی کتب، مسند، جامع کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مفقود ہے۔

۲- الجامع الصغیر

اس کتاب کو آپ نے امام سفیان ثوری کی الجامع الصغیر کے طرز پر مرتب کیا تھا۔ یہ بھی مفقود ہے۔

۳- کتاب السنن فی الفقہ

یہ ایک ضخیم کتاب تھی جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر یہ کتاب موجود ہوتی تو لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس سے علمی فائدہ اٹھاتی مگر افسوس یہ کتاب بھی زمانہ کے دست برد کی نذر ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ کتاب التفسیر

اس کتاب کو انہوں نے اپنے شاگردوں پر املاء کرایا تھا۔ علامہ سیوطی نے عہد تابعین کے بعد کی جن تفسیروں کو اہم اور اقوال صحابہ وتابعین کی جامع تفسیر قرار دیا ان میں اس کا نام بھی ہے۔

1.7 مسند (مسند اسحاق بن راہویہ)

یہ ان کی سب سے اہم اور مشہور تالیف ہے۔ اس کی ترتیب کے بعد انہوں نے اپنے شاگردوں کو اس کا املاء کرایا۔ یہ کتاب چھ اجزاء پر مشتمل تھی مگر اس کے صرف ایک حصہ جو چوتھی جلد پر مشتمل ہے بچ رہا اور باقی اجزاء ضائع ہو گئے۔ ان کی اس مسند کا ایک قلمی نسخہ علامہ سیوطی کے قلم کا لکھا ہوا جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از مسند اسحاق بن راھویہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.1 ما يروى من رجال اهل الكوفة

عن عائشة عن النبي

وما يروى عن مسروق عن عائشه

١- أخبرنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت: دخلَتْ عَليّ يهودية فاستوَهبَتْ مِنيّ طيبًا، فَوهبتْ لَها، فقالت: أَجارَكِ اللهُ مِنْ عَذابِ القبرِ، فَدَخلَ عليّ من ذلكَ، فَسألتْ رَسُول اللهﷺ، فَقَالَ: إنهم لَيعذَّبونُ عَذاباً تسَمَعه البَهائِم.

٢- أخبرنا وكيع نا الأعمش عن أبي وائل عن مسروقٍ عن عائشة قالت: دخلَتْ على يهوديةٌ فَذَكرتُ عذاب القبرِ، فكَذَبْتهَا، فَدَخلَ عليّ رسول اللهﷺ فَذكرتُ ذلكَ لَهُ فَقَالَ: نَفْسِيْ بِيَده إنَّهم ليعذبونَ عذاباً تسمَعُ البِهَائِمُ أصواتَهُمْ.

٣- أخبرنا أبو معاوية نا الأعمش عن أبي وائل عن مسروق، عن عائشة عن رسول اللهﷺ قال: إذا أَنْفَقَتِ المرأَةُ مِنْ مَالِ زَوجِهَا غَير مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرهَا وَلَه مِثله، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلخَازِنِ مثلُ ذَلِكَ لاَ يُنْقَصُ مِنْ أجورِهِم شيءٌ.

٤- أخبرنا جرير بن عبدالحميد عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروقٍ عن عائشة، قالت: تَوفِّيَ رَسُوْل اللهﷺ وَلم يَتْركْ دينارًا ولا دِرهما وَلا شاةً ولا بعيراً ولا أوصى بشيءٍ، أخبرنا أبو معاوية بهذا الإسناد مثله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت حدیث نمبر ۱، ۲

فاستوهبتْ	:	اس عورت نے تحفہ طلب کیا۔
طيباً	:	خوشبو
أجارکِ اللهُ	:	اللہ تجھے پناہ دے
تسمعه البهائم	:	جس کو چوپائے سنتے ہیں۔
نا	:	نا سے مراد اخبرنا ہے یعنی اس نے ہمیں خبر دی بعض دفعہ نا کے بجائے ثنا لکھا ہوتا ہے اس سے مراد حدثنا ہے۔ (حدثنا اور اخبرنا کے فرق کے لئے ملاحظہ ہو کورس نمبر ۱ مصطلحات حدیث)
نفسي بيدِه	:	میری جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
أصواتَهُمْ	:	ان کی آوازیں
قاعدا	:	بیٹھ کر

وضاحت

تشریح حدیث نمبر ۱-۲

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ تجھ کو عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کا حال پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! قبر کا عذاب حق ہے اور بے شک مردوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے؛ ایسا عذاب کہ جس کو چوپائے بھی سنتے ہیں''۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بعد کوئی نماز پڑھی ہو مگر یہ کہ آپ ﷺ نے ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر ۳

إذا أنفقتِ المرأةُ مِنْ مالِ زوجِها غيرَ مُفْسِدَةٍ الخازن

: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرتی ہو۔

: خزانچی، نگران، داروغہ

وضاحت

⇦ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ دیتی ہے بشرطیکہ وہ اسراف نہیں کرتی تو اسے اس کے خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو مال کمانے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔ بشرطیکہ شوہر نے بیوی کو اپنے مال سے صدقہ وخیرات سے روکا نہ ہو یعنی اجازت دے رکھی ہو۔

⇦ اس طرح اگر کسی مالک نے اپنے خازن (مال کے نگران) کو غرباء پر خرچ کرنے کی اجازت دے رکھی ہو تو جب بھی خازن (مال کے نگران) مالک کے مال سے صدقہ وخیرات کریگا تو مالک اور خازن دونوں کو پورا ثواب ملے گا۔

⇦ اہل عرب کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی مہمان نوازی اور سخاوت کی بنا پر اپنے خدمت گاروں (مال کے نگرانوں) کو کہا ہوتا تھا کہ وہ مہمانوں کی بھرپور ضیافت کریں اور فقراء ومساکین وغیرہ کو کھانا کھلا دیا کریں۔

حدیث نمبر ۴

لَمْ يترُكْ ديناراً ولا درهماً

شاة

بعيرا

لا أوصى بشيء

: کوئی درھم ودینار نہیں چھوڑا۔

: بکری

: اونٹ

: کسی چیز کی وصیت نہ کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت

روایت سے مراد مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے از قسم مال کسی چیز کے بارے میں کوئی وصیت نہیں کی کیونکہ جب آپ سرے سے مال وجائیداد چھوڑ کر ہی نہیں جا رہے تھے تو وصیت کی نوبت کیوں آتی۔ رہا بنی نضیر اور فدک وغیرہ کی زمین جائیداد کا معاملہ تو آپ ﷺ نے اپنی حیات ہی میں اسے تمام مسلمانوں کیلئے صدقہ کر دیا تھا۔ صرف اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے بقدر آپ ﷺ اس میں سے لیتے تھے۔

2.2 ما یروی عن سعید بن جبیر عن عائشة عن النبی

٦- أخبرنا وكيع نا أبو جعفر الرازی عيسى بن ما هان عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن جبير عن عائشة رضی الله عنها عن النبی ﷺ قال: ما من رجلٍ يَكونُ لَه ساعةٌ من الليلِ يَقُوْمُهَا، فَيَنَامُ عنها إلا كُتِبَ لَه أجر صَلاتِه وَكَانَ نَومُه عَليهِ صَدَقَةٌ.

٧- أخبرنا يحيى بن آدم نا سفيان عن حكيم بن جبيّر عن سعيد بن جبير عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ لا يتسَارَعُ الى شيءٍ مَا يتسارَعُ إلى الركتعينِ قَبلَ الفَجرِ.

٨- اخبر نا أبو عامر العقدی عن ايوب بن سيار عن محمد بن المنكدر، عن سعيد بن جبير عن عائشه عن رسول الله ﷺ قال: من صلى فی يوم اثنتا عشرة ركعة يحافظ عليهن، بنى الله له بيتاً فی الجنة۔

مشکل الفاظ کی وضاحت

ساعة من الليل يقومها : رات کی ایک گھڑی جس میں وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہو

و كان نومه عليه صدقة : اس کی نیند اس کے لئے صدقہ ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا یتسارع إلی شیء ما : کسی چیز میں ایسا شوق اور جلدی نہ کرتے تھے جتنا فجر کی دو رکعتوں

یتسارع اِلیَ الرکعتینِ قبل : میں کرتے۔

الفجرِ

إثنتا عشرَ رکعةً : بارہ رکعتیں۔

یحافظ عَلیهِنَّ : وہ ان پر محافظت کرتا ہے۔یعنی پابندی سے ادا کرتا ہے۔

حدیث نمبر ٦

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (ہمیشہ) رات کو (تہجد) کی نماز پڑھتا ہو پھر ایک شب اس پر نیند غالب آ جائے (اور وہ اٹھ نہ سکے) تو اللہ تعالی اس کو اس رات بھی نماز کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی نیند بھی اس کے لئے صدقہ ہوگی۔

حدیث نمبر ۷، ۸

ان احادیث میں سنت نمازوں کا ذکر ہے۔ حدیث نمبر ۷ میں فجر سے قبل دو سنتوں کی تاکید مذکور ہے۔ حدیث نمبر ۸ میں پانچوں فرض نمازوں کی سنت مؤکدہ کا ذکر ہے جن کے تعداد بارہ بنتی ہے یعنی دو صبح، چھ ظہر، دو مغرب اور دو عشاء کی سنتیں۔

اہم نکات

⇦ سنت وہ نماز ہے جو دن رات میں فرض نمازوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔سنت کی دو قسمیں ہیں:

۱-سنت مؤکدہ (رواتب)

وہ سنت نمازیں ہیں جن پر آنحضرت ﷺ نے مداومت (ہمیشگی) اختیار فرمائی۔

۲-سنت غیر مؤکدہ (غیر رواتب)

وہ سنت نمازیں ہیں جن پر آپ ﷺ نے مداومت (ہمیشگی) اختیار نہیں فرمائی، جیسے عصر کے وقت کی سنتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت اسلامی میں نماز چونکہ سب سے عمدہ اور اعلی درجہ کی عبادت ہے۔ اسی لئے شریعت نے دوسری عبادتوں کو جہاں صرف فرائض تک محدود رکھا ہے وہاں اس عبادت کو فرائض وواجبات کے علاوہ سنن سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ ہر فرض کے ساتھ سنتیں بھی مقرر کی گئی ہیں تاکہ جہاں وہ فرض کے ساتھ آسانی سے ادا ہو جائیں وہاں فرض نماز کی ادائیگی میں جو نقصان وکوتاہی واقع ہو گئی ہے وہ بھی پوری ہو جائے۔

خود آزمائی ①

۱- اسحاق بن راہویہ کا مختصر تعارف پیش کیجئے۔

۲- فقہ اور تفسیر میں امام اسحاق بن راہویہ کے مقام پر بحث کیجئے۔

۳- اسحاق بن راہویہ کی کتب کا عمومی تعارف تحریر کیجئے۔

۴- "إنهم ليعذبون عذابا تسمعه البهائم" کی وضاحت کیجئے۔

۵- درج ذیل الفاظ کی وضاحت کیجئے:

- أجارک اللہُ

- لا أوصی بشیء

- لم یترک دینارا ولا درهماً

- لا یتسارع إلی شیء ما یتسارع إلی الرکعتین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام دارمیؒ

3.1 نام ونسب

آپ کا نام عبداللہ، والد کا نام عبدالرحمٰن، کنیت ابومحمد اور نسبت التمیمی، الدارمی، السمرقندی ہے۔ آپ ۱۸۱ھ میں سمرقند شہر میں پیدا ہوئے۔ جس سال آپ کی پیدائش ہوئی اسی سال دنیائے اسلام کے نامور تابعی عبداللہ بن مبارک کا انتقال ہوا۔ امام دارمی قبیلہ تمیم کی ایک بڑی شاخ دارم بن مالک کی طرف نسبت سے التمیمی الدارمی کہلائے۔

3.2 اساتذہ

امام دارمی نے طلب علم کے لئے حجاز، خراسان، عراق ومصر کے سفر کئے۔ آپ کے اساتذہ میں معروف نام احمد بن اسحاق حضرمی، لیث بن سعد، ابوبکر حنفی، حیوۃ بن شریح، وہب بن جریر، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، مروان بن محمد الطاطری، یزید بن ہارون، اشہل بن حاتم، حبان بن ہلال، اسود بن عامر، یعلی بن عبید، ابوعاصم وغیرہ ہیں۔

3.3 تلامذہ

امام دارمیؒ کے تلامذہ میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو آپ کے بعد روایت حدیث میں نہایت معروف ہوئے اور امام کہلائے۔ ان تلامذہ میں امام مسلم بن حجاج القشیری، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام محمد بن یحییٰ ذہلی، امام بندار، ابوزرعۃ الرازی، ابوحاتم، امام بقی بن مخلد، امام الحسن بن الصباح البزار، امام عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن واصل، عیسی بن واصل، عیسی بن عمر سمرقندی جیسے بڑے محدثین کے نام شامل ہیں۔

3.4 مقام ومرتبہ

آپ نہایت معتبر محدث اور اسماء الرجال کے ماہر تھے۔ فقہ وبصیرت میں بڑے درجہ پر فائز تھے۔ امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن مدینی جیسے بڑے رتبہ کے علماء نے ان کے علم وفضل اور ورع وتقوی کا اعتراف کیا ہے۔

امام ابو حاتم رازی کا بیان ہے کہ وہ سب سے زیادہ ثقہ وثابت تھے اور حدیث وفقہ کے امام تھے۔ آپ احادیث کی پہچان ومعرفت کے لئے نہایت مشہور تھے۔ روایت حدیث کے ساتھ ساتھ حدیث کی درایت میں بھی ان کا بڑا مرتبہ ومقام تھا۔

رجاء بن جابر مرجی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث کی واقفیت میں ان سے بڑا آدمی نہیں دیکھا۔ احمد بن یسار، عثمان بن ابی شیبۃ اور امام احمد کے نزدیک درایت حدیث کے حوالہ سے آپ کی صلاحیت غیر معمولی اور نظر بڑی وسیع اور گہری تھی۔

3.5 ثلاثیات دارمی

ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: "هو إمام وبه خمسة عشر حديثا وهي ثلاثيات". یعنی دارمی اپنے زمانہ کے امام تھے اور ان کی پندرہ احادیث ثلاثیات (تین واسطوں سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچنے والی روایات) ہیں۔

3.6 فقہ وتفسیر

حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ وتفسیر پر بھی آپ کو دست گاہ حاصل تھی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی ان کو باکمال مفسر اور فقیہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے اعلی فقہی ذوق اور مجتہدانہ کمالات کا ثبوت ان کی سنن سے بھی ملتا ہے۔

وفات

امام دارمی کا انتقال ۶۷ برس کی عمر میں ذوالحجہ ۲۵۵ھ میں ہوا۔ جس دن آپ کو دفن کیا گیا وہ عرفہ اور جمعہ کا دن تھا۔ امام بخاری کو جب آپ کی وفات کی خبر ملی تو غم سے آپ کے آنسو رواں ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.7 تالیفات

امام دارمی کی طرف السنن کے علاوہ درج ذیل کتب منسوب کی جاتی ہیں۔

۱-کتاب التفسیر

۲-کتب الجامع: زرکلی نے اس کا نام الجامع الصحیح بتایا ہے۔

۳-سنن دارمی

3.8 سنن دارمی

امام دارمی کی سب سے اہم اور معروف کتاب یہی ہے۔صحاح ستہ کے بعد حدیث کی جو کتب زیادہ اہم اور مستند سمجھی جاتی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔اس کے موجودہ نسخے میں ۳۵۰۳ احادیث ہیں اور ۱۳۷۳ ابواب ہیں۔بعض نسخوں میں اس کے ابواب کی تعداد ۱۴۰۸ لکھی ہے۔

محدثین کے ہاں سنن دارمی، مسند الدارمی کے نام سے معروف ہے۔اس کے بارے میں امام سیوطی لکھتے ہیں کہ:

"مسند الدارمی لیس بمسند بل ھو مرتب علی الابواب".

مسند دارمی مسند نہیں ہے بلکہ وہ ابواب کی ترتیب پر ہے یعنی سنن ہے۔

بعض محدثین اس کے مسند ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس میں احادیث سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں اس لئے اسے مسند کہا جاتا ہے۔یہ اسی طرح مسند ہے جس طرح صحیح بخاری مسند ہے۔چونکہ اس کتاب میں مرسل، منقطع اور مقطوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں نیز اس کی ترتیب بھی فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے لہذا اس کو سنن کہنا ہی زیادہ موزوں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا مقام

امام مغلطائی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ محدثین کی ایک بڑی جماعت مسند دارمی پر ''صحیح'' کا اطلاق کرتی ہے اور یہی کتاب صحاح ستہ میں ابن ماجہ کی بجائے شامل ہونی چاہئے تھی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''مسند دارمی کے بارے میں بعض محدثین کا یہ کہنا ہے کہ اس کتاب کا کتب ستہ (صحاح ستہ) میں شامل ہونا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس کے راوی ضعف کے اعتبار سے بہت کم ہیں اور منکر وشاذ احادیث کا وجود اس کتاب میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کی اسانید علو کا درجہ رکھتی ہیں اور اس کی ثلاثیات بخاری کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔

3.9 اسلوب وخصوصیات

۱- عام کتب حدیث وسنن کے برعکس اس کی ابتداء ''باب ما كان عليه الناس قبل مبعث النبی ﷺ من الجهل والضلالة'' سے ہوتی ہے۔ اس فصل کے مختلف ابواب میں رسالت مآب ﷺ کے ان اوصاف وخصائص کو جو کتب قدیمہ میں مذکور ہیں اور آپ ﷺ کے معجزات، فضائل ومحاسن، اتباع سنت اور علم کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد عام کتب سنن کی طرح طہارت اور نماز وغیرہ کے ابواب اور آخر میں وصایا اور فضائل قرآن کے ابواب ہیں۔

۲- اس کی ایک اہم خصوصیت صحت کا التزام اور علوئے اسناد بھی ہے۔ علمائے رجال کا بیان ہے: ''وله اسانيد عالية''۔ یعنی دارمی کی سندیں نہایت عالی اور بلند پایہ ہیں۔ علمائے جرح وتعدیل نے تصریح کی ہے کہ اس کے اکثر رجال ثقہ وقوی اور بیشتر حدیثیں صحیح وثابت ہیں۔ علامہ ابن حجر نے اسی خصوصیت کی وجہ سے اس کو سنن ابن ماجہ سے زیادہ اہم اور فائق بتایا ہے۔

۳- یہ اگرچہ حدیث کی کتاب ہے لیکن اس میں فقہی مسائل ومباحث اور ان کے متعلق فقہاء کے اختلافات ودلائل بھی بیان کئے گئے ہیں اور مختلف اقوال میں تطبیق وتوجیہ یا مرجح ومختار مسلک کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت بھی کی گئی ہے۔

۴- احادیث کی طرح صحابہ وتابعین کے آثار وفتاوی بھی نقل کیے گئے ہیں بلکہ بعض ابواب میں صرف صحابہ وتابعین کے اقوال وآثار ہی مذکور ہیں۔

۵- عام خصوصیات اور جملہ فنی خوبیوں سے بھی یہ کتاب آراستہ ہے۔ مثلا:

.....روایات کے مفہوم ومنشا کی وضاحت،

.....ابہام کی تشریح، دقیق الفاظ اور مشکل لغات کا حل،

.....رواۃ کے ناموں کی مختلف حیثیتوں سے وضاحت،

.....بلاد واماکن (شہروں اور مقامات) کی تحقیق،

.....تعدد وطرق واسناد،

.....روایات اوران کے الفاظ کا فرق واختلاف اور متابعات وغیرہ کی تفصیل،

.....مسند، مرفوع اور منقطع وموقوف کی توضیح،

.....خطا، شک وتردد اور اشتباہ کی تصریح،

.....روایات اور رواۃ کے متعلق مختلف قسم کی وضاحتیں،

.....اساتذہ کی وضاحت وتشریح،

.....راوی کے سماع اور عدم سماع اور لقاء وعدم لقاء (ملاقات یا عدم ملاقات) کا ذکر،

.....احادیث کی تصویب،

.....ان کے درمیان ترجیح واسباب ترجیح

.....احادیث کے نسخ وعدم نسخ وغیرہ کی تفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از سنن الدارمی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4.1 باب الفتيا وما فيه من الشدة

فتویٰ دینا اور اس میں بہت احتیاط برتنا

١ – أخبرنا عبدالله بن يزيد، ثنا سعيد بن أبي أيوب، حدثني بكر ابن عمرو المعافري، عن أبي عثمان مسلم بن يسار عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ: مَن أفتَى بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبَتٍ، فإنما إِثْمُه علىٰ مِن أفتاهُ،

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَن أفتَى بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبَت : جس نے بغیر دلیل یا ثبوت کے فتویٰ دیا

فإنما إِثْمُه علىٰ مِن أفتاهُ : اس کا گناہ فتویٰ صادر کرنے والے کو ہوگا

وضاحت

اس حدیث میں فتویٰ دینے کی ایک اہم شرط بتائی گئی ہے یعنی دلیل اور ثبوت کسی بھی شرعی مسئلے کی وضاحت قرآن، حدیث اور اجماع وغیرہ سے ہونا لازمی ہے بصورت دیگر اس غلط فتویٰ پر عمل کرنے کا گناہ مفتی ہی کو ہوگا۔

٢ – حدثنا مسلم بن إبراهيم ، ثنا أبو عقيل، ثنا سعيد الجريري، عن أبي نضرة، قال: لما قدم أبو سلمة البصرة أتيته أنا والحسن، فقال للحسنِ: أنتَ الحسن، ما كان أحدٌ بالبصرةِ أحبَّ إِلىٰ لقائِهِ منكَ، وذلك أنه بلغني أنَّكَ تفتي برأيِكَ، فلا تُفْتِ برأيِكَ، إلا أن تكونَ سُنَّةً عن رسولِ الله ﷺ أو كتابٌ منزَّلٌ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

ما كانَ أحدٌ بالبصرةِ أحبَّ إلى لِقائِهِ منكَ : تمہارے علاوہ بصرہ میں کوئی شخص ایسا نہیں جس سے مجھے ملنے کا شدید اشتیاق ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفتي برأيك : تم اپنی رائے سے فتوے دیتے ہو۔

فلا تفت برأيك : اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو

اہم نکات

کسی عالم کی کوتاہی کا علم اگر کسی بزرگ عالم کو ہو جائے تو اس کو نصیحت کے لئے اور اسکی صحیح راہنمائی کرنے کے لئے اس آدمی سے ملنا سلف صالحین کا ایک طریق ہے۔ نیز قرآن وسنت کے بغیر محض اپنی رائے کی بنیاد پر فتویٰ دینا ناجائز اور حرام فعل ہے۔

٣– أخبرنا محمد بن الصلت، ثنا زهير، عن جعفر بن برقان حدثنا ميمون بن مهران، قال: كان أبو بكرٍ إذا وَرَدَ عليهِ الخَصمُ نَظَرَ فى كتابِ اللهِ، فإن وَجَدَ فيهِ مَا يَقضِى بَينَهُمْ قَضىٰ به، وإن لم يكن فى الكتابِ وعَلِمَ من رَسُولِ اللهﷺ فى ذلكَ الأمرِ سنةً قَضىٰ به، فإن أعياهُ خَرج فسألَ المسلمينَ، وقال: أتانى كذا وكَذا فهل علمتم أن رسولَ الله قضىٰ فى ذلكَ بقضاءٍ؟ فربما اجتمع إليه النفَر كُلّهُم يذكُر مِن رسول اللهﷺ فيهِ قضاءً ا، فيقولَ أبوبكرٍ: الحمد لله الذى جَعَلَ فينَا من يحفَظُ علىٰ نبِيِّنَا، فإن أعيَاهُ أن يَجِدَ فيهِ سُنَّةً مِن رسولِ اللهﷺ جَمَعَ رؤوسَ الناس وَخِيَارُهُمْ فاستَشَارَهُم، فإذا اجتَمَعَ رأيُهُمْ علىٰ أمرٍ قَضىٰ به.

مشکل الفاظ کی وضاحت

ورد عليه الخَصْمُ : جب ان کے سامنے کوئی تنازعہ (جھگڑا) پیش کیا جاتا۔

قَضىٰ : فیصلہ کرتے۔

أعياه : وہ تھک جاتے (یہ تلاش وجستجو انہیں تھکا دیتی)

اجتمع إليه النَّفَرُ : ایک جماعت ان کے پاس اکٹھی ہو جاتی۔

من يحفظ على نبينا : جو ہمارے نبی (کے دین کو) یاد رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رؤوس الناس : بڑے بڑے لوگ یعنی سرداران قوم

خیارُھم : لوگوں میں ممتاز لوگ

اِستشارُھم : ان سے مشورہ طلب کرتے۔

إذا اجتمع رأیھم علی أمر : جب کسی معاملے پر ان کی رائے متفق ہو جاتی۔

اہم نکات

فتویٰ (کسی شرعی سوال کا جواب دینا) ایک نہائت اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کن اصول وضوابط کی پیروی کرنی چاہئے ان کی تفصیل اس حدیث سے اخذ کی جا سکتی ہے۔

سائل کے سوال کا جواب دینا اور فیصلہ کرنا اہل علم کا فرض ہے۔ چاہے اس ضمن میں ان کو کتنی ہی مشکل کیوں نہ پیش آئے۔ جواب دینے کا طریقہ کار اور ترتیب حضرت ابوبکرؓ کے اس واقعہ میں بتائی گئی ہے کہ آپؓ کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا۔ یا آپ نے کسی تنازعہ کا حل پیش کرنا ہوتا تو سب سے پہلے قرآن میں تلاش کرتے۔ وہاں نہ ملتا تو سنت رسول ﷺ کو دیکھتے اور اس سے فیصلہ دیتے۔ اور اگر سنت سے بھی وضاحت نہ ملتی تو پھر اہل علم کو جمع کرتے اور ان کی آراء کی روشنی میں فیصلہ فرماتے۔

۴- حدثنا يحيى بن حماد، ثنا شعبة، عن محمد بن عبيدالله الثقفي، عن عمرو بنَ الحارث، ابن أخي المغيرة بن شعبة، عن ناس من أهل حمص من أصحاب معاذ، عن معاذ: أن النبيَ ﷺ لَمّا بعثه إلى اليمن قال: أرأيتَ إن عُرِضَ لكَ قضاءٌ كيف تقضي؟ قال: أقضي بكتابِ الله. قال: فإن لم يكُن في كتابِ الله؟ قالَ: فبسُنّةِ رسولِ الله ﷺ. قال: فإن لم يكُن في سنةِ رسولِ الله؟ قال: أجتهِدُ رَأيي وَلا آلُو. قال فضربَ صَدرَه ثم قال: الحمد لله الذي وفّق رسولَ رسولِ الله ﷺ لِمَا يَرضَى رسولَ الله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو قاضی بنا کر یمن کے لئے روانہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ اور قضیہ پیش ہوگا تو تم اس کا فیصلہ کس طرح کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ کی کتاب قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ میں تمہیں اس سے متعلق کوئی حکم اور ہدایت نہ ملے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ کے رسول کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کے رسول کی سنت میں بھی تمہیں اس سے متعلق حکم اور ہدایت نہ ملے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: تو پھر میں اپنی رائے اور قیاس سے کام لوں گا اور اجتہاد کروں گا اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھوں گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے ان کا سینہ ٹھونکتے ہوئے شاباش دی اور فرمایا: حمد وشکر اس اللہ کے لئے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

وضاحت

حضرت معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ان چند ممتاز صحابہ کرام میں سے ہیں جن کو اپنے طالب علمانہ مزاج اور حضور ﷺ کی طویل صحبت اور خصوصی تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں کتاب وسنت کے علم اور تفقہ فی الدین میں امتیازی مقام حاصل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دور میں ان کو یمن کا قاضی اور حاکم بنا کر بھیجا تھا۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور آپ ﷺ کے طریقہ کار کے مسلسل مطالعہ سے ان کو یہ اصول معلوم ہو چکا تھا کہ جب کوئی فیصلہ طلب معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں ہدایت حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے کتاب اللہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ اگر وہاں سے وضاحت نہ مل سکے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے طریق کار سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ وہاں بھی نہ ملے تو کتاب وسنت کی روشنی میں اجتہاد وقیاس کیا جائے۔

جب آنحضرت ﷺ نے ان کو یمن کا قاضی مقرر فرمایا تو امتحان کے طور پر ان سے دریافت کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے سامنے جو معاملات اور مقدمات آئیں گے تم ان کا فیصلہ کس طرح کرو گے؟ انہوں نے اس کا وہ جواب دیا جو حدیث میں مذکور ہے تو رسول ﷺ نے ان کو شاباش دی، ان کا سینہ ٹھونکا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے آپ کی مرضی اور منشا کے مطابق جواب دیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے آپ ﷺ کی تعلیم اور صحبت سے اچھا استفادہ کیا ہے۔

اس حدیث کی اس لحاظ سے غیر معمولی اہمیت ہے کہ دین وشریعت میں اجتہاد وقیاس کی یہ ایک واضح بنیاد ہے اور امت کے ہر دور کے فقہا ومجتہدین نے اس حدیث کو بنیاد بنا کر اجتہاد وقیاس سے کام لیا ہے اور ان ہزاروں مسائل ومعاملات کا فیصلہ کیا ہے جن کے بارے میں واضح ہدایت اور حکم کتاب وسنت میں نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کسی معاملہ اور مسئلہ میں قیاس واجتہاد کی گنجائش اس وقت ہوتی ہے جب کہ اس کے بارے میں کتاب وسنت میں کوئی حکم وہدایت نہ مل سکے۔

٥- أخبرنا يحيى بن حماد، ثناشعبة، عن سليمان بن عمارة بن عمير، عن حريث بن ظهير، قال: أحسِبه أنَّ عبدَالله قال: قَد أتىٰ علينا زمانٌ وَمَا نسَألُ ومَا نَحنُ هُناكَ، وإن الله قدَّر أنْ بلغتُ مَا تَرونَ، فإذا سُئِلتُم عَن شيءٍ فانظروا فِي كتابِ الله، فإن لم تجدوهُ فى كتابِ الله ففِي سنةِ رسولِ الله، فإن لم تجدوهُ فى سنةِ رسولِ الله فما أجمعَ عليهِ المسلمونَ، فإن لَم يكُن فيمَا اجتمَعَ عليه المسلمونَ فاجتهِد رأيَكَ ولا تَقُل: إنى أخافُ وأخشىٰ، فإن الحَلالَ بَيِّنٌ والحَرَام بيّنَ، وَبينَ ذٰلِكَ أمورٌ مشتَبِهَةٌ، فَدع مَا يُرِيبُكَ إلى ما لاَ يرِيبُكَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَد أتىٰ علينا زمانٌ وَمَا نسَألُ ومَا نَحنُ هُناك: ہم پر ایسا دور آیا جس کے لئے ہم نے نہ استدعا کی اور نہ ہم اس قابل تھے (یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اب بڑا مقام دیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وان الله قدر أن بلغتُ ما ترون : اللہ نے چاہا کہ میں اس مقام میں پہنچ گیا جس پر تم مجھے دیکھ رہے ہو

فإذا سُئلتُم عن شيءٍ : جب تم سے کسی مسئلے سے متعلق سوال کیا جائے تو کتاب اللہ

فانظروا في كتابِ الله (قرآن) میں (جواب) تلاش کرو

فما أجمع عليه المسلمون : جس چیز پر مسلمانوں کا اجماع ہو۔

الحلال بين والحرام بين : حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔

وبين ذلك أمورٌ مشتبهة : اس کے درمیان جو امور ہیں وہ مشتبہ ہے۔

فدع ما يُريبُك إلى ما لا يريبُك : اس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو۔

اہم نکات

حضرت عبد اللہ کے مندرجہ بالا قول سے گزشتہ حدیث نمبر ۴ کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ البتہ اس روایت کا آخری حصہ مختلف ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ''الحلال بين والحرام بين، وبين ذلك أمور مشتبهة'' یعنی حلال اور حرام اشیاء بالکل واضح ہیں۔ شریعت نے ان کی وضاحت کر دی ہے اور ایسے امور جس کے متعلق شبہ ہے کہ آیا وہ حلال ہیں یا حرام ان کے متعلق یہ اصول بیان کر دیا: ''فَدعْ مَا يُرِيبُكَ إلىٰ مَا لاَ يريبُك''. یعنی اس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو۔ یعنی اس کی درستی اور نادرستی کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو تو ایسے کام کو اختیار ہی نہ کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی حضرت عمرؓ سے ایک مرتبہ اسی انداز میں فرمایا:

''عليك بالرائبِ من الأمورِ وإياكَ والرَّائبُ منها''.

''یعنی تم ان کاموں کو اختیار کرو جو واضح اور بلا شک وشبہ ہوں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

۱- امام دارمی کا تعارف تحریر کیجئے۔ نیز آپ کے معروف اساتذہ اور تلامذہ کے نام تحریر کیجئے۔

۲- حدیث اور فقہ کے میدان میں امام دارمی کے مقام ومرتبہ پر بحث کیجئے۔

۳- امام دارمی کی تالیف ''السنن'' کے اسلوب پر مفصل بحث تحریر کیجئے۔

۴- ''باب الفتيا وما فيه من الشدة'' کے ذیل میں دی گئی بحث کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

۵- درج ذیل کی وضاحت کیجئے:

الحلال بين والحرام بين

دع ما يريبك إلى ما لا يريبك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

مسند اسحاق بن راہویہ۔ مقدمہ

تاریخ ابن عساکر (۴۱۰-۴۱۲/۲)

تہذیب التہذیب ۲۱۸-۲۱۹/۱

طبقات الشافعیہ ۳۳۴-۳۳۵/۱

ابن خلکان ۱۱۳/۱

تدریب ۳۳۸/۱

رسالۃ المستطرفۃ للکتانی

سنن دارمی (مقدمہ)

ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب ۲۹۵/۵

ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ۵۳۵/۲

سیوطی، تدریب الراوی ۱۷۵/۱

حاجی خلیفہ، کشف الظنون ۴۳۳/۱

الرسالۃ المستطرفۃ للکتانی: ۲۹

ایضاً: ۴۶

مقدمہ تحفۃ الاحوذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (17)

① جامع الاصول

لابن الاثیر

② کنز العمال

لعلی المتقی الہندی

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

یونٹ کا تعارف 628

یونٹ کے مقاصد 629

① امام ابن الاثیر کے حالات زندگی 630

1-1 نام ونسب 630

1-2 اساتذہ وشیوخ 631

1-3 مقام ومرتبہ 631

1-4 تصانیف 631

1-5 جامع الاصول فی احادیث الرسول 632

1-6 جامع الاصول کا اسلوب 633

② متن حدیث 635

2-1 الباب الثانی (”فیما لایجوز بیعه ولا یصح“) 636

الفصل الاول فی النجاسات

2-2 الفصل الثانی فی بیع مالم یقبض او مالم یملک 639

خودآزمائی 1 642

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ امام المتقی علی البندق	643
3-1 نام ونسب	643
3-2 اساتذہ	643
3-3 تلامذہ	640
3-4 تالیفات	640
3-5 کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	641
3-6 کنز العمال کے مصادر	641
3-7 اسلوب کتاب	643
3-8 رموز	643
3-9 کتاب کے موضوعات کی فہرست	644
متن حدیث	654
4-1 حرف الهمزه الكتاب الاول فى الايمان والاسلا	655
4-2 الفصل الاول فى حقيقة الايمان	655
4-3 الفصل الثانى فى المجاز والشعب	661
4-4 الفصل الثالث فى فصل الايمان والاسلام	667
4-5 فضل الشهادتين عن الاكمال	670
خودآزمائی 2	672
مراجع ومصادر	673

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

(زیر بحث یونٹ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں امام ابن الاثیر اور ان کی کتاب جامع الاصول اور دوسرے حصے میں امام متقی علی الہندی اور ان کی کتاب کنز العمال پر بحث کی گئی ہے۔ ذیل میں دونوں حصوں کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔)

(الف) امام ابن الاثیر کا نام مجد الدین تھا آپ ۵۴۴ھ میں عراق کے جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دوسرے دو بھائی بھی علمی دنیا میں ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہوئے۔ حدیث اور علوم الحدیث پر آپ کو نہایت دسترس حاصل تھی۔

آپ کی مرتب کردہ کتاب ''جامع الاصول'' جیسا کہ نام سے ہی واضح ہے کہ بنیادی مصادر حدیث کی جامع کتاب ہے۔ مؤطا امام مالک اور صحاح ستہ میں سوائے ابن ماجہ کے باقی تمام کتب کی احادیث کو اس میں جمع کیا گیا ہے۔ اصل مصادر سے حدیث نقل کرتے ہوئے آپ نے طویل اسناد کو حذف کر دیا ہے۔ اس یونٹ کے پہلے حصے میں امام ابن الاثیر کے حالات زندگی، علمی دنیا میں ان کا مرتبہ و مقام اور ان کی کتب کا تعارف کروایا گیا ہے۔ خاص طور پر جامع الاصول کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے کتاب کے اسلوب کو سمجھنے اور مطالعہ متن حدیث کی غرض سے چند روایات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

(ب) امام متقی علی الہندی ۸۸۵ھ میں برہان پور ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابن حجر عسقلانی اور علامہ سخاوی جیسے ماہرین حدیث سے استفادہ کیا آپ کی مرتب کردہ کتاب ''کنز العمال'' ہے اس کتاب میں بنیادی طور پر اسی نوعیت کا کام کی گیا ہے جس نوعیت کا جامع الاصول کے مصنف نے کیا، البتہ آپ کا کام جامع الاصول سے قدرے سہل اور بہت وسیع ہے، آپ نے احادیث کی درجنوں بنیادی مصادر سے استفادہ کر کے کنز العمال مرتب کی ہے۔ اس یونٹ کے دوسرے حصے میں امام متقی علی الہندی اور آپ کی کتاب ''کنز العمال'' کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے متن حدیث کے مطالعہ اور کتاب کے اسلوب کو سمجھنے کی غرض سے چند روایات پر بحث بھی کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کا مطالعہ کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام ابن الاثیر اور ان کی کتب سے بالعموم اور جامع الاصول سے بالخصوص متعارف ہو سکیں۔
- امام المتقی علی الہندی اور ان کی تالیف ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ بالا دونوں کتابوں میں چند مخصوص روایات کا مطالعہ کر کے ان پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مجد الدین ابن الاثیر

1.1 نام ونسب

آپ کا نام المبارک بن محمد، کنیت ابو السعادات اور لقب مجد الدین تھا۔ آپ کے والد یا جد امجد الاثیر کے نام سے مشہور تھے اس لئے آپ ابن الاثیر کے نام سے معروف ہوئے۔

آپ کے والد معاصر علماء میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ اور سارا خاندان علم وادب کے اعتبار سے معروف تھا، مجد الدین کے دیگر برادران بھی علم وفضل میں کمال شہرت رکھتے تھے۔ تینوں بھائی ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

۱۔ مجد الدین ابن الاثیر ۵۴۴ھ عراق کے جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور بمقام موصل ۶۰۶ھ کو وفات پائی۔

۲۔ دوسرے بھائی عز الدین ابو الحسن علی بن محمد ۵۵۵ھ کو جزیرہ بن عمر میں پیدا ہوئے اور ۶۳۰ھ بمقام موصل وفات پائی۔ ان کی مشہور ومعروف کتاب الکامل فی التاریخ اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ہے۔

۳۔ تیسرے بھائی ضیاء الدین ابو الفتح نصر اللہ تھے یہ ۵۵۸ھ جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور ۶۳۷ھ بغداد میں وفات پائی یہ بڑے ادیب اور انشا پرداز تھے ان کی کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر نہایت مستند سمجھی جاتی ہے۔

جامع الاصول کے مؤلف مجد الدین تینوں بھائیوں میں سب سے بڑے تھے آپ نے جزیرہ ابن عمر میں ہی نشو ونما پائی۔ جوانی کے آغاز میں ہی تعلیمی سلسلہ کی غرض سے دریائے دجلہ کے مغربی کنارے پر واقع عراق کے ہی شہر موصل منتقل ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.2 اساتذہ وشیوخ

آپ کے مشہور اساتذہ یہ ہیں: ابو محمد سعید بن المبارک بن الدہان۔ ابن الدہان سے آپ نے عربی صرف ونحو اور کتب حدیث پڑھیں۔ آپ کے دیگر اساتذہ میں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد الخطیب الطوسی، ابو القاسم بن الحسن الیغدادی، عبد الوہاب بن سکینہ، یحیٰ بن سعدون قرطبی، معروف ہیں۔

1.3 مقام ومرتبہ

حصول علم کی بے پناہ لگن اور ذہانت کی بنا پر یہ اپنے معاصرین علماء میں نہایت ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ان کے علم وفضل کا اعتراف اسلامی دنیا کے تمام علماء نے مختلف کتب میں کیا ہے۔ نقد حدیث میں آپ کو کمال درجہ مہارت حاصل تھی۔ دو مختلف روایتوں یا متون میں فرق وتمیز میں بھی مہارت رکھتے تھے، آپ کا شمار رجال حدیث اور علل حدیث کے ماہرین میں ہوتا تھا۔ ان کے بھائی عز الدین ابو الحسن نے ان کے بارے میں لکھا ہے: کان عالما فی عدۃ علوم، منہا الفقہ وعلم الاصول والنحو والحدیث واللغۃ، وتصانیفہ مشہورۃ فی التفسیر والحدیث والفقہ والحساب وغریب الحدیث۔

"آپ بہت سے علوم کے ماہر تھے ان میں فقہ، علم الاصول، نحو، حدیث اور لغت ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ، حساب اور غریب الحدیث میں ان کی تصانیف مشہور ہیں"۔

آپ عمر کے آخری حصہ میں معذور ہو گئے تھے خود تو کہیں آنا جانا آپ کے لئے ممکن نہ تھا لیکن ملک بھر سے علماء وفضلاء آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ سے استفادہ کرتے۔ ابن خلکان کے مطابق اسی زمانہ میں انہوں نے اپنی زیادہ تر تصانیف کو املا کروایا۔ اس سلسلہ میں آپ کے شاگردوں نے آپ کی خوب معاونت کی۔

1.4 تصانیف

آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابن الاثیر نے مختلف علوم وفنون میں کتب تحریر کیں جن میں علم حدیث، فقہ، اصول، لغت، اور نحو کے موضوعات شامل ہیں ذیل میں ان کی اہم کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱- النہایۃ فی غریب الحدیث والآثار

یہ حدیث کے مشکل الفاظ کی ایک ڈکشنری ہے جو حروف تہجی کے اعتبار سے لکھی گئی ہے۔ اس میں ہر مشکل لفظ کا ذکر کر کے اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں، ذخیرہ حدیث کے ایک بہت بڑے حصے کے مشکل الفاظ کی وضاحت کے لئے یہ نہایت مفید اور عمدہ کتاب ہے۔ حدیث کے طلبہ کے لئے حدیث اور لغت کی معرفت کے لئے بہت قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی ابتدا میں ابن الاثیر نے مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں مشکل الفاظ کی پہچان کی ضرورت واہمیت، رسول اللہ ﷺ کی فصاحت وبلاغت، اہل عرب کے ساتھ دیگر اقوام کا میل جول اور اس کے نتیجے میں دوسری زبانوں کے الفاظ فصیح عربی زبان میں استعمال ہونے کا ذکر کیا گیا ہے آخر میں اس فن پر لکھی گئی تصنیفات کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کتاب کے کئی حواشی اور تکملے بھی لکھے گئے ہیں طہران اور قاہرہ سے کئی مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۲- کتاب الإنصاف فی الجمیع بین الکشف والکشاف

یہ تفسیر ہے جسے امام ابن الاثیر نے ثعلبی اور زمخشری کی تفاسیر سے اخذ کیا ہے، یہ میرٹھ سے ۱۹۲۶ میں [illegible] چھپی چکی ہے۔

۳- المصطفی والمختار فی الادعیۃ والاذکار

یہ صحیح احادیث سے ثابت شدہ دعاؤں اور اذکار کا مجموعہ ہے۔

۴- کتاب البدیع فی شرح الفصول فی النحو لابن الدہان

ابن الدہان کی کتاب "الفصول فی النحو" کی شرح ہے۔

۵۔ کتاب العشافی فی شرح مسند الإمام الشافعی۔

یہ مسند شافعی کی شرح ہے۔ اس میں الفاظ حدیث کے معانی کی وضاحت، ان سے مستنبط ہونے والے اصول، احکام مسائل، لغوی تحقیق اور نحوی مباحث وغیرہ شامل ہیں۔

1.5 جامع الإصول فی احادیث الرسول

یہ رسول اللہ ﷺ کے احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ مؤطا اور صحاح ستہ میں سوائے ابن ماجہ کے باقی تمام کتب احادیث کو اس میں جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں مکمل طبع ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1.6 جامع الاصول کا اسلوب:

..... چونکہ یہ حدیث کی دیگر معروف کتب کا ایک طرح سے مجموعہ ہے لہذا اس میں وہ تمام اسانید جو اصل اور بنیادی کتب میں ذکر کی گئی ہیں کو حذف کر دیا گیا ہے۔

..... اگر مرفوع حدیث ذکر کرنی ہو تو صرف اس صحابی کا نام ذکر کر دیا جاتا ہے جس سے حدیث روایت کی جاتی ہے، اگر موقوف حدیث ہو تو صرف تابعی راوی کا نام ذکر کر دیا جاتا ہے۔

..... حدیث کے راویوں کے نام اور ان کے حالات اختصار کے ساتھ حاشیے میں لکھے گئے ہیں نیز راویوں کے نام اور حالات تفصیل سے کتاب کے آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے بھی جمع کئے گئے ہیں۔

..... صرف مرفوع احادیث اور موقوف روایات لکھی گئی ہیں۔ تابعین کے اقوال اور فقہاء کی آراء کا ذکر بھی کتاب میں کہیں کہیں ملتا ہے۔

..... کتاب میں سارا مواد ابواب کی ترتیب کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

..... ہر کتاب کی تقسیم ابواب، فصول، وفروع وغیرہ کے تحت کی گئی ہے۔

..... ابواب کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے مثلاً کتاب الایمان والسلام، کتاب الإیلاء وغیرہ کو حرف ہمزہ کے تحت لکھا گیا ہے۔

..... ہر راوی کے نام کے ساتھ کتب کی رموز بھی درج کر دی گئی ہیں تا کہ یہ علم ہو کہ اس راوی کی حدیث کو کن کن کتابوں میں روایت کیا گیا ہے مثلاً (خ م ت س عبداللہ بن عمر) قال: قال رسول اللہ ﷺ. ☆

..... احادیث کے ضمن میں شرح کا اہتمام بھی کیا گیا ہے نیز فنی مسائل ومشکلات پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔

..... احادیث سے مستنبط ہونے والے احکام کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

☆ کتاب کے رموز کے لئے ملاحظہ ہو اس یونٹ کا حصہ "ب"، کنز العمال کے رموز ص:۳۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

..... حدیث میں وارد مشکل الفاظ و کلمات کی تشریح بھی کی گئی ہے جو کہ اکثر کتاب کے حاشیے میں ملتی ہے۔

جامع الاصول کے لئے درج ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

ابو منصور الازہر کی کتاب التہذیب، ابو عبید القاسم بن سلام کی کتاب غریب الحدیث، علامہ خطابی (ابو سلیمان محمد بن محمد الخطابی) کی معالم السنن، ابو قاسم زمخشری کی کتاب الفائق اور ابو عبید الہروی کی کتاب الجمع بین الغریبین۔ اس کے علاوہ تفاسیر اور کتب فقہ سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات از جامع الاصول

جامع الاصول جلد اول میں ہمزہ کے تحت ابواب وفصول، شرح غریب الحدیث وغیرہ کے بعد ب کی پٹی شروع ہوتی ہے۔ اس میں سب سے پہلے الکتاب الأول فی البر ہے اس کے تحت پانچ ابواب ہیں۔ پھر الکتاب الثانی فی البیع ہے اس میں دس ابواب ہیں اور ابواب کے تحت ذیلی فصلوں میں دی گئی ہیں۔ آئندہ آنے والے صفحات میں آپ الکتاب الثانی فی البیع میں الباب الثانی کی چند احادیث کا مطالعہ کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.1 الباب الثانی

فیما لایجوز بیعه ولا یصح۔ وفیه أربعة فصول

(وہ اشیاء جن کی خرید وفرخت جائز اور صحیح نہیں ہے) اس باب میں چار فصول ہیں۔

الفصل الأول فی النجاسات

پہلی فصل: (ناپاک اور گندی چیزوں کے بارے میں)

۱- (خ م ت د س جابر بن عبد الله رضی الله عنه) قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: عام الفتح. بمكةَ إن الله حَرَّم بيعَ الخمر والميْتَةِ، والخنزيرِ، ولأصنامِ فقيل : يَارسولَ اللّٰهﷺ، أريتَ شُحومَ الميتة؟ فإنَّهَا تطلى بها السُّفُنُ، وتُدْهَنُ بها الجَلُودُ ويَستَصبحُ بها النَّاسُ ؟ فقال لاَ هَوَ حرامٌ ثم قالَ رسول الله ﷺ عند ذلکَ :قاتَلَ اللّٰهُ اليهودَ إنَّ الله لمَّاحرَّمَ علَيهِم شُحومَها أجمَلُوهُ ثُمَّ باعُوهُ فاكلوا ثَمنَه)

مشکل الفاظ کی وضاحت

خ م ت دس: ''خ'' سے مراد صحیح بخاری، ''م'' سے مراد صحیح مسلم، ''ت'' سے مراد جامع ترمذی اور ''س'' سے مراد سنن نسائی ہے۔

شُحومَ الميتة : مردار کی چربی

تطلى بها السُّفُنُ : اس سے کشتیوں کو رنگ کیا جاتا ہے

تُدْهَنُ بها الجَلُودُ : اس (چربی) سے چمڑوں کو نرم کیا جاتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَستَصبِحُ : روشنی حاصل کرتے ہیں

أجمَلُوهُ : اس (چربی) کو پگھلا کر اس کا تیل نکالتے ہیں (تاکہ تیل کو چربی نہ کہا جا سکے)

وضاحت

⇦ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر تجارت کے بنیادی قوانین کا اعلان وضاحت سے فرمایا تاکہ دوسری اقوام کی دیکھا دیکھی کہیں مسلمان بھی اپنی تجارت کو آگے بڑھانے کے لیے حرام اشیاء کی تجارت کو جائز نہ سمجھ لیں۔

⇦ مذکورہ حدیث میں یہود کے تجارتی حیلے کا ذکر ہے جس سے مسلمان بھی متأثر ہو سکتے تھے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان کے لئے مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے یہ حیلہ اختیار کیا کہ وہ چربی کو پگھلا کر اس کا تیل نکالتے پھر اس کو بیچ دیتے تھے اور پھر قیمت کے طور پر حاصل ہونے والے مال کو اپنے استعمال میں لے آتے اور کہتے تھے کہ اللہ نے تو چربی کھانے سے منع کیا ہے اور ہم چربی نہیں کھاتے بلکہ اس کے تیل کی قیمت کے طور پر حاصل ہونے والا مال کھاتے ہیں آپ ﷺ نے ان کے اس عیارانہ چال کی وجہ سے ان کو اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔

⇦ اس حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح مردار کی خرید و فروخت ناجائز ہے اسی طرح اس سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانا یعنی اس کا کسی بھی چیز کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہیں البتہ دباغت کیا ہوا چمڑا اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا جواز دیگر احادیث سے ثابت ہے۔

⇦ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی چیز کی قیمت حکم کے اعتبار سے اسی چیز کے تابع ہے کہ اگر وہ چیز حرام ہوگی تو اس کی قیمت بھی حرام ہوگی اور جو چیز حلال ہوگی اس کی قیمت بھی حلال ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- (م ط س. عبد الرحمنِ بن وعنه) سألَ ابنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ "عما يُعْصَرُ من العِنَب؟ فقال: إنَّ رجلا أَهْدَى لرسولِ اللّٰه ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فقالَ لهَ رسول الله ﷺ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰه حَرَّمها؟ قال لا: قال: فَسَارَّ إنْسَانًا إلى جَنْبَيْه، فقال له رسولُ الله ﷺ بِمَ سَارَرْتَهُ ؟ قال : أَمَرْتَهُ يبيعهَا، فقال : إنَّ الذى حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، فَفَتَحَ الْمزَادَتَيْنِ حتى ذهب ما فيها"

مشکل الفاظ کی وضاحت

يُعْصَرُ من العِنَب : انگور سے نچوڑی جاتی ہے

رَاوِيَةَ خَمْرٍ : شراب کی مشک

سَارَّ : اس نے سرگوشی کی

الْمزَادَتَيْن : المزادۃ کا تثنیہ ہے جس کا معنی ہے چمڑے کی بڑی مشک

وضاحت

⇦ ایک آدمی جسے شراب کی حرمت کا علم نہیں تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس شراب لے کر آیا جب اسے پتہ چلا کہ شراب تو حرام ہو چکی ہے تو دوسرے آدمی نے اسے مشورہ دیا کہ اسے بیچ دینا چاہئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فروحت کرنے سے بھی منع فرمایا چنانچہ اس نے شراب بہادی۔

⇦ گزشتہ حدیث کے ضمن میں بھی یہ بات گزر چکی اور اس حدیث سے اس کی مزید وضاحت ہو رہی ہے کہ حرام اشیاء کی قیمت سے حاصل شدہ مال بھی حرام ہی ہوگا۔ ایسا مال کمانا اور کھانا حرام ہے نہ ہی ایسے مال کا صدقہ وخیرات کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.12 الفصل الثانی

فی بیع مالم یقبض أو مالم یملک

دوسری فصل: (ایسی چیز کی تجارت جو قبضے اور ملکیت میں نہ ہو)

۱- (خ م ط د س عبد اللہ بن عمرؓ) أن رسول اللہ قال: "مَن اشتری طعامًا فلا یَبیعهُ حتی یَسْتَوْفِیهُ" قال: "وکُنا نشتری الطعام من الرُکْبَان جُزَافًا، فَنَهَانَا رسول اللہ ﷺ: أن نبیعه، حتی نَنْقُلَهُ مِن مکانه"

مشکل الفاظ کی وضاحت

طعام	:	غلہ، اناج
الرُکبَان	:	اونٹ جو سواری یا بوجھ کے کام آتے ہیں
یَسْتَوْفِیه	:	اسے پورا پورا لے لے یعنی اسے اپنی ملکیت اور قبضے میں کرلے
جُزَافًا		بغیر ناپ تول کے بیچنا یا خریدنا یعنی اندازے سے

وضاحت

⇦ حدیث مذکورہ میں ایک اصول کا بیان ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اشیاء منقولہ میں سے کوئی چیز خریدے اور پھر اسے کسی دوسرے کو فروخت کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اس چیز کو اپنے قبضے میں لے اس کے بعد اسے فروخت کرے کیونکہ اشیائے منقولہ کی بیع میں قبضے سے پہلے دوسری بیع جائز نہیں ہے۔ اشیائے منقولہ کا قبضہ میں لینا یہ ہے کہ اس کو خریدنے کے بعد اس جگہ سے منتقل کرلیا جائے۔ اس منتقل کرنے کو قبضہ یا ملکیت ہی سمجھا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢- (د. ابن عمرؓ) قال: "ابتعتُ زيْتًا في السُّوق، فلما اسْتَوْجَبْتُه لَقِيَنِي رَجُلٌ، فَأَعْطَانِي به رِبْحاً حَسَنًا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ على يَدِه، فاخذ رجلٌ من خلفي بذراعي، فَالْتَفَتُّ، فَإذا زيدُ بنُ ثابتٍ فقال: لا تَبِعه حيثُ إبتعتَه، حتى تَحوزَهُ إلى رَحْلِكَ، فإن رسول الله ﷺ نَهَى أن تُبَاعَ السِّلَعُ، حتىٰ يَحُوْزَهَا التجَّارُ إلى رحالهم" (أخرجه أبو داود)

مشکل الفاظ کی وضاحت

زيت	:	زیتون کا تیل
اسْتَوْجَبْتُه	:	اسے واجب کر دیا یعنی بات پکی ہوگئی
رِبْحاً حَسَنًا	:	اچھا منافع، فائدہ
أَضْرِبَ على يَدِه	:	یہ کہ اس کے ہاتھ پر ماروں یعنی ہاں کر دوں
حيثُ إبتعتَه	:	جہاں سے تم نے خریدا ہے
تَحوزَهُ	:	تم اسے منتقل کر دو
إلى رَحْلِك	:	اپنی منزل تک (یعنی اپنی مسکن وٹھکانہ تک)
السِّلَعُ	:	سامان

وضاحت

⇦ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے زیتون کا تیل خریدا۔ وہیں پر مجھے ایک خریدار نے اچھی آفر کر دی میں نے اس کو وہیں بیچنا چاہا تو زید بن ثابتؓ نے مجھے منع فرمایا اور حدیث نبوی سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ اسے اپنی جگہ پر نہ لے جائیں۔

⇦ حضرت زید بن ثابتؓ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ خریدار کو چاہئے کہ چیز خرید کر پہلے اپنے قبضہ میں کر لے اور جہاں سے خریدا ہے وہاں سے اٹھا کر کسی دوسری جگہ اپنے قبضہ میں رکھ دے۔ دراصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں ''منتقل کرنے'' سے مراد یہ ہے کہ ''اس چیز کو اپنے قبضے میں لے لیا جائے'' تا کہ اس میں ہر قسم کا تصرف حاصل ہو اور ملکیت مکمل ہو جائے۔

٣- (ط- مالک بن أنسؒ) بلغه ((أن رجلاً أراد أن يبتاع طعامًا من رجُلٍ إلى أجَلٍ، فذهب به الرجل الذى يريدُ ان يبيعَهُ الطَّعَامَ إلى السوق، فجعل يُريه الصُّبَرَ، ويقول له : مِنْ أيِّها تُحِبُ أنْ أبتَاعَ لكَ ؟ فقال المبتاع أتبيعنى ما ليس عندك ؟ فأتَيَا عبدَ الله بن عمرؓ فذكر ذلك له فقال عبدُ الله بن عمر للمُبتاع : لا تبْتَعْ منه ماليس عندَه وقال للبائع : لاتبع ما ليس عندك) أخرجه الموطا.

مشکل الفاظ کی وضاحت

يبتاع	:	وہ خریدے
فذهب به الرجل الذى يريدُ ان يبيعَهُ الطَّعَامَ إلى السوق	:	غلہ بیچنے والا خریدار کو بازار لے گیا
يُريه الصُّبَرَ	:	اسے ڈھیریاں دکھانے لگا
المبتاع	:	خریدار

وضاحت

⇦ یعنی مالک بن انسؒ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک آدمی نے غلہ خریدنا چاہا تو دوسرا آدمی اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا اور وہاں غلے کے ڈھیر دکھانے لگا اس پر خریدار نے اعتراض کیا کہ غلے کا جو ڈھیر تم مجھے بیچنے کے لئے دکھا رہے ہو یہ تمہاری ملکیت میں ہی نہیں چنانچہ وہ دونوں آدمی حضرت عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عمرؓ کے پاس آئے تو عبداللہ بن عمرؓ نے بیدار کر فرمایا کہ جو شے اس کی ملکیت نہیں اسے نہ خریدو اور بیچنے والے کو فرمایا کہ جو شے تمہاری ملکیت میں نہیں تم اسے نہ بیچو۔

⇦ معلوم ہوا کہ جو چیز خرید و فروخت کا معاملہ کرتے وقت اپنی ملکیت میں نہ ہو اسے نہیں بیچنا چاہئے اس کے دو صورتیں ہو سکتی ہیں اول تو یہ کہ وہ چیز نہ تو اپنی ملکیت میں ہو اور نہ ہی اپنے پاس موجود ہو مثلاً ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع پانی میں مچھلی وغیرہ نیز وہ شے جس پر قبضہ حاصل نہ ہو یا وہ چیز گم ہو گئی ہو یا مفرور ہو جیسے بھاگا ہوا غلام وغیرہ اس صورت میں اس چیز کی بیع صحیح نہیں ہو گی۔

⇦ دوم یہ کہ وہ چیز پاس تو ہے لیکن اپنی ملکیت میں نہیں بلکہ کوئی دوسرا شخص اس کا مالک ہے، اس صورت میں بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کی بیع نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ جس چیز پر قبضہ حاصل ہی نہیں تو اسے بیچنا کیونکر جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی بیچ دے تو ایسی صورت میں اکثر فقہاء کے نزدیک بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہو گی وہ اگر منظوری دیدے تو صحیح ہو جائے گی اور اگر نہ دے تو کالعدم ہو جائیگی۔

خود آزمائی ①

درج ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کیجئے۔

۱- ابن الاثیر کے نام سے مشہور لوگوں کا مختصر تعاوف تحریر کیجئے نیز جامع الاصول کے مؤلف کا مفصل تعاوف کروایئے۔

۲- مجد الدین ابن الاثیر کی تصانیف کا تعارف پیش کیجئے۔

۳- جامع الاصول کے اسلوب پر بحث کیجئے۔

۴- حرام اشیاء کے خرید فروخت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی وضاحت کیجئے۔

۵- بیع ما لم یُقبَض أو مالم یملک سے مراد واضح کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب)

③ امام المتقی علی الہندی برہان پوری

3.1 نام ونسب

آپ کا نام علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان، لقب علاء الدین اور نسبت المتقی برہان پوری ہے، آپ ۸۸۵ھ میں برہان پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آبا و اجداد جونپور کے رہنے والے تھے۔

3.2 اساتذہ

بچپن برہان پور میں گزارا اور وہیں کے اساتذہ وعلماء سے تعلیم وتربیت حاصل کی۔ ان علماء میں شیخ باجن اور ان کے بڑے لڑکے عبد الحکیم شامل ہیں۔ طلب علم کے لئے ملتان تشریف لائے اور شیخ حسام الدین المتقی ملتانی سے علم حاصل کیا۔ اسی نسبت سے آپ بھی المتقی مشہور ہوئے۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ میں پہلے شیخ بہاء الدین پھر ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ عبد الحکیم کی بیعت بھی کی۔

علی المتقی کچھ عرصے تک برہان پور کے قاضی بھی رہے اور خرق بہادر شاہ کے عہد تک آپ احمد آباد میں ہی قیام پزیر رہے ۹۴۱ھ ۱۵۳۴ء میں ہمایوں نے بہادر شاہ کو شکست دی تو آپ اپنے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ حجاز مقدس تشریف لے گئے اور مکہ معظّمہ میں سکونت پزیر ہوئے۔ مکہ معظّمہ میں علی المتقیؒ نے ابو الحسن محمد بن محمد السخاوی البکری الشافعی (م ۹۵۲ھ) اور شہاب الدین احمد بن حجر مکی (م ۹۷۴ھ) سے حدیث کی مزید تعلیم حاصل کی وہ اس قدر ممتاز عالم تھے کہ ان کے استاد ابن حجر مکی خود بھی ان سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

آپ تقریبا پینتیس برس تک مکہ معظّمہ میں ہی رہے، مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ دو مرتبہ ہندوستان کے شہر گجرات آئے اور وہاں کے سلطان محمود شاہ ثالث کو مشورہ دیا کہ وہ شریعت اسلامی کے قوانین کا نفاذ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات

۹۷۵ھ (۱۵۶۷ء) مکہ معظمہ میں نوے برس کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

3.3 تلامذہ

آپ کے شاگردوں کا حلقہ بہت وسیع تھا آپ کے نامور شاگردوں میں شیخ جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹنی ۱۵۷۸ء شیخ عبدالحق محدث دہلوی شیخ رحمت اللہ سندھی اور شیخ عبداللہ سندھی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

3.4 تالیفات

امام علی المتقی نے بہت سی تالیفات مرتب کیں آپ کی تصنیف وتالیف کا میدان قرآن، حدیث اور تصوف ہے۔ درجہ ذیل میں آپ کی اہم کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ شئون المنزلات:

اس میں قرآن مجید کی آیات کے شان نزول سے متعلق آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔

۲۔ شرح شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ امام ترمذی کی کتاب شمائل النبی کی شرح ہے جس کا مخطوطہ دارالعلوم پشاور کے مکتبہ میں بھی موجود ہے۔

۳۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان

امام سیوطی کی کتاب العرف الشذی میں امام مہدی سے متعلق جو احادیث مذکور ہیں ان کو امام علی المتقی نے اپنی اس کتاب میں دوبارہ مرتب کیا ہے اور جمع الجوامع سے مزید احادیث بھی شامل کردی ہیں اس کتاب کے دیباچہ میں مصنف نے یہ ثابت کیا ہے۔ محمود جونپوری نے مہدی ہونے کا دعوی کیا تھا وہ جھوٹا ہے۔

۴۔ جوامع الکلم فی المواعظ والحکم

اس رسالہ میں پند ونصائح اور دانشمندانہ اقوال پر مشتمل احادیث جمع کی گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ المواہب العلیہ فی جمع الحکم القرآنیۃ والحدیثیۃ

۶۔ منہج العمال فی سنن الاقوال:

یہ سیوطی کی مشہور تصنیف الجامع الصغیر کا خلاصہ ہے اس میں معتبر احادیث کو ابجدی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔

3.5 کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال:

اس کتاب کا مقدمہ پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ امام علی المتقی کو سیوطیؒ کی تمام کتب کے ساتھ عموماً اور جمع الجوامع، الجامع الصغیر اور زوائد الجامع الصغیر کے ساتھ خصوصاً گہری دلچسپی تھی امام سیوطیؒ نے اپنی یہ تصانیف اس طرح قلمبند کی تھیں کہ علم حدیث کی قاموس کا کام دے سکے۔ ان کے مطالعہ میں مزید سہولت فراہم کرنے کے لئے امام علی المتقیؒ نے مزید کچھ تصانیف مرتب کیں جن کا اظہار وہ یوں کرتے ہیں:

امام جلال الدین السیوطیؒ کی الجامع الصغیر اور زوائد میری نظر سے گزریں جو دراصل ان کی کتاب ''جمع الجوامع'' کی تلخیص ہیں اور حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہیں ان دونوں کتابوں کی احادیث کو میں نے فقہی ترتیب دے دی اور یوں کتاب تیار ہوئی۔ اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھ دیا۔ پھر خیال آیا کہ قولی احادیث کے ابواب بھی تو مکمل ہو چکے ہیں اس طرح اسے میں نے ''الاکمال لمنہج العمال'' سے موسوم کر دیا۔ مندرجہ بالا اپنی ان دونوں تالیفات کو جب میں نے باہم ملا کر مرتب کیا اور ایک کتاب کے بعد دوسری کتاب، ایک باب کے بعد دوسرا باب اور ایک فصل کے بعد دوسری فصل قائم کی تو دونوں تالیفات کی احادیث ایک دوسرے سے علیحدہ بھی ہو گئیں اور الاکمال کی احادیث منہج العمال میں گڈمڈ ہونے سے بھی محفوظ رہیں۔ یہ احتیاط اس لئے برتی کہ الجامع الصغیر للسیوطیؒ کے دیباچہ میں یہ تحریر ہے کہ الجامع الصغیر اور اس کے زوائد میں تمام احادیث صحیح ترین اور مختصر ترین ہیں اور تکرار سے خالی ہیں''۔

3.6 کنز العمال کے مصادر:

اس کتاب کی اصل بنیاد سیوطی کی کتب خاص طور پر ''جمع الجوامع'' ہے۔ جمع الجوامع میں جن کتب

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے روایات لی گئی ہیں ان کی ایک فہرست مؤلف کنز العمال نے مقدمہ میں دی ہے درج ذیل میں وہ فہرست دی جاتی ہے تاکہ کتاب کے ماخذ و مراجع کی عمومی واقفیت حاصل ہو جائے۔ ان کتب میں کئی ایسی بھی ہیں جو آج تک طبع نہیں ہوئیں اور کچھ کتب جو اس زمانہ میں موجود تھیں آج کل نایاب ہیں۔

الموطأ، مسند الشافعي، مسند الطيالسي، مسند أحمد، مسند عبد بن حميد، مسند الحميدي، مسند ابن عمران العدني، معجم البغوي، معجم ابن قانع، فوائد سموية، المختار للضياء المقدسي، طبقات ابن سعد، تاريخ دمشق لابن عساكر، معرفة الصحابة للباوردي، المصاحف لابن الباوردي، فضائل القرآن لابن الضريس كتاب الزهد لابن المبارك، كتاب الزهد لهناد السري، المعجم الكبير للطبراني، المعجم الأوسط، المعجم الصغير، مسند أبي يعلى، فضائل الصحابة له، كتاب الهدى له، تاريخ بغداد لابن النجار، الألقاب للشيرازي، الكنى لأبي أحمد الحاكم، اعتلال القلوب للخرائطي الإبانة لابي نصر عبد الله بن سعيد ابن حاتم السجزي، الافراد للدار قطني عمل اليوم والليلة لابن السني، الطب النبوي له، العظمة لابن الشيخ، الصلاه لحمد بن المروزي، نوادرالاصول للحكيم الترمذي، الامالي لابي القاسم الحسين بن هبة الله ابن صهري، ذم الغيبة لابن أبي الدنيا، ذم الغضب له، الاخوان له، قضاء الحوائج له، المستدرک لابي عبد الله الحاكم، السنن الكبير للبيهقي، شعب الايمان له، المعرفة له، دلائل النبوة له، الاسماو والصفات له، مكارم الاخلاق للخروطي، مساوى الاخلاق له، مسند الحارث بن أبي أسامو، مسند اسحاق ابن راهويه، صحيح ابن حبان، الجامع للخطيب، مسند الشهاب القضاعي، تفسير ابن جرير، مسند الفردوس للديلمي، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن أبي شيبة، الترغيب في الذكر لابن شاهين.

13.7 اسلوب

کنز العمال دراصل احادیث رسول کا ایک قاموسی مجموعہ ہے جو دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن سے ۱۳۱۲-۱۳ھ میں آٹھ جلدوں میں شائع ہوا جو بعد میں حلب سے بھی طبع ہوا۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی اصل بنیاد حافظ سیوطی کی کتب الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور جمع الجوامع ہیں۔ شیخ متقی نے ان کتب کی مرویات کو یکجا کر دیا ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے روایات کو حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق جمع کیا جب کہ آپ (شیخ المتقی) نے ان روایات کو عناوین (مضامین) اور ابواب کے تحت جمع کیا ہے۔ جہاں روایات کو ابواب اور عناوین کے تحت جمع کیا ہے وہاں ابواب کو حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق رکھا مثلاً وہ موضوعات جن کا آغاز ہمزہ سے ہوتا ہے انہیں پہلے رکھا ہے پھر ''با'' پھر ''تا'' (تفصیل آپ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں گے۔

3.8 رموز

کتاب میں استعمال ہونے والی رموز اور ترتیب الجامع الصغیر اور زوائد ہی کی طرح ہے امام علی المتقیؒ اپنے انداز کی وضاحت کرتے ہیں کہ:

> امام سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں (ق) سے مراد امام بیہقی لئے ہیں اور الجامع الصغیر اور زوائد میں (ق) سے مراد شیخین (بخاری و مسلم) یعنی متفق علیہ احادیث ہیں لہذا ''الاکمال'' کی احادیث میں (ق) کی رمز سے مراد بیہقی ہوں گے اور الجامع الصغیر اور زوائد میں (ق) سے مراد شیخین (بخاری و مسلم) ہوں گے۔

(خ) لبخاری (م) لمسلم (ق) شیخین (د) لابی داؤد (ت) للترمذی (ن) نسائی (۵) لابن ماجة (۴) لهؤلاء الاربعة (یعنی چار کتب ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ کے لئے (۴) کا ہندسہ استعمال کرتے ہیں) (۳) لهم الا ابن ماجه ۳ کا ہندسہ گزشتہ چار کے لئے سوائے ابن ماجہ کے) (حم) مسند احمد (عم) لابنه فی زوائده (ک) مستدرک حاکم (خد) بخاری کتاب الادب (تخ) له فی التاریخ (حب) صحیح لابن حبان (طب) معجم کبیر للطبرانی (طس) معجم الاوسط (طص) معجم الصغیر (ص) لسعید ابن منصور فی سننه (ش) مصنف ابن أبی شیبة ((عب)) لعبد الرزاق فی الجامع ((ع)) مسند ابی یعلی ((قط)) للدارقطنی ((فر))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للديلمني في مسند الفردوس ((حل)) لابي نعيم في الحليه ((هب)) للبيهقي في شعب الايمان ((هق)) بيهقي في السنن ((عد)) لابن عدي في الاكامل ((عق)) للعقيلي في الضعفاء ((خط)) للخطيب وغيره.

3.9 کتاب کے موضوعات کی فہرست

امام علی المتقی الہندی نے کنز العمال کے دیباچہ میں کتاب کے موضوعات یعنی حروف کے ضمن میں آنیوالے ابواب وفصول کی ایک فہرست دی ہے۔اس فہرست سے کتاب کے اسلوب کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے اور کتاب کے موضوعات کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

پہلے ''الہمزۃ'' کے تحت درج ذیل ابواب وفصول ہیں:

حرف الهمزه : كتاب الايمان والاسلام باب في تعريفهما حقيقةً ومجازاً (فصل في حقيقتهما) فصل في المجاز والشعب (فصل في فضلها) فصل في أحكامهما وأحكام البيعة والايمان بالقدر وصفات المؤمنين والمنافقين) - باب في الاعتصام بالكتاب والسنة (فصل في البدعة) باب في اللواحق المشتملة على فصول من صفات الله المتشابهات وقلة الاسلام وغربته وخطرات القلب وتقلبه ووسوسة الشيطان فيه وذم أخلاق الجاهلية وأحاديث متفرقة (كتاب الاذكار) باب الذكر وفضيلته.

باب في أسماء الله الحسنى واسمه الاعظم (باب في الحوقلة) باب في التسبيح باب في الاستغفار باب في الصلاة عليه ﷺ (باب في تلاوة القرآن) وفيه فصول مشتملة على فضائل القرآن مطلقا ثم فضائل السور والآيات وآداب التلاوة وتفسيرة بعض الآيات ولواحق كتاب الاذكار(باب) في الدعاء وفضلة وآدابه ومحظوراته واوقات الاجابة والادعيه الموقتة وغير الموقتة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(كتاب الاخلاق) وفيه بابان باب فى الاخلاق والافعال المحمودة وفيه فصلان وباب فى الاخلاق والأفعال المذمومة ايضا وفيه فصلان (كتاب الاجازة) (كتاب الايلاء).

حرف الباء:

حرف "الباء" کے تحت درج ذیل ابواب اور ذیلی فصول ہیں:

كتاب البيع، باب فى الكسب وفضيلته وأنواعه وآدابه ومحظوراته وأحكامه باب فى الاحتكار والتسعير (باب فى الربا واحكامه) وأحاديث برالوالدين وبر الاولاد ذكرت فى آواخر كتاب النكاح وأحاديث صلة الرحم وقطعة ذكرت فى كتاب الاخلاق فى حرف الصاد فتفطن —

حرف التاء: كتاب التوبة فيه أبواب مشتملة على فضله وأحكامه ولواحقه وبيان خفايا الطافه تعالى، وسبق رحمته غضبه (كتاب التفليس).

حرف الحاء: (كتاب الحج والعمرة) (كتب الحدود) وهومستمل على أنوعها من حد الزنا واللواطة وشرب الخمر والسرقة ولواحق الكتاب وأحاديث البغاة بعضها ذكر فى كتاب الاذكار فى باب التفسير من قسم الافعال تحت قوله تعالى (إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله) الآية وبعضها ذكر فى كتاب الجهاد فى باب اللواحق وقتال البغاة من قسم الافعال (كتاب الحضانة) (كتاب الحواله).

حرف الخاء: (كتاب الخلافة والامارة والقضاء) (كتاب خلق العالم) (كتاب الخلع).

حرف الدال: (كتاب الدعوى) (كتاب الدين والسلم).

حرف الذال: (كتاب الذبح).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف الراء : (كتاب الرضاع) (كتاب الرهن).

حرف الزاء : (كتاب الزكاة) (باب فى الوجوب والترغيب فيها والترهيب عن منعها وبيان احكامها) (باب فى السخاء والصدقة وآدابها وانوعها ومصرفها) (باب فى فضل الفقر والفقراء وما يتعلق به وذم السؤال وآداب طلب الحاجة وقبول العطاء) (كتاب الزينة) والتجمل وهو مشتمل على انواعها من ا لاكتحال والادهان والحلق والتقصير والخضاب والتطيب.

حرف السین کے تحت (كتاب السفر) (كتاب السحر والعين والكهانة والعرافة السخاء والانفاق ذكراً فى الزكاة.

حرف الشین میں (كتاب الشفعة) (كتاب الشهادات) (كتاب الشمائل) (باب فى حليته ﷺ) (باب فى شمائل تتعلق بالعبادات من الطهارة والصلاة والذكر والدعاء والصوم والاعتكاف والحج والجهاد وما يتعلق به من الآلات وآداب السفر)(باب فى شمائل تتعلق بالعادات والمعيشة من الطعام والشراب واللباس والزينة والاكتحال والتختم والطلاء والحلق والتقصير والنكاح وآدابها والقسم والمباشرة) (باب فى شمائل تتعلق باخلاقه وأفعاله ﷺ من الشكر والضحك والمزاح والغضب والسخاء والفقر والآداب خروجة من البيت وتكلمه وجلوسه وأخلاق تتعلق بحقوق الصحبة من السلام والاستئذان والمصافحة).

حرف الصاد کے تحت - كتاب الصلاة وما يتعلق بها فيه ستة أبواب تشتمل على ستة عشر فصلا) (كتاب الصوم فيه بابان فيهما ثمانية فصول) (كتاب الصحبة) فيه ثلاثة أبواب (باب فيها الترغيب فيها وآدابها) (باب فى الترهيب عنها) و(باب فى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق تترتب على الصحبة من حق الجار والمركوب وآدب الركوب وحق المملوك على السيد وبالعكس وعيادة المريض والاستئذان والسلام وفضائله وآدابه ومحظو راته والمصافحة وحق المجالس والجلوس والتعظيم والقيام والعطاس والتشميت والتثاؤب) (كتاب الصيد).

حرف الضاد میں (كتاب الضيافة وآدابها).

حرف الطاء میں — وما يتعلق به من الطعام وآداب الاكل نذكره فى كتاب المعيشة من حرف الميم (كتاب الطهارة) وفيه خمسة ابواب فيها أربعة عشر فصلا (كتاب الطلاق وفيه العدة والاستبراء والتحليل (كتاب الطب والرقى والطاعون والوباء) ذكر أحاديث الطاعون من قسم الاقوال فى ترجمة الشنادة من حرف الجيم (كتاب الطيرة والفال والعدوى):

حرف الظاء (كتاب الظهار) حرف العين (كتاب العلم) (كتاب العارية) (كتاب العظمة والقدرة).

حرف الغين میں (كتاب الغضب) (كتاب الغزوات)

حرف الفاء میں الفقر وما يتعلق به ذكر فى كتاب الزكاة من حرف الزاء (كتاب الفرائض) (كتاب الفراسة) (كتاب الفضائل) وفيه أبواب تشتمل على ابواب من فضائل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وسائر الانبياء صلاة الله عليهم اجمعين وفضائل القبائل وأهل البيت وهذه الامة الاسلامية والامكنة والازمنة والحيوانات والاشجار والثمار (كتاب الفتن) (باب فى الوصية عند ظهور الفتن) (باب فى الفتن والهرج والمرج) (باب فى قتل الخوارج).

حرف القاف میں القضاء وما يتعلق به ذكر فى المخلافة من حرف الخاء (كتاب القيامة) باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی أمور تحدث قبلها من خروج الكذابين واشرطها الصغرى واشراطها الكبرى من خروج النا وطلوع الشمس من مغربها والخسف وخروج الدجال ونزول عيسى عليه السلام وخروج المهدى والدابة ويأجوج وما جوج) (باب فی أمور تحدث بعدها من نفخ الصور والبعث والحشر والحساب والميزان والصراط والشفاعة وورود الحوض والجنة والنار وصفة أهلها وذبح الموت وصفة الحور ورؤية الله تعالى وأحوال اطفال المؤمنين والمشركين) (كتب القرض والمضاربة) (كتاب القصاص والديات) (كتاب القصص)

حرف الكاف میں (كتاب الكفالة).

حرف اللام میں اللباس ومایتعلق به نذکره فی المعیشة من حرف المیم (كتاب للقطة) (كتاب اللقيط) (كتاب اللهو واللعب والتغنى) (كتاب اللعان).

حرف المیم میں (كتاب المزارعة)(كتاب المعيشة والعادات فيه ابواب مشتملة على آداب الاكل والشراب واللباس ومحظورتها وآداب النوم وتعبيرالرؤيا وبناء البيت وآداب دخوله وخروجه وحكم السكنى والاقامة وآداب التنعل والمشى) (كتاب المواعظ والحكم) (كتاب الموت وما يتعلق به من أمو رقبل الدفن من تلقين المحتضر والغسل التكفين والتشييع والصلاة والدفن وذم النياحة ومن اموربعد الدفن من سؤال القبر وعذابه وزيارة القبورالتعزية وفضيلة طو ل العمر والواحق الكتاب.

حرف النون (كتاب النكاح) فيه ابواب مشتملة على الترغيب والترهيب والاداب والحكم من الولاء والاستيذان والكفاء ة والصداق وبيان نساء المحارم ومشتملة على حق الزوج على المراة وبالعكس وعلى ترغيبات وترهيبات تختص بالنساء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعلى الاولاد وحقوقهم من التسمية والكنى والعقيقة والختان وغير ذلك

وعلى بر الوالدين والواحق الكتاب.

حرف الواو (كتاب الوصية) (كتاب الوديعة) (كتاب الوقف).

حرف الهاء (كتاب الهبة) (كتاب الهجرتين).

حرف الياء (كتاب اليمين والنذر) (خاتمة فى المفرقات).

کنز العمال کا خلاصہ:

کتاب ''کنز العمال'' کا ایک خلاصہ بھی مؤلف نے خود تیار کیا جو منتخب کنز العمال کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے شروع میں ایک ضخیم مقدمہ ہے جو کتاب اور اس کے منہج کا تعارف پیش کرتا ہے۔ کتاب ''منتخب'' پر ایک گمنام مصنف نے سلم الأنوار کے نام سے ایک بہت ضخیم شرح لکھی ہے جو چار جلدوں میں ہے کتب خانہ بانگی پور میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ مطالعہ متن حدیث

منتخب روایات

از کنز العمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حرف الهمزة وفيه ستة كتب)

4.1 الكتاب الاول

فی الإیمان والاسلام من قسم الاقوال

4.2 الفصل الاول فی حقیقة الایمان

۱. الایمان: أن تؤمنَ بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعدا لموت وتؤمن بالقدر خيره وشره(هب (ا) عن عمر).

۲. الایمان معرفة بالقلب وقولٌ باللسان وعمل بأركان (طب عن على)

۳. الإيمان بالله: الاقرار باللسان وتصديق با لقلب وعمل بالاركان (لشيرازى فى الالقاب عن عائشة).

۴. الایمان: أن تؤمن بالله ومائكته وكتبه وبلقائه وبرسله و تؤمن بالبعث (حم ق ٥ عن أبى هريرة).

مشکل الفاظ کی وضاحت:

البعثُ بعد الموت : موت کے بعد (روز قیامت) دوبارہ زندہ ہونا۔

تومن بالقدر خیرہ وشرہ : اچھی اور بری تقدیر (کے من جانب اللہ ہونے) پر ایمان

معرفة بالقلب : دل سے یقین و پہچان

قول باللسان : زبان سے کہنا

عمل بالأركان : ظاہری جسم سے عمل کرنا

تومن بالبعث : (روز قیامت) (اٹھنے زندہ ہونے) پر ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان

ایمان کے اصل معنی کسی کے اعتبار اور اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں اور دین کی خاص اصطلاح میں ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر ایسی حقیقتوں کے متعلق جو ہمارے حواس اور ادراک کے حدود سے ماوراء ہوں جو کچھ بتلائیں اور ہمارے پاس جو علم اور جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائیں ہم ان کو سچا مان کر اس میں ان کی تصدیق کریں اور اس کو حق مان کر قبول کرلیں بہر حال شرعی ایمان کا تعلق اصولاً امور غیب ہی سے ہوتا ہے جن کو ہم اپنے آلات واحساس وادراک (آنکھ، ناک، کان اور لمس وغیرہ) کے ذریعہ معلوم نہیں کر سکتے مثلاً اللہ اور اس کی صفات اور اس کے احکام اور رسولوں کی رسالت اور ان پر وحی کی آمد، اور مبدأ ومعاد کے متعلق ان کی اطلاعات وغیرہ وغیرہ تو اس قسم کی جتنی باتیں اللہ کے رسول بیان فرمائیں ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان سب باتوں کو حق جان کر ماننے کا نام اصطلاح شریعت میں ایمان ہے، اور پیغمبر کی اس قسم کی ایک بات کو نہ ماننا یا اس کو حق نہ سمجھنا بھی اس کی تکذیب ہے جو آدمی کو ایمان کے دائرہ سے نکال کر کفر کی سرحد میں داخل کر دیتی ہے پس آدمی کے مومن ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کل ما جاء بہ الرسول من عند اللہ (یعنی تمام ان چیزوں اور حقیقتوں کی جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے) کی تصدیق کی جائے اور ان کو حق مان کر قبول کیا جائے۔

ان سب چیزوں کی پوری تفصیل معلوم ہونی ضروری نہیں ہے بلکہ نفس ایمان کے لئے یہ اجمالی تصدیق بھی کافی ہے۔ البتہ کچھ خاص اہم اور بنیادی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ ایمانی دائرہ میں آنے کے لئے ان کی تصدیق تعین کے ساتھ ضروری ہے چنانچہ حدیث زیر تشریح میں ایمان سے متعلق سوال کے جواب میں جن امور کا ذکر فرمایا گیا ہے (یعنی اللہ، ملائکہ، اللہ کی کتابیں، اللہ کے رسول، روز قیامت اور ہر خیر وشر کی تقدیر) تو ایمانیات میں سے یہ وہی اہم اور بنیادی امور ہیں جن پر تعین کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا ذکر نہایت واضح اور تعین کے ساتھ فرمایا ہے اور قرآن پاک میں بھی یہ ایمانی امور واضح تفصیل اور تعین کے ساتھ مذکور ہیں۔ سورہ بقرہ کے آخری رکوع میں ارشاد ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ أمنَ الرَّسولُ بمَا اُنزِلَ اِليهِ مِن رَّبهِ وَالمؤمنونَ كُلٌّ آمنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ﴾ (البقرہ : ۲۸۵)

رسول پر جو ہدایت اور تعلیم نازل ہوئی ہے خود رسول کا بھی اس پر ایمان ہے اور سب مومنین کا بھی۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں و اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

﴿وَمن يَكفُر با للّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَومِ الاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَا لًا بَعِيْداً﴾ (ألنساء، ۱۳۶)

جو بھی اللہ اور اس کے ملائکہ اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں او ریوم آخرت سے کفر کرے یعنی ان پر ایمان نہ لائے وہ بہت ہی زیادہ گمراہ ہوگیا اور گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

ان چھ امور میں سے ''تقدیر خیر وشر'' کا ذکر قرآن مجید میں اگر چہ ان ایمانیات کے ساتھ مندرجہ بالا آیات میں نہیں آیا لیکن دوسرے موقع پر قرآن مجید نے اس کو بھی صراحةً بیان فرمایا ہے مثلا ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ قل كل من عند الله﴾ (النساء :۷۸)

(ترجمہ) اے پیغبر آپ اعلان فرمادیجئے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے اور اس کے حکم سے ہے

دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ:

﴿فَمن يُرِدِ اللّٰهُ اَن يهدِيَه يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلاِسْلامِ وَمَن يُرِدْ ان يُضِلَّه يَجعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا﴾ (الا نعام :۱۲۵)

(ترجمہ) اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے ''اسلام'' کے ماننے اور قبول کرنے کے لئے اس کے سینے کو کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق اس کا فیصلہ ضلالت (گمراہی) کا ہوتا ہے اس کے سینے کو بھنچا ہوا اور تنگ کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان سب پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

اللہ پر ایمان

اللہ پر ایمان لانے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے موجود، وحدہ لاشریک، خالق کائنات اور رب العالمین ہونے کا یقین کیا جائے، عیب ونقص کی ہر بات سے پاک، اور ہر صفت کمال سے اس کو متصف سمجھا جائے۔

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ مخلوقات میں ایک مستقل نوع کی حیثیت سے ان کے وجود کو حق مانا جائے اور یقین کیا جائے کہ وہ اللہ کی ایک پاکیزہ اور محترم مخلوق ہے:

﴿بل عباد مکرمون﴾ (الانبیاء/۲۶)

ترجمہ: بلکہ وہ محترم اور باعزت بندے ہیں۔

ان میں شر اور نافرمانی وبغاوت کا عنصر ہی نہیں بلکہ ان کا کام صرف اللہ کی بندگی اور اطاعت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

﴿لایعصونَ اللّٰہَ مَا أَمَرَھُم وَیَفعَلُوْنَ مَا یُومَرُوْن﴾ (التحریم /٦)

وہ اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے، جو حکم ان کو دیا جاتا ہے وہ اس کے مطابق ہی کرتے ہیں۔

ان کے مختلف کام ہیں جن کو وہ خوبی سے انجام دیتے ہیں۔

کتابوں پر ایمان

اللہ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یقین کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ وقتاً فوقتاً ہدایت نامے بھیجے، ان میں سب سے آخر اور سب کا خاتم قرآن مجید ہے جو پہلی سب کتابوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا مصدق (تصدیق کرنے ولا) بھی ہے یعنی ان کتابوں میں جتنی ایسی باتیں تھی جن کی تعلیم وتبلیغ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ضروری ہوتی ہے وہ سب اس قرآن میں لے لی گئی ہیں، گویا یہ تمام کتب سماویہ کے ضروری مضامین پر حاوی اور سب سے مستثنی کردینے والی اللہ کی آخری کتاب ہے، اور چونکہ وہ کتابیں اب محفوظ بھی نہیں رہیں اس لئے اب صرف یہی کتاب ہدایت ہے جو سب کے قائم مقام اور سب سے زیادہ مکمل ہے اور زمانہ آخر تک اس کی حفاظت کی ذمہ داری اسی لئے خود اللہ تعالی نے لی ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾ (الحجر: ۹)

بے شک ہم نے ہی اس (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

رسولوں پر ایمان

''اللہ کے رسولوں'' پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس واقعی حقیقت کا یقین کیا جائے کہ اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً اور مختلف علاقوں میں اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنی ''ہدایت'' اور اپنی رضامندی کا دستور دے کر بھیجا ہے، اور انھوں نے پوری امانت ودیانت کے ساتھ اللہ کا وہ پیغام بندوں کو پہنچا دیا، اور لوگوں کو راہ راست پر لانے کی پوری پوری کوششیں کیں، یہ سب پیغمبر اللہ کے برگزیدہ اور صادق بندے تھے ان میں سے چند کے نام اور کچھ حالات بھی قرآن کریم میں ہم کو بتلائے گئے ہیں اور بہت سوں کے نہیں بتلائے گئے: جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

﴿مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ﴾

(الغافر: ۷۸)

(ترجمہ): ان انبیاء میں سے بعض کے حالات آپ کو بتائے ہیں اور بعض کے نہیں بتائے۔

بہر حال اللہ کے ان سب رسولوں کے تصدیق کرنا اور بحیثیت پیغمبری ان کا پورا پورا احترام کرنا ایمان کے شرائط میں سے ہے، اور اسی کے ساتھ اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ نے اس سلسلہ نبوت ورسالت کو حضرت محمد ﷺ پر ختم کردیا، آپ خاتم الانبیاء اور اللہ کے آخری رسول ہیں اور اب قیامت تک پیدا ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے انسانوں کے لئے نجات وفلاح آپ ﷺ ہی کے اتباع اور آپ ہی کی ہدایات کی پیروی میں ہے۔

روز آخرت پر ایمان

"ایمان بالیوم الآخر" یہ ہے کہ اس حقیقت کا یقین کیا جائے کہ یہ دنیا ایک دن قطعی طور پر فنا کردی جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے پھر سارے مردوں کو زندگی دے گا، اور یہاں جس نے جیسا کچھ کیا ہے اسی کے مطابق جزا یا سزا اس کو دی جائیگی۔

چونکہ دین ومذہب کے سارے نظام کی بنیاد اس حیثیت سے جزا وسزا ہی کے عقیدہ پر ہے کہ اگر آدمی اس کا قائل نہ ہو تو پھر وہ کسی دین ومذہب اور اسکی تعلیمات وہدایات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت کا قائل ہی نہ ہوگا اس لئے ہر مذہب خواہ وہ انسانوں کا خودساختہ ہو یا اللہ کا بھیجا ہوا "جزا وسزا" کو بطور بنیادی عقیدہ کے تسلیم کیا گیا ہے پھر انسانی دماغوں کے بنائے ہوئے مذاہب میں اس کی شکل تناسخ وغیرہ تجویز کی گئی ہے لیکن اللہ کی طرف سے آئے ہوئے تمام ادیان ومذاہب اس (موت کے بعد زندہ ہونے) پر متفق ہیں کہ اس کی صورت وہی حشر ونشر کی ہوگی جو اسلام بتلاتا ہے اور قرآن پاک میں اس پر اس قدر استدلالی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا احمق اور انتہائی قسم کا ناسمجھ ہی ہوگا جو ان قرآنی دلائل وبراہین کے سامنے آجانے کے بعد بھی حشر ونشر اور بعث بعد الموت کو ناممکن اور محال کہے۔

تقدیر پر ایمان

ایمان بالقدر یہ ہے کہ اس بات پر یقین کیا جائے اور یہ مانا جائے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے (خواہ وہ خیر ہو یا شر) وہ سب اللہ کے حکم اور اس کے مشیت سے ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ تو کچھ چاہتا ہو اور دنیا کا یہ کارخانہ اس کی منشاء کے خلاف چل رہا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4.3 الفصل الثانی

فی المجاز والشعب

۱. الایمان بضعٌ وسَبعونَ شَعبةً فأفضلها قول لا إله إلا اللّٰهُ وادناها إماطةُ الأذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان (م د ن ہ عن أبی ہریرة)

۲. الایمان بضع وستون شعبه والحیاء شعبة من الایمان (خ عن ابی ہریرة).

۳. الایمان بضع وسبعون بابا فادناها إماطة الاذی عن الطریق وأرفعها قول لا اله الا الله (ت عن أبی ہریرة)

۴. أفضل الایمان أن تحب للّٰه وتُبغض للّٰه وتعمل لسانکَ فی ذکر الله عزوجل وأن تحب للناس ما تحب لنفسکَ وتکرہ لهم ما تکرہ لنفسک وأن تقولَ خیرًا أو تصمت (طب عن معاذ بن جبل).

۵. لایؤمن أحدکم حتی أکونَ أحب إلیهِ من ولدهِ وولدهِ والناسِ أجمعین (حم ق ن ہ عن أنس).

مشکل الفاظ کی وضاحت:

بضع وسبعون شعبة : ستر سے زائد (بضع کا لفظ تین تا نو کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے)

أدناها : اس (ایمان) کی ادنی درجے کی چیز

اماطة الأذی عن الطریق : اذیت اور تکلیف دہ چیزوں کا راستے سے ہٹانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أکون : میں ہو جاؤں

حدیث نمبر ا تا ۳

ان احادیث میں ایمان کے شعبوں کے لیے ''ستر سے کچھ اوپر'' کا جو عدد استعمال کیا گیا ہے اسکے متعلق بعض شارحین نے لکھا ہے کہ: ''اس سے غالبا کثرت مراد ہے، اور اہل عرب صرف مبالغہ اور کثرت کے لئے بھی ستر کا لفظ عام طور سے بولتے ہیں اور ستر پر جو کچھ اور کا اضافہ اس حدیث میں کیا گیا ہے یہ غالبا اور زیادہ مبالغہ پیدا کرنے کے لئے ہے'' لیکن بعض حضرات نے ''بضع وسبعون'' کے لفظ سے خاص عدد ستتر بھی سمجھا ہے، اس بنیاد پر کہ لفظ ''بضع'' خاص سات کے عدد کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور پھر ان حضرات نے اپنے اس خیال کے مطابق ایمان کے ان ستتر شعبوں کو متعین کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن ان میں غور کرنے کے بعد یہی رائے قائم ہوتی ہے کہ یہ محض تخمینے ہیں جن میں بہت کچھ رد و قدح کی گنجائش ہے اس لئے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا منشا ''بضع وسبعون'' کے لفظ سے کوئی خاص عدد معین کرنا نہیں ہے بلکہ محاورہ عرب کے مطابق صرف کثرت اور بہتات مراد ہے، اور مطلب صرف یہ ہے کہ ایمان کے بہت زیادہ شعبے ہیں۔ ایمان کے شعبوں سے مراد وہ تمام اعمال واخلاق اور ظاہری و باطنی وہ سب احوال ہیں جو کسی دل میں ایمان کے آجانے کے بعد اس کے نتیجہ اور ثمرہ کے طور پر پیدا ہو جانے چاہئیں جیسے کہ سرسبز وشاداب درخت میں سے برگ وبار نکلتے ہیں، اس طرح گویا تمام اعمال خیر واخلاق حسنہ احوال صالح ایمان کے شعبے ہیں، البتہ ان کے درجے مختلف ہیں۔

اس حدیث میں ایمان کا سب سے اعلی شعبہ ''لا إله إلا الله''، یعنی توحید کی شہادت کو بتلایا گیا ہے، اور اس کے مقابلے میں ادنی درجے کی چیز راستے سے تکلیف پہنچانے والی چیزوں کو ہٹانے کو قرار دیا گیا ہے، اب ان کے درمیان جس قدر بھی امور خیر کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ سب ایمان کے شعبے اور اس کی شاخیں ہیں، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق عباد سے۔

حدیث کے آخر میں حیاء کے متعلق جو خصوصیت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ ''وہ ایمان کا اہم شعبہ ہے'' تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ جس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا، اس وقت کسی سے حیاء میں کوئی کوتاہی ظاہر ہوئی تھی اس کے اصلاح کے لئے آپ ﷺ نے یہ خصوصی انتباہ فرمایا، جیسا کہ صاحب حکمت معلمین و مصلحین کا طریقہ ہوتا ہے یا حیاء کے متعلق خصوصیت سے یہ تنبیہ اس لئے فرمائی گئی کہ انسانی اخلاق میں حیاء کا مقام نہایت بلند ہے اور حیاء ہی وہ خصلت ہے جو آدمی کو گناہوں سے روکتی ہے، حسنات کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس وجہ سے ایمان اور حیاء کے درمیان ایک خاص رشتہ ہے۔

حیاء صرف اپنے ہم جنسوں ہی سے نہیں کی جاتی بلکہ سب سے زیادہ جس کی حیاء ہم کو ہونی چاہیے، وہ ہمارا خالق و پروردگار حق تعالیٰ ہے، عام لوگ بڑا بے حیاء اور بے ادب اس کو سمجھتے ہیں جو اپنے بڑوں کا پاس اور لحاظ نہ کرے، اور ان کے سامنے بے حیائی کے کام اور بری باتیں کرے، لیکن فی الحقیقت سب سے بڑا بے حیاء وہ بد بخت انسان ہے جو اپنے خالق و مالک سے نہیں شرماتا، اور یہ جاننے کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت مجھے اور میرے فعلوں کو بے حجاب دیکھتا، اور میری باتوں کو بلا واسطہ سنتا ہے اس کے سامنے وہ برے کام اور ناروا حرکتیں کرتا ہے۔ اگر آدمی میں حیاء کا خلق پوری طرح بیدار اور کارفرما ہو تو نہ صرف یہی کہ اس کے ہم جنسوں کی نظروں میں اس کی زندگی پاکیزہ اور ستھری ہوگی، بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا صدور بھی بہت کم ہوگا۔

جامع ترمذی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صحابہ سے خطاب کرتے ہو فرمایا:

"استَحیوا من اللهِ حقَّ الحیاءِ قالو إنا نَستحی والحمدُ لله فقالَ لیسَ ذلکَ ولٰکن الا ستِحْیاءَ مِنَ اللهِ حقَّ الحیاءِ اَن تحفظَ الراسَ وما حَوی والبَطنَ ومَا وَعَی وتَذْکُرَ الموتَ والبَلٰی فَمن فَعَلَ ذالکَ فَقد إستَحیَا مِنَ اللهِ حقَّ بالحَیاء" (ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے ایسی حیاء کرو جیسی اس سے حیاء کرنی چاہئے مخاطبین نے عرض کیا: الحمد للہ ہم اللہ سے حیاء کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حیاء کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو، اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہوا ہے اس سب کی نگرانی کرو (یعنی برے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں تمہاری جو حالت ہونی ہے اس کو یاد رکھو جس نے یہ سب کچھ کیا سمجھو کہ اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

حدیث نمبر ۴

مکمل روایت یوں ہے: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا (یعنی پوچھا) کہ: ایمان کا اعلیٰ اور افضل درجہ کیا ہے اور وہ کون سے اعمال و اخلاق ہیں جن کے ذریعہ اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بس اللہ ہی کے لئے کسی سے تمہاری محبت ہو، اور اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت ہو (یعنی دوستی اور دشمنی جس سے بھی ہو صرف اللہ کے واسطے ہو) اور دوسرے یہ کہ اپنی زبان کو تم اللہ کی یاد میں لگائے رکھو"۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: اور کیا یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ کہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی وہی چاہو، اور پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو، اور ان کے لئے بھی ان چیزوں کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو"۔

حضرت معاذؓ کے سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تین چیزوں کو ذکر فرمایا ہے اور بتلایا ہے کہ کامل ایمان اس وقت نصیب ہوگا، جبکہ یہ تین باتیں پیدا ہو جائیں: ایک اللہ ہی کے لئے دوستی اور دشمنی، دوسرے زبان کا یاد الٰہی میں مشغول رکھنا۔ تیسرے اللہ کی مخلوق کی ایسی خیر خواہی کہ جو اپنے لئے چاہے وہ سب کے لئے چاہے اور جو اپنے لئے نہ چاہے وہ کسی کے لئے نہ چاہے۔ اسی طرح کی ایک دوسری روایت سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

عن ابی امامۃ قَالَ قال رَسُوْلُ اللہ ﷺ من احبَّ للّٰہ وَابغَضَ لِلّٰہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واعطیٰ للّٰہِ وَمنع للّٰہ فقد استکملَ الایمان. (ابو داؤود)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لئے دیا (جس کو جو کچھ دیا) اور اللہ ہی کے واسطے منع کیا، اور نہ دیا (جس کو منع کرنا اور نہ دینا عنداللہ بہتر سمجھا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کرلی۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے حرکات وسکنات اور اپنے جذبات کو اس طرح مرضی الٰہی کے تابع کردیا کہ وہ جس سے تعلق جوڑتا ہے اللہ ہی کی رضا کے لئے جوڑتا ہے اور جس سے توڑتا ہے اللہ ہی کے لئے توڑتا ہے جس کو دیتا ہے اللہ ہی کیلئے دیتا ہے اور جس کے دینے سے ہاتھ روکتا ہے صرف اللہ ہی کی خشنودی کے لئے روکتا ہے غرض جس کے ایجابی اور سلبی قلبی رجحانات اور جذبات مثلاً محبت اور عداوت اور اسی طرح مثبت ومنفی ظاہری افعال وحرکات مثلاً کسی کو کچھ دینا یا نہ دینا یہ سب اللہ ہی کے واسطے ہونے لگیں، اور بجز رضاء الٰہی کے کوئی اور محرک اور داعیہ اسکے اعمال وافعال کے لئے نہ رہے تو گویا اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

حدیث نمبر ۵

کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کی تکمیل جب ہی ہوسکتی ہے، اور ایک مسلمان پورا مومن تب ہی ہوسکتا ہے کہ دنیا کے تمام دوسرے آدمیوں سے حتی کہ اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو۔

اس سے پہلی حدیث میں تمام ماسوا سے زیادہ اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اسلام کی محبت کو "حلاوت ایمانی" حاصل ہونے کی شرط بتلایا گیا تھا، اور اس حدیث میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ اللہ ورسول اللہ کی اور اسلام کی محبت میں باہم ایسا تعلق ہے کہ یہ ایک دوسرے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الگ ہوکر ہرگز نہیں پائی جا سکتیں۔ اللہ تعالی سے اور اسلام سے صحیح محبت بغیر رسول اللہ ﷺ کے ناممکن ہے اور اسی طرح اللہ اور اسلام کی محبت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تصور نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اللہ کے رسول سے جو محبت بحیثیت رسول کے ہوگی، وہ درحقیقت اللہ ہی کی وجہ سے اور اللہ ہی کے تعلق سے ہوگی، اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام سے بھی محبت ہوگی۔ اس لئے اس حدیث میں کمال ایمان کی شرط کے طور پر صرف رسول اللہ ﷺ کی محبت کا ذکر کر دیا گیا ہے لیکن مطلب وہی ہے کہ ایمانی نور و برکات صرف ان ہی خوش نصیبوں کو حاصل ہو سکتے ہیں جن کے دلوں پر اللہ و رسول اللہ ﷺ کی اور اسلام کی محبت کا ایسا غلبہ ہو کہ دوسری تمام محبتیں اس سے دبی ہوئی ہوں۔

ان حدیثوں میں اللہ و رسول کی محبت کا جو مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس کی مراد متعین کرنے میں شارحین حدیث کا کلام کچھ مختلف سا ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے لئے ان کا مطلب و مقصد سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے، حالانکہ جو حقیقت ان حدیثوں میں بیان کی گئی ہے وہ بالکل صاف اور سادہ ہے، محبت ایک معروف لفظ ہے، اور اس کے معنی بھی معروف و معلوم ہیں، اور وہی یہاں بھی مراد ہیں، البتہ اللہ و رسول کے ساتھ اہل ایمان کو جو محبت ہوتی ہے وہ ماں باپ اور بیوی بچوں کی محبت کی طرح خونی رشتوں یا دوسرے طبعی اسباب کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ وہ روحانی اور عقلی وجوہ سے ہوتی ہے، اور جب وہ کامل ہو جاتی ہے تو اس کے سوا دوسری وہ تمام محبتیں جو طبعی یا نفسانی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہیں اس سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور اس بات کو ہر وہ شخص سمجھ سکتا ہے جس کو اللہ نے اس کا کوئی حصہ نصیب فرمایا ہو۔

الغرض ان احادیث میں محبت سے مراد دل کی وہی خاص کیفیت ہے جس کو محبت کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے اور اسی کا ہم سے مطالبہ ہے، اور وہی گویا ہمارے ایمان کی جان ہے قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ﴾ (البقرة ١٦٥)

ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ تعالی سے کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا گیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُل إِنْ كَانَ آبَاؤُكُم وَأَبنَاءُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اِقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَونَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَونَهَا أَحَبَ إِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيْلِهِ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي القَومَ الفٰسِقِيْنَ﴾

(التوبة : ۲۴)

اے پیغمبر! آپ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہاری اولاد، تمہارے بھائی تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ قبیلہ، اور تمہارا وہ مال و دولت جس کو تم نے محنت سے کمایا ہے اور تمہاری وہ چلتی ہوئی تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور تمہارے رہنے کے وہ اچھے مکانات جو تم کو پسند ہیں (پس اگر دنیا کی یہ محبوب و مرغوب چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے دین کی راہ کی جدوجہد سے زیادہ تم کو محبوب ہیں تو انتظار کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور فیصلہ نافذ کرے، اور یاد رکھو کہ اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

4.4 الفصل الثالث

فی فضل الایمان والاسلام

(الفرع الاول فی فضل الشهادتین)

۱. بشرِ النَّاسَ أنّه مَن قالَ لاَ اله الا اللّٰهُ وَحدَه لاشريکَ لَه وَجبَتْ لَه الجَنَّة (عن سهل بن حنيف وعن زيد بن خالد الجهنی)

۲. لَنْ يُوافِي عبدٌ يومَ القيامةِ يقولُ لاَ اله الا الله يَبتَغِي بِهَا وَجهَ اللّٰهِ اِلَّاحَرَّمَ اللّٰه عَلَيْهِ النَّار (حم خ عن عتبان بن مالک).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ما مِنْ عبدٍ قالَ لا اله الا الله ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذلکَ الا دَخَل الجنة وَإن زنٰی وإن سَرَقَ وَإن زنٰی وإن سَرقَ وإن زنی وإن سرق وإن رَغِمَ أنفُ أبی ذر (حم ق ہ عن ابی ذر)

۴۔ ما مِن نفسٍ تَمُوت وَهیَ تشهدُ أن لا اله الا الله وانّی رسول الله یَرجِع ذٰلِکَ اِلٰی قلبٍ مومن إلا غُفِرَ اللّٰهُ لَه (حم ن ہ حب عن معاذ)

۵۔ مَن ماتَ وهُو یعلمُ أن لا إله الا الله دخل الجنة (حم م عن عثمان)۔

۶۔ لایشهَدُ أحَدٌ أن لا الهَ الا الله وانّی رَسُوْل الله فَیَدخل النارَ أوتطعِمه (م عن عتبان بن مالک)

مشکل الفاظ کی وضاحت:

لَنْ یُوافی : نہیں آئے گا

وَجَهُ اللّٰهِ : اللہ کی رضامندی

وَإن زنٰی وإن سَرقَ : اگرچہ اس نے زنا کیا اور اگرچہ اس نے چوری کی

رَغِمَ أنفُ أبی ذر : ابوذر (صحابی) کی ناک خاک آلودہ ہو جائے۔ عربی زبان کا یہ ایک محاورہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کام تمہیں ناگوار بھی ہو اور تم اس کا ہونا نہ بھی چاہتے ہو، جب بھی یہ ہو کر ہی رہے گا۔

قلب مومن : یقین کرنے والا دل۔

وضاحت

ان احادیث میں ایمان قبول کرنے کے فضائل وثمرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث میں ''توحید ورسالت کی شہادت'' سے مراد دعوت اسلام کو قبول کرنا، اور اس پر چلنا ہے اسی کو دوسرے لفظوں میں یوں بھی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر جا سکتا ہے کہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، جس نے یہ شہادت سوچ سمجھ کے ادا کی درحقیقت اس نے پورے اسلام کو اپنا دین بنالیا، اب اگر بالفرض اس سے بہ تقضائے بشریت کوئی کوتاہی بھی ہوگی تو اس کا ایمانی شعور، کفارہ اور توبہ وغیرہ کے مقررہ طریقوں سے اس کی تلافی کرنے پر اس کو مجبور کردے گا، اور اس لئے انشاء اللہ وہ عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ جبھی ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو ''لا الہ الا اللہ'' کی شہادت دے گا اس پر جنت واجب اور جہنم حرام ہو جائے گی۔

اسی فصل کی تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب لا الہ الا اللہ کہنے والے کے لئے یہ بشارت دی کہ وہ جنت میں جائے تو حضرت ابوذرؓ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا زنا اور چوری کرنے والا (مسلمان) بھی جنت میں جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جس نے زنا اور چوری کی وہ بھی جنت میں جائے گا۔ یہاں ..... ''لا الہ الا اللہ'' کہنے سے مراد پورے دین توحید (یعنی اسلام) پر ایمان لانا، اور اس کو اختیار کرنا ہے، اور جو شخص اس دین پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوگا، وہ ضرور جنت میں جائے گا، اب اگر بالفرض ایمان کے باوجود اس نے گناہ کئے ہوں گے تو اگر کسی وجہ وہ معافی کا مستحق ہوگا، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما کے بغیر کسی عذاب ہی کے اس کو جنت میں داخل کردے گا، اور اگر وہ معافی کا مستحق نہ ہوگا تو گناہوں کی سزا پانے کے بعد وہ جنت میں جا سکے گا، بہرحال دین اسلام پر صدق دل سے ایمان رکھنے والا ہر شخص جنت میں ضرور جائے گا اگرچہ دوزخ میں گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد ہی جائے۔ حضرت ابوذر کی اس روایت کا مطلب و مفاد بھی یہی ہے۔ حضرت ابوذر نے جو بار بار اپنا سوال دہرایا، تو اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ چوری اور زنا کو سخت ناپاک گناہ جاننے کی وجہ سے ان کو اس پر تعجب تھا کہ ایسے ناپاک گناہ کرنے والے بھی جنت میں جا سکیں گے

یہاں یہ بات یاد رہے کہ یہ روایت اس آدمی کے بارے میں ہے جس سے کبھی خطاً ان میں سے کوئی گندا فعل سرزد ہو گیا۔ جو آدمی معاذ اللہ عادتاً ایسے کام کرتا ہی رہے اس کے لئے نہایت سخت عذاب کی وعید دیگر احادیث سے ثابت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4.5 فضل الشهادتين (من الاكمال)

۱. أُخرُج فنادَ فِي الناس من قال لا إله الا الله فله الجنة وإن زَنى وإن سرَق على رغم أنف أبى ذ ر (طب عن أبى الدرداء)

۲. اعلم أن من مات يشهدُ أن لَا الٰه إلا الله وا نى رسول الله دخلَ الجنة (ط حم ش د ع حل عن أ نس).

۳. إن اللهَ قَد حَرَّم علَى النارِ من قالَ لا إلهَ الا الله يَبتَغى بِذلكَ وجهُ الله (ح عن محمود بن الربيع عن عتبان بن مالك).

۴. اذهب فناد فى الناس أنه من شهد أن لا اله الا الله موقناً أو مخلصاً فلَه الجنة (ابن خزيمة حب ص عن جابر).

مشکل الفاظ کی وضاحت

أُخرُج فنادَ فى الناس : نکل اور لوگوں میں پکار کر کہو

يبتغى بذلك : اس کے ذریعہ تلاش کرتا ہے

موقنا ومخلصا : یقین کے ساتھ یا اخلاص کیساتھ (راوی کو شک ہے کہ یا موقنا کا لفظ استعمال ہوا یا مخلصاً کا)

جیسا کہ مؤلف کا طریق کار واسلوب ہے کہ وہ ایک موضوع پر ابواب کے بعد الاکمال کی احادیث بھی لکھتے ہیں۔ یہاں بھی ''ایمان واسلام'' کے ابواب کے بعد اسی موضوع سے متعلق الاکمال کی احادیث ذکر کی ہیں ان احادیث کی وضاحت آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

الاسلام کی وضاحت

گزشتہ ابواب میں ایمان اور اسلام کی اصطلاح ایک ہی معنوں میں استعمال ہوئی ہے، اس سے ہٹ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے معانی کو دیکھا جائے تو اسلام کے اصل معنی ہیں اپنے کو کسی کے سپرد کر دینا، بالکل اسی کے تابع فرمان ہو جانا۔ اور اللہ کے بھیجے ہوئے اور اس کے رسولوں کے لائے ہوئے ''دین'' کا نام اسلام اسی لیے ہو کہ اسی لئے ہے کہ اس میں بندہ اپنے آپ کو بالکل مولا کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی مکمل اطاعت کو اپنا دستور زندگی قرار دے دیتا ہے اور یہی ''دین اسلام'' کی اصل حقیقت اور اس کا مطالبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا﴾ (الحج ۳۴) تمہارا اللہ وہی اِلٰہِ واحد ہے لہذا تم اسی کے مسلم (یعنی مطیع ہو جاؤ) اور اسی اسلام کے متعلق فرمایا گیا ہے: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ﴾ اور اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جس نے اپنے کو اللہ کے سپرد کر دیا اور وہ اس طرح ''مسلم بندہ'' ہو گیا اور اسی اسلام کے متعلق اعلان فرمایا گیا ہے: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۸۵) یعنی جس نے ''اسلام'' کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہا تو وہ ہرگز قبول نہ ہوگا، اور وہ آدمی آخرت میں بڑے خسارے والوں میں سے ہوگا) بہر حال اسلام کی اصل روح اور حقیقت یہی ہے کہ بندہ اپنے کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کر دے اور ہر پہلو سے اس کا مطیع فرمان بن جائے۔

انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی شریعتوں میں ''اسلام'' کے لئے کچھ مخصوص ارکان بھی ہوتے ہیں جن کی حیثیت اس ''حقیقت اسلام'' کے ''پیکر محسوس'' کی سی ہوتی ہیں اور اس حقیقت کا نشو ونما اور اس کے تازگی بھی انہی سے ہوتی ہے اور وہ صرف تعبدی امور ہوتے ہیں، اور ظاہری نظر ان کے لوگوں کے درمیان (جنھوں نے اپنا دستور حیات اسلام کو بنایا ہے اور جنھوں نے نہیں بنایا) انہی ''ارکان'' کے ذریعہ فرق وامتیاز کرتی ہے۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کا جو آخری اور مکمل دستور ہمارے پاس آیا ہے اس میں توحید خداوندی ورسالت محمدی کی شہادت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج بیت اللہ کو ارکان اسلام قرار دیا گیا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ذکر ہوا ہے۔ ''بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، الخ'' (یعنی) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے) اور پھر انہیں مذکورہ بالا پانچ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ②

درجہ ذیل سوالات کی وضاحت کیجئے۔

۱- امام المتقی علی الہندی کا تعارف پیش کیجئے۔

۲- امام المتقی علی الہندی کی تالیفات کا تعارف تحریر کیجئے، نیز کنز العمال کا اسلوب بھی واضح کیجئے۔

۳- الایمان بضع وستون شعبة کی وضاحت کیجئے۔

۴- "الحیاء شعبة من الایمان" سے مراد واضح کیجئے۔

۵- حدیث ((الایمان بضع وسبعون بابًا فادنا ها اماطة الاذیٰ عن الطریق)) میں "فادناها إماطة الاذیٰ عن الطریق" سے کیا مراد ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

جامع الاصول طبع احیاء التراث العربی بیروت۔ مقدمہ

وفیات الاعیان، لابن خلکان ۳/ ۲۸۹

الکامل لابن الاثیر ۱۲/ ۱۹۰

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۴/ ۵۴

تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۴/ ۱۹۱

مقدمہ کنز العمال، طبع مؤسسة الرسالة. بیروت. ج ۱، ص ۲ اتا ۲۲

حاجی خلیفہ. کشف الظنون. (بزیل جمع الجوامع)

نزھۃ الخواطر ۴/ ۲۳۴

شیخ محمد اکرام۔ رود کوثر۔ طبع لاہور ص ۳۰۵ تا ۳۱۱

ڈاکٹر محمد اسحٰق۔ علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ، طبع ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ص ۲۷۵ تا ۲۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ (18)

① الادب المفرد

للامام البخاریؒ

② المشقی

لمجد الدین ابن تیمیہؒ

③ مشارق الانوار

للامام صاغانیؒ

تحریر: معین الدین ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

یونٹ کا تعارف 678

یونٹ کے مقاصد 679

① امام البخاری (الادب المفرد) 680

1-1 المفرد (تعریف) 680

1-2 مشہور مفردات کا تعارف 680

1-3 الادب المفرد 682

1-4 کتاب (الادب المفرد) کی خصوصیات واسلوب 682

② مطالعہ متن حدیث 684

2-1 باب أين يقعد العائد 685

2-2 باب ما يعمل الرجل في بيته 686

2-3 باب المواساة في السنة والمجماعة 687

2-4 باب التجارب 687

خود آزمائی 1 688

③ مجد الدین ابن تیمیہ 689

3-1 نام ونسب 689

3-2 تعلیم وتربیت 689

3-3 اساتذہ وشیوخ 689

3-4 علمی مقام ومرتبہ 689

3-5 تصانیف 690

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3-6	کتاب المنتقی فی الاحکام	691
3-7	شروح	691
④	مطالعہ متن حدیث	692
4-1	کتاب الأقضیة والاحکام	693
4-2	باب التشدید فی الولایات وما یخشی علی من لم یقم بحقها، دون القائم به	694
4-3	خودآزمائی2	698
⑤	امام صاغانی	698
5-1	نام ونسب	698
5-2	شیوخ واساتذہ	698
5-3	مقام ومرتبہ	698
5-4	امام صاغانی کی تالیفات	699
5-5	مشارق الانوار	701
5-6	کتاب مشارق الانوار کا اسلوب	702
5-7	شروح ومختصرات	704
⑥	مطالعہ متن حدیث	705
6.1	الفصل الأول: فیما جاء ابتداء" بمن" الموصولة	706
6.2	الباب الثانی فی "إن"	709
	خودآزمائی3	710

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کا تعارف

① اسلامی دنیا کے عظیم محدث امام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی مرتب کردہ کتاب ''الادب المفرد'' نبوی اخلاق حسنہ کا ایک مفصل مجموعہ ہے۔ اس یونٹ کے پہلے حصے میں اس کتاب کا مفصل تعارف پیش کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں متن حدیث کے مطالعہ اور کتاب کے اسلوب کو سمجھانے کیلئے چند روایات پر بحث بھی کی جائے گی۔

② مجدالدین ابن تیمیہ چھٹے صدی کی آخری دہائی میں پیدا ہوئے۔ نوجوانی کی ابتدائیں ہی آپ کی ذہانت اور بھرپور علمی توجہ کو دیکھ کر ان کے استاد نے یہ کہا کہ: ''هذا يجيء منه شيء'' کہ یہ نوجوان مستقبل میں کوئی علمی جوہر دکھائے گا۔ استاد کا یہ اندازہ درست ثابت ہوا۔ چنانچہ آپ کا شمار حدیث وفقہ کے بڑے علماء میں ہوا۔ ابن الجوزی اور امام ذہبی نے آپ کی علمیت وفقاہت کا بھرپور اعتراف کیا ہے۔

اس یونٹ کے دوسرے حصہ میں مجدالدین ابن تیمیہ کا پورا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپ کی تالیف کردہ کتب پر بالعموم اور کتاب ''المنتقى من أحاديث الأحكام'' پر بالخصوص بحث کی گئی ہے۔ مطالعہ متن حدیث اور کتاب کے اسلوب سے واقفیت کیلئے چند روایات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

③ اس یونٹ کے تیسرے حصہ میں برصغیر پاک وہند کے عظیم محدث امام صاغانی لاہوری کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ علمی دنیا میں امام صاغانی کے مقام ومرتبہ پر بحث کی گئی ہے۔ ان کی دیگر کتب کا بالعموم اور کتاب ''مشارق الانوار'' پر بالخصوص تبصرہ کیا گیا ہے۔ مطالعہ متن حدیث کے لئے چند روایات پر بحث بھی کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- امام بخاری کی کتاب ''الادب المفرد'' پر بحث کر سکیں۔
- مجد الدین ابن تیمیہ اور ان کی مرتب کردہ کتاب ''منتقی الأخبار'' سے متعارف ہو سکیں۔
- امام صاغانی لاہوری اور ان کی مرتب کردہ کتاب ''مشارق الأنوار'' پر بحث کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① امام بخاری

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرۃ بن بردزبہ المعروف امام بخاری دنیائے اسلام کے مشہور محدث ہیں۔ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ الجامع الصحیح (صحیح بخاری) کے علاوہ بھی آپ نے کئی کتب تحریر کی ہیں۔ زیر مطالعہ یونٹ میں ان کی تالیف کردہ کتاب الادب المفرد کے حوالے سے بحث کی جائے گی۔ (امام بخاری اور ان کی کتب کے تفصیلی تعارف کے لئے ملاحظہ ہو: ایم اے اسلامیات، لازمی کورس کی کتاب علوم الحدیث (کوڈ نمبر ۹۷۲) نیز اس کتاب کا یونٹ نمبر ۲)

1.1 المفرد.....تعریف

عربی زبان میں مفرد کے مقابلے میں مرکب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مفرد سے ''خاص'' یا ''اکیلا'' مراد ہے۔ حدیث کے میدان میں ''المفرد'' اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ایک یا چند خاص موضوعات وابواب پر احادیث کو ترتیب دیا جائے۔ مثلاً جس کتاب میں صرف نماز یا صرف روزہ یا صرف طہارت یا صرف اخلاق وآداب پر مشتمل احادیث کو جمع کیا گیا ہو وہ المفرد کہلائے گی۔

1.2 مشہور مفردات

محدثین نے جہاں متنوع موضوعات حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنے کا اہتمام کیا وہاں الکتب المفردہ پر بھی خاص توجہ دی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتب المفردات کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ذیل میں عمومی تعارف کی غرض سے ہم چند معروف کتب مفردات کے نام پیش کرتے ہیں۔

۱- کتاب الاخلاص

اخلاص کے موضوع پر یہ کتاب ابن ابی الدنیا نے ترتیب دی۔ مؤلف کا پورا نام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس تھا۔ ابن ابی الدنیا کے نام سے علمی دنیا میں معروف ہوئے۔ آپ بغداد کے رہائشی تھے۔ ۲۸۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- الاخلاص

اخلاص کے موضوع پر یہ کتاب ابو الفرج جمال الدین عبدالرحمٰن ابن الجوزی نے مرتب کی ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔ آپ کی وفات ۵۷۷ھ میں ہوئی۔

۳- باب الایمان

امام احمد اور ابوبکر ابن ابی شیبہ کی تالیف ہے۔

۴- توحید وصفات باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفات پر مشتمل احادیث کئی محدثین نے جمع کیں۔ ان میں ابوبکر ابن خزیمہ، محمد بن اسحاق الاصفہانی مشہور ہیں۔

۵- عقائد

البیہقی نے عقائد کے موضوع پر احادیث ترتیب دیں۔ اس کتاب کا نام "کتاب الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد" رکھا۔

۶- کتاب الطہور

اس موضوع پر کئی محدثین نے روایات جمع کیں۔ ان میں سے معروف یہ ہیں:

الف) ابوعبید القاسم بن سلام: بغداد کے رہنے والے تھے۔ آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ۲۲۲ھ یا ۲۲۳ھ یا ۲۲۴ھ میں ہوئی۔

ب) ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد السجستانی: آپ امام ابوداؤد کے بیٹے ہیں۔ آپ کی وفات ۳۱۷ھ میں ہوئی۔

ج) امام مسلم بن الحجاج القشیری: آپ نے بھی ایک کتاب "الانتفا بجلود السباع" ترتیب دی جس میں درندوں کی جلد استعمال کرنے کے احکام ہیں۔

۷- کتاب الصلوٰۃ

الف) امام بخاری کے مشہور استاد ابونعیم الفضل الکوفی نے نماز سے متعلق روایات جمع کیں۔ آپ کی وفات ۲۱۸ھ یا ۲۱۹ھ میں ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب) ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی الشافعی (م۲۹۴ھ) نے بھی اسی موضوع پر روایات جمع کیں۔

ج) امام بخاری نے قراءۃ خلف الامام اور رفع الیدین فی الصلاۃ کے موضوع پر روایات جمع کی ہیں۔

۸- کتاب الاموال

اموال کے احکام سے متعلق کئی لوگوں نے روایات جمع کیں جن میں سب سے معروف ابوعبید القاسم بن سلام ہیں۔

۹- باب الزہد

زہد وتقوی کے موضوع پر کئی محدثین نے روایات جمع کی ہیں جن میں عبداللہ بن المبارک، امام احمد، ابوبکر البیہقی، امام طبرانی اور ابن ابی الدنیا معروف ہیں۔

1.3 ۱۰- الادب المفرد

یہ امام بخاری کی تالیف ہے۔اس کتاب میں اسلامی اخلاق وآداب پر مشتمل روایات کو مختلف ابواب کے ذیل میں جمع کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے اخلاق وعادات عالیہ کا مفصل مطالعہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے یہ مجموعہ نہائت ہی مفید اور معتبر ہے۔

1.4 کتاب کی خصوصیات واسلوب

- امام بخاری کی یہ تالیف ان کے شاگرد احمد بن محمد بن الجلیل البزار کی روایت سے ہم تک پہنچی۔
- محمد فواد عبدالباقی مرحوم کی تحقیق وترقیم کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔مطبوعہ کتاب میں ابواب کی تعداد ۶۴۴، جبکہ احادیث کی تعداد ۱۳۲۲ ہے۔
- تمام احادیث مکمل اسانید کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔
- کتاب میں مختلف ابواب قائم کئے گئے ہیں اور ہر باب کے ذیل میں چند یا زیادہ احادیث لکھی گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی زیادہ تر احادیث صحاح میں ملتی ہیں جبکہ بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کی تائید صحاح ستہ میں نہیں بلکہ تیسرے یا چوتھے طبقے کی کتب حدیث میں مل جاتی ہیں۔

کتاب چونکہ اخلاق وآداب سے متعلق ہے چنانچہ جہاں استنباط واحکام مقصود نہیں ہوتا ایسی کئی جگہوں پر ضعیف احادیث بھی ذکر کی گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② مطالعہ متن حدیث

انتخاب از

الادب المفرد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.1 باب أين يقعد العائد؟

(عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے؟)

حدثنا احمد بن عيسى قال: حدثنا عبدالله بن وهب قال: أخبرنى عمرو، عن عبد ربه بن سعيد قال: حدثنى المنهال بن عمرو عن عبدالله بن الحارث، عن ابن عباس، قال: كان النبى ﷺ إذا عاد المريض جَلسَ عند رأسِه، ثُم قَال: سبع مِرار: ((أسأل الله العظيم، رب العرش العظيم، أن يشفيک)). فإن كان فى أجله تأخيْر عوفى من وجعه.

مشکل الفاظ کی وضاحت

كان النبى ﷺ إذا عاد : جب آپ ﷺ مریض کی عیادت فرماتے تو سر کے قریب بیٹھتے۔
المريض جلس عند رأسه

فإن كان فى أجله تأخير عوفى : اگر اس کی موت میں تاخیر ہوتی، یعنی اس وقت اس کی موت لکھی
من وجعه نہ ہوتی تو اسے اپنی بیماری سے عافیت مل جاتی

اہم نکات

⇦ حدیث میں عیادت کرنے کا مسنون طریقہ بتایا گیا ہے کہ مریض کے سرہانے بیٹھنا چاہئے۔ البتہ اگر سرہانے کی طرف جگہ نہ ہو یا اس میں سہولت نہ ہو تو دوسری جگہ پر بیٹھنا بھی درست ہے۔

⇦ مریض کے لئے دعا کرنا بھی مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ دعا کا ذکر بھی روایت میں موجود ہے۔ ((أسأل الله العظيم رَبَّ العَرشِ العظيم أن يشفيکَ)). یعنی ہم عرش عظیم کے رب جو کہ نہایت بڑا ہے اس سے آپ کی شفا کی درخواست کرتے ہیں۔

⇦ روایت کے آخری حصہ میں راوی کا بیان ہے کہ اگر اس آدمی جس کی عیادت رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہوتے کی موت کا وقت نہ ہوتا تو وہ آپ ﷺ کی عیادت و دعا کی برکت سے درست ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.2 باب ما يعمل الرجل في بيته

(آدمی اپنے گھر میں کیا کرے؟)

حدثنا عبدالله بن رجاء وحفص بن عمر قالا: حدثنا شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود قال: سالتُ عائشةَ رضي الله عنها مَا كَانَ يصنعُ النبيُّ فِي أهله؟ فَقَالتْ: كَانَ يكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أهله، فإذا حَضَرَتِ الصلاة خَرَجَ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَا كَانَ يصنعُ النبيُّ فِي أهله؟ : نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کاج کرتے تھے؟

مهنة أهله : گھر کے کام کاج

اہم نکات

⇦ گھر کے اندر کے کام کاج کے متعلق یہ تصور سرے سے غلط ہے کہ یہ امور صرف گھر کی عورتوں کی ذمہ داری ہے اور مردوں کو اس میں حصہ لینا زیب نہیں دیتا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت عالیہ یہ تھی کہ آپ ﷺ گھر میں فارغ نہیں بیٹھتے تھے بلکہ بہت سے امور میں گھر والوں کے ساتھ ہاتھ بٹھاتے تھے۔ اسی باب کی دیگر احادیث اور سیرت النبی ﷺ پر دیگر کتب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کا کپڑا اگر پھٹا ہوتا تو اس پر پیوند لگاتے۔ اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے۔ بکری کا دودھ بھی دوہتے۔ غرض گھر کے اندر کے کام کاج کرتے رہتے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں صراحت سے لکھا ہے کہ "كان يكون فى مِهنةِ أهله". (یعنی رسول اللہ گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے)۔

⇦ روایت کے آخری حصہ میں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ "فإذا حَضَرَتِ الصلاة خَرَجَ". (یعنی جب نماز کا وقت ہوجاتا تو گھر سے مسجد کی طرف نکل پڑتے)۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گھریلو مشغولیت میں ایسے مصروف ہوجانا کہ عبادت سے بھی تساہل ہوجائے درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2.3 باب المواساة فی السنة والمجاعة

(قحط سالی اور بھوک کے زمانہ میں باہمی ہمدردی)

حدثنا محمد بن المثنى قال: حدثنا حماد بن بشير الجهضمي، قال: حدثنا عمارة المعولي، قال: حدثنا محمد بن سيرين، عن أبي هريرة، قال: يَكُونُ فِي آخرِ الزمانِ مجَاعَة، مَن أدركته فَلا يعْدلن بالأكبادِ الجَائِعة.

حدثناأبو اليمان حدثنا شعيب بن أبي حمزة قال: حدثنا أبوالزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، أن الأنصار قالت للنبيﷺ: اقسم بيننا وبين إخواننا النخيل. قال: "لا". فقالوا: تكفونا المؤونة، ونشرككم في الثمرة؟ قالوا: سمعنا وأطعنا.

وضاحت

۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آخر زمانے میں قحط پڑے گا جسے تم پالو تو بھوکے جگر والوں سے باز پرس چھوڑ دو۔

۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی ﷺ سے عرض کیا ہمارے اور ہمارے بھائی (مہاجرین) کے درمیان نخلستانوں کو تقسیم فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر ان لوگوں (انصار) نے کہا کہ وہ ہماری جگہ محنت کریں ہم ان کو پھل میں شریک کریں گے۔ آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا اور ان لوگوں نے عرض کیا بہت اچھا اب ہم اس طرح کریں گے جیسے آپ ﷺ کا حکم ہے

2.4 باب التجارب

(تجربوں کی جمع)

۱- حدثنا فروة بن أبي المغراء، قال: حدثنا علي بن مسهر، عن هشام بن عروة، عن أبيه، قال: كنت جالسا عند معاوية فحدث نفسه ثم إنتبه، فقال: لا حِلم إلا تَجربةٍ. يعيدها ثَلاثًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- حدثنا سعيد بن عفير، قال: حدثنا يحيى بن أيوب، عن ابن زحر، عن أبى الهيثم، عن أبى سعيد قال: لاَ حَلِيمَ إِلَّا ذُو عُثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجرِبَةٍ.

مشکل الفاظ کی وضاحت

حلم : بردباری، عقل

عثرة : لغزش

اہم نکات

⇦ ''لاحلم إلا تجربة'' یا ''لا حكيم إلا ذُو تَجربة'' ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ بردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو یعنی زمانہ کا سرد وگرم جھیلا ہو اور آدمی کو مختلف حالات وواقعات کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ اگر حکیم سے طبیب مراد لیں تو بھی مطلب واضح ہے کہ بغیر تجربہ اور معالجہ کئے خالی علم طب پڑھ لینے سے آدمی طبیب نہیں ہو جاتا۔

⇦ ''لاحَلِيمَ إلا ذُو عَثَرَةٍ'' یعنی آدمی جب ہی عقل مند ہوگا جب لغزشیں اور ٹھوکریں کھائی ہوں۔ اردو والے کہتے ہیں کہ ''بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا'' اور فارسی والے کہتے ہیں کہ ''بسیار باید، تا پختہ شود خامے''!!

خود آزمائی ①

۱- محدثین کی اصطلاح میں کتاب ''المفرد'' سے کیا مراد ہے؟

۲- چند معروف مفردات اور ان کے مؤلفین کے نام تحریر کیجئے۔

۳- امام بخاری کی کتاب ''الادب المفرد'' کا تعارف تحریر کیجئے۔

۴- مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ تحریر کیجئے نیز ''باب ما يعمل الرجل فى بيته'' کے ذیل میں دی گئی حدیث پر نوٹ لکھیں۔

۵- ''لا حلم إلا تجربة'' کی وضاحت کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب)

③ مجد الدین ابن تیمیہؒ

3.1 نام ونسب

آپ کا نام عبدالسلام اور والد کا نام عبداللہ ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم الحرانی بن محمد بن الخضر بن محمد بن علی بن عبداللہ الحرانی۔ آپ کی کنیت ابو البرکات اور لقب مجد الدین تھا۔ آپ کی ولادت ۵۹۰ھ میں شہر حران میں ہوئی اور وفات ۶۵۲ھ میں ہوئی۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ یہ وہ ابن تیمیہ نہیں جو ابن القیم کے استاد تھے۔ بلکہ یہ ان کے دادا تھے۔

3.2 تعلیم وتربیت

آپ نے قرآن مجید حران میں ہی حفظ کیا، پھر ابتدائی تعلیم اپنے چچا الخطیب فخر الدین حافظ عبدالقادر الرہاوی سے حاصل کی۔ تقریبا تیرہ برس کی عمر میں اپنے چچازاد بھائی سیف الدین عبدالغنی کے ساتھ بغداد گئے تاکہ وہاں علمی سلسلہ کو آگے بڑھائیں۔ ان کے چچازاد بھائی سیف الدین عبدالغنی اساتذہ سے استفادہ کرتے تو ساتھ ہی یہ بھی سنتے اور یاد کرتے۔ ایک موقع پر سیف الدین کے استاد الفخر اسماعیل نے ازراہ تفنن ان سے خطاب کیا اور کہا کہ اس چھوٹے نے بھی کچھ یاد کیا تو یہ فوراً بول اٹھے کہ میں نے یہ سبق یاد کرلیا ہے اور ساتھ ہی سنے ہوئے مسائل انہیں بعینہ سنا دیے۔ استاد یہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے: ''ھذا یجیء من شیء''. (یہ نوجوان مستقبل میں کوئی علمی جوہر دکھائے گا!!) آپ نے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ علم قرائت، فقہ، عربی ادب، حساب، علم الفرائض وغیرہ کی بنیادی کتب پڑھیں اور ان علوم پر عبور حاصل کیا۔

3.3 اساتذہ وشیوخ

آپ کے اساتذہ میں حافظ ابن الأخضر، عبدالوہاب بن سکینہ، ابن طرزد، یوسف بن کامل، احمد بن الحسن العاقولی، ضیاء ابن الخریف، الخطیب فخر الدین معروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.4 علمی مقام ومرتبہ

آپ کا شمار حدیث وفقہ کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ امام ذہبی نے انہیں بے مثال عالم قرار دیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ: ''آپ فقہ واصول فقہ میں ایک ممتاز فقیہ، حدیث اور اس کے معانی یعنی فقہ الحدیث میں یکتا محدث تھے۔ آپ کو معرفت قرآن وتفسیر میں ید طولی حاصل تھا''.....

آپ کا شمار حدیث وفقہ کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ شیخ جمال الدین بن مالک نے آپ کی فقہی بصیرت اور درایت حدیث کو دیکھ کر کہا: ''الین للشیخ المجد الفقه کما ألین لداؤد الحدید'' یعنی ''شیخ مجد کے لئے فقہ اس طرح نرم (آسان) کر دی گئی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا''۔

عمر کے آخری حصہ میں جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں ان کی ملاقات امام ابن الجوزی سے ہوئی۔ وہاں ابن الجوزی سے آپ کے علمی مذاکرے بھی ہوئے۔ ان کے علم وفضل کو دیکھ کر ابن الجوزی دنگ رہ گئے اور فرمایا: ''هذا الرجل ما عندنا ببغداد مثله'' ''پورے بغداد میں ہمارے پاس اس جیسا فاضل انسان نہیں ہے''۔ امام ذہبی ان کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ امام البرہان المراغی کا کہنا ہے کہ: ''مجھے شیخ مجد سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں ان سے ایک سوال کر دیا۔ انہوں نے سنتے ہی فرمایا: ''اس سوال کے ساٹھ جواب ہیں۔ پہلا یہ..... دوسرا یہ..... تیسرا یہ..... اخیر تک!! علامہ برہان مراغی نے ان کے علم وفضل اور حافظہ کا خوب اعتراف کیا۔ علامہ شوکانی نے انہیں مجتہد مطلق قرار دیا ہے۔

3.5 تصانیف

آپ کے تذکرے لکھنے والوں نے آپ کی درج ذیل کتب کے نام لکھے ہیں:

۱- اس کتاب کا موضوع علم القراءات ہے۔

۲- الاحکام الکبری: یہ کتاب متعدد جلدوں میں ہے اور المنتقی کی اصل ہے۔

۳- المحرر فی الفقهیه: دو جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

۴- منتهی الغایة فی شرح الهدایة: باب الحج کی ابتدا تک آپ نے چار جلدوں میں اس کی شرح لکھا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- مسودہ في اصول الفقهيه : ایک جلد میں طبع ہوچکی ہے۔ ان کے بیٹے اور پوتے نے اس پر کچھ اضافے کئے ہیں۔

٦- کتاب المنتقی من احادیث الاحکام

3.6 کتاب المنتقی من احادیث الاحکام

اسلوب اور خصوصیات

یہ کتاب دراصل الاحکام الکبریٰ کا ملخص ہے۔ نہائت جامع انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ اس میں آپ نے حدیث کی مستند کتب سے احکام پر مشتمل کی تقریباً پانچ ہزار (۵۰۰۰) احادیث کو جمع کر دیا ہے۔ اس میں آپ نے زیادہ تر صحاح ستہ اور مسند امام احمد سے احادیث لی ہیں۔ اس کتاب میں آپ نے مسائل اور حدیث نبوی سے ان کے دلائل اس انداز میں جمع کر دیے ہیں جس سے ایک طالب علم کی فقہی استعداد میں خوب اضافہ ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے احادیث کی طویل اسناد کو حذف کر دیا ہے اور محض حوالہ دینے پر اکتفا کیا ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد کے حوالہ جات جگہ جگہ نقل کئے گئے ہیں۔ مصنف نے:

..... بعض جگہوں پر بخاری و مسلم کے لئے "أخرجاه"

..... اور سنن اربعہ (سنن ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ) اور مسند احمد کیلئے "رواه الخمسة"

..... اور صحاح ستہ و مسند احمد کیلئے "رواه الجماعة"

..... اور صحیحین (بخاری و مسلم) و مسند احمد کیلئے "متفق علیه" کی رموز (علامات) استعمال کی ہیں۔ کئی دیگر کتب کی مذکورہ احادیث کے حوالے بھی دیے ہیں۔ آپ نے کتاب میں کئی جگہوں پر متصل احادیث کے ضمن میں آثار صحابہ بھی بیان کئے ہیں۔

3.7 شروح

کئی علماء نے اس کتاب کی شرحیں لکھیں مثلاً:

۱- محمد بن احمد عبدالہادی المقدسی ۷۴۴ھ نے اس کی ایک شرح لکھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی ۸۰۴ھ نے بھی اس کی ایک شرح لکھنی شروع کی لیکن مکمل نہ کر سکے۔

۳- شرح نیل الاوطار کے قاضی محمد بن علی الشوکانی المعروف علامہ شوکانی نے اس کتاب کی نہایت عمدہ شرح کی ہے۔ یہ آٹھ جلدوں میں نہایت وقیع اور مفصل شرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ مطالعہ متن حدیث

انتخاب از

كتاب المنتقى

من أحاديث الأحكام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4.1 کتاب الاقضیۃ والاحکام باب وجوب نصبۃ ولا یۃ القضاء والإمارۃ وغیرھما

۱- عن عبداللہ بن عمرو أن النبی ﷺ قال: (لا یحل لثلاثۃ یکونون بفلاۃ من الأرض إلا أمَّروا علیھم أحدھم). رواہ أحمد.

۲- وعن أبی سعید أن رسول اللہ قال: ((إذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا علیھم أحدھم)). رواہ أبو داؤد.

۳- وله من حدیث أبی ھریرۃ مثله.

مشکل الفاظ کی وضاحت

فلاۃ فی الأرض : بے آب وگیاہ زمین، جنگل

أمرّوا : امیر (سردار) بنالیں۔

اہم نکات

⇦ سفر کے بہت سے آداب ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کا تعلق دوران سفر سے ہے۔ مذکورہ احادیث میں انہی کا ذکر ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی سفر میں ایک سے زائد لوگ ہوں تو اس صورت میں ان میں سے کسی شخص کو (جو سب سے افضل اور تجربہ کار ہو) امیر وسردار بنالیا جائے تاکہ اگر دوران سفر کسی معاملہ میں آپس میں کوئی نزاعی صورت پیدا ہو جائے تو اس امیر کی طرف رجوع کرلیا جائے۔ نیز جو سفر میں نماز پڑھائے یا انہیں بہتر مشورہ دے وغیرہ۔

⇦ معاشرتی امن وسکون اور نظم وضبط کے قیام کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی مناسب آدمی کو امیر سردار یا بڑا منتخب کرلیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⇦ تین شخص سے مراد جماعت ہے۔ سفر میں جماعت کی صورت میں نکلنا پسند کیا گیا ہے۔ جس میں بہت سی حکمتیں اور مصالح ہیں مثلا: نماز با جماعت، ضرورت یا اچانک پیش آنے والے معاملات میں باہمی تعاون ومشورے وغیرہ۔

3- یعنی اس موضوع پر اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایات کی گئی ہیں۔

4.2 باب التشديد في الولايات وما يخشى على من لم يقم

١–وعن أبى هريرة عن النبىﷺ أنه قال: (ويلٌ للأمراء، ويل للعرفاء، ويلٌ للأمناء، ليَتمنَّينَّ أقوام؟ يومَ القيامَةِ أن ذوائِبهُم كَانتْ مُعلَّقَةٌ بالثُّريا، يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأرضِ، ولَم يَكُوْنُوْا عمَّلوا على شيءٍ).

مشکل الفاظ کی وضاحت

ویل : وہ غم، دکھ یا تکلیف جو عذاب کی وجہ سے ہو۔ ہلاکت

أمراء : امیر کی جمع ہے، حکام

عرفاء : عریف کی جمع ہے: سردار

أمناء : امین کی جمع ہے۔ محافظ نگران، یا وہ شخص جس کو حاکم نے صدقات اور اخراج ومحصولات وصول کرنے پر مقرر کیا ہو یعنی عامل۔

ذوائب : سر کی چوٹیاں (بال)

ثریا : ان پانچ ستاروں کے مجموعے کا نام ہے جو پاس پاس رہتے ہوں۔

اہم نکات

یعنی امراء، عرفاء، امناء کے لئے روز قیامت تکلیف وہلاکت ہے۔ وہ یہ تمنا کریں گے کہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوٹیوں کو ثریا سے باندھ کر انہیں زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جاتا مگر انہیں حاکم نہ مقرر کیا جاتا۔

⇦ ((أن ذوائبهم كانت معلقة بالثريا، يتذبذبون بين السمآء والأرض، ولم يكونوا عملوا على شيء)) یعنی ان کی چوٹیاں ثریا میں باندھ کر ان کو زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جاتا لیکن ان کو حاکم مقرر نہ کیا جاتا پیشانی کے بال ثریا میں باندھ کر لٹکانا دراصل ذلت وخواری کی تمثیل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب امراء اور حکام قیامت کے دن یہ دیکھیں گے کہ دنیا میں ہمیں لوگوں پر جو برتری وحاکمیت اور عزت وشان حاصل تھی آج اس کے بدلے میں ہمیں یہاں ذلت ورسوائی اور سزا مل رہی ہے تو وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوگوں پر برتری وفوقیت اور عزت وریاست حاصل نہ ہوتی۔

⇦ حدیث کا مقصد یہ تلقین کرنا ہے کہ اگر کسی شخص کے ذمہ کوئی خدمت سپرد کی جائے اسے کسی جگہ کا حاکم وامیر بنایا جائے تو وہ ہر صورت میں عدل وانصاف قائم کرے۔

⇦ امراء وحکام پر افسوس کا اظہار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مناصب اور ذمہ داریاں عام طور پر لغزش میں مبتلا کر دیتی ہیں اور باطل کی طرف مائل کرتی ہیں اور ان کے امور کی انجام دہی میں عدل وانصاف اور راہ راست پر جمع رہنے کے تقاضے عام طور پر کم ہی پورے ہوتے ہیں۔

۲- وعن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت النبي ﷺ يقول: ((ليأتين على القاضي العدل يوم القيامة ساعة يتمنى أنه لم يقض بين اثنين في تمرة قط)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

يتمنى : وہ تمنا کرے گا

تمرة : کھجور

قط : کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ یعنی قیامت کے دن جب حاکموں، سرداروں اور قانون وانصاف کے ذمہ داروں سے سخت مؤاخذہ ہو رہا ہوگا تو عادل ومنصف قاضی کے لئے بھی ایک لمحہ ایسا آئے گا جس میں وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش! اس کو دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے قضیہ کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری بھی انجام نہ دینی پڑتی۔

٣- وعن عبدالله بن أبي أوفى، قال: قال رسول الله ﷺ: (إنَّ الله مَعَ القَاضِي مَا يجُرْ، فإذا جَار وَكَلَه الله إلى نَفْسِه).

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَا لَمْ يجُر : جب تک وہ ظلم وجور کی راہ اختیار نہیں کرتا۔

فإذا جَار وَكَلَه الله إلى نَفْسِه : جب وہ ظلم وجور اختیار کرتا ہے، تو اللہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔

وضاحت

⇦ یعنی قاضی وحاکم جب تک فیصلے میں عدل وانصاف کرتا ہے اور ظلم وجور سے بچتا ہے تب تک اللہ کی مدد اور اس کا سایہ اس پر برقرار رہتا ہے مگر جب وہ عدل وانصاف کا دامن چھوڑ کر ظلم وجور کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس وقت اللہ کی تائید ونصرت اس سے ہٹ جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود آزمائی ①

۱- مجد الدین ابن تیمیہؒ کا تعارف تحریر کیجئے۔

۲- مجد الدین ابن تیمیہ کی تالیفات کے نام اور موضوع تحریر کیجئے۔

۳- کتاب "المنتقی من أحادیث الاحکام" کا اسلوب وخصوصیات تحریر کیجئے۔

۴- "باب التشدید فی الولایات" میں دی گئی روایات کا خلاصہ لکھئے۔

۵- درج ذیل کی وضاحت کیجئے۔

-فلاةٌ من الأرض

- ویلٌ للعُرفاءِ

- ذَوَائِبُهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَة بِالثُّرَيَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ امام صاغانی

5.1 نام ونسب

آپ کا نام الحسن بن محمد، کنیت ابو الفضائل، لقب رضی الدین اور نسبت الصاغانی اللاہوری ہے۔ ۵۷۷ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں اپنے والد کے ساتھ لاہور سے غزنہ چلے گئے۔ غزنہ ان دنوں ہند کا ثقافتی وعلمی مرکز تھا۔ صاغانی نے اپنا بچپن وہیں گزارا اور غزنہ میں ابتدائی تعلیم وتربیت حاصل کی۔

5.2 شیوخ واساتذہ

آپ نے اپنے والد جو کہ اس زمانے کے بڑے جید عالم تھے سے بھرپور علمی استفادہ کیا۔ مزید تعلیم کیلئے یمن آ گئے۔ وہاں انہوں نے معالم السنن کے مؤلف علامہ خطابی سے معالم پڑھی۔ نیز یہاں کے مشہور محدث ابراہیم بن احمد القرطبی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مکہ مکرمہ بھی تشریف لے گئے جہاں ابو الفتوح نصر بن ابی الفرج البغدادی سے بھی استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں بغداد میں محدث صاغانی نے ابو منصور، ابن الرزاز اور سعود بن محمد البغدادی (م ۶۱۶ھ) سے سماعت حدیث کی، ہندوستان میں امام صاغانی نے قاضی سعد الدین خلف بن محمد الکردی الحسن آبادی، نظام الدین محمد بن الحسن المرغینانی سے حدیث کا سماع کیا۔ بعض تذکرہ نگاروں نے صاغانی کے اساتذہ میں صاحب ہدایہ ابو حفص عمر المرغینانی کے نام کا بھی اضافہ کیا ہے۔

5.3 مقام ومرتبہ

صاغانی اپنے وقت کے ان علماء میں سے تھے جنہیں صدق وامانت کا پیکر اور علم وفضل کا منبع سمجھا جاتا تھا۔ آپ حدیث وفقہ کے ساتھ ساتھ لغت کے بہت بڑے ماہر تھے۔ امام ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ علم لغت میں صاغانی آخری سند تھے۔

''الحوادث الجامعہ'' میں صاغانی کے شاگرد ادیب الفوطی لکھتے ہیں: ''صاغانی اپنے وقت کے بہترین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ تھے۔ علم لغت اور فن وادب میں بے مثال تھے، انہیں علم حدیث، فقہ حنفی اور تفسیر میں کمال حاصل تھا۔ ایک زاہد، عابد اور خاموش طبیعت انسان تھے۔ آپ ابوعبید القاسم بن سلام کی کتاب "غریبی القرآن والحدیث" کے حافظ تھے"۔

ان کے تبحر علمی اور حدیث میں بلند مقام کو ان کے عہد سے لے آج تک تمام اصحاب تذکرہ نے سراہا ہے۔ یاقوت ابن القرطی، کتبی، سیوطی، حاجی خلیفہ غرض ہر مؤرخ اور تذکرہ نگار نے ان کی امامت فی الحدیث کا اعتراف کیا ہے۔ روایت حدیث کے ضمن میں فوات الوفیات کے مصنف نے انہیں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے: "وھو صادق فی الحدیث"۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے امام صاغانی کے بارے میں لکھا ہے کہ: "ان کے مرتبے اور شان کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا"۔

www.kitabosunnat.com

5.4 تالیفات

امام صاغانی نے لغت، حدیث اور فقہ میں کتب تالیف کیں جن میں چند معروف کتب کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱- العباب الزاخر واللباب الفاخر:

بیس جلدوں پر مشتمل لغت کی عظیم کتاب ہے۔ سیوطیؒ لکھتے ہیں: "لغت کے زمانہ صحاحؒ کے بعد اگر کوئی عظیم الشان کتب لکھی گئی ہیں تو ان میں ابن سیدہ الاندلسی کی کتاب المحکم والمحیط الأعظم ہے اور پھر "العباب الزاخر" رضی صاغانی کی ہے"۔ اس کے کچھ حصے عراق میں شائع ہوئے اور اب اسلام آباد، پاکستان سے یہ کتاب مکمل صورت میں جناب پیر محمد حسن صاحب کی تحقیق سے شائع ہو رہی ہے۔

۲- التکملة والذیل والصلة

یہ ابونصر الجوہری کی صحاح کا تکملہ ہے یعنی جوہری کی صحاح میں جن مسائل کی کمی تھی وہ انہوں نے یہ کتاب لکھ کر پوری کر دی۔ مجمع اللغة العربیة، القاہرة نے اسے شائع کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳-مجمع البحرین

بارہ جلدوں میں یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں جوہری کی صحاح اور اپنی تالیف تکملہ دونوں کو جمع کر دیا ہے۔

۴-الشوارد فی اللغة من اللغات

مجمع العلمی العراقی نے استاذ عدنان عبدالرحمٰن الدوری کی تحقیق سے اسے شائع کر دیا ہے۔

د-النوادر فی اللغة

فقہ میں بھی امام موصوف کی تالیفات موجود ہیں جن میں سے چند مشہور یہ ہیں:

۱- کتاب الفرائض

۲- کتاب مناسک الحج

۳-کتاب الأحکام فی فقه الحنفیة

دیگر مختلف فنون سے متعلق امام موصوف کی تالیفات یہ ہیں:

۱- کتاب الأسناد

۲- کتاب السالکین

۳-کتاب نظم عدد آی القرآن

حدیث کے حوالے سے امام صاغانی کی معروف کتب درج ذیل ہیں۔

۱ - شرح البخاری:

امام صاغانی نے یہ شرح لکھنے کا آغاز تو کیا تھا لیکن وہ صرف ایک ہی جلد لکھ پائے اور اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

۲- کتاب مصباح الدجی فی حدیث المصطفی:

حدیث کے موضوع پر یہ ایک مختصر کتاب ہے۔ اس میں اسانید کو حذف کر کے متون پر اکتفا کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- الشمس المنيرة فی الحديث :

٤- كشف الحجاب عن احاديث الشهاب:

یہ کتاب القضاعی (م۴۵۴ھ) کی مشہور کتاب "شهاب الأخبار" کی تہذیب ہے۔

٥ الرسالة فی الاحاديث الموضوعة :

استاذ نجم عبدالرحمٰن کی تحقیق سے یہ رسالہ قاہرہ سے شائع ہو چکا ہے۔

٦- الدرر الملتقط فی تبيين الغلط:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کی تصنیف موضوع احادیث کی نشاندہی کی غرض سے کی گئی۔

۷- كتاب الضعفاء والمتروكين فی رواية الحديث :

یہ کتاب متروک اور ضعیف روایات حدیث سے بحث کرتی ہے۔

۸- كتاب اسماء شيوخ البخاری :

۹- درجات العلم والعلماء

۱۰- زبدة المناسک:

۱۱- رسالة فی الاحاديث الانوار فی صدر التفسير فی فضائل القرآن وغيرها

۱۲- در السحابة فی مواضع وفيات الصحابه :

اس کتاب میں صحابہ کرام کے مقامات وفات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سامی کی تحقیق سے بغداد میں یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

۱۳5.5- مشارق الأنوار :

امام صاغانی کی اس کتاب کا پورا نام "مشارق الأنوار النبوية فی صحاح الأخبار المصطفوية" ہے۔ آپ کی اس تصنیف نے علمی دنیا میں شہرت دوام پائی اس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً امام صاغانی معروف ہوئے۔ یہ کتاب ۱۸۹۶ھ میں لیز برگ اور استنبول سے شائع ہوئی۔ امام صاغانی کی یہ کتاب دراصل چار کتب کا ایک مجموعہ ہے؛ اس کی تفصیل یوں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب سے قبل امام موصوف نے دو کتابیں لکھی تھیں:

۱- کتاب مصباح الدجی فی حدیث المصطفی

۲- الشمس المنیرۃ فی الحدیث

ان دونوں کتابوں کو عوام وخواص میں خوب پذیرائی حاصل ہوئی تو امام موصوف نے مناسب سمجھا کہ مصباح الدجی اور شمس المنیرۃ کی صحیح احادیث اور دو علماء امام احمد الإقلیشی (م۵۴۹ھ) کی کتاب ''النجم'' اور امام شہاب القضاعی (۴۵۴ھ) کی کتاب ''الشہاب'' سے صحیح روایات کو یکجا کر دیا جائے تاکہ صحیح احادیث کا ایک مجموعہ تیار ہو جائے۔ یوں کتاب ''مشارق الأنوار'' وجود میں آئی۔ اس کتاب کے بارے میں امام موصوف کا کہنا ہے:

''هذا الكتاب حجة بيني وبين الله في الصحة والإرصادة والإتقان والمتانة''.

''صحت، ثقاہت اور اعتماد میں یہ کتاب میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک حجت ہے''۔

5.6 اسلوب

اس کتاب میں مؤلف نے متفق علیہ احادیث جمع کی ہیں جن کی ثقاہت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ پھر جن کتابوں سے احادیث اخذ کی گئی ہیں ان کے لئے اختصار مقرر کر دیے گئے ہیں۔

صحیح بخاری کی علامت ''خ''..... صحیح مسلم کی ''م''..... اور جو دونوں میں متفق ہو اس کی علامت ''ق'' ..... مقرر کی ہے۔ یہ کتاب فقہی ابواب یا رواۃ کی ترتیب وغیرہ پر مرتب نہیں کی گئی بلکہ نحوی عوامل اور حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی یہ ایک منفرد کتاب ہے جسے بہت پسند کیا گیا ہے اور اسے حدیث کی لغت قرار دیا گیا۔

مصنف نے کتاب کو بارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے لیکن ابواب اور فصول میں مضمون کی رعایت نہیں کی۔ یعنی ایسا نہیں کہ ایک باب کے تحت نمازکی احادیث ہوں اور کتاب الصوم کے تحت روزوں وغیرہ کی۔ کتاب میں احادیث کو الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے مثلاً جن احادیث کے شروع میں ''مَنْ'' ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں باب اول کے تحت لائے۔ ''إِنَّ'' سے شروع ہونے والی احادیث کو دوسرے باب میں ذکر کیا گیا وغیرہ۔ اس حسن ترتیب سے یہ کتاب حدیث کی لغت بن گئی ہے۔ صاغانی اس کتاب میں ضمنا تعلیقات بخاری کو بھی لاتے ہیں۔ صحیحین کی روایات اور شہاب القضاعی اور القلیشی کی کتاب میں فرق کو واضح کرنے کیلئے اشارہ بھی کرتے ہیں۔ سند میں صرف صحابہ کے نام بیان کرتے ہیں۔ کبھی کبھی احادیث کے علمی فوائد مثلا: ناسخ ومنسوخ، یا غریب الحدیث یا اپنی علمی رائے کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اس کتاب میں کل ۱۲ ابواب ہیں۔ ہر باب کے تحت ایک یا چند فصلیں ہیں۔ ہر باب میں احادیث کا ایسا مجموعہ ہے جن کا آغاز عوامل مثلا: مَا، أَنْ، إِذَا وغیرہ سے ہوتا ہے یا افعال مثلا امر، مضارع، ماضی وغیرہ سے۔ تمام ابواب میں مصنف نے احادیث کی ترتیب کچھ یوں رکھی ہے، مثلا: دو احادیث اگر ایک کلمہ میں مشترک ہیں تو کلمہ کے پہلے اور دوسرے حرف کی ترتیب تہجی کے اعتبار سے پہلے اور دوسرے نمبر پر احادیث کو لکھتے ہیں، مثال کے طور پر:

۱— (من بنی لله .....)	کے بعد (من تاب.....)
۲— (من تعار.....)	کے بعد (من توضأ.....)
۳— (من تردی.....)	کے بعد (من ترک ...)
۴— (من جهز جيش.....)	کے بعد (من جهز غازيا ...)
۵— (من رآني في المنام فسيراني.....)	کے بعد (من رآني في المنام فقد رآني .....)

جو احادیث فعلی اعتبار سے جمع کی گئی ہیں ان کی ترتیب میں بھی حروف تہجی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک فصل اس طرح سے جدا جدا قلم بند کی گئی ہے کہ ہر ایک عامل لفظ کے مختلف معنی ایک ہی فصل میں واضح ہو جائیں، مثلا: لفظ ''مَنْ'' بشکل استفہام (بمعنی ''کون'') ایک جگہ لائے اور ''من'' موصولہ (بمعنی ''جو'') ایک جگہ اور بعض عوامل جو مختلف ضمیر متصل کے ساتھ آئے ہیں ان کو بھی الگ الگ یکجا کر دیا ہے مثلا: أنَّه، أنَّكَ، أنِّي وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5.7 شروح ومختصرات

مشارق الأنوار کو علماء کے ہاں خوب پذیرائی ملی۔ اس کی بہت سی شروح، حواشی اور اختصارات لکھے گئے۔ ذیل میں ان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

۱- تحفة الأبرار في شرح مشارق الأنوار: تالیف الشیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی (م-۷۸۶ھ)

۲- شوارق الأسرار العلية في شرح مشارق الانوار النبوية: امام محمد بن یعقوب الفیر وزآبادی (القاموس کے مصنف (م ۸۱۷ھ) کی شرح ہے۔ یہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

۳- الكشف الشارق: یہ شرح شیخ خیرالدین خضر بن عمر العطوفی کی تالیف کردہ ہے۔ یہ شرح تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۴- مبارق الأزهار: عبداللطیف بن عبدالعزیز المعروف بابن الملک (م ۷۹۷ھ) کی تالیف ہے۔ اس شرح کے متعدد حواشی بھی لکھے جا چکے ہیں۔

۵- المطالع المصطفوية: سعید بن محمد بن مسعود الکازرونی (م ۷۵۸ھ) نے تحریر کی ہے۔

۶- حدائق الأزهار: وجیہ الدین عمر بن عبدالمحسن اللازنجانی نے تالیف کی۔

مختلف اسلامی ممالک کے علماء جن میں ترکی اور ہندی علماء بھی ہیں نے مشارق الأنوار کی شروح، انتخاب اور خلاصے قلم بند کیے۔ اس کتاب کی مختصرات میں اہم کتاب دقائق الآثار ہے جو شیخ محمد بن محمد الأسدی القدسی (م ۸۰۸ھ) کی تحریر کردہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ مطالعہ متن حدیث

انتخاب از

مشارق الانوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الأول

6.1 فيما جاء ابتداء ٥ بمن الموصولة أو الشرطية

(ان احادیث کے بیان میں جن کے شروع میں "من" موصولہ یا شرطیہ آیا ہے۔)

(ق) زید بن خالد الجهنیؓ ((مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعْرِفْهَا)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ آوَى ضَالَّة : گم شدہ چیز

ضال : صواب سے ہٹایا ہوا

اہم نکات

⇦ یعنی وہ چیز جو کہیں راستہ وغیرہ میں گری پڑی پائی جائے اور اس کے مالک کا علم نہ ہو۔ اصطلاحا لقطہ کہلاتی ہے۔ لقطہ کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے اسے اٹھا کر سنبھال لیا جائے اور تشہیر کرائی جائے یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔ اس وقت تک اس کی دیکھ بھال کرتا رہے۔

⇦ حدیث کے شروع میں "ق" سے متفق علیہ مراد ہے جبکہ یہ حدیث صرف صحیح مسلم کتاب اللقطة باب فی لقطة الحجاج میں ہے، صحیح بخاری میں نہیں۔ اس طرح کی چند ایک مزید مثالیں بھی کتاب میں موجود ہیں لگتا یہ ہے کہ یہ مشارق الأنوار کے ناقلین کے تسامحات ہیں۔

(م) جرير ((مَن سنَّ فى الإسلامِ سُنَّةً حسنةً فله أجرُها وأجرُ مَن عملَ بِها مِن بعدِه منْ غيرِ أنْ ينْقُصَ مِن أجورِهم شَىءٌ ومَنْ سَنَّ فى الإسْلامِ سُنَّةً سَيئةً كانَ عليهِ وِزْرُها ووِزْرُ مَن عَمِلَ بِهَا مِنْ بعدِه مِن غيرِ أنْ ينقُصَ مِن أَوزَارِهم شَىءٌ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفصل الأول

6.1 فيما جاء ابتداء ه بمن الموصولة أو الشرطية

(ان احادیث کے بیان میں جن کے شروع میں "من" موصولہ یا شرطیہ آیا ہے۔)

(ق) زید بن خالد الجهنیؓ ((مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعْرِفْهَا)).

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ آوَى ضَالَّة : گم شدہ چیز

ضال : صواب سے ہٹایا ہوا

اہم نکات

⇦ یعنی وہ چیز جو کہیں راستہ وغیرہ میں گری پڑی پائی جائے اور اس کے مالک کا علم نہ ہو۔ اصطلاحاً لقطہ کہلاتی ہے۔ لقطہ کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے اسے اٹھا کر سنبھال لیا جائے اور تشہیر کرائی جائے یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔ اس وقت تک اس کی دیکھ بھال کرتا رہے۔

⇦ حدیث کے شروع میں "ق" سے متفق علیہ مراد ہے جبکہ یہ حدیث صرف صحیح مسلم کتاب اللقطة باب فی لقطة الحجاج میں ہے، صحیح بخاری میں نہیں۔ اس طرح کی چند ایک مزید مثالیں بھی کتاب میں موجود ہیں لگتا یہ ہے کہ یہ مشارق الأنوار کے ناقلین کے تسامحات ہیں۔

(م) جرير ((مَن سنَّ فى الإسلامِ سُنَّةً حسنةً فله أجرُها وأجرُ مَن عملَ بِها مِن بعدِه منْ غيرِ أنْ ينْقُصَ مِن أجورِهم شَىءٌ ومَنْ سَنَّ فى الإسْلامِ سُنَّةً سَيئةً كانَ عليهِ وِزْرُها ووِزْرُ مَن عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعدِه مِن غيرِ أنْ ينقُصَ مِن أوزَارِهم شَىءٌ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

مَنْ سَنَّ : جو راستہ نکالے، طریقہ جاری کرے۔

مِنْ غَيرِ أَنْ يَنْقُصَ : نقص (کمی) کئے بغیر

وِزْرٌ : بوجھ، گناہ، جمع اوزار

سُنَّةً سَيئَةً : براراستہ یا برا طریقہ

اہم نکات

⇦ یعنی جس شخص نے اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا اجر وثواب ملے گا اور اس اچھے طریقے پر اگر دوسرا آدمی عمل کرے گا تب بھی پہلے آدمی کو ثواب ملے گا اور دوسرے کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی اسی طرح اگر کسی نے برا طریقہ (رواج) جاری کر دیا تو اسے اس کا گناہ ملے گا بعد میں اگر کوئی دوسرا اس طریقہ پر عمل کرے گا تو اس کو بھی گناہ ملے گا ساتھ ہی پہلے آدمی کو بھی گناہ ملے گا کیونکہ اسی نے وہ غلط طریقہ رواج دیا تھا۔

⇦ جس چیز کی شریعت میں خوبی ثابت ہو اس کو رواج دینے پر بڑا اجر وثواب ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کام کی شرع میں کوئی اصل اور بنیاد ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے خیال میں اچھا سمجھ کر رواج کر دیں اور اسی بدعت پر اس حدیث کو دلیل پکڑیں۔ الغرض اسلام میں سنت حسنہ جاری کرنے پر اجر وثواب ہے اور سنت سیئہ نکالنے پر عذاب کی وعید ہے۔

(م) معمر بن عبداللہ بن نافع رضی اللہ عنہ ((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ)).

اہم نکات

⇦ یہ حدث صحیح مسلم باب تحریم الاحتکار فی الأقوات میں ہے۔

⇦ ''احتکار'' کسی چیز کی ذخیرہ اندوزی اس نیت سے کرنا کہ میں اس وقت اس کو نکالوں گا جب بازار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی قلت زیادہ ہو جانے کی اور اس کی وجہ سے میں زیادہ قیمت وصول کروں گا۔

⇦ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے، چنانچہ فرمایا: "المحتكر ملعون". (احتکار کرنے والا ملعون ہے) احتکار کی ممانعت کی علت (وجہ) یہ ہے کہ لوگوں کو اس چیز (غذائی اجناس یا دیگر اشیائے استعمال) کی ضرورت ہے اور محتکر (احتکار کرنے والا) منہ مانگے دام وصول کرنے کی خاطر اپنے گودام میں اس چیز کا ذخیرہ کر لیتا ہے۔ اسی لئے احتکار کی ممانعت اسی وقت ہے جب اس کی ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے عوام کو نقصان پہنچے۔ اور منڈی میں گرانی پیدا ہو۔ لوگوں کو اس چیز کی ضرورت ہو اور یہ شخص اسے فروخت کرنے کیلئے نہ نکالے۔

6.2 الباب الثاني في "إنّ"

دوسرا باب: "اِنّ" سے شروع ہونے والی حدیث کے بارے میں

١ - (خ) عائشة رضي الله عنها ((إنَّ الرَّضاعةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلادَةُ)).

اہم نکات

⇦ خ سے مراد صحیح بخاری ہے۔ یہ حدیث بخاری، ج ۲، ص ۷۶۴ پر موجود ہے۔

⇦ "إنَّ الرَّضاعةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلادَةُ" (جس طرح ولادت سے حرمت ہوتی ہے اسی طرح رضاعت سے بھی حرمت ہوتی ہے) یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح درست نہیں وہاں دودھ پینے کی وجہ سے بھی نکاح درست نہیں ہے، مثلاً: ماں اور بہن سے نکاح نسب کی وجہ سے حرام ہے تو ایسے ہی مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور اس کی بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے۔

٢ - (خ) أبو هريرة رضي الله عنه ((إنَّ الإيمانَ لَيَأرِزُ إلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ إلَى جُحرِهَا)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل الفاظ کی وضاحت

لَبَارز : سمٹتا ہے یا سمٹے گا۔

اَلْحَیَّۃُ : سانپ

حَجْرِھَا : اس کا بل یا سوراخ

www.KitaboSunnat.com

اہم نکات

⇦ (ان الإیمان لیارز .....الخ) یعنی ایمان مدینہ کی طرف ایسے سمٹے گا جیسے سانپ اپنے بل (سوراخ) کی طرف سمٹتا ہے۔ مدینہ ایمان کا گھر ہے جو ہر زمانے میں اہل ایمان کا مرکز رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں مسلمان دین سیکھنے کیلئے جاتے تھے۔ خلفاء کے دور میں بھی مدینہ مرکز رہا۔ پھر بعد کے ادوار میں بھی مدینہ علم وعلماء کا مسکن رہا۔ اب بھی روضہ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت کیلئے لوگ اس شہر کی طرف جاتے ہیں۔ غرض مسلمانوں کو مدینہ جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا۔ آخر سب ملکوں سے اہل ایمان سمٹ کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہوں گے تو جہاں سے ایمان نکلا تھا وہیں سمٹ کر چلا جائے گا۔

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No.
91-Babar Block, Garden Town, Lahore

خود آزمائی ③

۱- امام صاغانی کا تعارف تحریر کیجئے۔

۲- امام صاغانی کے معروف اساتذہ اور تلامذہ کے نام تحریر کیجئے۔

۳- امام صاغانی کی تالیفات کا تعارف کروائیے۔

۴- کتاب مشارق الأنوار کے اسلوب اور خصوصیات پر بحث کیجئے۔

۵- حدیث کی تشریح لکھئے: ((إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْزِرُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْزِرُ الْحَيَّةُ إِلَى حَجْرِهَا)).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

معجم الادباء، ۳/۲۱۷

سیر اعلام النبلاء، ۲۸۲/۲۳

نزہۃ الخواطر، ۱/۱۳۷

دول الاسلام للذہبی، ۲/۱۵۶

فوادالفواد از نظام الدین اولیاء، ۱۰۵

مقدمۃ تحفۃ الاحوذی، ۱/۲۷۴

تحفۃ الاخبار اردو ترجمہ مشارق الانوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "



شعبہ دورۂ حدیث

کلیہ عربی و علوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد